بعونہ تعالیٰ

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کتاب ثانی۔ جلد دوم

جسمیں

اخبار و انساب ملوک فارس یونان و روم و لاطینی و قیاصرہ متنصرہ قسطنطنیہ و قوم قوطا و انساب حکومت عرب مستعربہ اور اُنکے قبائل و ملوک و قریش کے حالات اور آنحضرت صلعم کا نہایت صحیح و کامل نسب نامہ

زبان عربی سے

عالیجناب مولوی حکیم احمد حسین صاحب الہ آبادی مؤلف سوانح عمری سلطان صلاح الدین یوسف و حیات نور الدین محمود زنگی نے عام فہم اُردو زبان میں ترجمہ کیا

اور

سنہ ۱۸۹۹ء میں

ادارہ الاسلام الہ آباد سے باجازت منشی حامد حسین قیصر ہند پریس میں چھپکر شائع ہوا

قیمت فی جلد بلا محصول ... ... عہ/ ۸

+ کاتب الحروف محمد فصیح اللہ +

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کتاب ثانی - جلد اوّل

یہ کتاب معنون الصدر امام تاریخ علامہ ابن خلدونؒ کی مشہور و معتبر کتاب العبر و دیوان المبتدأ والخبر فی ایام العرب والعجم والبربر ومن عاصرہم من ذوی السلطان الاکبر کے ایک حصّہ کا ترجمہ ہے جسکو تاریخی دنیا نے قدر و منزلت کی آنکھوں سے دیکھا اور اعتبار و عزت کے پایہ پر رکھا ہے درحقیقت اس رتبہ کی کوئی تاریخ اسوقت تک نہیں پائی گئی جس طرح علامۂ مورخ نے نہایت عرق ریزی سے محققانہ طور پر اسکو مرتب کیا تھا اوسی طرح فاضل مترجم جناب حکیم مولوی احمد حسین صاحب نے نہایت جانفشانی سے اس کا زبان اردو عام فہم میں ترجمہ کیا ہے اسمیں پہلے خود امام تاریخ علامہ ابن خلدونؒ کی سوانح عمری ہے بعد ازاں انساب عالم - نوح علیہ السلام اور اونکی نسلی ترقی - عرب عاربہ - عرب تابعہ اور انکے حالات و انساب حضرت صالح - ہود - ابراہیم - اسمٰعیل - اسحاق - موسیٰ - عیسیٰ اور انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام کے انساب و سوانح اور نیز اوس زمانہ کے سلاطین اور حکمرانوں کی حکومت و انساب اور نہایت سچے واقعات درج کیے گئے ہیں جنکو امم سابقہ کو برای العین دیکھنا ہو یا واقعات ماضیۂ عالم کی سیر بچشم بصیرت کرنی ہو وہ ضرور اس کتاب کو خرید فرمائیں ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ اس کتاب کے پڑہنے کے بعد پھر دوسری کتب تواریخ کے دیکھنے کی ضرورت نہ رہیگی چارسو صفحوں سے کچھہ زیادہ کا حجم - کاغذ سفید ۲۰×۲۶ کی خوشنما تقطیع قیمت باین ہمہ بلا محصول ڈاک عہ درخواستیں مشتہر کے نام و پتہ سے آنی چاہییں -

المشتہر حامد حسین مالک رسالہ الاسلام الہ آباد

فہرست ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدونؒ

کتاب ثانی جلد پنجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

امام تاریخ علامہ عبد الرحمن ابن خلدون مغربی (رحمۃ اللہ علیہ) کی معتبر تاریخ کتاب العبر و دیوان المبتدا و الخبر فی ایام العرب و العجم و البربر و من عاصرہم من ذوی السلطان الاکبر کی کتاب ثانی کے ترجمہ کی یہہ دوسری جلد ہے۔

اس مین دولت فارس و یونان و روم و لاطینی و ملوک قیاصرہ کیتم و قیاصرۂ متنصرہ قسطنطنیہ و شام و قوم قوط ملوک اندلس کے اخبار و انساب و عرب کے طبقہ ثالثہ (یعنی عرب مستعربہ) بنو حمیر۔ بنو کہلان۔ بنو قضاعہ۔ ملوک حیرہ و کندہ و غسان اور اوس و خزرج ملوک یثرب اور قبایل بنو عدنان و مضر۔ قیس۔ الیاس۔ قریش وغیرہم کے انساب و حکومت کے احوال بکمال تحقیق سے لکھے گئے ہین یون تو ہر گروہ اور قوم کا شجرۃ النسب اون کے خاتمہ احوال پر درج کیا گیا ہے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ جسکی مسلمانون کو بیحد ضرورت اور خاصکر اس کتاب کو جس کے فخر و غزوات ہے وہ نہایت صحیح اور معتبر تواریخ سے اخذ کر کے مین نے اصل کتاب پر اضافہ کیا ہے۔

مین اس ترجمہ کو اپنے گرامی قدر دانان فن تاریخ کی خدمت مین

کمال ادب سے پیش کش کرتا ہوں۔ اے اللہ تو اسکو خواص و عوام کی مقبولیت کا خلعت عنایت فرما اور قوم کو اپنے اسلاف کے قدم بہ قدم چلنے کی توفیق مرحمت کر تو مقلب القلوب ہے اور ہر شے پر قادر ہے۔

آمین ثم آمین ✤

۱۴ جمادی الثانی ۱۳۱۷ھ
مطابق
۲۰ اکتوبر ۱۸۹۹ عیسوی

احمد حسین غفر اللہ ذنوبہ و ستر عیوبہ
الہ آباد

ترجمہ تاریخ علامہ ابن خلدون رحمۃ اللہ علیہ

کتاب ثانی جلد دوم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار دولت فارس

کیانیہ اہل فارس دنیا کے قدیم ترین گروہ سے ہین یہہ اپنے معاصرین سے قوت وصولت مین بڑہے ہوئے تہے انکی دو حکومتین نہایت عظیم الشان تہین ایک کا نام کیانیہ ہے تواریخ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسکا ابتدائی زمانہ اور آغاز زمانہ تبابعہ اور بنی اسرائیل کا ایک تہا اور یہہ تینون حکومتین ایک دوسرے کی معاصر تہین یہہ دولت کیانیہ وہی ہے جسپر اسکندر غالب آیا تہا۔

ساسانیہ اور دوسری سلطنت کو ساسانیہ کسرویہ کے نام سے یاد کرتے ہین۔ ملوک ساسانیہ حکومت روم کی (جو شام مین تہی) معاصر تہے اور اسی پر مسلمانون نے قبضہ حاصل کیا تہا۔ ان دو حکومتون کے پہلے اور حکومتین تہین اون کے احوال نہایت مختلف اور متعارض ہیں لیکن ہم اون کے وہی حالات بیان کرین گے جو اومین شہرت پذیر ہو رہے ہین۔

اہل فارس کا نسب بلا اختلاف محققین نسابین اسی امر کے قایل ہین کہ

اہلِ فارس سام بن نوحؑ کے اولاد سے ہین اور اونکا جدّ اعلیٰ جسپر انکا سلسلۂ
نسب منتہی ہوتا ہے وہ فرس ہے اور وہ ایران بن اشوذ ابن سام بن نوحؑ
کے لڑکون مین سے ہے اور زمین ایران کو عربی مین عراق کہتے ہین - اور
بعضے یہہ کہتے ہین کہ اہل فارس - ایران بن ایران بن اشوذ اور بخیال
بعض غلیم بن سام کیطرف نسباً منسوب ہین - اور توریت مین شاہ اہواز کا
تذکرہ بزمرۂ بنی غلیم آیا ہے اور اہواز بلاد فارس سے ہے بعضون کا یہہ خیال بہی
ہے کہ اہل فارس کا نسب لاوذ بن ارم بن سام اور بروایت بعض امیم بن
لاوذ اور بخیال احاد یوسفؑ بن یعقوبؑ بن اسحاقؑ سے ملتا ہے اس مین
بہی بعضے یہہ تفریق کرتے ہین کہ صرف ساسانیہ - اسحاقؑ کے لڑکون مین سے
ہین اور وہ وترک کے نام سے مشہور کیے جاتے ہین اور اون کا جدّ اعلیٰ منوشہر
بن منشخر بن فریس بن وترک ہے ان اسمار کو مسعودی نے ایساہی نقل
کیا ہے اور یہہ جیسا کہ دیکہے جاتے ہین غیر محفوظ اور ناقابل الاعتبار ہین اور
بعضون نے یہہ بہی لکہا ہے کہ اہلِ فارس - ایران بن افریدون کے اولاد سے
ہین جسکا ذکر آیندہ آئیگا - اور اس سے پہلے فارس کے نام سے موسوم نہین
کیئے جاتے تہے - اور پہلا جو شخص بلادِ فارس کا بادشاہ ہوا ہے وہ ایران ہے
اس کے بعد اسکی آیندہ نسلین بادشاہت وراثۃً کرتی رہین بعد ازان وہ
خراسان کے مالک ہوئے اور حکومت نبط وجرامقہ پر قبضہ کرلیا اور اونکی
حکومت اسکندریہ تک غرباً اور باب الابواب تک شمالاً وسیع ہوگئی - کتب
تواریخ مین لکہا ہے کہ زمین ایران وہی ہے جو زمین ترک ہے اور اسرائیلین کا
یہہ خیال ہے کہ اہلِ فارس - طیراش بن یافث کے اولاد سے ہین اور
ان کے نسبی بہائی بنی ماذی ابنِ یافث ہین اور یہہ سب ایک ہی حکومت تہی -

علمار فارس کا خیال

علمار فارس اور راون کے نسابین ان کُل روایتون کے مخالف ہین اور اہل فارس کو کیومرث کیطرف نسباً منسوب کرتے ہین اور وہ انکو اپنا منتہار نسب کہتے ہین اور کیومرث کے معنی ابن الطین ، مٹی کا لڑکا بتاتے ہین - ابتدائً یہہ ارض فارس مین رہتے تہے یہہ زمین اوہنین کے نام سے موسوم ہوئی اور ان کے نسبی بہائی اشوذ بن سام اون کے ہمسایہ رہے اور وہ بروایت بیہقی کرد - دیلم - خزر - نبط - جرامقہ ہین بعدازان اونکی حکومت اسکندریہ تک بڑہ گئی -

ملوک فارس کے طبقات

اس عظیم الشان گروہ کے چار طبقے باتفاق مورخین بیان کئے جاتے ہین - پہلے طبقہ کو بیشدادیہ[۱] (فیشدادیہ) دوسرے کو کیانیہ تیسرے کو اشکانیہ (اشغانیہ) چوتہے کو ساسانیہ[۲] کہتے ہین اِن کا زمانۂ حکومت آغاز سلطنت کیومرث (بادشاہ اول فارس) سے عہد حکومت یزدجرد (آخری بادشاہ فارس) تک جو زمانۂ خلافت حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین مارا گیا چار ہزار دو سو اٹہاسی برس تک رہا جیسا کہ ابن سعید نے کتاب تاریخ الامم تصنیف علی بن حمزہ اصفہانی سے نقل کیا ہے اہل فارس کا یہہ خیال ہے کہ کیومرث پہلا بادشاہ ہے جس نے ترتیب مالک نظم اعمال کیا - اور اس نے ہزار برس کی عمر پائی - مسعودی نے اس نام کو بکاف اول قبل یار مثناۃ (یعنی کیومرث) لکہا ہے اور سہیلی نے بجائے کاف کے جیم تحریر کیا ہے -

---

[۱] یہہ طبقہ قدیم ہے ہر بادشاہ فیشداد کہلاتا تہا اسکے معنی یہہ ہین کہ پہلے بسیرت عدالت لیے -

[۲] ساسانیہ کو اکاسرہ بہی کہتے ہین - اسلام اسی طبقہ پر غالب آیا تہا -

طبقہ اولی ملوک فارس

کیومرث کل علماء فارس اس امر پر اتفاق کررہے ہین کہ کیومرث[۱] ہی آدم علیہ السلام ہین اور ان کا لڑکا منشا ناحی تہا اور منشا کا سیامک اور سیامک سے افروال پیدا ہوا اور سیامک کے افروال کے علاوہ چار لڑکے اور چار لڑکیان اور تہین لیکن کیومرث کا نسلی سلسلہ صرف افروال سے چلا اور باقیون کے اعقاب منقطع ہوگئے جنکا کچہہ پتہ نہین چلتا افروال بن سیامک کے صلب سے اوشہنک پیشداد (ہوشنگ) پیدا ہوا - افروال - کیومرث کے ملک کا وارث ہوا اور اوسنے اقالیم سبعہ پر حکومت کی - طبری بروایت ابن کلبی کہتا ہے کہ اوشہنک بن عابر ابن شالخ ہے اور پہر وہی کہتا ہے کہ اہل فارس کا یہہ دعوی اور خیال ہے کہ اوشہنک دوسو برس بعد آدم علیہ السلام کے ہوا اور نوح علیہ السلام بعد آدم علیہ السلام کے دوسو برس بعد ہوئے - اسی بناء پر اہل فارس نے اوشہنک اور نوح کو ایک شخص قرار دیا ہے لیکن اوسنے اس سے اختلاف اور اسکا انکار کیا ہے کیونکہ اوشہنک کی شہرت اس غلط واقعہ کے مخالف ہے اور بعض علماء فارس یہہ کہتے ہین کہ اوشہنک پیشداد - مہلائیل ہے اور اوسکا باپ افروال قینین ہے اور سیامک انوش اور منشا شیث اور کیومرث آدم علیہ السلام ہین اور بعض علماء فارس یہہ بیان کرتے ہین کہ کیومرث گومر بن یافث بن نوح کو کہتے ہین یہہ نہایت معمر اور مسن تہا اپنے باپ سے

---

[۱] امام غزالی رحمۃ اللہ لکہتے ہین کہ آدم علیہ السلام نے شیث علیہ السلام کو امور دین کا والی مقرر کیا تہا اور کیومرث کو دنیاوی حکومت کا افسر بنایا تہا - واللہ اعلم -

علیحدہ ہوکر جبل دبناوند (ملک طبرستان) مین آکر مقیم ہوا اور اوسکا مالک بن بیٹھا بعد ازان فارس پر قبضہ حاصل کیا اور ایک عظیم الشان بادشاہ ہوا اس نے بحالت حیات اپنے لڑکون کو اطراف وجوانب کے طرف بہیجا اور اونہون نے بابل کو لیلیا - کیومرث ہی نے سب سے پہلے شہر اور قلعے بنوائے اور گہوڑون کو سواری کے لئے پسند کیا - یہہ آدم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس نے لوگون کو اس امر پر آمادہ کیا کہ وہ اسکو اس نام سے پکارین - اہل فارس اس کے لڑکے ماداے کی اولاد سے ہین - ابتداے زمانہ سے اسی کی اولاد کیانیہ اور کسرویہ مین حکومت رہی تا آنکہ حکومت فارس کا خاتمہ ہوا -

ہوشنگ اور طہمورث

اہل فارس یہہ روایت کرتے ہین کہ اوشہنگ ہی جہلائیل ہے اور اوس نے ہند پر قبضہ حاصل کیا تہا اس کے بعد طہمورث بن انوجہان بن انکلہد بن اسکہد بن اوشہنگ بادشاہ ہوا - بعضون نے بجاے اسکہد کے فیشداد لکہہ دیا ہے اور درحقیقت یہہ کل اسماء عجمی ہین اسیوجہ سے اور نیز اصولاً روایت منقطع ہونے کے سبب سے ہم اسکی صحت کے ذمہ دار نہین ہین - ابن کلبی لکہتا ہے کہ طہمورث[۱] بابل کا پہلا بادشاہ ہے اور اس نے ہفت اقلیم پر حکومت کی اور یہہ اپنی مدت حکومت مین نہایت نیک اور منصف تہا اسکے سنہ ۱ جلوس مین بیور اسب ظاہر ہوا اور اوس نے مذہب صابئہ کی بنا ڈالی -

جمشید علمار فارس کہتے ہین کہ طہمورث کے بعد جمشید[۲] تخت نشین ہوا

---

۱ طہمورث نہایت نیک مزاج تہا یہہ اپنے دادا کی چال چلا روزہ رکہنے کا حکم دیا فارسی مین کتابت کی اوامر الہی کا پابند ہا چالیس برس بعد مرگیا -

۲ جمشید نے ریشم کیڑون سے نکالا کاتب اور دربان مقرر کئے نوروز کو عید کا دن ٹہیرایا -

اس کے معنی ہین شجاع یا شعاع شمس - یہہ طہمورث کا حقیقی بہائی تہا یہہ بہی ہفت اقلیم کا
بادشاہ تہا اور نہایت نیک سیرت اور عادل تہا پہر بعد چندے ظالم اور جابر
ہو گیا اس کی موت سے ایک برس پہلے بیوراسپ[1] نے اسپر خروج کیا اور
گرفتار کرکے آرہ سے چیر ڈالا اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ جمشید نے خدائی کا دعوی
کیا تہا اسوجہ سے پہلے اسپر اسکے بہائی اسقوبر نے خروج کیا لیکن ناکام رہا تب بیوراسپ
اوٹہا اور اوس نے جمشید کی حکومت کا قلع قمع کر دیا اور سات سو برس تک
حکومت کرتا رہا ابن کلبی نے بہی ایسا ہی لکہا ہے -

ضحاک طبری کہتا ہے کہ بیوراسپ ہی کو از دہاک کہتے ہین جسکو عرب
ضحاک کے نام سے موسوم کرتے ہین یہہ وہی شخص ہے جسکا ذکر ابو نواس
شاعر کے اس شعر مین ہے -

وکان منا الضحاک[2] تعبدہ الجامل والجن فی محاربها

اور پہر طبری ہی روایت کرتا ہے کہ عجم کا یہہ خیال ہے کہ جمشید نے اپنی بہن کا
عقد اپنے خاندان مین سے کسی کے ساتہہ کر دیا تہا اور اوسکو یمن کا حاکم مقرر کیا تہا
اوس سے ضحاک پیدا ہوا چنانچہ اہل یمن ضحاک کا نسب یون بیان کرتے ہین
"ضحاک بن علوان بن عبیدہ بن عویج" اس نے اپنے بہائی سنان بن علوان کو
مصر کا بادشاہ کرکے بہیجا تہا جو ابراہیم علیہ السلام کا فرعون تہا اور اہل
فارس ضحاک کا نسب اس طرح لکہتے ہین "بیوراسپ (ضحاک) بن رتیکان
بن ویدوشتک بن فارس بن افروال" اور بعضے اسکی مخالفت کرتے ہین

[1] بیوراسپ جمشید کا عامل تہا اس نے اپنے زمانۂ حکومت مین ٹکس محصول یعنی - ملاہی نکالی سولی دینا - ہاتہہ پاؤن کا کاٹنا اِسی کی ایجاد ہے - اس نے ہزار برس حکومت کی اسکے اوائل عہد حکومت مین ابراہیم علیہ السلام تہے سواد بر عزو و اسکا عامل تہا -

[2] ضحاک ہم مین تہا جسکی عبادت اونٹ والے (یعنی رؤسا) اور جن (یعنی بدوی) اپنے محرابوں مین کرتے تہے -

اور کہتے ہین کہ اس نے ہفت اقلیم پر بادشاہت کی یہہ ساحر اور کافر تہا اس نے اپنے باپ کو مارڈالا اور اکثر یہہ بابل مین رہتا تہا۔ ہشام کی روایت ہے کہ ضحاک بعد جمشید کے بادشاہ ہوا یہی ابراہیم علیہ السلام کا نمرود ہے اور اہل فارس کا نوان بادشاہ ہے جبل دبناوند مین پیدا ہوا تہا۔

افریدون ضحاک نہایت مستعد اور بہادر تہا جب اس نے ہند پر فوج کشی کی اور خود لڑائی پر گیا تو افریدون نے اسکے زمانہ عدم موجودگی مین اسکے ملک پر قبضہ کرلیا اور بوقت مراجعت ضحاک اور افریدون مین لڑائی ہوئی ضحاک کا ادبار آگیا تہا وہ ان لڑائیون مین افریدون کے ہاتہہ گرفتار ہو کر جبال دبناوند مین قید کردیا گیا اوسکی گرفتاری اور اسپر فتحیابی کے دن کو عید کا دن مقرر کیا لیکن اہل فارس یہہ بیان کرتے ہین کہ شاہی خاندان جس مین حکومت چلی آرہی تہی وہ اوشہنگ اور جمشید کا تہا اور ضحاک یعنی بیور اسپ نے اونپر خروج کیا اور فتحیاب ہوا اس نے بابل آباد کیا اور نبطیون سے اپنی فوج تیار کی اور اہل عالم پر بزور سحر غالب آیا۔ اصفہان کا ایک شخص عالی (کابی حداد) نامی اسکی مخالفت پر اوٹھہ کہڑا ہوا اوس کے ہاتہہ مین ایک نیزہ تہا جسپر اوس نے جراب لٹکاکر جہنڈا[1] بنایا اور لوگون کو ضحاک کے برخلاف اوبہار کر اوس سے لڑا جب ضحاک میدان جنگ سے بہاگا تو اوسکی رائے سے بنی جمشید مین سے افریدون کو تخت نشین کیا افریدون نے تخت پر بیٹہتے ہی ضحاک کا تعاقب کیا اور اوسکو گرفتار کرکے قتل کرڈالا افریدون زمانہ نوح علیہ السلام مین تہا شاید اسی وجہ سے یہہ کہا جاتا ہے کہ افریدون ہی نوح علیہ السلام تہے

---

[1] اس جہنڈے کو درفش کابیان کہتے ہین اہل فارس اسکی بہت تعظیم کرتے تہے جنگ قادسیہ مین یہہ جہنڈا مسلمانون نے چہین لیا تہا۔

لیکن تحقیق یہہ ہے جسکو ہشام بن کلبی نے نسابین فارس سے نقل کیا ہے کہ افریدون جمشید کی اولاد سے ہے ان دونون مین نو پشتون کا فرق ہے اسنے دوسو برس سلطنت کی اور ضحاک کے کل مظالم اور غصب کی ہوئی چیزین اونکے مالکون کو واپس کردیا۔

افریدون کے لڑکے

افریدون نے اپنے حالت حیات ہی مین ملک کو اپنے تین لڑکون مین تقسیم کردیا بڑے لڑکے سرم (سلم) کو روم۔ شام مغرب دیا۔ طوج (تور) کو ترک اور چین دیا۔ ایرج کو اعراق۔ ہند حجاز دیا۔ افریدون کے مرنے کے بعد سرم (سلم) اور طوج (تور) نے ملکر ایرج کو لڑکر مارڈالا اور اوس کے ملک کو آپسمین تقسیم کرلیا۔ اہل فارس یہہ خیال کرتے ہین کہ افریدون اور اوسکی اوپر کی دس پشتین اثکیان کے لقب سے یاد کیے جاتے تھے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایرج کے دو بیٹے وندان اور اسطوبہ اور ایک لڑکی خورک نامی تھی جو بعد مرگ افریدون اپنے باپ ایرج کے ساتھہ مارے گئے اسی روایت سے یہہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ افریدون پانچسو برس حکومت کی اور اسی نے ثمود اور نبط کے آثار سواد سے محو کیے اور ابتداءً اسی نے اپنے کو (کے) سے ملقب کیا اور کے افریدون کے نام سے مشہور ہوا (کی) کے معنی ہین تنزیہ یعنی مخلص اور متصل روحانیات سے) اور بعضون نے اس کے معنی اور بہی بہت کچھہ بیان کیے ہین

منوشہر اور افراسیاب

چند دنون کے بعد منوشہر (منوچہر) بن منشحر بن ایرج نے زور پکڑا یہہ افریدون کے نسل سے تہا اسکی مان اسحاق علیہ السلام کے اولاد سے تہین اس نے سن شعور کو پہونچکر اپنے چچون سے لڑائی کی اور اونکو مارکر بادشاہ بن بیٹہا اور بابل کو اپنا دار الحکومت بنایا۔ فارس کو دین ابراہیمی کیطرف مائل کیا پہر افراسیاب بادشاہ ترک نے اسپر چڑہائی کی اور

بابل کو اوس سے چھین لیا اور اوسکا تعاقب طبرستان تک کرتا چلا آیا جب طبرستان
بھی منوشہر (منوچہر) کو پناہ نہ دیسکا تو وہ طبرستان چھوڑکر اعراق کیطرف چلا گیا
اور افراسیاب نے طبرستان پر بھی قبضہ کرلیا۔ افراسیاب کے نسبت یہہ کہا جاتا
ہے کہ یہہ طوج (تور) بن افریدون کی نسل سے ہے جسوقت منوشہر نے طوج
(تور) کو قتل کیا اور اس کے خاندان پر تباہی آئی اوسوقت یہہ چھپکر بلادِ
ترک مین چلا گیا اور وہین اس نے نشو و نما پایا اور اوہین کے ملک سے نکلا
اسی وجہ سے افراسیاب اونکی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ طبری کہتا ہے کہ جب
منوشہر بن منشخور مرگیا تو افراسیاب بن اشک بن رستم بن ترک نے بابل پر
قبضہ کرلیا اور مملکت فارس کو تہ و بالا کردیا۔

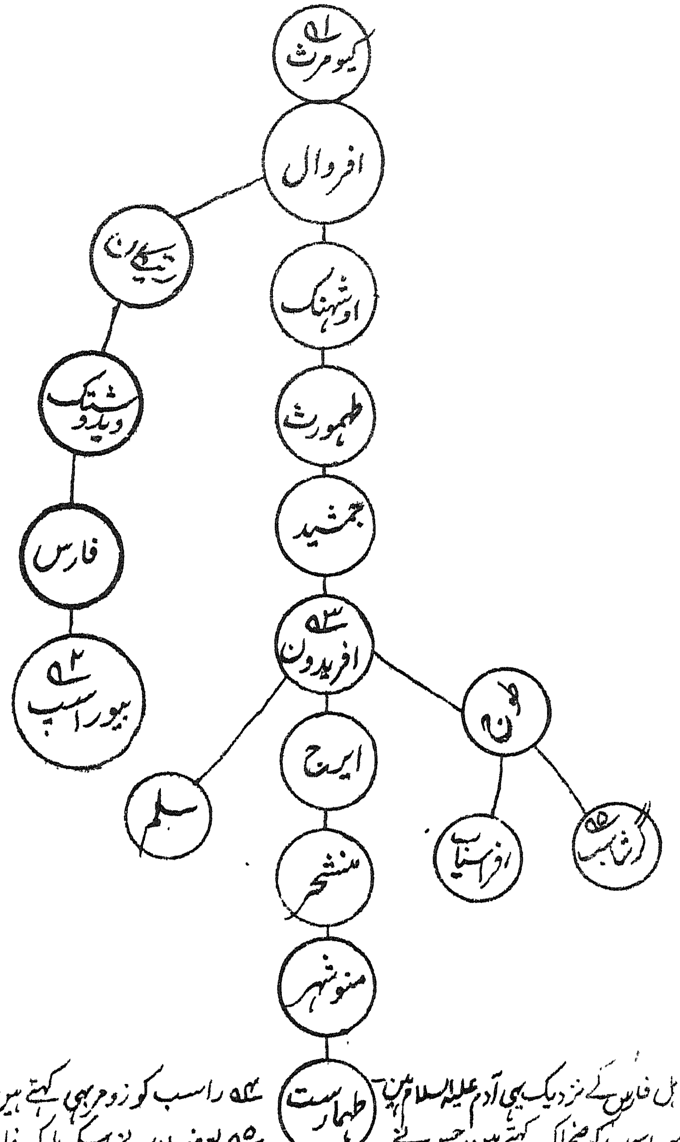
زوھر اس کے بعد زوھر (زو یا زاب) بن طہارست (طہاسپ) اور
بروایت دیگر راسب بن طہارست نے افراسیاب پر خروج کیا۔ زوھر بن
طہارست نو واسطہ سے منوچہر کیطرف نسباً منسوب کیا جاتا ہے۔ بیان کیا جاتا
ہے کہ طہارست اپنے باپ سے علیحدہ ہوکر بلاد ترک مین چلا گیا تھا اور وہین اس نے
عقد کرلیا تھا جس سے زوھر پیدا ہوا اور سن شعور کو پہونچکر افراسیاب کی مخالفت
اوٹھا اور لڑکر اسکو سلطنت فارس سے نکال دیا افراسیاب ترکستان کو چلا گیا
زوھر نے اس فتحیابی کے دن کو عید مہرجان کے نام سے مشہور کیا۔ زوھر کا غلبہ اور
قبضہ منوشہر کے مرنے کے بارہ برس کے بعد فارس پر ہوا۔ یہہ نہایت نیک سیرت
اور صلح پسند امن دوست تھا اس نے بابل کی بگڑی ہوئی حالت اور افراسیاب
کی خراب کی ہوئی آبادی کو از سرِ نو رونق دیا اس نے سواد مین نہر زاب نکالی
اور اوس کے کنارہ پر شہر بسایا اور اوسکا نام زواہی رکھا ہر طرح کے درخت
پھول۔ پھل کے لگائے طرح طرح کے کہانے ایجاد کئے غنیمت کو اہلِ لشکر پر

تقسیم کیا۔

کرشاسب کرشاسب (گرشاسپ)[1] طوج بن افریدون کی اولاد سے اور بروایت دیگر اولاد منوشہر سے ہے اور اسکا نایب تہا اہل فارس مین یہہ ایک عظیم الشان شخص گزرا ہے لیکن بادشاہ نہین ہوا اور بادشاہت زومر بن طہماسپ کرتا تہا۔ زومر اپنی حکومت کے تیسرے سال مرگیا۔ اسی کے زمانہ مین بنی اسرائیل تیہ سے نکلے تہے اور یوشع نے اریحا کو فتح کیا تہا اس کے مرنے کے بعد ملوک فارس کے دوسرے طبقہ کی حکومت کا سلسلہ چلا جنکا پہلا بادشاہ کیقباد ہے بیان کیا جاتا ہے کہ اس طبقہ کا زمانہ حکومت دو ہزار چار سو ستر برس رہا جیسا کہ بیہقی اور اصفہانی نے تحریر کیا ہے۔ اور ان کے بادشاہون مین سے صرف انہین نو بادشاہون کو ذکر کیا ہے جنکو طبری نے لکہا ہے۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا۔

[1] کرشاسب کی نسبت بعض مورخین لکہتے ہین کہ یہہ زو کا نایب تہا اور بابل مین رہتا تہا اسنے بغاوت کرکے اوس سے ملک نکال لیا یا تقسیم کرلیا بیس برس تک حاکم رہا۔

شجرۂ ملوک طبقۂ اولیٰ فارس





۱ اہل فارس کے نزدیک یہی آدم علیہ السلام ہین۔
۲ بیوراسب کو ضحاک کہتے ہین جس نے جمشید پر حملہ کیا تہا۔
۳ سب سے پہلے افریدون کے کے لقب سے ملقب ہوا۔

۴ راسب کو زو بھی کہتے ہین۔
۵ بعضون نے اسکو ملوک فارس سے شمار کرکے اسی پر طبقۂ پیشدادیہ کو ختم کیا ہے لیکن درحقیقت یہہ بادشاہ نہ تہا جیسا کہ علامہ مورخ نے بیان کیاہے۔

طبقہ ثانیہ ملوک فارس

کیقباد ملوک فارس کا دوسرا طبقہ کیانیہ کے نام سے مشہور ہے انکے ہر بادشاہ کا نام کے کیطرف مضاف کیا جاتا ہے انکا پہلا بادشاہ کیقباد[۱] ہے جو منوشہر سے چار پشتون کے واسطہ سے منسوب ہوتا ہے۔ اس نے رؤسا ترک مین اپنی شادی کی جس سے اس کے پانچ لڑکے پیدا ہوئے۔کے وا[۱] فیا۔کیکاؤس[۲]۔کے ارش[۳]۔کے بیہ[۴]۔کے فاشمین طبری کہتا ہے کہ ملوک کیانیہ اور ترک مین اکثر لڑائیان ہواکین انکا پہلا بادشاہ کیقباد قریب نہر بلخ جسکو جیحون کہتے ہین رہتا تھا اس نے ترک کو زمین فارس پر آنے سے رُوکا۔سو برس حکومت کی۔

کیکاؤس اس کے بعد کیکاؤس بن کینیہ بادشاہ ہوا۔اس سے اور افراسیاب بادشاہ ترک سے بہت لڑائیان ہوئین جسمین اسکا لڑکا سیاوخش مارا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ داؤد علیہ السلام کے زمانہ مین تھا۔اور عمر ذوالاذعار بادشاہ تبابعہ سے لڑنے کو اوس کے ملک مین گیا جب عمر ذوالاذعار نے اسکو گرفتار کرلیا تو اسکا وزیر رستم بن دستان لشکر فارس لیکر یمن پر چڑھ گیا اور عمر ذوالاذعار کو قتل کر کے کیکاؤس کو چھڑا لایا۔طبری کی تحریر یہہ شہادت دیتی ہے کہ کیکاؤس نہایت عظیم الشان بادشاہ تھا اس نے اپنے لڑکے سیاوخش (سیاوش) کو تعلیم و تربیت کے لئے رستم بن دستان کے سپرد کیا رستم اس کا سجستان مین نائب تھا اوس نے سیاوخش کو گھوڑے کی سواری سکھائی اور لڑائی کی تعلیم دی جب اوسکی تعلیم و تربیت پوری ہو چکی تو باپ کے سامنے آیا

---

[۱] اس کے زمانہ مین حزقیل۔الیاس۔الیسع۔شموئیل پیغمبر تھے اس نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی۔

اور امتحان مین پورا اوترا۔ کیکاؤس کی بی بی آبرخ نامی دختر افراسیاب بادشاہ
ترک اسپر عاشق ہوگئی جب سیاوخش نے ملنے سے انکار کیا تو آبرخ نے کیکاؤس
سے سیاوخش کی جغلی کردی کیکاؤس نے اپنے ہاتھہ سے بیٹی کا قتل نامناسب
خیال کرکے تہوڑی سی فوج دیکر افراسیاب سے لڑنے کو بہیجدیا تاکہ اوس کے ہاتھہ
مارا جائے مگر لڑائی نہوئی صلح ہوگئی کیکاؤس نے یہہ خبر پاکر لڑنے کو لکھا۔ سیاوخش
بدعہدی کو برا سمجھکر باپ کے خوف سے افراسیاب کے پاس چلا گیا اوس نے اپنی
بیٹی سے اسکا بیاہ کردیا جب اوسکو حمل رہا تو اوس نے جان کے خوف یا ملک
کے تقسیم کے خیال سے اپنی بیٹی کے ذریعے سے سیاوخش کو قتل کروا ڈالا اور بیٹی کا
حمل گرانا چاہا لیکن[1] نہ گرا اور اوس کے بطن سے خسرو پیدا ہوا کیکاؤس نے
یہہ سُنکر اپنی بہو اور پوتے کو چروا کر منگوا لیا اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ جب کیکاؤس کو
اپنے بیٹے کے مارے جانے کی خبر ہوئی تو اوس نے نامی نامی سپہ سالارون کے ساتھہ
فوجین روانہ کین جنہون نے بلاد ترک کو خوب خوب پامال کیا اور ابنائے
افراسیاب کو قتل کیا طبری کہتا ہے کہ کیکاؤس بلاد یمن پر چڑہ آیا تہا
عمر ذوالاذعار نے حمیر اور قحطان کو ساتھہ لیکر اسکا مقابلہ کیا اور کیکاؤس کو
ہزیمت دیکر اوسکو گرفتار کرکے ایک کنوئین مین قید کردیا اور اوس کے منہہ پر
ایک پتہر رکھہ دیا۔ اس کے بعد سجستان سے رستم کیکاؤس کے چہڑانے کو آیا
اور ذوالاذعار کو شکست دینے لگا انجام کار رستم نے ذوالاذعار
سے کیکاؤس کے واپس لینے پر صلح کرلی چنانچہ رستم کیکاؤس کو یمن سے چہڑا کر

[1] بعضے مورخ لکہتے ہین کہ جب حمل گرانے سے نہ گرا تو اوس نے اپنی بیٹی کو فیروان نامی ایک امیر کے سپرد کردیا اور یہہ کہہ دیا کہ جب بچہ پیدا ہو مار ڈالنا لیکن فیروان نے لڑکا پیدا ہوتے نظر بچا کے چہپا رکہا جب کیکاؤس نے سُنا تو اپنی بہو بچے کو چڑوا کر منگالیا۔

بابل کو واپس آیا کیکاؤس نے اس احسان کے بدلے رستم کو کل قیود اور
اطاعت شاہی سے آزاد کر دیا اور اوس کے بیٹھنے کے لئے ایک تخت چاندی
اور سونے کا بنوا کر اپنے تخت کے برابر رکھوا دیا سجستان اور زابلستان جاگیر
مین دیا۔ یہہ ڈیڑہ سو برس حکومت کرکے مر گیا۔

کیخسرو

کیکاؤس کے بعد بروایت طبری و مسعودی و بیہقی و عامہ مورخین
اوسکا پوتا کیخسرو بن سیاوخش تخت پر بیٹھا۔ سہیلی لکھتا ہے کہ کیخسرو تین
بادشاہون کے بعد تخت حکومت پر بیٹھا تھا پہلا کیکاوس کے بعد اوسکا بیٹا
کے کینیہ بعدہٗ اوس کا لڑکا اجوابن کے کینیہ بعدہ اسکا چچا سیاوخش بن کیکاؤس
بادشاہ ہوا پھر ان تینون بادشاہون کے بعد کیخسرو بن سیاوخش صدر آرا ہوا
لیکن یہہ بالکل خلاف قیاس ہے کیونکہ کل مورخین نے اس امر پر اتفاق
کر لیا ہے کہ سیاوخش بحالت حیات اپنے باپ کے ترکون کی لڑائی مین مارا گیا
ہے۔ طبری کہتا ہے کہ کیکاؤس بن کے کینیہ بن کیقباد نے کیخسرو کو اوسیوقت
بجاے اپنے تخت نشین کر دیا تھا جب وہ اپنے مان واسفاقد بن بنت افراسیاب
کے ہمراہ بلاد ترک سے آیا تھا اور کیخسرو نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی ایک فوج
بسرگروہی سپہ لار اجوا۔ اصفہان کے طرف اپنے باپ کے خون کے بدلہ
لینے کو بغرض جنگ افراسیاب روانہ کیا۔ افراسیاب نے لشکر فارس کو بہت
ناکامی سے پسپا کر دیا کیخسرو یہہ سنکر بذاتہ بلخ کو گیا اور وہان سے لشکر اور
نامی نامی سپہ لارون کو جمع کرکے دفعتہً افراسیاب پر حملہ کر دیا۔ اس
لڑائی مین افراسیاب کو ہزیمت ہوئی اور اوسکے بڑے بڑے سردار مارے گئے منجملہ اونکے وہ
شخص بھی مارا گیا جو کیکاؤس کا قاتل تھا بعد اسکے افراسیاب نے صلح کی درخواست کی کیخسرو نے
اسکو نامنظور کرکے لڑائی جاری رکھی تا آنکہ افراسیاب میدان جنگ سے بھاگا کیخسرو نے اوس کا

تعاقب کیا اور آذربائیجان مین گرفتار کرکے اوسکو ذبح کرڈالا کل مال و اسباب اوسکا لوٹ لیا۔ اس فتح مین اوس کے ہمراہ شاہ فارس کے اوجن بن حیسوش بن کیکاوس ابن کے کینیہ بن کیقباد بہی تہا۔ اور یہہ طبری کے نزدیک کیہراسف (بہراسف) کا باپ ہے جو کیخسرو کے بعد بادشاہ ہوا ہے جیساکہ ہم آیندہ بیان کرینگے اور افراسیاب کے بعد بلاد ترک مین جوراسف بن شراسف (برادر افراسیاب) تخت پر بیٹہا۔

کیہراسف ان واقعات کے بعد کیخسرو ترک دنیا کرکے بجاے اپنے کیہراسف (بہراسف) بن کے اوجن کو تخت پر بیٹہایا۔ بعضے کہتے ہین کہ اسکے بعد کیخسرو بیابان کیطرف چلا گیا اور غائب ہوگیا اور بعضے کہتے ہین کہ مرگیا بہرکیف یہہ ساٹہہ برس حکمرانی کرکے غایب ہوگیا اور بجاے اوس کے کیہراسف (بہراسف) تخت پر بیٹہا اسکے ابتدائی زمانہ حکومت مین ترک کا رعب اسدرجہ بڑہا کہ اس نے اون سے لڑنے کو اپنا دارالسلطنت چہوڑدیا اور نہر جیحون کے کنارہ شہر بلخ مین سکونت اختیار کرلی اور اکثر ایام اونہی کی لڑائیون مین مصروف رہتا تہا۔ اسکے عہد حکومت مین بختنرسی معروف بہ بختنصر اعراق۔ اہواز۔ روم پر اسکا گورنر تہا۔ کیہراسف نے بختنصر کی حکومت کا دروازہ کسیقدر اور وسیع کرکے سرحدی ممالک کے فتح کرنے کی اجازت دیدی اور خود مع ملوک فارس اور بختنصر بادشاہ موصل و سنجاریف کے شام کیطرف بڑہا اور بیت المقدس کو فتح کرلیا۔ یہود پر غالب آیا اور اونکو منتشر و پریشان کیا جیساکہ اخبار یہود مین بیان کیا گیا ہے۔ یہہ بختنصر وہی ہے جو عرب سے لڑا تہا اور ایک مدت تک اونکو پریشان کرتا رہا تہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ بہمن کے عہد حکومت مین تہا جو کیستاسب (کیشاشب) بن کیہراسف

(بہراسف) کا پوتا ہے۔

معد ابن عدنان بنی اسرائیل مین

ہشام ابن محمدؒ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جلشانہ نے ارمیا نبی علیہ السلام کو وحی کے ذریعے مطلع کیا تہا کہ بخت نصر بڑا ظالم ہوگا اسوجہ سے عرب کو متنشر کردو جنکے گہرون مین دروازے نہین ہین اور اونکو اوسکی ظالمانہ حرکات سے ڈرادو اور یہہ بتلادو کہ یہہ سب تمہارے کفر و عصیان کیوجہ سے ہونیوالا ہے۔ اسرائیلین کی کتاب مین لکھا ہے کہ یہہ وحی یرمیا ابن خلقیا کیطرف آئی تہی جنکا ذکر اس سے پہلے ہوچکا ہے اور اللہ تعالی نے یہہ حکم دیا تہا کہ گروہ عرب سے معد بن عدنان کو نکال لائین اور تا انقضاء امر الہی اونکی کفالت کرین انتہی۔ ہشام کہتا ہے کہ بخت نصر نے بلاد عرب پر حملہ کیا اور اونکو رسد وغیرہ دینے پر مجبور کیا چنانچہ عرب نے اسکو تسلیم کرلیا اور اوس نے انکو ابنار اور حیرہ مین ٹہیرایا۔ ہشام کے علاوہ اور مورخین لکہتے ہین کہ بخت نصر نے عرب سے مقام جزیرہ درمیان ایلہ اور ابلہ کے لڑائی کی اور اوس میدان کو سوار اور پیادونسے بہردیا۔ بنی عدنان نے پہلے اوسکا مقابلہ کیا اوس نے اونکو حضور تک نہایت نقصان کے ساتہہ پسپا کردیا تب اللہ تعالی نے ارمیا اور یوحنا علیہما السلام پر وحی نازل فرمائی کہ معد ابن عدنان کو جسکی اولاد محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہونے والے ہین عرب کے گروہ سے نکال لائین معد ابن عدنان اوسوقت بارہ برس کے تہے یوحنا اونکو اپنے ساتہہ براق پر بیٹہا کر حران مین لائے اور انہون نے ابناء بنی اسرائیل مین پرورش پائی اور بخت نصر لوٹ کر بابل آیا اور قیدیان عرب کو ابنار مین ٹہیرایا۔ جب بخت نصر مرگیا تو معد ابن عدنان ابناء بنی اسرائیل کے ساتہہ حج کعبہ کو آئے اور وہین اپنی قوم مین رہ گئے عانہ بنت الحارث بن مضاض جرہمی سے بیاہ کرلیا جس سے

نزار بن معد پیدا ہوئے۔

کیستاسب کہیر اسف نہایت نیک سیرت تہا ملوک شرق او رغرب اسکو نذر انہ بہیجتے تہے اس نے اپنی حالت حیات مین ترک دنیا کرکے بجائے اپنے کیستاسب (کیساشب) اپنے لڑکے کو تخت پر بیٹہا دیا۔ کیستاسب نے بہی اپنی عمر کا زیادہ حصہ ترکون کی لڑائی مین صرف کیا اور اونکی بغاوت وسرکشی فرو کرنے کی غرض سے اپنے لڑکے اسفندیار کو میدان جنگ مین بہیجدیا جیسا کہ آینده بیان کیا جائیگا۔

زردشت اسکے زمانہ حکومت مین زرادشت (زردشت) حکیم ظاہر ہوا جسکی نبوت پر مجوسی ایمان لائے ہوئے ہین۔ بعض اہل کتاب کا یہہ بیان ہے کہ یہہ اہل فلسطین سے ہے ارمیا نبی کی خدمت مین رہتا تہا اور اونہین سے پڑہتا تہا پہر اونکا مخالف ہوگیا اونکی بددعا سے مجذوم ہوگیا اور اون سے علیحدہ ہوکر آذربایجان مین چلا آیا۔ دین مجوسیت کی بناڈالی اور کیستاسب کو اپنی طرف مایل کرلیا اس نے لوگون کو دین مجوسی اختیار کرنے پر مجبور کیا اور اوس کے مخالفین کے قتل کا حکم دیا۔ علمار فارس کہتے ہین کہ زردشت شاہ شنو شہر کے نسل سے ہے اور ابنار بنی اسرائیل مین سے کسی نبی نے اسکو کیستاسب کیطرف مبعوث کیا تہا۔ جن دنون وہ بلخ مین تہا۔ زردشت اور جاماسب عالم دونون منوشہر کی اولاد سے ہین یہہ دونون زبان فارسی مین لکہا کرتے تہے جو وہ نبی عبرانی مین کہتا تہا۔ جاماسب عالم۔ زبان عبرانی جانتا تہا اور وہ زردشت کو ترجمہ کرا دیتا تہا یہہ واقعہ سنہ ۳۰ جلوس کہیر اسف کا ہے۔ علمار فارس کہتے ہین کہ زردشت ایک کتاب لایا تہا جسکے وحی ہونیکا وہ مدعی تہا یہہ کتاب بارہ جلدون مین تہی اور اوس کے بعد ایک سونے کا نقش تہا۔ کیستاسب نے اس کتاب اور نقش کو اصطخر کے ہیکل مین رکہا اور اوسپر

لوگون کو متعین کر کے عام لوگون کو اوسکی تعلیم کی ممانعت کر دی مسعودی کہتا ہے
کہ اس کتاب کا نام نسنا رہتا خود زردشت نے اسکی تفسیر کی اور اوسکا نام زند کہا
پہر اس تفسیر کی دوبارہ تفسیر کی اور اوسکو زندیہ کے نام سے موسوم کیا یہہ وہی
لفظ ہے جسکو عرب معرب کر کے زندیق کہتے ہین۔ مجوسیون کے نزدیک یہہ کتاب
تین حصّون پر منقسم ہے ایک حصہ مین امم ماضیہ کے حالات ہین دوسرے مین
آیندہ باتون کی پیشین گوئیان لکہی ہین تیسرے مین مذہبی اور اون کے
شرعی احکام ہین[۱] مثلاً مشرق قبلہ ہے اور نماز وقت طلوع اور زوال اور
غروب کے وقت پڑہنی چاہئے اور آفتاب کو سجدہ کرنا اور اوس سے دُعا
کرنی چاہئے۔ زردشت نے از سرِ نو آتشکدہ بنوائے جنکو منوشہر نے ٹھنڈا
کر دیا تہا اور اون کے لئے دو عیدین مقرر کین ایک عید نوروز۔ اعتدال
ربیعی مین۔ اور دوسری عید مہرجان۔ اعتدال خریفی مین۔ علاوہ ان کے
اور بہی احکام ہین غرضکہ جب فارس کی حکومت اولاً منقرض ہوئی تو سکندر
نے اون کتابون کو جلا دیا پہر جب اردشیر کا زمانہ آیا تو اوس نے اہل فارس کو
جمع کر کے پہر از سر نو اوس کتاب کو لکہوایا مسعودی کہتا ہے کہ کیتاسب
نے زردشت سے اوسکی نبوت کے پینتیسوین[۳۵] برس دین مجوسی کی تعلیم لی اور
کیتاسب نے بجائے زردشت کے اہلِ آذربائیجان سے جاماسب عالم کو
مقرر کیا یہہ فارس کا پہلا موبد (مغان) ہے انتہیٰ۔

---

[۱] ان احکام کے علاوہ اس کتاب مین یہہ بہی تہا کہ مان۔ بہن۔ شراب حلال ہے
آگ کو پُوجنا چاہئے ایک نیکی کا خدا ہے جسکو ایزد کہتے ہین اور دوسرا بدی کا خدا ہے
جو اہرمن کہلاتا ہے۔ (نعُوذُ بِاللہِ)۔

جنگ گیتاسپ وخرزاسپ

طبری لکھتاہے کہ دین مجوسی اختیار کرلینے کیوجہ گیتاسپ
اور خرزاسپ بادشاہ ترک مین متعدد لڑائیان ہوئین
ایک عالم اسس لڑائی مین ماراگیا زریر بن گیتاسپ انہین معرکون مین کام آیا
ترک کو اخیر لڑائیون مین ہزیمت ہوئی شاہ فارس نے سختی شروع کی اور
ترک کے ساحر قید وشق کو مارڈالا- کامیابی کے بعد گیتاسپ بلخ کیطرف
واپس آیا یہان اوس کے لڑکے اسفندیار نے بادشاہ ترک کی سفارش کی
جس سے گیتاسپ نے برہم ہوکر اسفندیار کو قید کردیا اور خود کرمان اور
سجستان کے پہاڑون پر تارک الدنیا ہوکر سکونت پذیر ہوگیا بلخ مین اسکا
باپ کہیراسف رہتاتہا اسکو اگرچہ پیری نے کسی کام کا نہ رکہا تہا لیکن اس کے
پاس مال وخزانہ بیحد رہتاتہا بادشاہ ترک نے موقع پاکر بلخ پر حملہ کردیا مقدمۃ الجیش کا
افسر اوسکا بہائی جوراتہا اوس نے نہایت تیزی سے ایک ہفتہ کی لڑائی مین
بلخ پر قبضہ کرلیا اور کہیراسف کو قتل کرکے اوس کے مال واسباب کو لوٹ لیا-
آتشکدون کو منہدم کردیا خمانی بنت گستاسف اور اوسکی بہن کو گرفتار کرکے
لونڈی بنالیا- اس لڑائی مین خرزاسپ بادشاہ ترک نے فارسیون سے
اون کے بڑے جہنڈے کو چہین لیا جسکو وہ زرکش کاویان کہتے تہے یہہ وہی
جہنڈا تہا جسکو کاوہ حداد نے کہڑا کیا تہا جبکہ ضحاک سے باغی ہوکر اوس کو
قتل کیا تہا اور افریدون کو بجائے اوس کے تخت نشین کیا تہا شاہان
فارس نے اسکو اوسی کے نام سے موسوم کیا اور اوسکو جواہر سے مرصع
کرکے اپنے خزانہ مین رکہتے تہے- لڑائیون مین اوسکو تبرکاً نکالتے تہے اسی
جہنڈے کو مسلمانون نے جنگ قادسیہ مین اہل فارس سے چہین لیا تہا-

قتل خرزاسپ و اسفندیار

خرزاسپ بادشاہ ترک مہم بلخ سے فارغ ہوکر

سجستان کیطرف بڑہا جہان کیتاسب تارک الدنیا ہوکر عبادت مین مصروف تہا اوس نے بادشاہ ترک کے آنیکی خبر سنکر اسفندیار کو قید سے رہا کرکے بہت سا عالم کے ہمراہ ترکون سے لڑنے کو بہیجا۔ اسفندیار نے خرزاسب کو نہایت نقصان کے ساتہہ پسپا کیا اور کل وہ چیزین جنکو ترک نے لوٹ لیا تہا پہر واپس لیلین اور زرکش کاویان کوبہی چہین لیا۔ خرزاسب کو ہزیمت کے بعد سنبہالنے کا موقع نہ ملا وہ شکست پر شکست کہاتا ہوا اپنے ملک مین جا پہونچا اور اسفندیار اوسکا تعاقب کرتا گیا اور اوس کے ملک کو بزور تیغ فتح کرتا گیا سب سے آخری لڑائی مین خرزاسف اور اوسکا بہائی مارا گیا اوسکا مال و اسباب اور خزانہ لوٹ لیا گیا عورتین گرفتار کرلی گئین اس کامیابی کے بعد اسفندیار ترک پر خراج مقرر کرکے واپس ہوکر بلخ کو آیا۔ ہشام ابن محمد کہتا ہے کہ اس کے بعد کیتاسب نے اسفندیار کو رستم حکمران سجستان کیطرف روانہ کیا۔ جس نے اسکے دادا کیقباد کو قید مین سے چہڑایا تہا۔ اور کیقباد نے اوسکو یہہ ملک اوسکے حسن خدمت کے بدلے دیا تہا۔ اسفندیار اور رستم مین لڑائیان ہوئین جنکے اثنا مین کیتاسب ایکسوبیس ۱۲۰ برس کا ہوکر مرگیا اور یہہ خود بہی اونہین لڑائیون مین مارا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے بنی اسرائیل کو اون کے شہرون کے طرف لوٹا دیا تہا اور اسکی مان بنی طالوت سے تہی اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ جس نے بنی اسرائیل کو بیت المقدس کے طرف واپس کیا ہے وہ کورش بادشاہ بابل زمانہ بہمن مین تہا اور اوسی کے حکم سے اوس نے بنی اسرائیل کو واپس کیا تہا پہر اسکے بعد کیتاسب بادشاہ ہوا جسکا لڑکا بہمن ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکا لڑکا اردشیر بہمن ہے۔

بہمن | لیتاسب اور بروایت دیگر اسفندیار کے بعد اردشیر بہمن تخت

حکومت پر بیٹھا یہہ بہت بڑے رُعب و داب کا بادشاہ تہا اسیوجہ سے لوگ اسکو طویل الباع مشہور کرتے ہین اس نے ہفت اقلیم پر حکومت کی ہشام ابن محمدؒ راوی ہے کہ بہمن تخت حکومت پر بیٹھنے کے بعد اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کو سجستان کیطرف گیا رستم بن دستان اس کے مقابلہ پر آیا اور خوب خوب لڑا لیکن اسکے اقبال کے دن تمام ہو چکے تہے وہ معہ اپنے بہائی اور بیٹون کے ان لڑائیون مین مارا گیا بعد ازان بہمن نے روم پر حملہ کیا اور راونپر خراج مقرر کیا یہہ کل ملوک فارس سے عظیم الشان تسلیم کیا جاتا ہے اس نے سواد مین ایک شہر آباد کیا اسکی مان طالوت کے نسل سے تہی اسمین اور طالوت مین چار پشتونکا فرق تہا اسکی اُم و لد راسف نامی سے ایک لڑکا ساسان تہا۔ راسف بنی اسرائیل کی قیدی عورتون مین سے زربافیل کی بہن تہین جسکو یہود نے بیت المقدس کا حاکم بنایا تہا۔ بہمن نے خمانی کو اوسکی تیزی اور فراست کیوجہ سے بجائے اپنے فارس کا بادشاہ کردیا اہل فارس اسکو شہزاد کہا کرتے تہے۔ بعضے مورخ لکھتے ہین کہ بہمن کی یہہ لڑکی تہی اور اوس نے اوس سے بیاہ کرلیا تہا۔ دین مجوسی مین یہہ جائز تہا جب خمانی اس سے حاملہ ہوئی تو اوس نے کہا کہ تاج اسکو دو حالانکہ حکومت و سلطنت کا مستحق ساسان تہا بہمن نے اس کے کہنے پر عمل کیا۔ ساسان رنجیدہ ہو کر اصطخر کو چلا گیا۔ اور وہین زہد و عبادت کرتا بکریان چراتا تہا۔

دارا بہمن کے مرنے کے بعد چونکہ دارا اکبر کمسن تہا خمانی خود حکمرانی کرنے لگی یہہ بڑی مدبّر۔ ہوشیار اور عاقل تہی اکثر لڑائیون مین اپنے دشمنون سے فتحیاب ہوا کی جب اسکا لڑکا دارا اکبر جوان ہوا تو ملک اوس کے سپرد کردیا اور خود فارس ہوتی ہوئی روم سے لڑنے کو گئی وہان سے

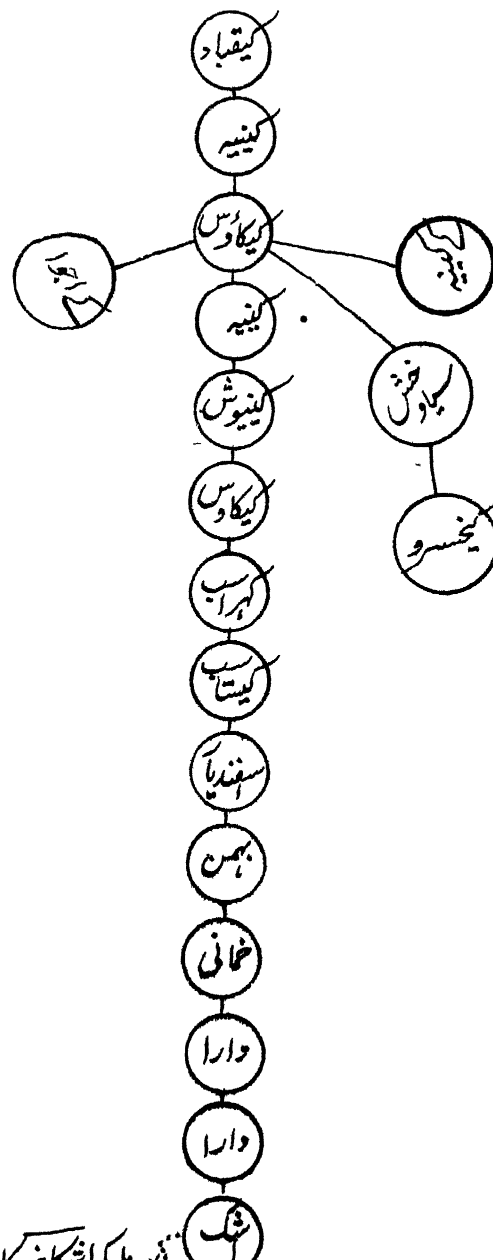
مظفر و منصور ہو کر واپس ہوئی۔ اسکا لڑکا دارا تخت حکومت پر بیٹھنے کے بعد
بابل گیا اطراف و جوانب کے ملوک سے لڑا اور اون سے خراج لیا بارہ برس
حکومت کر کے مرگیا اس کے جگہہ پر اسکا لڑکا بیٹھا اوسکا نام بھی دارا تھا اس نے
باپ کے وزیرون کو قتل کرڈالا رفتہ رفتہ کل ارکان سلطنت اس سے رنجیدہ ہوگئے
ہشام ابن محمد تحریر کرتا ہے کہ دارا ابن دارا نے چودہ برس حکمرانی کی یہہ نہایت
بدسیرت کینہ پرور ستمگر تھا۔ اسی دارا ابن دارا کے عہد حکومت مین اسکندر
بن فیلقوس بادشاہ یونان فارس پر چڑھ آیا دونون مین لڑائیان ہوئین لیکن
خود دارا کے بعض سپاہیون نے اوسکو اثناء لڑائی مین قتل کرڈالا اور سکندر کے
پاس چلے آئے اور اوس کے قتل کے ذریعے سے اسکندر سے تقرب کے خواستگار
ہوئے اسکندر نے اونکو قتل کرڈالا اور یہہ کہا کہ یہہ اوسکی جزا ہے جو اپنے بادشاہ کے
ساتھہ برائی یا نمکحرامی کرے۔ اسکندر نے فتحیابی کے بعد روشنک بنت دارا
سے بیاہ کرلیا جیسا کہ اسکندر کے حالات مین بیان کرینگے۔ طبری کہتا ہے کہ
بعض علماء اخبار ماضیین کا یہہ قول ہے کہ وقت قتل دارا اوس کے چار
اولادین تھین تین لڑکے اشک - بنو دار - ارد شیر اور ایک لڑکی روشنک
تھی جس سے اسکندر نے بعد فتحیابی بیاہ کیا۔ دارا نے چودہ برس حکمرانی کی
یہہ وہی حالات ہین جو اہل فارس مین زمانہ کیقباد سے دارا آخری بادشاہ
تک مشہور ہین۔

اہروشیوشش مورخ روم ابتدائی حکومت فارس مین تحریر کرتا ہے کہ
یہہ لوگ بنی اسرائیل کے شام مین داخل ہونے کے بعد زمانہ عثنیال بن قناز
بن یوقنا مین گزرے ہین۔ یہہ عثنیال۔ کالب بن یوقنا کا بھائی تھا جو بعد
یوشع علیہ السلام کے بنی اسرائیل کے مدبر و مصلح ہوئے ہین۔ اسی زمانہ مین

ابوالفرس - بلاد ایشیا سے جسکو عربی مین فارس یونانی مین پرشو فارسی مین شرش
کہتے ہین نکلکر اوس کے اطراف و جوانب مین جا ٹہیرا اور وہان کے رہنے والون پر
غالب آگیا اسی وجہ سے یہہ گروہ اوس کے طرف منسوب کر دیا گیا - اور یہہ لوگ
برابر ترقی پذیر رہے تا آنکہ کیرش کے حکمرانی کا زمانہ آیا جسکے نسبت یہہ کہا جاتا ہے کہ یہہ کیسرے اول تہا
اس نے قضناعیلیون کو مغلوب کیا پہر شہر بابل پر حملہ کر کے دجلہ کے کنارے تک
قبضہ کر لیا بعد ازان تہوڑے دنون بعد شہر پر حملہ کر کے اوسکو منہدم کر دیا -
سہریانیون سے ہم نبرد ہوا اور وہین لڑائیون مین مر گیا - اس کے بعد اس کا
لڑکا قنبیشاش بن کیرش حکمران ہوا اس نے مصر پر چڑہائی کی مصریون
کے بتون کو توڑ ڈالا اون کے شرعی احکام اور ساحرون کو نیست و نابود کر دیا
یہہ واقعہ ابتدا دولت فارس سے ہزار برس بعد واقع ہوا - قنبیشاش کے
بعد دارا نے زمام حکومت اپنے ہاتہہ مین لی اس نے بہی بقیہ ساحرین مصر کو
قتل کیا اور سریانیون کے عمال کو واپس کر دیا اور بنی اسرائیل کو شام کیطرف
بہیجدیا اس کے بعد وہ بلاد روم غربی پر چڑہہ آیا اثنا لڑائی مین خود دارا
کے سپہ سالارون مین سے ایک نے ۲۳ سنہ جلوس دارا مین دفعۃً حملہ کر کے اوسکو
قتل کر ڈالا بعدہٗ اسکا لڑکا ارتشخار چالیس برس تک اور اس کے بعد دارا الطوس
ارتشخار تیرہ برس تک حکمران رہا پہر ارتشخار بن دارا بادشاہ ہوا کیرش بن
لوطوا ور اس سے لڑائی ہوئی کیرش مارا گیا اور یہہ اوس کے ملک پر بہی قابض
ہو گیا بعد ازان اہل روم نے باعانت اہل مصر اس سے سرکشی کی ایک مدت تک
باہم لڑائی ہوتی رہی آخر کار اہل روم اور ارتشخار مین صلح ہو گئی اور ارتشخار
چہبیس برس حکومت کر کے مر گیا یہہ واقعات زمانہ حکومت اسکندر بادشاہ
یونان مین ہوئے ہین جو اسکندر اعظم کا ماموں تہا اسکندر بادشاہ یونان کے

مرنے کے بعد اسکندر اعظم کے باپ فیلقوس کو شہر مقدونیہ مین تخت نشین کیا اور بجائے ارتشخار اوسکا لڑکا شخشار چار برس بادشاہت کرتا رہا اسی کے زمانہ حکومت مین اسکندر بن فیلقوس مقدونیہ اور کل بلاد روم غربی پر حکمران ہوا شخشار کے بعد شخشار دارا بادشاہ ہوا اس کے زمانہ مین اسکندر بن فیلقوس نے یہود سے بیت المقدس چہین لیا بعد ازان اسمین اور دارا مین لڑائی چہڑ گئی جسمین دارا کو ناکامی ہوئی اور اسکندر کامیابی کے بعد شام اور مصر کیطرف بڑہا اور او سپر قبضہ حاصل کر کے اسکندریہ آباد کیا پہر وہان سے مراجعت کر کے دارا النطوس سے صف آرا ہوا۔ دارا میدان جنگ سے بہاگا اس نے اوسکا تعاقب کیا اثناء راہ مین اوسکو زخمی دیکہکر گہوڑے سے اوتر پڑا اور اوسکی اس حالت پر افسوس ظاہر کیا۔ دارا کے مرنے کے بعد اوسکو شاہی مدفن مین دفن کرا دیا۔ یہہ واقعہ حکومت فارس کے ایکہزار اسّی برس پر واقع ہوا جیسا کہ ابہی بیان کیا گیا ہے انتہیٰ کلام ہیروشیوش (کلام ہیروشیوش کا تمام ہوا) سہیلی کہتا ہے کہ اسکندر دارا کو معرکہ جنگ مین زخمی دیکہہ کر گہوڑے سے اوتر پڑا اور اوس کے سر کو اپنے زانو پر رکہہ کر کہنے لگا او اے سید الناس لڑائی کرنے سے میرا مقصود تمہارا قتل کرنا نہ تہا اور نہ مین اس سے راضی ہوا ہون تمہاری اگر کوئی حاجت ہو تو بیان کرو دارا نے کہا میری لڑکی سے بیاہ کر لینا اور میرے قاتل کو قتل کرنا اسکندر نے ایسا ہی کیا۔ یہان تک پہونچکر ملوک فارس کے طبقہ ثانیہ کا زمانہ حکومت تمام ہو گیا۔ وَالْبَقَاءُ لِلّٰہِ وَحدَہٗ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالیٰ۔

شجرہ طبقہ ثانیہ ملوک فارس



* یہ ملوک اشکانیہ کا مورث اعلیٰ ہے۔

ابن عمید ان ملوک فارس کے ترتیب مین کورش سے دارا تک یون بیان
کرتاہے کہ کورش کے بعد اوسکا لڑکا قمبوسیوس آٹھہ برس بروایت دیگر نو یا اٹھائیس
برس حکمران رہا سنا جاتاہے کہ اس نے مصر پر حملہ کرکے اوسپر قبضہ حاصل کر لیا تہا
بختنصر ثانی کے نام سے موسوم کیا جاتاہے اس کے بعد داریوش بن گستاسب
نے چھبیس برس تک حکومت کی یہہ اون چار بادشاہون کا پہلا بادشاہ ہے
جسکے طرف دانیال نے اپنے اس قول مین اشارہ کیا ہے "وہ تین بادشاہ فارس
مین حکومت کرینگے چوتہا اگلون سے نہایت عظیم الشان ہوگا" پس اول یہہ ہے
دوسرا دارا بن گستاسب ہے جو مجسطی مین مذکور ہے تیسرا دارا بن الامۃ ہے
چوتہا وہ ہے جسکو اسکندر نے قتل کیا۔ داریوش بن گستاسب کے حکومت کے
دوسرے سال بیت المقدس کو خراب ہوئے ستر برس ہو چکے تہے اور تیسرے
سال اوسکی تعمیر تکمیل کو پہونچی۔ اس کے بعد اسمردیوس مجوسی ایک برس بادشاہ رہا
یہہ پہلا بادشاہ ہے جو مجوسی کے لقب سے مشہور ہوا کیونکہ زردشت کا دین مجوسی
اسکے عہد حکومت مین زیادہ شایع ہوا اسمردیوس کے بعد اخشویرش بن داریوش
بیس برس تک سریر آرای حکومت رہا اسکا وزیر ہامان عملیقی تہا اس کے
بعد ارطحشاشت بن اخشویرش بادشاہ ہوا یہہ طویل الیدین کے لقب سے مشہور تہا
اسکے زمانہ مین یہودنے فارس کے ہاتہہ سے نجات پائی اس نے اپنے حکومت کے
بیسوین سال بیت المقدس کے سور منہدم کرنے کا حکم دیا لیکن عزیر علیہ السلام
کے کہنے سے رک گیا اور ازسرنو اوس کے شہر پناہ کو درست کرا دیا۔ ابن عمید مجسطی
سے روایت کرتاہے کہ یہہ عزیر۔ عزرا کے نام سے مشہور ہین یہہ زمانہ ہارون علیہ السلام
سے چودہوین کاہن تہے انہون نے بنی اسرائیل کے لئے توریت اور انبیاء سلف
کی کتابین اپنے یادداشت کے موجب بعد مراجعت جلاء وطنی اول تحریر کیا کیونکہ

بخت نصر نے کل کتابون کو جلادیا تہا۔ بعضے یہہ بیان کرتے ہین کہ توریت اور کتب
انبیاء کے لکھنے والے یشوع بن الوصادوق ہین۔ ارطحشاشت کے بعد پانچ برس تک
ارطحشاشت ثانی بادشاہ ہوا اسی کے زمانہ مین حکیم القراط اور سقراط شہر اثینا مین
ہین یا تہے اس کے بعد صغریتوس تین برس حکومت کرکے مرگیا بعدہ دارابن الامہ
ملقب بہ ناکیش اور بروایت دیگر داریوش الیا ریوش سترہ برس حکمران رہا
اس کے زمانہ مین سقراط فیثاغورس۔ اقلیوس حکماء یونان تہے اسکے حکومت
کے پانچوین برس اہل مصر یونان سے بغاوت کرکے اکیس چوبیس برس کے بعد
پہر بادشاہ بن بیٹہے۔ دارابن الامہ کے بعد ارطحشاشت برادرزادہ کورش
بن داریوش بادشاہ ہوا اس نے گیارہ یا بائیس برس حکمرانی کی اس کے
زمانہ مین الیاقیم کاہن تہے۔ پہر اس کے بعد ارطحشاشت مسمی بہ اخوش
یا اوغش بیس برس تک بادشاہ رہا اس نے مصر پر فوج کشی کی اور اوسپر
متصرف ہوگیا اوسکا فرعون ساناق بہاگ کر مقدونیہ مین جاچہپا۔ ارطحشاشت
نے مصر مین ایک محل اور ہیکل بنوائی جسکا حضرت عمر بن العاص نے محاصرہ
کرکے چہین لیا تہا۔ اس کے بعد ارشیش بن ارطحشاشت بادشاہ ہوا اس نے
چار برس بادشاہت کی اس کے زمانہ مین بقراط۔ افلاطون۔ دمقراطس وغیرہ
حکماء یونان موجود تہے بقراط اسی کے عہد حکومت مین تناسخ قائل ہونے کی
وجہ سے مارا گیا بعضے کہتے ہین کہ بقراط کا یہہ مذہب نہ تہا اوس کے کسی شاگرد نے
اوسکو اس مذہب سے متہم کرکے اوسپر شہادت دی اوسکو حکام نے شہر اثینا مین
زہر دیکر مار ڈالا۔ ارشیش کے بعد دارا ابن ارشیش بیس برس بادشاہی
کرتا رہا۔ ابن عمید ابوراہب سے روایت کرتا ہے کہ یہہ چوتہا دارا ہے جسکے
طرف دانیال علیہ السلام اشارہ کیا ہے یہہ نہایت عظیم الشان بادشاہ تہا

اس نے یونان سے اپنا وہ خراج وصول کیا جو اسکے ابا و اجداد یونان سے لیتے تھے بعد چندے جب اسکندر بن فیلقوس بادشاہ یونان ہوا اور اسوقت اسکی عمر سولہ برس کی تھی دارا نے اس سے خراج طلب کیا اسکندر نے سختی سے جواب دیا جس سے دارا برہم ہو کر حملہ آور ہوا اسکندر نے اوسکا مقابلہ کیا اور اوسکو ہزیمت دیکر ملک فارس اور اوس کے علاوہ اور بلاد پر قابض ہو گیا۔ انتہی کلام ابن العمید۔

طبقہ ثالثہ ملوک فارس

ملوک فارس کا یہہ طبقہ۔ اشکانیہ (اشغانیہ) کے نام سے مشہور رہے یہہ لوگ اشکان بن دارا اکبر کے اولاد سے ہین جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ملوک الطوائف مین بہی ایک ایسے عظیم الشان بادشاہ گزرے ہین جنکا حال تحریر کیا گیا ہے۔ جب اسکندر ابن فیلقوس نے فارس لیلیا اور دارا اصغر اثناء لڑائی مین مارا گیا تو اسنے ان ملوک کے بارہمین ارسطو سے مشورہ کیا ارسطو نے کہا کہ فارس کے خاندان شاہی مین سے چند آدمی مختلف مقامات پر حکمران کر دیے جائین وہ آپسمین لڑین بہڑین گے اور یونان بچا رہیگا۔ اسکندر نے اس بناء پر علماء فارس کو ملک فارس پر حکمران کر دیا۔ انہین ملوک کا نام ملوک الطوائف ہے۔ اور پہر جب اسکندر مر گیا تو اوسکا ملک اوس کے چار امراء مین تقسیم ہو گیا۔ مقدونیہ اور انطاکیہ اور اسکے سرحدی ممالک روم کا حکمران فیلیشن سالار اسکندر رہا۔ اسکندریہ۔ مصر۔ مغرب پر فیلادفس ملقب بہ بطلیموس حکومت کرنے لگا۔ شام۔ بیت المقدس اور اوس کے سرحدی ممالک دمسطوس کے قبضہ مین رہا۔ سواد۔ اہواز۔ فارس کو یلاقس سیلقس ملقب بہ انطخس نے

دبا لیا اور پینتالیس ۴۵ برس تک حکمرانی کرتا رہا۔

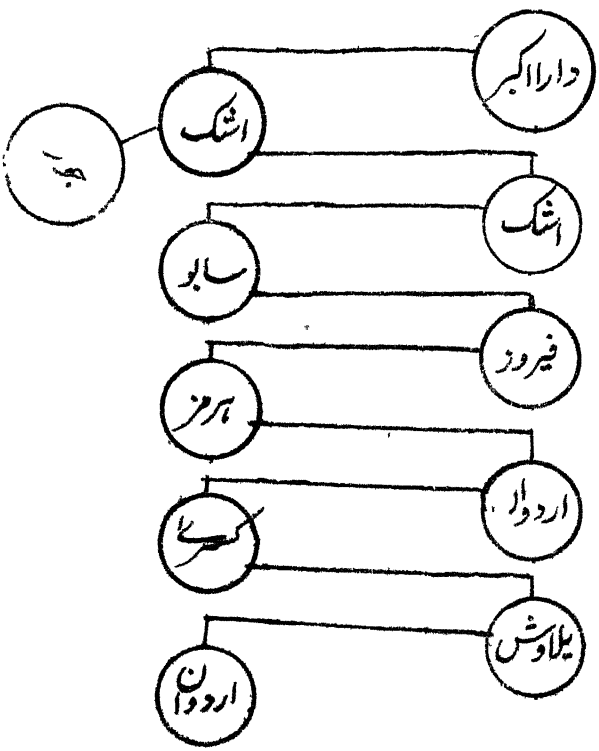
طبری کہتا ہے کہ اشک بن دارا اکبر بعد اپنے باپ کے رے مین رہا اور وہین اوس نے نشو و نما پائی جب یہہ بڑا ہوا اور سکندر مر گیا تو اوس نے لشکر جمع کرکے انطیخس پر حملہ کر دیا۔ موصل مین دونون سے لڑائی ہوئی۔ انطیخس لڑائی مین مارا گیا اور اشک سواد پر موصل سے رے اور اصفہان تک قابض ہو گیا۔ ملوک الطوایف شرافت اور نسب کیوجہ سے اسکی تعظیم کرنے لگے اور اکثر ہدایا و تحایف بھیجتے رہے بغیر اس کے کہ اسکو اون کے معزول کرنے اور حکمران بنانے مین کچھہ دخل ہوتا وہ لوگ اسکی عزت کرتے اور اپنے خطوط مین اسکا نام تعظیما لکھا کرتے ساتھہ ہی اس کے وہ لوگ آپسمین لڑتے جھگڑتے صلح کرتے تھے۔ بعضے مورخ کہتے ہین کہ ایک شخص ملوک فارس کے نسل کا اصفہان اور سواد پر اسکندر کے مرنے کے بعد قابض ہو گیا بعد اسکے اوسکا لڑکا مالک ہوا بعد چندے لشکر جمع کرکے کل ملوک الطوایف کا سردار بن بیٹھا۔ اسیوجہ سے سوائے اسکے اور ملوک الطوایف کا ذکر ترک کر دیا گیا بعضے لکھتے ہین کہ یہہ شخص اشک بن دارا تھا جیسا کہ ہمنے اس سے پہلے تحریر کیا ہے اور یہی اہل فارس کا قول ہے اور بروایت بعض اشک۔ اسفندیار بن گستاسب کی اولاد ہے اسمین اور اسفندیار مین چھہ پشتون کا فرق ہے اور بخیال بعض اشک بن اشکان اکبر۔ کینیہ بن کیقباد کے نسل سے ہے اس نے ملوک الطوایف پر حکمرانی کی۔ اصطخر اور بلاد فارس پر قابض رہا بتیس برس تک اسکی حکومت رہی اس کے بعد جودرز ابن اشک بادشاہ ہوا اس نے بنی اسرائیل پر یحیی بن زکریا علیہما السلام کے قتل کیوجہ سے حملہ کیا۔ مسعودی کہتا ہے کہ اشک بن اشک بن دارا ابن اشکان اول نے دس برس پہر سابور اوس کے لڑکے نے

ساٹھ برس حکمرانی کی اس نے بنی اسرائیل پر شام مین حملہ کیا اونکے مال و اسباب کو
لوٹ لیا اس کی حکومت کے اکتالیسوین سال ارض فلسطین مین جناب
یحییٰ علیہ السلام ظاہر ہوئے پھر اوسکا چچا جودرز دس برس پھر نیرو بن سابور
اکیس برس تک بادشاہ رہا اسی کے زمانہ حکومت مین طیطش قیصر نے
بیت المقدس پر قبضہ کرکے اوسکو ویران اور یہود کو جلاء وطن کردیا جیسا کہ
اس سے پہلے لکھا گیا۔ نیرو کے بعد جودرز بن نیرو اونیس برس تک بعد ازان
جرسی (ترسی) اوسکا بھائی چالیس برس تک بعدہ ہرمز چالیس برس تک
حکمرانی کرتا رہا اس کے بعد اردوان بن ہرمز پندرہ برس رہا پھر اوسکا لڑکا
کسرے (خسرو) بن اردوان نے چالیس برس تک حکومت کی پھر اوس کا
لڑکا بلاوش ہوا اس نے چوبیس برس تک حکمرانی کی اسکے زمانہ مین روم نے
باعانت قیصر بعوض خون انطیخش۔ یونان سے نکلکر بلاوش پر حملہ کیا بلاوش
نے فارس اور اعراق سے لشکر جمع کرکے چار ہزار فوج سے اسکا مقابلہ کیا اس فوج پر بلاوش کیطرف
سے سواد کا بادشاہ حضر نامی افسری کرتا تھا اس نے قیصر پر شبخون مارکر اوس کے
لشکر کو منتشر کردیا انطاکیہ کو لیلیا اور خلیج تک بڑھ گیا۔ اس واقعہ کے بعد بلاوش
مرگیا بجائے اوس کے اردوان بن بلاوش تیرہ برس تک بادشاہت کرتا رہا
تاآنکہ اردشیر بن مالک بن ساسان نے خروج کیا اور ملک فارس کو
ملوک الطوائف سے چھین کر از سر نو دولت و حکومت کی بنا ڈالی جسکو ساسانیہ
کے نام سے یاد کرتے ہین۔

طبری کہتا ہے کہ زمانہ ملوک الطوائف مین جناب عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام
پیدا ہوئے جبکہ بابل پر پینسٹھ برس اسکندر کے قبضہ کو ہوچکے تھے اور اشکانیہ کی
حکومت پر اکیاون سال گزر رہے تھے۔ اور نصاریٰ کا یہ گمان ہے کہ

بابل پر اسکندر کے غلبہ کے تین سو تریسٹھ ۳۶۳ برس کے بعد جناب عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے واللہ اعلم۔ طبری کہتا ہے کہ زمانہ ملوک الطوائف کا اسکندر کے بعد سے اردشیر بن مالک کے ظہور تک دوسو ساٹھ ۲۶۰ برس رہا بعضے کہتے ہیں پانچسو سترہ برس تک رہا۔ کہتے ہین کہ اس مدت مین نوّے بادشاہون نے نوے گروہون کی حکمرانی کی لیکن ان مین سے ملوک اشکانیہ عظیم الشان اور نامور تھے۔

شجرہ طبقہ ثالثہ ملوک فارس



طبقہ رابعہ ملوک فارس

اردشیر یہہ خاندان سلطنت ۔ دنیا کی عظیم الشان سلطنتون مین سے ہے اسکو دولت ساسانیہ یا اکاسرہ کے لقب سے مورخین یاد کرتے ہین ۔ یہہ اون دو حکومتون (یعنی دولت روم و دولت فارس) ہین سے ایک حکومت ہے جو ابتدائ اسلام مین موجود تہین اسکا زمانہ حکومت اردشیر[1] بن بابک بادشاہ ملک مرو سے شروع ہوتا ہے اور وہ بیٹا ہے ساسان بن بابک بن ہرمز بن ساسان اکبر ابن کے بہمن کا ۔ اس سے پہلے ہم بہمن اور اوس کے لڑکے ساسان کا حال تحریر کر چکے ہین کہ جس وقت اسکا بہائی دارا اپنی مان کے پیٹ مین تہا اوسیوقت بہمن نے ساسان کو نکال دیا تہا اور یہہ جبال اصطخر مین جا کر جا کر مقیم ہوا تہا وہین اسکے توالد اور تناسل کا سلسلہ جاری ہوا تا آنکہ ساسان اصغر پیدا ہوا اور آتشکدہ اصطخر کی تولیت کرنے لگا ۔ یہہ نہایت شجاع اور دلیر تہا اسکی بیوی شاہی خاندان سے تہی اوس سے اسکا لڑکا بابک اور بابک سے اردشیر پیدا ہوا ۔ اندنون اصطخر مین ملوک الطوائف مین سے ایک بادشاہ حکومت کر رہا تہا ۔ اسکا عامل مقام داراب جرد (داراب کرد) مین رہتا تہا جب اردشیر سات برس کا ہوا تو اوسکے دادا ساسان نے اوسکو بادشاہ اصطخر کے خدمت مین پیش کر کے یہہ درخواست کی کہ یہہ عامل داراب جرد کے پاس بغرض تعلیم و تربیت بہیجدیا جاوے بادشاہ اصطخر نے اسکو منظور کر کے اردشیر کو عامل داراب جرد کے پاس بہیجدیا بعد چندے عامل داراب جرد مر گیا تو اردشیر بحکم بادشاہ اصطخر ۔ داراب جرد کا گورنر مقرر ہوا ۔ چونکہ نجومیون نے اس سے کہہ رکہا تہا کہ عالم مین ترے نام کا سکہ چلیگا

[1] یہہ اسکندر کے پانچسو چودہ برس کے بعد ہوا اور بقول ترسا پانچسو پچاس برس اور بقول اہنا دو سو چہاچہ سال کی بعد ہوا

اسیوجہ سے اوس نے اپنے زمانہ گورنری مین اکثر ملوک الطوایف پر حملہ کیا اور
زمین فارس کے زیادہ حصہ کا بادشاہ بن بیٹھا اس کے بعد اوس نے اپنے باپ کو
ان حالات سے آگاہ کیا اور اصطخر پر بھی بزور تیغ قبضہ حاصل کرلیا۔ مورخین نے
اردشیر کی لڑائیون اور اوس کے سلسلہ فتوحات کو یون تحریر کیا ہے کہ اردشیر
نے بادشاہ اردوان سے جو اصطخر پر حکومت کر رہا تھا امداد طلب کی جب اوس نے
سختی سے جواب دیا اور برسر جنگ آمادہ ہوا تو اردشیر نے اصطخر پر حملہ کی تیاری
کی اور اصطخر جاتے ہوئے کرمان پر قبضہ کر کے اپنے لڑکے کو وہان کا حاکم بنا دیا
اردوان نے اس پیشقدمی پر اردشیر کو دہمکی دی اور بادشاہ اہواز کو
اوس کے مقابلہ پر بھیجا بادشاہ اہواز شکست کھا کر واپس ہوا بعدازان
اردشیر نے اصفہان پر حملہ کیا اوس کے بادشاہ کو قتل کر کے اوسپر قبضہ کرلیا
پھر وہ اہواز کیطرف بڑہا۔ اوس کے ساتھ بھی یہی برتاؤ کیا۔ اس کے بعد
اردوان سے لڑا اور اوسکو بہمیت دیگر قتل کر ڈالا۔ ہمدان۔ جبل۔
آذربائیجان۔ آرمینیہ۔ موصل پر اپنی کامیابی کا جھنڈا گاڑ دیا پھر ان سے
فارغ ہوکر سوادان کو لیلیا اور دجلہ کے شرقی شہرون کے پاس ایک شہر
آباد کیا۔ پھر وہان سے لوٹ کر اصطخر کو آیا اور سجستان۔ جرجان۔ مرو۔
بلخ۔ خوارزم کو حدود خراسان تک فتح کرلیا بعدہٗ فارس کیطرف آیا بادشاہ
کوشان اور مکران نے اوسکی اطاعت قبول کرلی اور ایک مدت کے
محاصرہ کے بعد بحرین کو بھی لیلیا۔ بحرین کا بادشاہ اثناء لڑائی مین دریا مین
ڈوبکر مرگیا اس کے بعد اردشیر لوٹ آیا اور اوسکا لڑکا سابور اوٹھا
اوس نے بھی بڑی بڑی کامیابیان حاصل کین اطراف وجوانب کے
بادشاہون کو زیر کیا اکثر نئے شہر آباد کئے۔ عمارتین بکثرت بنوائین۔

غرضکہ اردشیر چودہ برس حکومت کرکے مقام اصطخر مین مرگیا۔

ہشام بن کلبی راوی ہے کہ اردشیر اپنے زمانہ حکومت مین اس امر کا خواستگار ہوا کہ جو ممالک ملوک الطوایف سے پیشتر اس کے ابا و اجداد کے قبضے مین تہے اون سب پر یہہ اکیلا حکمران بنے۔ اردوانیون پر اردوان اور ان نوبنیر (؟) بابا بادشاہت کر رہا تہا ان دونون نے بالاتفاق۔ اردشیر کا مقابلہ کیا۔ اردشیر مصلحتاً بابا سے صلح کرنا چاہتا تہا اسی اثنا مین اردوان مارا گیا اور اردشیر نے سواد پر قبضہ کرلیا اسکے بعد بابا نے اسکی اطاعت قبول کرلی اور کل سلاطین مغلوب ہوگئے بعد ازان اردشیر عرب کیطرف متوجہ ہوا اکثر اہل عرب عراق اور حیرہ مین رہتے تہے۔ ان کے تین گروہ تہے ایک تنوخ تہا۔ جنمین قضاعہ بہی شامل ہین جو تبابعہ کے کسی بادشاہ کے ساتہہ ہوکر ملوک فارس سے لڑے تہے۔ یہہ لوگ غربی فرات مابین انبار اور حیرہ کے خیمون مین گزران اوقات کرتے تہے ان لوگون نے اردشیر کی سلطنت اور مملکت مین قیام کرنا ناپسند کیا غربی فرات سے نکلکر بر عرب مین چلے آئے۔ دوسرا گروہ عُبّاد کا تہا جو خاص حیرہ مین سکونت پذیر تہا تیسرے احلاف تہے جو انمین بغیر نسب کے ملے جلے ہوئے تہے نہ تو وہ تنوخ مین شامل تہے جو فارس کی اطاعت و فرمانبرداری کے منکر ہوئے اور نہ اون عبّاد مین تہے جنمین یہہ ملے ہوئے تہے لیکن اتفاق زمانہ سے یہی احلاف انبار اور حیرہ کے مالک ہوئے اور اوسکو اونہون نے خراب و ویران کردیا۔ انہین مین سے عمرو بن عدی اور اوسکی قوم تہی جسنے حیرہ اور انبار کو پہر شروع سے آباد کیا۔ ان دونون کو عرب نے زمانہ بخت نصر مین بسایا تہا بعد ازان بنی عمرو بن عدی نے اوسکو آباد کیا جب وہ اسکے مالک اور حاکم ہوئے تا آنکہ اسلام نمایان

عرب نے شہر کوفہ کو لوٹ لیا اور حیرہ نیست و نابود ہو گیا۔

اردشیر نے فتحیابی کے بعد اپنے دادا کی وصیت کے موافق اشکانیون کو چُن چُن کر مار ڈالا۔ لیکن ایک عورت شاہ اردوان کے محل مین اپنا نام و نسب چھپا کر بچ گئی جسکو اردشیر نے اپنی خواصی مین رکھہ لیا جب وہ اس سے حاملہ ہوئی تو اوس نے اپنا نسب ظاہر کیا۔ اردشیر کو یہہ فعل ناگوار گزرا اوس نے اس عورت کو قتل کرنے کی غرض سے ایک مرزبان کے سپرد کر دیا۔ اوس مرزبان نے اسکو نہ مارا جب اس سے لڑکا پیدا ہوا تو اوسکا نام سابور رکھا اور در پردہ اوسکی پرورش اور تعلیم کرتا رہا۔

سابور اردشیر نے اپنے آخری زمانہ مین لاولد ہونے اور نسل و حکومت منقطع ہونے کی شکایت کی اور اوس عورت کے قتل اور اتلاف حمل پر نادم ہوا مرزبان نے کہا کہ مین نے اوسکو قتل نہین کیا وہ عورت زندہ ہے۔ اوس کے بطن سے ایک لڑکا پیدا ہوا مین نے اوسکا نام سابور رکھا ہے اور اب اوسکی تعلیم و تربیت پوری ہو چکی ہے اردشیر یہہ سُنکر فرط شادی سے اوچھل پڑا اور اوسیوقت سابور کو بُلا کر اپنا ولیعہد بنا لیا۔ اردشیر کے مرنے کے بعد سابور بادشاہ ہوا اس نے داد دہش سے لوگون کو اپنا مطیع بنا لیا اور اچھے اچھے عمّال مقرر کیے۔ خراسان گیا اور وہان کا انتظام درست کیا پھر لوٹ کر نصیبین پر جا پہونچا اور اوسکو لڑکر چھین لیا اس کے بعد اوس نے شام کے اکثر شہرون پر قبضہ کر لیا — انطاکیہ کا محاصرہ کر کے اوس کے بادشاہ کو گرفتار کر کے قید کر دیا بعد چند سے بہت سا مال و اسباب لیکر اوسکو چھوڑ دیا بعضے کہتے ہین کہ اوسکو قتل کر ڈالا۔

جبال تکریت مین مابین دجلہ اور فرات کے ایک شہر حضر نامی تھا اوسمین جرامقہ کی حکومت تھی ساطرون نامی ایک شخص ملوک الطوائف سے وہان

حکومت کر رہا تہا مسعودی کہتا ہے کہ ساطرون بن اسطرون ملوک سریانیین سے ہے۔ طبری کہتا ہے کہ عرب اوسکو ضیزن کہتا ہے۔ ہشام بن محمد کلبی لکھتا ہے کہ یہہ قضاعہ سے تہا اور یہہ ضیزن بن معاویہ بن العمید بن الاجدم بن عمرو بن النخع بن سلیم ہے سلیم کا نسب ہم قضاعہ مین بیان کرینگے۔ یہہ ارض جزیرہ مین رہتا تہا قبایل قضاعہ کے بعد لوگ اسکے ساتہہ رہتے تہے اسکی حکومت شام تک پہیلی ہوئی تہی۔ سابور نے مہم خراسان کیوجہ سے اس سے تعرض نہین کیا تہا جب وہ اون بلاد سے فارغ ہوا تو اسکی طرف متوجہ ہوا چار برس تک اوسکا محاصرہ کیئے رہا۔ ایکروز ساطرون کی لڑکی نضیرہ نامی سواد شہر مین سیر کو نکلی چونکہ یہہ حسین اور شکیل تہی اور سابور بہی خوبصورت تہا دونو کی آنکہین چار ہوتے ہی دلون مین محبت نے جگہہ کرلیا۔ اسی خانہ خراب محبت کیوجہ سے نضیرہ نے سابور کو قلعہ کی پوشیدہ راہون کو بتا دیا جس سے اگلے دن سابور قلعہ مین گہس گیا اور ضیزن کو قتل کرکے قلعہ پر قابض ہو گیا۔ بنی قضاعہ جو اوس کے ساتہہ قلعہ مین رہتے تہے بیابانون کیطرف چلے گئے۔ اور بنی حلوان تقریباً فنا ہو گئے اور قلعہ حضر ویران ومسمار ہو گیا۔

سابور نے فتحیابی کے بعد نضیرہ سے بیاہ کرلیا شب عروسی کو اوس کے ساتہہ نضیرہ کے بچہونے مین آس کے پتے بہرے ہوئے تہے سابور کو اوسکی سختی سے تکلیف ہوئی باتون بات پوچہہ بیٹہا کہ تیرا باپ کیا کہاتا تہا نضیرہ نے جواب دیا مکہن۔ گوشت۔ شہد۔ کہجورین۔ شراب۔ یہہ کہکر شامت اعمال سے بول اوٹہی اور تیرا باپ! سابور کو یہہ کلمہ ناگوار گزرا غصہ سے کہنے لگا کہ مین تیرے ساتہہ زمانہ کی باتین کرنے نہین آیا مین اس دوستی پہ لعنت بہیجتا ہون یہہ کہکر سابور اوٹہا اور ایک شخص کو یہہ حکم دیا کہ تیز گہوڑے پر سوار ہو کر نضیرہ کے بال اوسکے

دُم مین باندھ کر دوڑائے۔ اوس شخص نے ایسا ہی کیا۔ نضیرہ کے بال اوکھڑ گئے اور اوسی ذلت و رسوائی کیحالت مین مرگئی۔ ابن اسحاق کا یہہ خیال ہے کہ جس نے قلعہ حضر کو فتح کرکے ویران کیا اور ساطرون کو قتل کیا وہ سابور ذوالاکتاف ہے لیکن سہیلی اسکا انکار کرتا ہے کیونکہ ساطرون ملوک الطوائف سے ہے اور جس نے انکی حکومت و سلطنت لیلی تھی وہ اردشیر اور اوسکا لڑکا سابور ہے اور سابور ذوالاکتاف اوس کے بہت دنون بعد ہوا ہے اور وہ ملوک بنی اردشیر کا نوان بادشاہ ہے اور پھر آگے چلکر سہیلی کہتا ہے کہ پہلے جس نے ملوک ساسانیہ سے حیرہ پر قبضہ کیا وہ سابور بن اردشیر ہے۔ اس نے جب عرب کو اپنا مطیع کرلیا تو اونہی اوس نے اپنی طرف سے عمرو بن عدی (جدّ آل منذر) کو وہان کا حاکم بنایا عمرو بن عدی نے نہایت خوبی سے وہان کا انتظام کیا اور برابر سالانہ خراج دیتا رہا۔ اس کے مرنے کے بعد اسکا لڑکا امرء القیس بن عمرو بن عدی وہان کا گورنر ہوا بعد ازان یہہ ملک آل منذر کی حکومت مین وراثۃً چلا آیا جیسا کہ آیندہ ہم بیان کرینگے۔

ہرمز۔ بہرام سابور تینتیس برس حکومت کرکے مرگیا بعد ازان اوس کا لڑکا ہرمز[1] تخت حکومت پر بیٹھا اس نے صرف ایک برس حکمرانی کی اسکے بعد بہرام بن ہرمز بادشاہ ہوا یہہ نہایت حلیم اور نیک سیرت تھا اس نے اپنے اسلاف کی اقتدا کی۔ مانی ثنوی زندیق جو نور کا قائل ظلمت کا منکر تھا اور اسکے دادا (سابور) کے عہد حکومت مین ظاہر ہوا تھا جسکی چندے سابور نے بھی اتباع کی تھی بعدہٗ پھر مجوسی ہوگیا تھا جب بہرام بن ہرمز بادشاہ ہوا تو اوس نے لوگون کو جمع کرکے مانی زندیق کو سر دربار طلب کیا اور اوس سے

---

[1] یہہ پہلوان بہادر عظیم الخلقت شدید القوت تھا اس نے اہواز مین شہر ہرمز بسایا۔

اوس کے عقاید دریافت کیئے۔ لوگون نے اوس کے عقائد سُنکر اوسکی تکفیر کی
بہرام بن ہرمز نے اوسکو قتل کرا دیا۔
مسعودی کہتاہے کہ اسکے معنی ہین جو شخص ظاہر تفسیر کتاب زردشت سے
جسکا ذکر پہلے اس سے ہو چکاہے منحرف ہوکر اوسکی تاویل کرے چونکہ اوس کتاب کا
نام زند تھا اسوجہ سے اوس کے تاویل کرنے والے کو زندیہ کہنے لگے بعد ازان
عرب نے اوسکو معرب کرکے زندیق کہا اس مین کل وہ لوگ شامل ہوگئے جو ظاہر
کی مخالفت کرین اور درحقیقت باطن کے منکر ہون بعد ازان عرف شرع مین زندیق
اوسکو کہنے لگے جو بظاہر اسلام کا قایل ہو اور درحقیقت کفر کا پابند ہو۔

بہرام بن بہرام

بہرام بن ہرمز تین برس تین مہینے حکومت کرکے مرگیا
بعدہ اوس کا لڑکا بہرام بادشاہ ہوا یہہ تخت پر بیٹھتے ہی آوارگی۔ ملاہی اور
ملاعب مین مبتلا ہوگیا اس کے عمّال۔ رعایا کو جور و تعدّی سے پریشان کرنے
لگے۔ گانوؤن کے گانوؤن شہر کے شہر ویران ہوگئے۔ ایکروز یہہ شکار سے لوٹتا
ہوا آرہا تھا اتفاق سے دو بوم ایک درخت پر ویرانے مین بیٹھے ہوئے بول رہے
تھے بہرام نے کہا کاش مین طیور کی زبان سمجھتا ہوتا۔ دو شخصون نے جو اسوقت
موجود تھے عرض کیا کہ ہم انکی زبان سمجھتے ہین یہہ دونون بوم بیاہ کرنے کی باتین
کررہے ہین۔ مادہ کہتی ہے کہ مین بیس شہر ویران لیکر تیرے ساتھہ نکاح
کرونگی اور نر نے اسکو قبول کرلیا ہے اور کہتا ہے کہ اگر بہرام کا زمانہ حکومت
اور چندے باقی رہ گیا تو مین تجھکو بجائے بیس کے ہزار ویرانے دونگا
بہرام یہہ سُنکر خواب غفلت سے چونک پڑا اور بذاتہ امور سلطنت کو دیکھنے لگا
آخری زمانہ حکومت اوسکا ابتدائی زمانہ سے عدل و انصاف۔ انتظام
و تدبیر مین بڑہ گیا۔

بہرام بن بہرام بن بہرام قرسین ہرمز

اس کے مرنے کے بعد بہرام بن بہرام بن بہرام تخت نشین ہوا اسکو شہنشاہ کے لقب سے مخاطب کرتے تہے۔ سجستان اسکا دارالحکومت تہا۔ یہہ چار برس سلطنت کر کے مرگیا بعدازان اسکا بہائی قرسین (نرسی) بن بہرام نوبرس حکومت کرتا رہا یہہ عادل اور نیک سیرت تہا اسکے بعد ہرمز بن قرسین بادشاہ ہوا اسکا زمانۂ حکومت سات برس تک رہا۔ یہہ ملوک مقام جندیسابور (مضافات خراسان) مین رہتے تہے۔

سابور ذوالاکتاف

ہرمز کے مرنے کے بعد اوسکی کوئی اولاد نہ تہی ارکین دولت اسوجہ سے زیادہ پریشان ہورہے تہے اتفاق سے اوسکی ایک بیوی حاملہ پائی گئی ارکین دولت نے کسی اور شخص کو خاندان شاہی سے تخت نشین نہ کیا وضع حمل کا انتظار کرتے رہے جب وضع حمل ہوا تو اوسکا نام سابور رکّھا اور اوسی وقت سے اوسکو تخت نشین کردیا اور خود انتظام سلطنت کرنے لگے بعضے کہتے ہین کہ ہرمز نے یہہ وصیت کی تہی کہ بعد وضع حمل جو لڑکا پیدا ہو وہی تخت نشین کیا جائے۔ بہرکیف جب شیرخوار بچہ بادشاہ بنایا گیا اطراف وجوانب مین یہہ خبر مشہور ہوگئی۔ ترک۔ روم نے ملک دبانا شروع کردیا۔ بلاد عرب اون کے سرحدی ممالک سے بہت ہی قریب تہے۔ وہان کے رہنے والے قحط اور ناپیداداری کیوجہ سے ہمیشہ فارس کے شہرون کے غلہ کے محتاج رہتے تہے وہ بہی موقع مناسب سمجھکر لوٹ مار کرنے لگے۔ بحرین۔ بلاد قیس۔ وکاظمہ کی بادیہ نشین جماعتین جوق جوق ممالک فارس مین آنے لگین۔ لوٹ مار فساد بازارگرم کردیا اسی حالت پر ایک زمانہ گزر گیا لیکن اہل فارس مین سے کسی نے بوجہ کمسنی بادشاہ کے نہ تو اون سے تعرض کیا اور نہ اونکے دفع کرنے کی کوشش کی جب اونکا بادشاہ سن شعور کو پہونچا اور اوس کی عمر کے سولہ مرحلے طے ہوچکے تب

ارکین دولت نے اوس سے ملک کا حال ۔ عرب کی لوٹ مار ۔ ترک و روم کے واقعات بیان کیے ۔ ساپور نے سب سے پہلے عرب پر حملہ کرنا مناسب سمجھکر لشکر کی تیاری کا حکم دیا اور خود اونکی افسری کرتا ہوا اپنے دارالسلطنت سے روانہ ہوا ۔ عرب کے لوٹیرے اسوقت تک بلاد فارس مین موجود تھے اونکو اسکی خبر نہ تھی یہہ یکایک اون کے سرون پر پہونچگیا اور اون کو مارتا نکالتا بحرین تک بڑہ گیا اور وہان پہونچکر قتل و غارت کا عام حکم دیدیا ۔ بعد ازان رؤساء عرب تمیم ۔ بکر ۔ عبد قیس پر چڑہائی کی اور نہایت سختی سے لڑائی شروع کردی ۔ عبد قیس شہر چھوڑکر ریگستانون مین چلے گئے پہر وہ یمامہ مین آیا وہان بھی قتل و غارت کرنے لگا پہر وہان سے بلاد بکر و تغلب کیطرف متوجہ ہوا جو مملکت فارس اور مناظر روم کے درمیان شام مین تھے وہان بھی جسکو عرب مین سے پایا اوسکو قتل کرڈالا اون کے گہرون کو لوٹ لیا اون کے پانی کو خراب کرڈالا ۔ اسکے بعد جس شخص نے اس سے پناہ چاہی اوسکو اوس نے ٹہیرایا چنانچہ بنی تغلب مین سے (جو بحرین اور خط سے آئے تھے) دارین مین ۔ بنی تمیم کے لوگون کو ہجر مین ۔ بکر بن وائل اور اونکو کرمان مین بنی حنظلہ کو اہواز مین رہنے کی جگہہ دی ۔ شہر انبار ۔ کرخ ۔ سوس کو آباد کیا ۔ مورخین بیان کرتے ہین کہ ایاد جزیرہ مین پہلے رہتے تھے ۔ گرمیون مین عراق مین آجاتے لوٹ مار کرتے رہتے تھے ساپور ان دنون کمسن تھا جب یہہ بڑا ہوا اور کاروبار سلطنت کرنے لگا تو وہ ان کے دفع کرنے کی طرف متوجہ ہوا اس زمانہ مین اونکا سردار حرث بن اغر ایادی تہا ۔ ایاد بن نزار کی اولاد سے تہا ساپور کی روانگی سے پہلے ایک شخص[1] نے بنی ایاد مین سے جو دارالسلطنت فارس

[1] مورخین نے لکہا ہے کہ یہہ ساپور کا کاتب (سکرٹری) تہا اس نے ایک قصیدہ حرث کے پاس بہیجدیا تہا جسمین ساپور کی آرادی نظم تہی ۔

ہیں ملا جولا ہوا رہتا تہا حرث بن اغر ایادی کو سابور کے ارادے سے مطلع کیا اور اوسکو اسکی لڑائی سے ڈرایا۔ حرث نے اس کے کہنے پر عمل نہ کیا انجام یہہ ہوا کہ لشکر سابور نے پہونچکر اون کو قتل کرنا شروع کر دیا وہ لوگ جلاوطن ہوکر سرزمین جزیرہ اور موصل کیطرف چلے گئے پہر لوٹ کر عراق کو نہ آئے جب مسلمانون کے دلاور سردارون نے ان شہرون کو فتح کیا اور اون سے جزیہ (خراج) طلب کیا تو اونہون نے جزیہ دینے سے انکار کیا اور روم مین چلے گئے۔

سہیلی سابور بن ہرمز کے تذکرہ مین لکھتا ہے کہ یہہ اکتاف[1] (بازو) عرب کے بدن سے کاٹ ڈالتا تہا اسیوجہ سے عرب اسکو ذوالاکتاف کہتے ہین بحرین مین اس نے اوس کے سردار عمرو بن تمیم کو گرفتار کیا اسوقت اسکی عمر تین سو برس کی ہوچکی تہی اس سے سابور نے کہا کہ "مین تم سبھونکو قتل کرڈالونگا تملوگ حکومت وسلطنت کے مدعی ہو تمہارا یہہ خیال ہے کہ تمام جہان مین تمہاری حکومت پہیلی ہوئی ہے" عمرو بن تمیم نے جواب دیا "اے بادشاہ یہہ عالی ہمتی سے بعید ہے اگر درحقیقت اون کا کوئی حق ہے اور وہ اسکے مستحق ہین تو تمہارا قتل کرنا اونکو نہین روک سکتا اور اگر کوئی حق واستحقاق نہین ہے تو تجھکو ان پر قبضہ ملگیا ہے ان کو یون ہین رہنے دے تیری آیندہ اولاد ان سے نفع اوٹہائیگی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ سابور کو عمرو بن تمیم کے اس جواب پر رحم آگیا اوس نے اون کے قتل وغارت سے ہاتہہ اوٹہا لیا۔ بعد ازان اوسنے بلاد روم پر حملہ کیا اون کے اکثر قلعات کا محاصرہ کیا اس کے عہد حکومت مین رومیون کا بادشاہ قسطنطین تہا جسنے ملوک روم مین سے سب سے پہلے نصرانی مذہب اختیار کیا تہا قسطنطین کے مرنے کے بعد اوسی کے خاندان سے الیانوس

[1] مورخین لکھتے ہین کہ اسنے عرب کے ستر ہزار آدمیون کے بازو کاٹ ڈالے تہے۔

نامی ایک شخص تخت حکومت پر بیٹھا اور دین نصرانیت سے منحرف ہوگیا۔ رؤساء ملت کو قتل اور گرجون کو مسمار کرا دیا اور ساپور سے لڑنے کو ایک کثیر التعداد فوج جمع کرلی۔ عرب کے قبایل بہی ساپور سے انتقام لینے کیلیئے قیصر روم کے فوج مین شامل تہے۔ اس لشکر کا سپہ سالار[1] یوسانوس تہا جسکو الیانوس قیصر نے ایران کے ویران کرنے کو روانہ کیا تہا اس رومی لشکر کی تعداد ایک لاکہہ ستر ہزار بیان کی جاتی ہے۔ جسوقت یوسانوس رومی فوج کو لیئے ہوئے سرزمین فارس مین پہونچا ساپور نے بہی لشکر فراہم کرکے رومیون کا مقابلہ کیا رومیون نے پہلے ہی حملہ مین ساپور کو پسپا کردیا۔ عرب کے گروہ نے اوسکا تعاقب کیا لیکن وہ معدودے چند آدمیون کو ہمراہ لیکر جان بچاکر بہاگ نکلا رومیون نے اوس کے خزانہ پر قبضہ کرلیا اور شہر طیسون پر اپنی کامیابی کا پہریرا اوڑا دیا وہان کے رہنے والے۔ رومیون سے متنفر ہوکر جلا وطن ہوگئے اور رومیون نے وہان سکونت اختیار کرلی اور بہ نہایت عزت و اقتدار سے رہنے لگے۔ بعد چندے الیانوس ایک لڑائی مین مارا گیا۔ رومیون نے یوسانوس کو اپنا سردار بنانا چاہا یوسانوس نے یہہ شرط کی رومی پہر مذہب نصرانی اختیار کرلین جیساکہ زمانۂ حکومت قسطنطین مین تہا۔ رومیون نے اسکو قبول کرلیا اور یوسانوس نے حکومت اختیار کرلی۔ اس کے بعد ساپور نے پہر فوج جمع کرکے حملہ کرنے کی یوسانوس کو دہمکی دی اور یہہ کہلا بہیجا کہ مین اپنی رعایا کا انتقام لینے کو آرہا ہون تم خبردار ہوجاؤ یوسانوس یہہ سُنکر گہبرا گیا اور اپنی رومی افسرون کو ہمراہ لیکر ساپور کے پاس گیا ساپور نے

[1] انگریزی مورخ اس بڑی فوج کے حاکم کا نام جولین بتلاتے ہین یہ عربی مورخ نے اسکو یوسا لینس لکھا ہے

اوس سے معانقہ کیا۔ بہایت عزت سے اوسکو ٹہیرایا اور اس امر پر صلح[1] کرلیا کہ رومی کل مال غنیمت واپس کردین اور بعوض خونبہا نصیبین کو دیدین جسکو رومیون نے فارس سے لیلیا ہے۔ چنانچہ یوسانوس۔ نصیبین کو واپس دیکر اپنے ملک کو لوٹا اور سابور اصطخر۔ اصبہان (اصفہان) کے آدمیون کو وہان دوبارہ آباد کرکے اپنے دارالسلطنت کو واپس آیا۔ اس واقعہ کے تہوڑے دلون کے بعد یوسانوس مرگیا۔

بعض مورخین بیان کرتے ہین کہ سابور بہ تبدیل لباس۔ روم گیا اور وہان وہ گرفتار کرلیا گیا۔ قیصر نے اوسکو بیل کی کہال پہنائی اور اوسکو اپنے ساتہہ لئے ہوئے جندیسابور کیطرف بڑہا تاکہ وہ اپنی آنکہون سے اپنے ملک کی بربادی دیکہے لیکن سابور اثنا راہ سے موقع پاکر بہاگ نکلا اور جندیسابور کے لشکر مین شامل ہوکر رومیون کے مقابلہ پر آیا اور اوسکو شکست دیکر اون کے بادشاہ کو گرفتار کرلیا۔ اور اوس سے مزدورون کی طرح مدتون کام لیتا رہا بعد چندے اوسکی ناک کاٹ کر ایک گدہے پر سوار کراکے رومیون کے پاس بہیجدیا لیکن یہہ ایسا قصّہ ہے کہ جس کے جہوٹ ہونے کی عادت شہادت دے رہی ہے۔ الغرض سابور اپنی حکومت اور عمر کا بہتر واں سال پورا کرکے مرگیا۔ اس نے شہر نیسابور۔ سجستان آباد کیا اور ایک محل بادشاہون کے رہنے کے لئے بنوایا۔ اس نے اپنی طول وطویل سلطنت مین رعایا کو بہت خوش رکہا۔

اردشیر ثانی۔ اور اوسکے بعد کے سلاطین

سابور وقت انتقال اپنے برادرزادہ اردشیر بن ہرمز کے حق مین حکومت کی وصیت کرگیا تہا

[1] اس عہدنامہ مین جسکے روسے صلح ہوئی ہی وہ پانچ صوبے بہی داخل ہے جو دجلہ کے مشرق مین واقع ہین جنکو نرسی کی عہد حکومت مین رومیون نے ایرانیون سے چہین لیا تہا۔

جس سے اراکین دولت نے اوسکو تخت نشین کیا لیکن چار برس کے بعد اوس سے نزع
سلطنت کی گئی اور بجائے اوس کے سابور بن سابور ذوالاکتاف تخت
حکومت پر بیٹھایا گیا لوگون نے اسکی بادشاہت کی خوشی منائی یہہ نہایت
نیک سیرت تھا۔ رعایا اور لشکری سے نرمی کا برتاؤ کرتا تھا۔ اس سے اور
بنی ایاد سے اکثر لڑائیان ہوا کین جسکی طرف بنی ایاد کا شاعر اس شعر مین اشارہ
کرتا ہے ؎ علی رغم سابور بن سابور اصبحت ٭ قباب ایاد حولہا الخیل والنعم ٭
بعضے کہتے ہین کہ یہہ شعر سابور ذوالاکتاف کے بارے مین کہا گیا ہے واللہ اعلم
بہرکیف سابور پانچ برس حکومت کرکے مرگیا بجائے اوس کے اوس کا
بہائی بہرام ملقب بہ کرمان شاہ تخت نشین ہوا یہہ نہایت مدبّر اور نیک سیرت
بہی تھا یہہ بہی گیارہ برس حکومت کرکے مرگیا اوس کے مرنیکا یہہ واقعہ بیان کیا جاتا
ہے کہ وہ لڑائی مین یا فوج کے رفع فساد مین مصروف تھا ناگاہ اوسکو ایک تیر
آلگا جس سے وہ مرگیا اسکے بعد یزدجرد الاثیم بادشاہ ہوا اکثر اسکو بہرام کا بیٹا
بتاتے ہین اور بعضے کہتے ہین کہ یہہ اوسکا بہائی تھا ہشام ابن محمد تحریر کرتا
ہے کہ یہہ نہایت غصہ ور۔ مکّار۔ دغاباز۔ فریبی۔ جابر۔ خودرائے تھا
تہوڑی سی لغزش پر اپنے رعایا اور ملازمین کو بہت بڑی سزا دیتا تھا۔
درگزر۔ چشم پوشی کا بالکل عادی نہ تہا۔ اعلی درجہ کا بدخصلت۔ بدطینت
سفلہ مزاج تہا۔ اس کے ابتدائی حکومت مین رسی حکیم معروف بہ مہر نرسی
وزارت کرتا تہا لیکن بعد چندے معزول کردیا گیا۔ اہل دولت اسوجہ سے
اور نیز بادشاہ وقت کے ظلم و تعدّی سے پریشان ہو رہے تھے اتفاق
وقت سے ایک روز اس کے اصطبل خاص کا ایک گہوڑا چھوٹ گیا۔
کوئی شخص اوسکو پکڑ نہ سکتا تہا یزدجرد یہہ دیکھکر چلّا اوٹھا اور خود اوسکے

پکڑنے کو بڑھا گھوڑے کے پاس پہونچکر ایک نیزہ مارا۔ گھوڑے نے بھی ایک لات چلائی دونون زیادہ زخمی ہوگئے اور اوسی زخم کے صدمے سے مرگئے۔ یہہ واقعہ اوسکی حکومت کے اکیسوین[۲۱] سال واقع ہوا بعدہٗ بہرام بن یزدجرد بادشاہ ہوا اسکا لقب بہرام جور تہا۔ اس نے بلاد حیرہ مین عرب کے ساتہہ پرورش پائی اس کے باپ نے نعمان بن امرالقیس کے سپرد اسکو کردیا تہا اوس نے اسکو سواری لڑائی۔ علم کی تعلیم دی جب اسکا باپ مرگیا تو اہل فارس نے ایک شخص کو اردشیر کے نسل سے بادشاہ کردیا[۱] بہرام جور یہہ خبر سُنکر بہ امداد نعمان بن منذر فارس پر چڑہ آیا اور اوس سے لڑکر خود بادشاہ بن بیٹہا۔ جیساکہ آل منذر کے حالات مین ہم بیان کرینگے۔ اس کے زمانۂ حکومت مین خاقان بادشاہ ترک نے بلاد صغد پر جو اس کے مقبوضات سے تہے فوج کشی کی بہرام نے اوسکا مقابلہ کیا اور نہایت جوانمردی سے اوسکو پسپا کرکے قتل کرڈالا بعدازان ہندوستان پر حملہ کیا اور شاہ ہند کی لڑکی سے بیاہ کرلیا۔ ملوک روم اس سے ڈرتے تہے اور ہمیشہ سالانہ نذرانہ بہیجتے تہے اونیس[۱۹] برس اس نے حکومت کی بعدازان یزدجرد بن بہرام جور حکمران بنایا گیا اس نے مہر نرسی حکیم کو اپنا وزیر مقرر کیا یہہ نہایت نیک سیرت عادل۔ سخی تہا۔ بیس[۲۰] برس حکومت کرکے مرگیا اس کے بعد ہرمز بن یزدجرد بادشاہ ہوا اسکا بہائی فیروز ان دنون یہان موجود نہ تہا جب وہ اسکو اپنی

[۱] بعض ایرانی مورخ یا قصہ گو اس واقعہ کو یون بیان کرتے ہین کہ بہرام عربون کو لیکر ایران پر چڑہا لیکن ایرانیون کی خونریزی ناپسند کرکے اس امر کو بخوشی علیہ قرار دیا کہ تاج دو شیرون کے درمیان مین رکہہ دیا جائے۔ دونون تاج خواہون مین سے جو تاج اوٹہا لائے وہی تاجدار ایران سمجہا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا خسرو نے مارے خوف کے اپنی جگہہ سے حرکت تک نہ کی لیکن بہرام دلیرانہ اوٹہا اور شیرون کو مار کر تاج اوٹہا لایا۔ لوگون نے خسرو کو تخت سے اوتار کر بہرام کو اپنا بادشاہ بنالیا۔

واقعہ سے آگاہی ہوئی تو وہ ایک کثیر التعداد لشکر لیکر چڑہ آیا اور اپنے بہائی کو
قید کرکے خود بادشاہ بنگیا۔ اس کے زمانہ حکومت مین رومیون نے خراج دینا
بند کردیا تہا اس نے ایک لشکر بسرگروہی وزیر مہر نرسی اون کے زیر کرنے کو
روانہ کیا وزیر مہر نرسی نے اونکو مار پیٹ کر پہر مطیع کرلیا۔ سات سالون کا قحط
اسی کے عہد حکومت مین پڑا اسلئے اوسکا نہایت معقول انتظام کیا لوگون پر
علی العموم غلہ تقسیم کرتا تہا محصول بالکل معاف کردیا تہا اس زمانہ قحط مین کوئی
شخص بہوکون نہین مرنے پایا۔ ہیاطلہ نے اسی زمانہ مین اوس کے ممالک پر
دست درازی شروع کی۔ طغارستان اور بلاد خراسان کے اکثر حصہ پر قبضہ
کرلیا۔ فیروز نے اونکی مدافعت کی غرض سے لشکر جمع کرکے حملہ کیا لیکن ناکام رہا
ہیاطلہ نے اوسکو ہزیمت دیکر اوس کے چار لڑکون اور چار ہی بہائیون کو قتل
کرڈالا۔ خراسان پر قابض ہوگئے۔ اسکے بعد رؤساء فارس سے ایک شخص
شیراز کا رہنے والا اوٹہا اوس نے ہیاطلہ کو مغلوب کرکے خراسان سے نکال دیا
اور کل وہ مال و اسباب چہین لیا قیدیون کو چہوڑ دیا جو انہون نے فیروز کے
لشکر سے لوٹ لیا تہا اور قید کرلیا تہا۔ فیروز اپنی حکومت کے ستائیسوین ۲۷
سال مرگیا۔ رے۔ جرجان۔ آذربائیجان مین متعدد شہر آباد کئے۔ بعضے کہتے
ہین کہ بادشاہ ہیاطلہ جس نے فیروز پر حملہ کیا تہا اوسکا نام خشنوا تہا اور
جس شخص نے خراسان کو اوس سے چہینا ہے وہ خرسوس۔ منوشہر کے نسل سے ہے
اسکو فیروز نے بوقت روانگی جنگ خشنوا اپنا نائب مقرر کیا تہا اس نے فیروز
کے شکست کے بعد جو نمایان کارگزاری کی وہ ظاہر ہے۔

قباد فیروز کے مرنے کے بعد یلاوش بن فیروز بادشاہ ہوا قباد الملک
بن فیروز سے لڑائی ہوئی یلاوش اوسپر غالب آیا وہ بہاگ کر خاقان بادشاہ

ترک کے پاس چلا گیا۔ یلاوش نیک سیرتی اور انصاف سے چار برس حکومت کرکے
مرگیا بعد اس کے قباد الملک خاقان کا لشکر لیکر آیا اور بجائے بھائی کے صدر آرا
ہوا بیان کیا جاتا ہے کہ جسوقت قباد اپنے بھائی یلاوش سے ہزیمت پاکر خاقان
کے پاس بہاگا جا رہا تہا نیسابور ہو کر گزرا اور وہان شبکو ایک عورت سے
ہمخواب ہوا اتفاق سے وہ اس سے حاملہ ہوگئی اور بعد انقضاء مدت حمل
اوس سے لڑکا[۱] پیدا ہوا پہر جب قباد چار برس کے بعد خاقان کا لشکر لیکر
یلاوش سے لڑنے کو آرہا تہا اور اوسکا گزر نیسابور مین ہوا تو اوس نے اوس
عورت کو یاد کیا وہ عورت معہ اوس لڑکے کے قباد کے پاس آئی جو اس کے
بطن اور اوسکے نطفہ سے پیدا ہوا تہا۔ اسی اثنا مین یلاوش کے مرنے کی خبر
بہی آئی قباد اس لڑکے کو مسعود اور اقبالمند خیال کرکے اسیوقت روانہ ہوگیا
اور دار السلطنت مین پہونچکر تخت حکومت پر بیٹھ گیا وزیر سرحد (سوخرای)
نے اسکو بہی یلاوش کیطرح موم کا پتلا بنانا چاہا اور وہی انداز اوس نے اختیار کئے
لیکن جب اسکے قدم حکومت و سلطنت پر جم گئے اور اپنے وزیر جنگ سابور مہران کو
اپنے قابو کا بنا لیا تو اوس نے وزیر سرحد کو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا اسی کے زمانہ
حکومت مین مردک زندیق (مزدک زندیق) ظاہر ہوا یہہ ہر چیز کو مباح کہتا تہا
اور کہتا تہا کہ مال و اسباب و عورتین کسی خاص شخص کی ملک نہیں ہین جسکو
جی چاہے اوسکو بے تامل اختیار کرلے کیونکہ یہہ کل چیزین اللہ کی ہین اور سب
ایک ماں باپ سے ہین۔ قباد نے اسکا دین قبول کرلیا جس سے ارکان دولت نے
برہم ہو کر اوسکو تخت سے اوتار کے قید کر دیا اور بجائے اوس کے جاماسات
(جاماسب) بن فیروز کو تخت پر بیٹھا دیا۔ اس کے بعد زرمہر جو اوسکا دلی
رفیق تہا لوگون کو مردکیہ (مردک زندیق کے مریدون) کے قتل پر اوبھار کے

[۱] بعض لکہتے ہین کہ اسکا نام انوشیروان تہا یہی قباد کے بعد تخت پر بیٹھا۔

قباد کو دوبارہ تخت پر بیٹھایا لیکن مردک زندیق کا فقرہ پھر چل گیا اور ارکان دولت نے قباد اور زرمہر کو مردک کا معتقد و مرید سمجھکر قباد کو پھر تخت سے اوتارکر قید مین بھیجدیا اور جاماسات کو بادشاہ بنالیا۔ قباد[1] کسی طرح قید خانہ سے بھاگ کر ہیاطلہ کے طرف روانہ ہوا اثناء راہ مین نوشہر ہوکر گزرا۔ وہان کے حکمران کی لڑکی سے بیاہ کرلیا جس سے انوشیروان پیدا ہوا۔ بعدازان بادشاہ ہیاطلہ کی مدد سے چھہ برس کے بعد جاماسات پر حملہ کیا۔ جاماسات کو اس لڑائی مین شکست ہوئی اور قباد تخت حکومت پر قابض ہوگیا۔ بعدازان رومیون سے لڑنے کو نکلا آمد کو فتح کرلیا۔ اوس کے رہنے والون کو قیدی بنالیا۔ اسنے بہت سے شہر آباد کئے منجملہ اونکے ارجان بھی ہے جو مابین اہواز اور فارس کے واقع ہے۔ اسکا زمانہ حکومت پینتالیس ۴۵ برس تک رہا اسکے بعد انوشیروان بن قباد بن فیروز بن یزدجرد بادشاہ ہوا۔

انوشیروان

انوشیروان بن قباد نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی اپنے ملک کو چار حصّون پر منقسم کیا پہلی قسمت مین خراسان۔ سیستان۔ کرمان تھے اور اسکا دارالحکومت خراسان تھا۔ دوسری قسمت مین وہ زمینین تھین جو کوم اور ر اصفہان کے درمیان تھین انہین ارمینا اور آذربائیجان کے صوبے بھی شامل تھے اُنکا دارالحکومت آذربائیجان تھا۔ تیسرے مین اہواز۔ فارس اور چوتھے مین عراق تھا جسکی وسعت قلمرو کے حد تک قائم تھی۔ ان صوبجات کے انتظام اور اہتمام کے لئے عمدہ عمدہ قوانین بنائے اور ہر ایک عہدہ دار کو اس کے

[1] قباد کے قید سے چھوٹنے اور ہیاطلہ کے پاس جانے کا قصّہ بعضے یون بیان کرتے ہین کہ قباد کی حقیقی بہن نے جوڑ توڑ لگا کر جاماسات سے تعلقات لشکری پیدا کرکے قباد کو قید سے رہا کرایا۔ اس واقعہ کو محققین مورخین نے بیان نہین کیا ممکن ہے کہ یہہ بھی شاہنامہ کا قصّہ ہو۔

عملدرآمد کی ہدایت کی بعد اس کے اوس نے اون ممالک کے واپس لینے کی جنہیر اطراف وجوانب کے سلاطین حکمرانی کر رہے تہے کوششین کین اور اونمین وہ کامیاب ہوا ارمینیہ کے باغیون کو آذربایجان مین اور یہان کے سرکشونکو ارمینیہ مین لیجا کر آباد کیا ظلم و تعدی کی بیخ و بنیاد اوکہاڑ دی۔ باب الابواب کا سور بنایا جسکے بنانے کی ابتدا اس کے دادا نے کی ہتی۔ سور کا مبدء دریا کے اندر ہے ایک میل تک یہہ سور لوہے اور سیسے کا ہے اور جو خشکی پر بنایا وہ جبل فتح پر چالیس فرسخ کا ہے بلاد طبرستان تک تین میل پر اس سور سے ایک دروازہ لوہے کا بنایا اور ایک گروہ کو اسمین آباد کیا تاکہ اغیار اس مین نہ آسکین مسعودی کہتا ہے کہ یہہ ہمارے زمانہ تک باقی تہا لیکن ظن غالب یہہ ہے کہ تاتاریون نے اسکو خراب کر دیا جبکہ وہ ساتوین صدی مین ممالک اسلام پر غالب آئے تہے۔

الغرض انوشیروان نے اپنا ابتدائی زمانہ حکومت اصلاح حال رعایا۔ انتظام ممالک درستی قلعات مین صرف کیا بعد ازان رومی بادشاہ کو حیڑہائی کی اور حلب۔ قیرس۔ حمص۔ انطاکیہ وغیرہ کو فتح کر کے اسکندریہ کو بہی لیلیا۔ ملوک قبط پر خراج قائم کیا۔ رومی۔ چینی۔ تبتی بادشاہون نے تحائف اور ہدایا بہیجے اس کے بعد اوسنے بلاد خزر پر حملہ کیا اور اون کو بعوض اسکے جو اس کے ملک مین فتنہ و فساد کر چکے تہے قتل کیا۔ لوٹ لیا۔ پہر ابن ذی یزن (ملوک تبابعہ کے اولاد سے) اسکے پاس یمن کے بادشاہ حبشی کے ظلم کی فریاد لیگیا۔ انوشیروان نے دیلمی لشکر کو بسر گروہی اپنے ایک سپہ سالار کے اوس کے ساتہہ کر دیا۔ اوس نے یمن مین پہونچکر مسروق حبشی شاہ یمن کو قتل کر کے ابن ذی یزن کو وہان کا حکمران کر دیا۔ اسی زمانہ مین

انوشیروان نے سراندیپ پر فوجکشی کی اور اوس کے بادشاہ کو قتل کر کے
اوسپر قابض ہوگیا۔ عرب مین شہر حیرہ کو لیلیا پھر وہ ہیاطلہ کے طرف متوجہ
ہوا اور اوس کے بادشاہ کو قتل کر کے اوس کے خاندان سلطنت کو بھی
نیست و نابود کر دیا۔ اوس کے فتوحات کا سلسلہ بلخ اور ماوراالنہر سے
متجاوز ہو گیا تھا۔ اوسکا لشکر فرغانہ مین اوترا ہوا تھا۔ بلاد روم مین
اوس نے بڑی بڑی کامیابیان حاصل کین۔ علم اور اہل علم کو دوست رکھتا تھا
اسی کے زمانۂ حکومت مین کتاب کلیلہ دمنہ کا زبان ہنود سے ترجمہ کیا گیا
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حکومت کے بیالیسوین (۴۲) برس
عام الفیل مین اور آپ کے والد عبداللہ ابن عبدالمطلب چوبیسوین (۲۴) برس
حکومت کے پیدا ہوئے۔

ہرمز انوشیروان نے آل منذر کو دوبارہ حیرہ مین بسایا طائفہ مزدقیہ کو
قتل کر کے ملت مجوسیہ قدیمہ کو قائم کیا۔ اکثر شہر آباد کئے۔ اڑتالیس (۴۸) برس
حکومت کر کے مر گیا۔ اسکے بعد ہرمز بن انوشیروان بادشاہ ہوا۔ ہشام لکھتا
ہے کہ یہہ بھی عادل منصف نیک مزاج تھا باین ہمہ شرفاء و رؤساء و
علماء کو قتل کرتا تھا۔ بادشاہ ترک شابہ نے تین لاکھہ فوج لیکر ہرمز پر حملہ کیا
جب ہرمز اوس سے لڑنے کو ہرات اور باذغیس کیطرف گیا تو اوس کی
عدم موجودگی مین بادشاہ روم نے عراق پر اور خزر کا بادشاہ باب الابواب
اور عرب کا ایک گروہ فرات کے ساحلی شہرون پر چڑھہ آیا غرضکہ چارون
طرف سے دشمنون نے فتنہ و فساد برپا کر دیا۔ ہرمز نے خراسان مین ہو کر
بہرام چوبین کو بادشاہ ترک کے مقابلہ پر بھیجدیا اور خود وہین ٹھیرا رہا۔
بہرام نے بادشاہ ترک کو قتل کر کے اوسکی لشکر کو پسپا کر دیا۔ مال اسباب

لوٹ لیا اس کے بعد پرموحہ بن شابہ بادشاہ ترک ترکون کو اکٹھا کرکے لڑنے کو آیا اور بدقسمتی سے بہرام کے ہاتھہ گرفتار ہوگیا بہرام نے اوسکو ہرمز کے پاس مقید بھیجدیا اور اوس کے ساتھہ جواہر۔ ظروف۔ آلات حرب جو غنیمت مین اوسکو ملے تھے روانہ کیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ مال غنیمت دو لاکھہ پچاس ہزار اونٹون پر لدا ہوا تھا۔ واللہ اعلم۔

پرویز ہرمز کو بہرام کی اس کامیابی سے اندیشہ ہوا یا یہہ کہ اسوجہ سے بہرام کی عزت ہرمز کی آنکھون مین دوچند ہوگئی اور اسی سبب سے ارکین دولت نے ہرمز کو بہرام کے طرف سے بدظن کردیا اور ادہر اودہر کے لگانے والون نے بہرام کے کان بھی بھردیئے۔ بہرام نے بخوف جان چند مرزبانونکو ملاکر یہہ رائے قایم کی کہ ہرمز کو تخت سے اوتارکے اوس کے لڑکے اپرویز (پرویز) کو بادشاہ بنانا چاہیئے۔ اس صلاح و مشورے مین ہرمز کے ارکین سلطنت بھی شامل تھے۔ اپرویز اندنون آذربائیجان مین تھا وہین فوجی اور ملکی افسر مجتمع ہوکر اوس کے سر پر شاہی تاج رکھہ دیا اور ہرمز کو تخت سے اوتار کر قید کردیا۔ پرویز۔ بادشاہ ہونے اور ملک پر قبضہ حاصل کرنے کے بعد بہرام سے ملنے اور اوسکو اپنا مطیع بنانے کی غرض سے چلا دونون سے شط نہروان پر ملاقات ہوئی پرویز نے اطاعت کے چند شرایط پیش کئے جس کو بہرام نے تسلیم نہ کیا اسوجہ سے دونون مین لڑائی ہوگئی بہرام نے پرویز کو پسپا کردیا پرویز سنبھلکر پھر دوبارہ لڑائی کے میدان مین آیا لیکن اوسکی تازہ کوششون نے کچھہ مدد نہ کی اوس کے نامی نامی سردار مارے گئے اور یہہ جان بچا کر مدین کیطرف بھاگ نکلا۔ پرویز کا باپ ہرمز طیسفون مین قید تھا اوس سے یہہ خبر بیان کی گئی اور اس بارہ مین مشورہ لیا گیا اوسنے

موریق بادشاہ روم کے پاس جانے اور اوس سے امداد طلب کرنے کی صلاح دی چنانچہ پرویز اوس کے پاس گیا اور اپنی حکومت کے بارہوین برس لوٹ کر آیا۔

بعضون نے اس واقعہ کو یون بہی بیان کیا ہے کہ اپرویز کو جب اپنے باپ سے سوامزاجی پیدا ہوئی تو وہ بخوف جان آذربائیجان مین چلا آیا اور وہان اکثر اُمراء اور افسران مُلکی اور فوجی مجتمع ہوے مگر کوئی جدید بات پیدا نہوئی اسی اثناء مین ہرمز نے ایک سپہ سالار کو بہرام سے لڑنے کو بہیجا بہرام نے اوس سپہ سالار کو قتل کر ڈالا فوج بے سردار ہونے کی وجہ سے مداین کیطرف بہاگی بہرام نے اوسکا تعاقب کیا۔ ہرمز یہہ واقعہ سُنکر پریشان ہو گیا پرویز اپنے باپ کی پریشانی دیکہہ کر نکل پڑا اور اوسکو گرفتار کرکے بہرام چوبین کے مقابلہ پر خود آیا یہہ بہی بہرام سے شکست کہا کر بہاگا اوس کے باپ ہرمز نے بادشاہ روم کے پاس جانے کی صلاح دی۔ لیکن پرویز کے مامون نے یہہ کہا کہ ہمکو خوف اس امر کا ہے کہ بہرام مداین مین مبادا چلا نہ آئے اور تیرے باپ کو دوبارہ تخت پر نہ بٹہا دے اسوجہ سے بہتر یہہ ہے کہ مداین مین پہونچکر ہرمز کو قتل کرکے بادشاہ روم کے پاس چلنا چاہیے۔ پرویز نے اس رائے کو پسند کرلیا اور فرات سے عبور کرکے مداین کیطرف بڑہا مگر بہرام کے تعاقب سے مجبور ہوکر روم کیطرف بہاگا اثناء دار و گیر۔ فرار و تعاقب مین پرویز کے مامون بندویہ کو بہرام نے گرفتار کرلیا اور سرحد روم تک اوسکا تعاقب کرکے واپس آیا۔ پرویز معہ اون لوگون کے جو اس کے ہمراہ تہے انطاکیہ مین پہونچا اور قیصر موریق سے مدد کا خواستگار ہوا قیصر موریق نے اسکی تعظیم و تکریم کی اور اپنی لڑکی مریم سے اسکی شادی کرکے ساٹہہ ہزار فوج بسر گروہی اپنے مامون ناطوس کے اوسکے

ساتہہ کر دیا ابرویز جسوقت لشکر روم لیئے ہوئے آذربائیجان مین پہونچا اسکا ماموں
بہی بہرام کے قید سے بہاگ کر اس سے آملا ابرویز نے نہایت اطمینان سے بہرام پر
حملہ کیا بہرام شکست کہا کر ترک مین چلا گیا اور ابرویز مداین مین داخل ہوا۔ لشکر
روم کو ہزار ہا روپیون کا مال و اسباب اور لکہو کہا روپیئے دیکر رخصت کیا۔ اس
ہزیمت کے بعد ظاہرا بہرام۔ شاہ ترک ہی پاس رہتا نظر آرہا تہا اور اپنے کسی خاص
ارادے کے پورا کرنے مین مشغول تہا عجب نہ تہا کہ یہہ ارادہ اوسکا پورا ہوجاتا لیکن
ابرویز کی سازش سے خاقان ترک کی بیگم نے بہرام کو زہر دیکر مار ڈالا۔ خاقان ترک
نے اسیوجہ سے اپنی بیگم کو طلاق دیدیا اور بہرام کی بہن سے بیاہ کرنیکا خواستگار ہوا لیکن
بہرام کی بہن نے اس سے انکار کیا۔ ابرویز نے تاحیات قیصر روم اپنی بات بنا رکہی
اور اوس سلوک کے معاوضہ مین جو قیصر نے اوس کے کس مپرسی کی حالت مین
اسکی ساتہہ کیا تہا ہمیشہ تحائف اور ہدایا بہیجتا رہا لیکن جون ہی قیصر کو رومیون
نے تخت سے اوتار کر مار ڈالا اور بجائے اوس کے فوقا (فوکس) کو تخت قیصری پر
بیٹہایا ابرویز رومیون سے قیصر مقتول کے خون کا بدلہ لینے کے بہانہ سے بہڑ گیا
بظاہر اسکو قیصر کے بیٹے کے ملجانے سے یہہ بہانہ ملگیا تہا اس نے تین سپہ سالارونکو
تین طرف سے رومیون کی سرکوبی کو روانہ کیا ایک سپہ سالار سرزمین شام
کیطرف روانہ کیا اس نے فلسطین۔ بیت المقدس تک فتح کرلیا اوسکے روحی
پیشواؤن کو گرفتار کرلیا اصلی صلیب کو جو زرین صندوق مین مدفون تہی
زمین سے نکلوالیا اور بڑی دہوم دہام سے کسرے فارس (ابرویز) کے پاس بہیجدیا
دوسرا سپہ سالار بلاد مصر کیطرف بہیجا گیا تہا۔ اس نے مصر۔ سکندریہ۔ بلاد نوبیہ
پر قبضہ حاصل کرلیا۔ تیسرا سپہ سالار قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کو روانہ کیا گیا تہا اس نے
خلیج قسطنطنیہ پر اپنا خیمہ نصب کیا اور رومی ممالک پر حملہ کرنے لگا لیکن رومیون

مین سے کسی نے ابن ہوربق (سابق قیصر کے بیٹے) کی اطاعت قبول نہ کی بلکہ اونھون
نے بوجہ فسق وفجور اپنے بنائے ہوئے قیصر قوقا کو مار کر ہرقل کو تخت قیصری پر بیٹھا دیا
ہرقل نے تخت پر بیٹھتے ہی بلاد کسرے فارس (پرویز) پر فوج کشی کردی اور نصیبین
تک پہونچگیا اپرویز نے اپنے ایک سپہ لار کو ہرقل کے مقابلہ پر بھیجا یہہ موصل
مین پہونچکر رومیون کی آمد کو روک تہام کر رہا تہا کہ ہرقل نے دوسرے طرف
سے فوج کسرے پر حملہ کردیا کسرے نے لڑائی کا حکم دیدیا اس لڑائی مین
کسرے شکست کہا کر مع اپنے فوج کے میدان جنگ سے بہاگ نکلا ہرقل تہوڑی
دور تک تعاقب کرکے ٹہر گیا کسرے نے منہزم فوج کو بہت سخت سزا دی
اور سخراب کو خراسان سے طلب کرکے ہرقل کی لڑائی پر اپنی فوج کا سپہ لار
مقرر کرکے روانہ کیا کسرے اور ہرقل کے لشکرون سے مقام اذرعات اور
بصرے مین مقابلہ ہوا بڑی گہمسام لڑائی ہوئی لشکر فارس نے ہرقل کو
شکست فاش دی سخراب ارض روم مین داخل ہوگیا اوس کے آباد
گانؤن کو ویران اور وہان کے باشندون کو قتل کرتے ہوئے قسطنطینہ
تک پہونچکر واپس ہوا اپرویز نے اوسکو خراسان کی گورنری سے معزول کرکے
اوس کے بہائی کو وہان کا گورنر کیا فارس اور روم کی اسی غالبیت اور مغلوبیت
کے بارے مین سورہ روم کی اول آیات شریفہ نازل ہوئی ہین طبری کہتا ہے
کہ آیۂ کریمہ مین "ادنی الارض" سے اذرعات اور بصرے مراد ہین جہان پر
فارس اور روم کی باہم لڑائیان ہوئی تہین پہر روم نے اس واقعہ کے سات برس کے بعد
فارس پر غلبہ حاصل کیا اور مسلمانون نے جناب باری عز اسمہ کے اسی وعدۃ
لوگون کو اس سے مطلع کیا کیونکہ قریش بوجہ بت پرستی فارس کی طرفداری کرتے
تہے اور مسلمان اہل کتاب ہونے کے خیال سے روم کو سراہتے تہے۔ اسی کے

طرف جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبی کو نامۂ مبارک لیکر بھیجا تھا
اسلام کیطرف دعوت کی تھی جیسا کہ ہم آیندہ اخبار ہجرت مین بیان کرینگے۔

شیرویہ ابرویز نے اپنے آخری زمانہ مین جب زیادہ دنون تک بادشاہت
کرتا رہا کج خلقی۔ ظلم و تعدی اپنا شیوہ کر لیا لوگون کا مال و اسباب بظلم چھین
لینے لگا کیسیکی فریاد نہ سنتا تہا فریادی کو دھکے دیکر نکلوا دینے لگا۔ رعایا اسکی
سے اس سے بددل ہو گئی۔ ہشام کہتا ہے کہ جسقدر ابرویز کا خزانہ تہا اوسقدر
شاہان فارس مین سے کسی کا نہ تہا اسکی فتح و نصرت کی موجین خلیج قسطنطنیہ
اور افریقہ تک پہونچگئی تہین۔ مداین مین جاڑے کی فصل مین رہتا اور
گرمیون مین ہمدان چلا جاتا تہا اس کے بارہ ہزار بیگمات تہین ہزار جنگی
ہاتہی پچاس ہزار سوار ہر روز سلامی کو آتے تھے صدہا آتشکدہ بنوائے اور
اون مین ہزارہا مغان مقرر کئے۔ اوس کے مصارف کو اپنے ملک کا اٹھارہ برس کا
خراج وقف کر دیا۔ اس کے خزانہ کا کوئی حد و شمار نہ تہا یہہ اخیر زمانہ مین ایسا
مغرور ہو گیا کہ شرفاء و رؤساء کو حقیر سمجھنے لگا چہتیس ۳۶ ہزار قیدیون کے مار ڈالنے کا
حکم دیدیا جس سے اراکین دولت نے اسکی مخالفت کی داروغہ قیدخانہ نے اون
سب کو چہوڑ دیا اور اوہنین کے ساتہہ اوس کے لڑکے شیرویہ کو بہی چہوڑ دیا
اسکا نام قباد تہا اسکو بہی ابرویز نے اور لڑکون کے ساتہہ قید کر دیا تہا کیونکہ
نجومیون نے اس سے کہہ رکہا تہا کہ تیرا ہی لڑکا تجہکو قتل کریگا۔ الغرض شیرویہ
کے پاس جسوقت وہ کل قیدی جنکے مارے جانیکا ابرویز نے حکم دیدیا تہا
مجتمع ہو گئے تو اوس نے شاہی قصر پر حملہ کر دیا اور ابرویز کو گرفتار کر لیا ابرویز
نے خط و کتابت کر کے اپنی مخلصی کی راہ نکالی لیکن اہل دولت کی مخالفت
سے مجبور ہو کر شیرویہ نے اپنے باپ کو اوس کے حکومت کے اڑتیس برس کے بعد

قتل کر ڈالا جب اسکی خبر اوس کی دو نون بہنون بوران۔ ازرمیدخت کو
ہوئی تو وہ روتی ہوئین آئین اور شیرویہ کو سخت لعنت و ملامت کرنے
لگین شیرویہ بہی رونے لگا۔ سر سے تاج اوتار کر پہینکدیا آٹہہ مہینے حکومت
کرکے بعارضہ طاعون مرگیا اسکا انتقال ہجرت کے ساتوین سال واقع ہوا
جیسا کہ سہیلی نے لکہا ہے۔

اردشیر اور اسکے بعد

شیرویہ کے مرنے کے بعد اردشیر بادشاہ بنایا گیا یہہ اوسوقت
مین سات برس کا تہا اس کے سوا شاہی خاندان نرہا تہا
کیونکہ ابرویز نے چہوٹے بڑے۔ لڑکے پوتے سبہون کو قتل کر ڈالا تہا۔ خشنش بہادر
(خوانسالار) نے ملک کا انتظام اپنے ہاتہہ مین لیلیا اس نے حکمرانی اچہی کی۔
شہر بیران (شہر یار) نامی ایک شخص انطاکیہ مین رہتا تہا اور وہ ابرویز کے
سلطنت کا رکن شمار کیا جاتا تہا شام اسکو جاگیر مین دیا گیا تہا چونکہ اس سے بوقت
تخت نشینی اردشیر مشورہ نہ لیا گیا تہا اسوجہ سے یا بوجہ کم سنی اردشیر بگڑ گیا
لشکر لیکر چڑہہ آیا خشنش بہادر کا شہر طیسون مین محاصرہ کرلیا اثناء لڑائی
مین کسی سپاہی نے قلعہ کا دروازہ کہولدیا۔ شہر یران قلعہ مین داخل ہوگیا
خشنش کو گرفتار کرکے قتل کر ڈالا۔ اور اوسکے ساتہہ کئی امراء فارس کو مار ڈالا
اس واقعہ کے بعد اردشیر اوٹہا لیکن اوٹہتے ہی مارا گیا ڈیڑہ برس اسکی حکومت
رہی اردشیر کے قتل کے بعد شہریران تخت پر بیٹہا حالانکہ خاندان شاہی
سے نہ تہا۔ اراکین سلطنت کو شہریران کا یہہ فعل ناگوار گزرا وہ لوگ اس کے
قتل کی درپردہ فکر کرنے لگے۔ ایک روز یہہ ایرانی فوج کا جایزہ لے رہا تہا
کہ ایک سوار نے بہونچکر نیزہ مار کر گہوڑے سے نیچے گرادیا پہر کیا تہا جقدر سوار
اسوقت موجود تہے سبہون نے مارنا شروع کردیا۔ جب شہریران کا کام تمام ہوگیا

لو بادشاہ بنانے کی فکر ہوئی چونکہ شاہی خاندان مین اولاد ذکور سے کوئی
موجود نہ تہا اسوجہ سے بوران بنت ابرویز تخت حکومت پر بیٹہائی گئی اس نے
انتظام و انصرام ممالک کے لئے فرخ بن ماجد شیراز کو جو اصطخر کا رہنے والا اور
شہریران کا رشتہ دار تہا اپنا وزیر بنایا اس نے لوگون سے خراج معاف کر دیا
داد دہش سے رعایا کو خوش رکہا۔ صلیب کو یروشلیم مین واپس بہیجدیا[1] یہہ ایک
برس چار مہینے حکومت کر کے مرگئی اس کے بعد خشنشدہ (اسکا چچازاد بہائی)
بیس روز تک حکمران رہا بعدازان ارزمیدخت بنت ابرویز حکمرانی کیلئے
منتخب کی گئی۔ یہہ نہایت حسین وجمیل عورت تہی۔ فرخ ہرمز۔ خراسان کا
گورنر اسپر عاشق ہو گیا شادی کا پیام بہیجا ارزمیدخت نے کہلا بہیجا کہ "تم نے
یہہ پہلے سے کیون نہ کہا اب چونکہ مین ملکہ ایران ہوگئی ہون اور یہہ تجہپر حرام
ہے تم شب کو میرے پاس آؤ مین دربان سے کہہ رکہونگی" فرخ ہرمز یہہ سنکر
مارے خوشی کے پہولا نہ سمایا۔ خراسان مین اپنے لڑکے رستم کو بجائے اپنے
چہوڑ کر ارزمیدخت کے پاس آ پہونچا اور شب کو شاہی محل مین داخل ہونیکے
قصد سے چلا ارزمیدخت نے داروغہ محلسرا کو پہلے سے اسکے قتل کا حکم دے رکہا تہا
اوس نے اسکو پہونچتے ہی قتل کر ڈالا۔ جب اس واقعہ کی خبر رستم کو ہوئی
تو وہ ایک کثیر التعداد فوج لیکر مداین پر چڑہ آیا۔ ارزمیدخت تاب مقاومت
نہ لا سکی بعضے کہتے ہین کہ گرفتار کر کے قتل کی گئی اور بعضون کا یہہ خیال ہے
کہ زہر کے ذریعہ سے مار ڈالی گئی۔ بہرکیف چہہ مہینے اسکی حکومت رہی اسکے بعد

[1] انگریزی مورخ اس واقعہ [redacted] ہین کہ ہرقل جب ایران سے
واپس گیا تہا تو وہ اپنے ساتہہ اس صلیب کو لیگیا تہا جو اسکی کامیابی کی بہت بڑی
یادگار سمجہی جاتی ہے۔

اردشیر بن بابک کے نسل سے ایک شخص کو تاجدار بنایا اور تہوڑے دلونکے بعد اوسکو بہی مار ڈالا۔ بعضے کہتے ہین کہ یہہ شخص ابرویز کی اولاد سے تہا فرخ زاد بن خسرو اسکا نام تہا۔ خیرخواہان دولت قریب نصیبین کے حصن حجارہ سے اسکو ڈہونڈہکر مداین مین لائے تخت پر بیٹہایا پہر اوسسے مخالف ہوکر تخت سے اوتار کر مار ڈالا۔ بعضے کہتے ہین کہ بعد کسری [illegible] مہرخشنش مارا گیا تو ارا کین سلطنت فارس بادشاہ بنانے کیلئے خاندان شاہی کی جستجو کرنے لگے اتفاق سے میسالی مین ایک شخص ملگیا جسکا فیروز بن مہرخشنش نام تہا اوسکو بعضے خشنشدہ بہی کہتے ہین اسکی مان پہار تجبت بنت یراد خرار بن انوشیروان تہی اسکو لوگون نے کراہتًا بادشاہ بنایا اور چند دلون کے بعد اوسکو تخت سے اوتار کر مار ڈالا۔ اس کے بعد ایک شخص حصن حجارہ (قریب نصیبین) سے لایا گیا۔ تخت حکومت پر بیٹہایا گیا۔ پہر چہہ مہینہ کے بعد نزع سلطنت کے ساتہہ اوسکی نزع روح بہی کر لی گئی۔

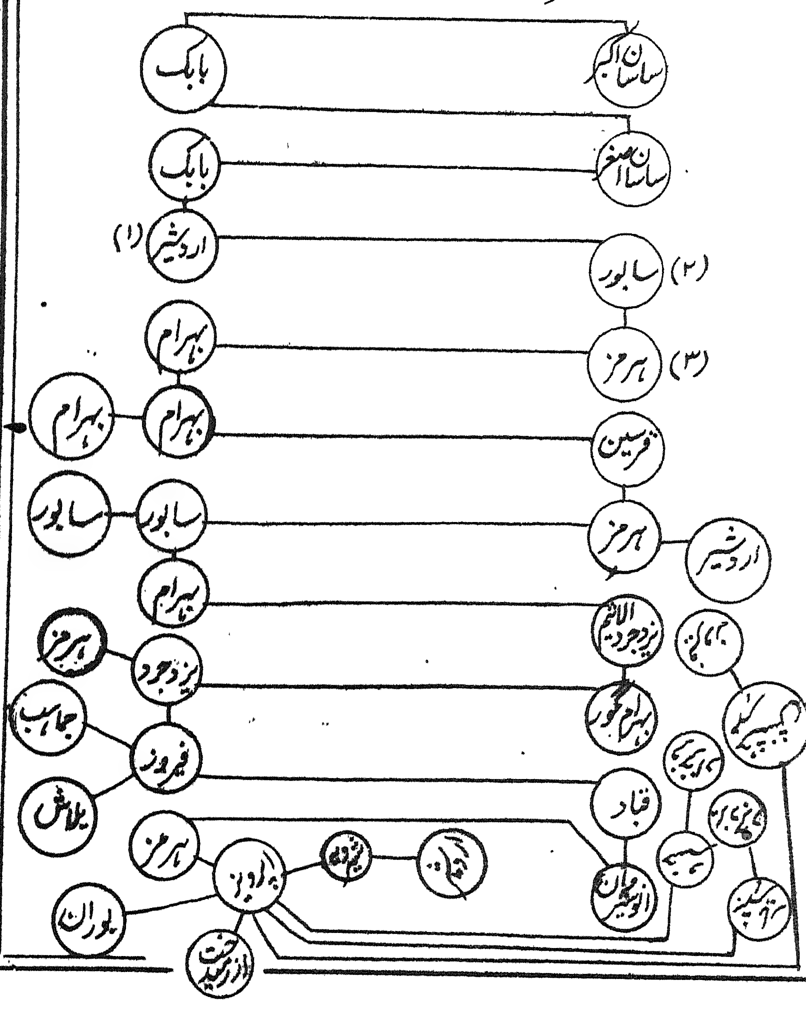
یزدجرد اسکے بعد یزدجرد بن شہریار بن ابرویز جو اپنے دادا کے خوف سے بہاگ گیا تہا اور آتشکدہ اصطخر مین رہتا تہا اسکو اہل اصطخر نے بادشاہ بنالیا جب یہہ سُنا کہ اہل مداین نے ابن خسرو فرخ زاد کو تخت سے اوتار دیا ہے اور اوسکو اپنے ہمراہ لئے ہوئے مداین مین آئے فرخ زاد کو اسکی حکومت کے ایک برس کے بعد مار کر یزدجرد کو بادشاہ بنایا یہی فارس کا آخری بادشاہ ہے اس نے بالاستقلال حکومت کی اسی کے زمانہ مین حکومت فارس کمزور ہوگئی چارون طرف سے دشمنان دولت نکل پڑے اسی زمانہ مین اسکی حکومت کے دوسرے برس اور بروایت بعض چہٹے برس عرب کے مسلمانون نے فارس پر حملہ کیا جن کے فتوحات اور کامیابیون کے مفصل واقعات فتوحات اسلامی مین ہم لکہینگے

یزدجرد تقریباً بیس برس حکومت کرکے مرو مین مارا گیا۔ یہی سلاطین اکاسرہ ساسانیہ کے حالات تھے۔ طبری نے اس کے آخر مین لکھا ہے کہ جمیع سنین عالم جنات آدم علیہ السلام سے زمانۂ ہجرت تک بزعم یہود چار ہزار چھ سو بیالیس برس ہوتے ہین۔ اور بخیال نصارے جیسا کہ یونانیون کی توریت مین ہے پانچہزار نوسو بانوے برس اور بقول اہل فارس زمانہ قتل یزدجرد تک چار ہزار ایکسو اسّی برس ہوتے ہین۔ یزدجرد اون کے نزدیک ۳۰ سنہ ہجری مین قتل کیا گیا اور اہل اسلام یہ روایت کرتے ہین کہ مابین آدم اور نوح علیہما السلام کے دس قرنین گزری ہین۔ ایک قرن سو برس کا ہوتا ہے۔ اور مابین نوح اور ابراہیم علیہما السلام کے دس قرنین اور مابین ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام کے دس قرنین گزرچکی ہین۔ نقل کیا اسکو طبری نے ابن عباس اور محمد بن عمرو بن واقد اسلامی نے اہل علم کی ایک جماعت سے طبری بروایت سلمان فارسی اور کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتا ہے کہ مابین جناب عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ فترت چھ سو برس تک ہا واللہ اعلم بالحق فی ذلک والبقاء للہ الواحد القہار۔

(مترجم) مجھکو اسوقت تک کوئی ایسی کافی شہادت نہین ملی کہ جس سے مین رستم گرد یا شاہنامہ کے عجیب غریب قصون کو سچا باور کرتا۔ بعض واقعہ اوس کے ضرور صحیح ہین مثلاً رستم کا اپنے بادشاہ کیخسرو کے چھوڑانیکو جسوقت وہ یمن مین گرفتار ہوگیا تھا فوج لیکر جانا لیکن پھر بھی اوس سے مشہور ہفت خواں کا کچھ پتہ نہین چلتا جسمین رستم کو اپنی دلاوری۔ شجاعت دکھانیکا موقع ملا تھا گو یہہ ممکن ہے کہ ان عجیب و غریب حکایات کا پتہ ایران کی پورانی تواریخ سے ملجائے۔ مگر اون کی نسبت یہہ امر مشہور ہورہا ہے کہ ایرانی مورخ جو قبل از

اسلام گزرے ہین وہ عجائب و غرائب حکایات کے لکھنے کے زیادہ شایق رہتے تھے۔ عجب نہین فردوسی نے اپنے شاہنامہ کو وہنین تواریخ کے تحقیق و تحریر پر مرتب کیا ہو یا یہہ کہ اوس نے فی نفسہ فارسی زبان مین بطرز جدید دلچسپی کے خیال سے تاریخی منظوم ناول لکھا ہو جسکے وجہ سے اوسکو خاطرخواہ اوس کا صلہ نہین ملا کیونکہ یمین الدولہ محمود شاہ غزنوی نے فردوسی سے تاریخ لکھنے کی فرمایش کی تہی نہ کہ منظوم ناول کی۔

شجرہ طبقہ رابعہ ملوک فارس



یونان - روم - لاطینی کے انساب

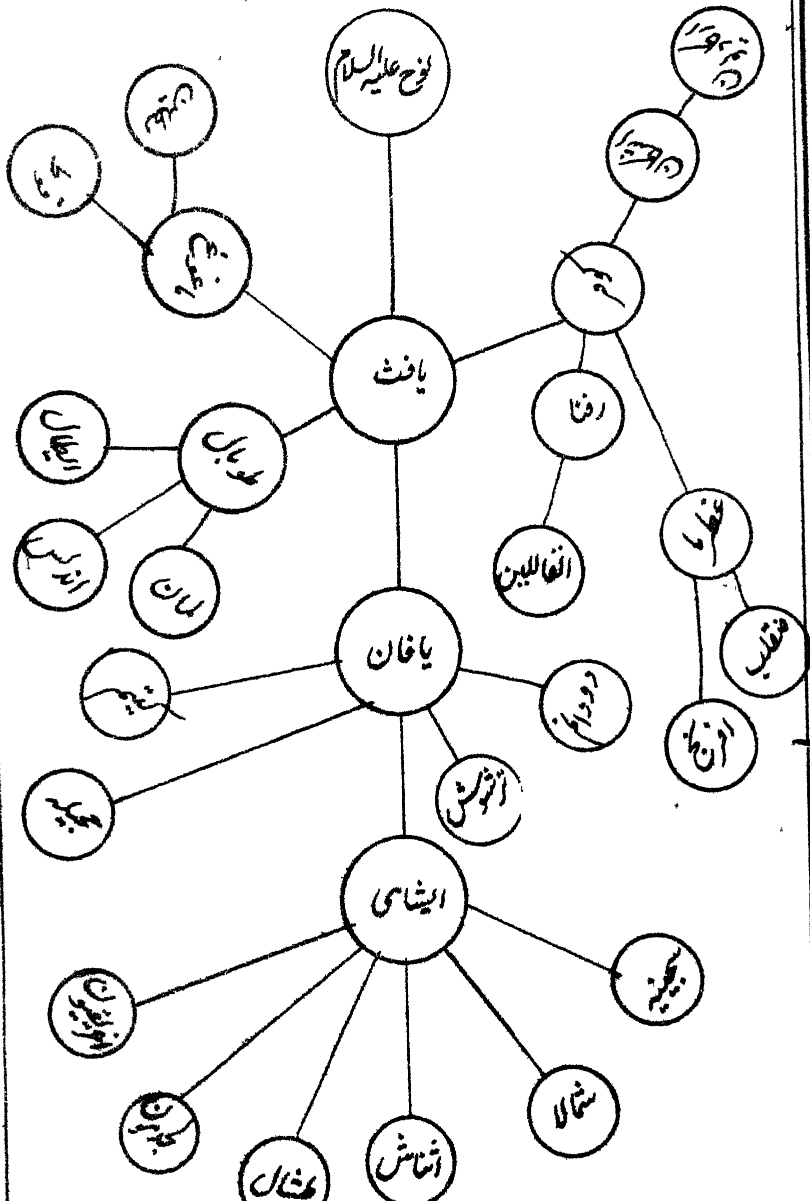
دُنیا کی عظیم الشان گروہون مین سے باعتبار حکومت وسلطنت کے ایک یہہ گروہ بہی ہے انکی دو بڑی حکومتین تہین ایک اسکندر کی دوسری قیاصرہ کی جنکا زمانہ اسلام نے پایا ہے یہہ وہی لوگ ہین جو شام مین حکومت کر رہے تہے - باتفاق محققین یہہ سب یافث بن نوح علیہ السلام کیطرف نسبًا منسوب کئے جاتے ہین - کندی سے روایت کی جاتی ہے کہ یونان - عابر بن فالغ کی نسل سے ہے - اور وہ اپنے بہائی قحطان سے رنجیدہ ہو کر معہ اپنے اہل وعیال کے یمن سے جلاوطن ہو کر افرنجہ (فرانس) اور روم کے درمیان آٹہرا اسنین اوسکا نسب رل مل گیا لیکن ابو العباس نے اسکی مخالفت کی ہے جیسا کہ اوس کے اس قول سے ظاہر ہوتا ہے "

تخلط یونان بقحطان ضلة * لعمری لقد باعدت بینہما جدا

اسیوجہ سے اسکندر کو تبع مین شمار کرتے ہین حالانکہ یہہ صحیح نہین ہے بلکہ صحیح یہہ ہے کہ وہ یافث کے نسل سے ہے بعد اس کے محققین کل روم کو یونان اغریقی لاطینیون کیطرف منسوب کرتے ہین اور یونان کا ذکر توریت مین آیا ہے کہ وہ یافث کے صلبی اولاد سے ہے اسکا نام یاوان تہا - عربی نے اوسکو معرب کر کے یونان کر دیا - ہروشیوش نے غریقیون کے پانچ گروہ قایم کیا ہے جو ہر ایک یونان کے پانچ لڑکون کیتم - حجیلہ - ترشوش - دودانم - ایشائی کیطرف منسوب ہوتے ہین اور ایشائی کی نسلی شاخون مین سیجینیہ - اشناش - شمالا - طشال - لجدمون کو شمار کیا ہے اور روم لاطینون اور قبطین کو کیطرف منسوب کیا ہے لیکن اون پانچون مین سے کسی خاص کیطرف انکو منسوب

نہین کیا اور افرنج کو غطرما بن عومر بن یافث کے نسل سے لکہا ہے اور صقالبہ کو
اوسکا نسبی بہائی بتایا ہے۔ وہ تحریر کرتا ہے کہ اس گروہ مین حکومت بنی اشکان
بن عومر کر رہے تہے اور قوط کو ماداۓ بن یافث کیطرف منسوب کیا ہے اور ارمن کو
اونکا نسبی بہائی قرار دیا ہے۔ پہر دوبارہ قوط کو ماغوغ بن یافث کیطرف
منسوب کر کے لاطینیون کو اون کا نسبی بہائی ٹہیرایا ہے اور اون مین سے
قاللین کو رفنا بن عومار کیطرف اور طوبال بن یافث کیطرف اندلس۔
ایطالیہ۔ ارکادییون کو اور طیراش بن یافث کیطرف اجناس ترک کو
منسوب کیا ہے۔ اوس کے نزدیک غریقیون کا نام کل ابناۓ یونان کو شامل
ہے اوس نے روم کو غریقیون اور لاطینیون پر تقسیم کیا ہے۔ ابن سعید
بروایت بیہقی تواریخ المشرق سے نقل کرتا ہے کہ یونان۔ علجان بن یافث کا
لڑکا ہے۔ اسیوجہ سے اونکو علوج کہتے ہین۔ اس نسب مین سواۓ ترک کے
کل شمال والے شریک ہین اور یقینی شعوب ثلاثہ۔ یونان کے اولاد سے ہین۔
اغریقی۔ اغریقش بن یونان کے۔ روم۔ رومی بن یونان کے۔ لاطینی۔
لطین بن یونان کے نسل سے ہین۔ اور اسکندر رومیون مین سے ہے۔ واللہ علم
انہین سے جہانتک ہمکو علم ہے سردست ہم اونکی اون دو حکومتون کا ذکر کیا چاہتے
ہین جو زیادہ مشہور و معروف ہین۔ واللہ الموفق للصواب۔

شجرہ انساب یونان روم وغیرہ



اخبار دولت یونان

یونانیون کے دو شعبے ہین ایک غریقی دوسرے لاطینی - انلوگون لے اپنے رہنے کے لئے معہ کل اپنے برادران بنی یافث مثلاً صقالیہ - ترک - افرنجہ - وغیرہ کے معمورہ عالم مین شمالی جانب کو اختیار کرلیا اور اوس کے وسط مین مابین جزیرہ اندلس بلاد ترک تک مشرق مین طولاً اور مابین بحر محیط اور بحر رومی مین عرضاً قابض ومتصرف ہوگئے - لاطینیون نے اوس کے جانب غربی کو اور غریقیون نے شرقی جانب کو اپنا مسکن بنالیا - ان دونون کے درمیان مین خلیج قسطنطنیہ واقع ہے - ان دونون شعبون مین دو بڑی مشہور سلطنتین گزری ہین - غریقیون نے اپنے کو یونانیون کے نام سے مخصوص اور موسوم کرلیا اہنین مین کا اسکندر بہی تہا جو دنیا کے نامور بادشاہون مین شمار کیا جاتا ہے - یہہ لوگ جیساکہ ہمنے بیان کیا خلیج قسطنطنیہ کے شرقی جانب مابین بلاد ترک اور دروب شام کے رہتے تہے - بعد ازان انہون نے بلاد ترک - عراق - ہند اور ارمینیہ وغیرہ بلاد شام مین اور بلاد مقدونیہ - مصر - اسکندریہ لیلیا انکے ملوک سلاطین مقدونیہ کے نام سے معروف ہین ہروشیوش مورخ روم اہنین غریقیون مین بنو کجدمون اور بنو اثناش کو شمار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ حکماء اشناشیون اہنین کیطرف منسوب ہوتے ہین - اہنین کے شعوب سے بنو لطان ہین اور کل کجدمون بنو شمالا بن ایشا ہین لیکن پہر دوسرے مقام مین لکھتا ہے کہ کجدمون - شمالا کے بہائی ہین - واللہ اعلم -

اس گروہ کا یہہ خاندانی تفرقہ فارس وقبط وبنی اسرائیل کے پہلے گزرچکا ہے اہنین اور ان کے برادران نسبی لاطینیون مین اکثر لڑائیان - فسادات اہنچوہے

تاآنکہ تخت فارس پر شاہان کلینیہ کے بیٹھنے کا دور آیا اونہون نے ان کو
اپنی اطاعت پر مجبور کرنا چاہا اہون نے انکار کیا تب فارس والون نے
ان کے خلاف قبط کو او بہار کران سے لڑا دیا یونانیون کو اس لڑائی مین
ناکامی ہوئی اور اونہون نے مجبوراً فارس کے خراج کو قبول کرلیا فارس
والون نے نصرف خراج لینے پر اکتفا نہ کرکے اپنی طرف سے ایک شخص کو اپنا
گورنر مقرر کردیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ افریدون نے اونپر اپنے لڑکے کو
حاکم مقرر کیا تھا اور اسکندر کی دادی اسی کے نسل سے تھی۔ ابن سعید
کہتا ہے کہ بعد یونان کے اوسکا لڑکا اغریقش خلیج قسطنطینہ کے جانب شرقی
حکمران ہوا اسکے بعد اسکے لڑکے نسلاً بعد نسل حکمرانی کرتے رہے اہنون نے
لاطینیون اور روم کو زیر کیا ان کے ملک کا دائرہ ارمینیہ تک بڑھ گیا۔
ان مین سب سے بڑا بادشاہ ہرقل جبار بن ملکان بن سلقوس ابن اغریقش
گزرا ہے مورخین بیان کرتے ہین کہ اس نے ہفت اقلیم کے بادشاہون
سے خراج لیا۔ اس کے بعد اسکا لڑکا یلاق بادشاہ ہوا اسی کے طرف
یلاقیہ منسوب ہوتے ہین جو اسوقت تک بحر سودان کے کنارے پر
باقی ہین یہہ ملک اسی کے اولاد کے قبضہ مین رہا تاآنکہ اسکے بنی بھائی
روم کا غلبہ ظاہر ہوا انکا پہلا بادشاہ ہردوس بن منطرون بن رومی
بن یونان ہوا اس نے ہر تینون گروہون (لاطینی۔ رومی۔ یونانی) پر
حکومت کی اس کے بعد کے ہر بادشاہ اسیکے نام سے ملقب ہوتے رہے
اور یہودیان شام ہراوس شخص کو جو اسکا قائم مقام ہوتا تھا اسی نام
سے موسوم کرتے رہے بعد اسکے اسکا لڑکا ہرمس بادشاہ ہوا اس نے اور
اہل فارس سے اکثر لڑائیان ہوتی رہین تاآنکہ فارس سے یہہ مغلوب ہوگیا

اور اونہون نے اسکو اپنا باجگذار بنا لیا اسی کے زمانہ سے یونانیون کی حکومت مضمحل ہوگئی اور اونمین چھوٹی چھوٹی حکومتین قائم ہوگئین اغریقیون نے اپنا ایک سردار علیحدہ بنا لیا اور اسیطرح سے لاطینیون نے بھی ایک رئیس جداگانہ مقرر کیا مگر یہہ کہ شاہنشاہ کا لقب صرف بادشاہ روم ہی کے لیئے مخصوص رہا ہرمس کے بعد اوسکا لڑکا مسطریوس تخت حکومت پر بیٹھا یہہ بھی بدستور بادشاہ فارس کو خراج دیتا رہا اسکا پورا زمانہ حکومت لاطینیون اور اغریقیون کی لڑائی مین صرف ہوا اس کے بعد فیلقوس ابن مسطریوس سریر آرائے حکومت ہوا۔ اسکی مان سرم نسل افریدون سے تھی جس کو افریدون نے اپنی طرف سے یونان کا حکمران مقرر کیا تھا یہہ جس وقت تخت حکومت پر بیٹھا اس نے شہر اغریقیہ کو ویران کر کے شہر مقدونیہ اپنے ممالک محروسہ کے وسط مین خلیج قسطنطینہ کے غربی جانب آباد کیا علم دوست حکماء سے محبت رکھنے والا تھا اسیوجہ سے اس کے زمانۂ حکومت مین علم و حکمت کی بہت ترقی ہوئی اس کے بعد اسکا لڑکا اسکندر بادشاہ ہوا اسکا معلّم حکیم ارسطو تھا۔

اسکندر ہروشیوش تحریر کرتا ہے کہ اسکا باپ فیلقوس بعد اسکندر بن تراوش کے تخت حکومت پر بیٹھا اور فیلقوس بینباده بت تراوش کا داماد تھا جس سے اسکندر اعظم پیدا ہوا۔ اسکندر بن تراوس کی حکومت چار ہزار آٹھ سو سنہ دنیاوی مین بناء رومہ کے چار سو برس بعد ہوئی ہے اور وہ اپنی حکومت کے ساتوین برس بحالت محاصرہ رومہ لاطینیون کے ہاتھہ سے مارا گیا اسکے مارے جانے کے بعد اغریقیون اور روم کا حاکم اوسکی ہمشیرہ کا داماد فیلقوس ابن آمنہ بن ہرکلش ہوا۔ لوگون نے اس کے

ابتدائے زمانہ حکومت مین اکثر بغاوتین کین لیکن اس کے حسن تدبیر اور
کوششون اور خوفناک لڑائیون نے اونکو اسکا مطیع کردیا اور اس نے
اون لوگون پر پورا تسلط اور غلبہ حاصل کرلیا اس نے قسطنطینہ بنانا چاہا
لیکن جرمانیون نے مزاحمت کی تب اس نے کل روم اور غریقیون کو مجتمع کرکے
اونپر حملہ کرکے المانیہ سے جبال ارمنیہ تک اپنے قبضہ تصرف مین لیلیا اسی زمانہ
مین اہل فارس۔ شام۔ اور مصر پر تحکم کے ساتھہ حکمرانی کررہے تھے اس نے
اون سے لڑنیکا ارادہ کیا لیکن اثناء راہ مین کسی لاطینی نے نامردی کے حملہ
سے اس کے زندگی کا خاتمہ کردیا بعدہ اسکا لڑکا اسکندر تخت نشین ہوا۔
بادشاہ فارس نے بدستور سابق اس سے خراج طلب کیا جیسا کہ اس کے
باپ فیلقوس کے زمانہ مین خراج جاتا تہا۔ سکندر نے یہہ کہلا بہیجا کہ مین نے
اوس مرغی کو ذبح کرکے کہا ڈالا جو سونے کا انڈہ دیتی تہی بعد اسکے اسکندر نے
بلاد شام پر حملہ کرکے بیت المقدس کو ڈہائی سو برس بعد فتح بخت نصر فتح کرلیا
اور نہایت نیک نیتی سے تقریباً قربانی کی۔ اہل فارس کو اسکی یہہ کامیابی
شاق گذرین اسوجہ سے اونہون نے دارا کو اسکی لڑائی پر اوبہارا چنانچہ
دارا نے ساٹھہ ہزار سوارون کو لیکر اسکندر پر حملہ کیا۔ اسکندر نے بہی
چہہ سو اپنے ہم قوم کو لیکر مقام موصل مین دارا کا مقابلہ کیا دارا کو اس
لڑائی مین شکست ہوئی اور وہ اکثر بلاد شام کو فتح کرکے ترسوس مین لوٹ آیا
دارا نے اسکا ترسوس مین محاصرہ کیا لیکن پہر بہی ناکام رہا اسکندر نے
دارا کی ہزیمت کے بعد اسکندریہ کو آباد کیا بعد ازان شامت اعمال سے
دارا نے پہر اسپر حملہ کیا اثناء لڑائی مین دارا کو دو سپاہیون نے جو
اوسیکے لشکر کے تہے مار ڈالا۔ پہر کیا تہا اسکندر نے بلا مزاحمت غیرے فارس کی

قبضہ کرلیا شاہی شہر کو منہدم کرادیا اس کے معلم ارسطو نے یہہ تدبیر سُجہائی
کہ ملک فارس پر چہوٹے چہوٹے ملوک انہین مین سے مقرر کردیئے جایئں یہہ
سب آپسمین لڑین بہڑینگے اور یونان ان کے طرف سے بے فکر رہیگا۔ اسکندر
نے یہی تدبیر کی فارس مین بہت سی چہوٹی چہوٹی سلطنتین قائم کرکے
چلتا پہرتا نظر آیا۔ فارس مین اسیوقت سے طوایف الملوک کا زمانہ شروع ہوا

ارسطو حکیم

معلم ارسطو یونانیون مین سے ہے اسکا مسکن شہر اتہنیا
مین تہا نامی اور بڑے حکماء عالم مین اسکا شمار ہے افلاطون حکیم یونانی کا
حکمت مین یہہ شاگرد ہے اس کے میانہ (ریالکی) کے ساتہہ عہد ہاتلا مذہ

۱ معلم ارسطو کا نام ارسطاطالیس فیلسوف ہے یہہ ننانوے اولمپیاد کے پہلے سنہ مین پیدا
ہوا اور ایک سو چودہ اولمپیاد کے سنہ ۳ مین انتقال کیا تریسٹہہ ۶۳ برس کی عمر پائی۔ اسکے
باپ کا نام نیقوماقوس حکیم تہا بادشاہ مقدونیہ کا یہہ مصاحب تہا۔ ارسطو شہر استاجیر
(مضافات مقدونیہ) مین پیدا ہوا اسکے مان باپ عالم طفلی ہی مین انتقال ہوگئے اسیوجہ سے
اسکا ابتدائی زمانۂ عمر فسق وفجور مین گزرا سارا سرمایہ باپ کا جمع کیا ہوا مال عیش و
عشرت مین اوڑا دیا جب تنگدستی نے ستایا تو سپہگری سیکہنے لگا لیکن بوجہ مخالفت طبیعت
گہبراتا تہا ایک روز تنگ آکر دلفیس کاہن کے پاس گیا اوسنے اسکو شہر اتہنیا جانے اور
علم وحکمت سیکہنے کی ہدایت کی اسوقت اسکی عمر اٹہارہ برس کی تہی یہہ حسب ہدایت
کاہن مذکور اتہنیا مین پہونچکر مکتب افلاطون مین بیس برس تک پڑہتا رہا تنگدستی
کیوجہ سے بعض خاص خاص دوایئن اپنے ہاتہون سے بناکر فروخت کرکے اوسکی قیمت
سے گزران اوقات کرتا تہا آواز اسکی باریک انکہین چہوٹین پتلی پنڈلیان سریع الفہم تہا
اکثر مسائل علمی مین اپنے اوستاد کا مخالف ہوجاتا تہا جب یہہ مدرسہ افلاطون سے
فارغ التحصیل ہوکر نکلا تو اتہنیا والون نے اسکو بادشاہ فیلیپس (فیلقوس) پدر

باقی صفحہ ۶۹ مین

پڑہتے ہوئے چلتے تہے اسیوجہ سے اس کے تلامذہ مشائین کے نام سے مشہور ہوئے۔ افلاطون حکیم سقراط کا شاگرد ہے اسکو خود اسکی قوم نے زہر دیکر مار ڈالا۔ اسوجہ سے کہ اس نے اونکو بت پرستی سے منع کیا تہا اس نے علم و حکمت کی تعلیم حکیم فیثاغورس سے پائی بیان کیا جاتا ہے کہ فیثاغورس۔ تالیس حکیم ملطیہ کا شاگرد ہے اور تالیس کو تلمذ ہے لقمان حکیم سے منجملہ حکماء یونان کے دیمقراطیس اور انکشاغورس بہی ہین یہہ لوگ علم حکمت کے علاوہ علم طب مین بہی کامل مہارت رکہتے تہے۔ اسی کے شاگردون مین سے جالینوس بہی تہا جو زمانہ جناب عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام مین گزرا ہے اور اوسکی قبر صقلیہ مین ہے۔ ارسطو نے کتاب ہرمس کی شرح لکہی اور جس کا ترجمہ مصری زبان مین یونانی سے ہوا اس مین اکثر علوم اور حکمت اور طلسمات کے اسرار اور اونکی شرح ہے اور اوسکی کتاب الاسطماخیس مین اہل اقالیم سبعہ کی عبادات کا حال لکہا ہے کہ یہہ لوگ کواکب سیّارہ کی پرستش

(بقیہ نوٹ صفحہ ٦٨)۔ اسکندر کے پاس اپنا سفیر کرکے بہیجا اس نے حق سفارت خوب ادا کیا جب وہان سے ایکمدت کے بعد مراجعت کرکے شہر اثنیا مین آیا تو مدرسہ افلاطون مین معلّم اکسینوقراط کو درس دیتے ہوئے دیکہہ کر خود درس و تدریس و تعلیم مین مشغول ہوگیا اور برخلاف مذہب افلاطون ایک جدید مذہب ایجاد کیا جس سے جمیع علوم اور بالخصوص علم فلسفہ اور سیاست مین اسکی بہت بڑی شہرت ہوگئی بعد چندے بادشاہ فیلیبس نے اسکو شہر مقدونیہ مین اپنے لڑکے اسکندر کے تعلیم کے غرض سے طلب کرلیا اسکندر کی عمر اسوقت مین چودہ[١٤] برس کی تہی یہہ آٹہہ برس تک اسکندر کو تعلیم دیکر پہر شہر اثنیا مین چلا آیا اور تیرہ برس تک لوگون کو تعلیم دیتا رہا۔ سُبنلہ کے کسی کاہن نے اسکو کفر و الحاد سے متہم کیا یہہ بخوف جان اثنیا چہوڑ کر بہاگ نکلا جزیرہ اغریبوس جاتے ہوئے بالقصد یا اتفاقاً دریا مین ڈوب کر مر گیا۔ بعضے کہتے ہین کہ ارسطو عارضہ قولنج مین (٣)
مرا۔ واللہ اعلم۔ تاریخ فلاسفہ۔

کرتے ہین فلان اقلیم والے فلان ستارہ کی پرستش کرتے ہین الی غیر ذالک اور کتاب الاستماطیس مین شہرون اور قلعات کے فتح کرنے کی تدابیر بذریعہ طلسمات تحریر کیگئی ہین اوس مین پانی برسانے۔ پانی کھینچنے کی طلسمات بہی مذکور ہین اور کتاب اشطرطیس مین منازل قمری کا بیان ہے علاوہ ان کے اونکی تصانیف سے اور کتابین بہی ہین جنمین اوس نے فرداً فرداً اعضاء حیوانات اور احجار و اشجار و حشایش کے منافع اور خواص لکھے ہین۔

الغرض اسکندر فارس پر قابض ہونے کے بعد بلاد ہند کیطرف بڑہا اور اوس کے اکثر حصّہ پر قبضہ کرلیا اوس کے بادشاہ فور کو شکست پر شکست دیکر متعدد لڑائیون کے بعد گرفتار کرلیا۔ چین سندھ کے ملوک اس کے مطیع ہوگئے افریقہ۔ مغرب۔ افرنجہ (فرانس) صقالبہ۔ سودان۔ بلاد خراسان۔ ترک کے ملوک اسکو سالانہ خراج اور نذرانہ بہیجتے تہے۔ غالباً تمام ملوک عالم اس کے مطیع تہے بابل مین اسکا انتقال ہوا جب کہ اسکی عمر کے بیالیس ۴۲ مرحلے طے ہو چکے تہے اور بارہوان سال اسکی حکومت کا تہا سات برس قبل قتل دارا اور پانچ برس اوسکے بعد۔ بعضے کہتے ہین کہ یہہ مسموم مرا ہے اسکے عامل نے جو تقدونیہ مین رہتا تہا اسکو زہر دیکر مار ڈالا وجہ یہہ بیان کرتے ہین کہ اسکی ماں نے اسکندر سے اسکی کچھہ شکایت کی تہی اور اسکندر نے اوس سے اسکی سزا دہی کا وعدہ کیا تہا۔ واللہ اعلم۔

حکومت بطالسہ طبری کہتا ہے کہ اسکندر کے بعد جب اوس کے لڑکے اسکندروس کو تخت نشین کیا تو اوس نے سلطنت اور شاہی ترک کر کے فقیرانہ زندگی اختیار کرلی اسیوجہ سے شاہی خاندان کا ایک دوسرا شخص لوغوس نامی تخت حکومت پر بیٹھایا گیا اور وہ بطلیموس کے لقب سے ملقب ہوا مسعودی

کہتا ہے کہ اسکندر کے بعد ہر بادشاہ بطلیموس کے لقب سے ملقب ہوتا تھا۔ یہہ لوگ شہر مقدونیہ کے رہنے والے تھے لیکن انہوں نے اپنا دار السلطنت اسکندریہ کو بنا رکھا تھا۔ انمیں تین سو برس کے اندر چودہ ملوک نے حکومت کی۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اسکندر کے حالت حیات ہی مین اوس کے چار امرا ممالک بعیدہ و قریبہ پر حکمرانی کر رہے تھے۔ چنانچہ بطلیموس فلیاوا اسکندریہ مصر مغرب پر اور فیلقوس مقدونیہ اور جو اس سے ملے ہوئے ممالک روم تھے اونپر (یہہ وہی شخص ہے جنس کے نسبت یہہ مشہور ہے کہ اسنے اسکندر کو زہر دیا تھا) اور دمطرس شام پر اور سلقنوس فارس و مشرق مین حکمرانی کر رہا تھا۔ جب اسکندر مر گیا تو انہین چارون نے اپنے مفتوحات اور مفوضہ صوبون کو اپنا بنا لیا۔

ہروشیوش کہتا ہے کہ اسکندر کے بعد اوسکا سپہ سالار بطلیموس بن لاوی حکمران ہوا اور اسکندریہ کو اوس نے اپنا دار السلطنت مقرر کیا۔ کلمش بن اسکندر معہ اپنی مان روشنک بنت دارا اور لیناداہ مادر اسکندر کے فمشاندر والی انطاکیہ کے پاس چلا گیا والی انطاکیہ نے ان سبھون کو قتل کر ڈالا اور غریقیون نے بطلیموس کی حکومت کی مخالفت کی بطلیموس نے سبھون کو لڑکر اپنا مطیع بنا لیا بعد ازان فلسطین کیطرف بڑھا یہود کو شکست دیکر اون مین سے بعض کو قتل کیا۔ بعض کو قید کر لیا اور اونکے سرداروںکو فلسطین سے مصر مین جلا وطن کر لایا۔ چالیس برس اسکی حکومت رہی اسکا نام شنوشش بن لاغوش ہے۔ اس کے بعد اسکا لڑکا فلدیفیش (فیلو قوس) حاکم ہوا اس نے یہودی قیدیون کو مصر سے آزاد کر دیا۔ بیت المقدس کے ظروف واپس کر دیئے بلکہ ظروف طلائی اپنے طرف

اور دیئے ستر احبار (علماء) یہود کو جمع کرکے توریت کا عبرانی زبان سے زبان رومی اور لاطینی مین ترجمہ کرایا اس نے اڑتیس ۳۸ برس حکومت کی بعد اسکے انطرئیس (اوراخطیس) حکمران ہوا یہہ نہایت صلح پسند امن دوست تہا اس نے اہل افریقہ سے صلح کرلی اس کے زمانہ مین رومہ کے سپہ لار نے غریقیون پر حملہ کیا اور وہ فائدہ مین رہے چہبیس ۲۶ برس حکومت کرکے یہہ ہلاک ہوگیا پہر اسکا بہائی فلوذباذی (فیلو نطول) صدر آرائے حکومت اسپر رومہ کے سپہ لار نے چڑہائی کی اس نے سپہ لار رومہ کو ہزیمت دی اور نہایت بیرحمی سے اوسکی فوج کو مارتا ہوا رومہ تک پہونچا دیا بعد ازان اس نے یہود پر حملہ کیا اور شام کو اون سے چہین کر اپنے طرف سے شام کا حاکم مقرر کیا۔ اثنا لڑائی مین اور بعد اوس کے بہی یہود یون پر نہایت سختی کا برتاؤ جاری رکہا بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے تقریباً ساٹہہ ۶۰ ہزار یہود کو قتل کرڈالا ستره ۱۷ برس اسکی حکومت رہی بعدہٗ اسکا لڑکا ایفانش (افنیقوس) بادشاہ ہوا اوسی کے عہدِ حکومت مین اہلِ رومہ اور اہلِ افریقہ مین نزاع پیدا ہوئی جو تقریباً بیس برس تک قائم رہی اور اہلِ رومہ نے صقلیہ کو فتح کرلیا اوسکا سپہ لار افریقہ تک بڑہ گیا اور قرطاجنہ کو بہی فتح کرلیا جیسا کہ ہم اون کے اخبار مین بیان کرینگے۔ اس نے چوبیس برس حکمرانی کی یہہ علم الافلاک اور نجوم خوب جانتا تہا کتاب مجسطی اسکی ہے زاہد صایم تہا۔ اسٹہہ ۶۸ برس کی عمر پائی اسکے بعد اسکا لڑکا قلوماطر تختِ حکومت پر بیٹہا اسکے زمانہ مین غریقیون نے رومہ پر چڑہائی کی غریقیون کے ساتہہ اس حملہ مین والی سقدونیہ۔ اہلِ ارمینیہ۔ عراق والے اور بادشاہ نوبیہ بہی شریک تہا لیکن رومانیون نے اِن سبہونکو ہزیمت دیکر والی سقدونیہ کو

گرفتار کرلیا۔ فلو ماطر بطلیموس اپنے ۳۵ سنہ جلوس مین ہلاک ہو گیا بعدہ ایرپاطش تخت نشین ہوا اس کے زمانہ مین اہل روسہ کی حکومت قوی ہو گئی اونہون نے اندلس پر چڑھائی کی۔ دریا کو عبور کرکے افریقہ پر چڑھ گئے اوس کے بادشاہ اشدریال کو مار ڈالا اوس کے شہر کو ویران کردیا بعد اسکے کہ نوسو برس اوس کے تعمیر کو ہوچکے تھے جیسا کہ ہم اون کے اخبار مین بیان کرین گے۔ پھر اہل روسہ نے غریقیون پر حملہ کرکے اونکی حکومت چہین لی اون کے سب سے بڑے شہر قرلنطہ کو لیلیا اس بطلیموس کی ستائیس برس حکومت رہی اس کے بعد شوطار (سوطیرا) بن ایرپاطش سترہ برس حکمران رہا بعدہ اسکا بہائی اسکندر دس برس پھر اسکا لڑکا دیونشیش ایک سو تینس برس تک حکمرانی کرتا رہا اسکے زمانہ مین روما نیون نے بیت المقدس پر حملہ کیا یہود پر خراج مقرر کیا اور قیصر بولش نے معہ اپنے سپہ سالاران فوج کے افرنجہ پر اور اوسکے لمیاش سپہ سالار نے فارس پر چڑھائی کی اور سب پر غالب رہے انطاکیہ اور اوس کے بلاد کو لیلیا اس زمانہ مین ترکون نے خروج کرکے مقدونیہ پر دہاوا کیا لیکن رومانیون کے سپہ سالار مشرق ہامس نے اونکو لوٹا دیا اس کے بعد دیونشیش مر گیا اور بجائے اوس کے اوسکی لڑکی کلابطرہ (قیلولنطورا) دو برس حکمران رہی بروایت ہروشیوش تقریباً پانچہزار برس یا اس سے کچھ زاید بدو خلقت اور سات سو برس بناء رومہ کے بعد اسکا زمانہ حکومت ہوا ہے اسی کے عہدِ سلطنت مین قیصر بولش نے رومہ پر قبضہ کرکے رومانیون کی حکومت کا خاتمہ کیا ہے اور یہہ واقعہ اوسوقت ہوا ہے جبکہ قیصر

جنگ افرنج (فرانس) سے واپس آیاہے بعد ازان قیصر نے مشرق کا
رخ کیا بادشاہ ارمینیہ مباکش برسر مقابلہ آیا لیکن قیصر سے شکست کہا کر
بغرض امداد ملکہ مصر کے پاس بہاگ گیا۔ مصر کی ملکہ اندلون یہی کلابطرہ
تہی اس نے بادشاہ ارمینیہ کو بجاے مدد پونہچانے یا پناہ دینے کے اوسکا
سر کاٹ کر اپنا رسوخ بڑہانے کو قیصر کے پاس بہیجدیا لیکن اس سے
ملکہ کلابطرہ کو کچہ بہی فائدہ نہ حاصل ہوا قیصر نے اسپر بہی حملہ
کرکے مصر و اسکندریہ اس سے چہین لیا یہی یونان کی آخری بطلیموسہ
ہے اسیوقت سے یونانیون کی حکومت جاتی رہی اور قیصر اونکیطرف
سے مصر اور اسکندریہ اور بیت المقدس کا حکمران ہوگیا۔
بیہقی نے تحریر کیا ہے کہ ملکہ کلابطرہ نے لاطینیون پر حملہ کرکے
اونکو مغلوب کیا تہا اوسکا ارادہ اندلس تک جانیکا تہا لیکن رستہ
مین پہاڑ حائل ہونے کی وجہ سے رُک رہی بعد چندے بحیلہ و فریب
اندلس گئے اور اوسکو بہی فتح کر لیا اسکی ہلاکت اوغسطش بولش ثانی
قیصر کے ہاتہہ سے واقع ہوئی۔ اور ایسا ہی مسعودی نے ذکر کیا ہے
اور یہہ بہی لکھا ہے کہ اس نے بائیس برس حکمرانی کی اس کا شوہر
انطونیوش (مطرینوس) حکومت مقدونیہ اور مصر مین اسکا سہیم تہا۔
جب اوغسطش قیصر نے حملہ کیا اور اسکا شوہر انطونیوش لڑائی مین
مارا گیا تو قیصر اوغسطش نے بعد فتحیابی کے بجبر اوس سے عقد کرنا چاہا
اسوجہ سے کہ یہہ بقیہ حکماء یونان تہی لیکن ملکہ کلابطرہ نے اس کو
ناپسند کرکے اپنے اور اوسکے مارنے کی یہہ تدبیر [1] نکالی کہ ایک اراستہ باغ مین

[1] یہہ واقعہ عجیب و غریب ہے شاید اسیوجہ سے علامہ مورخ نے اسکو اپنی تحقیقات مین شامل نہین کیا۔

ایک زہریلا سانپ پکڑ کے شہ نشین کے گلدستہ مین رکھہ دیا اور جب قیصر کے آنے کا وقت ہوا تو اوس نے خود گلدستہ کو اوٹہا کر سونگھہ لیا جس سے وہ جیون کی تیون بیٹھی رہی جب قیصر آیا اور وہ اس واقعہ عجیب سے آگاہ نہ تہا اوس نے بہی گلدستہ کو اوٹہا کر جیسا ہی سونگھنا چاہا سانپ نے اوسکو بہی کاٹ لیا۔ اسی حیلہ سے ان دونون کا خاتمہ ہوگیا مگر ملکہ کے خاتمہ سے یونان کی حکومت کا بہی خاتمہ ہو گیا اور اون کے علوم بہی ناپدید ہو گئے لیکن قدرے قلیل کتابین اون کے کتب خانون مین باقی رہگئین[۱] تہین جنکو خلیفہ مامون الرشید نے قبرس سے منگوا کر عربی مین ترجمہ کروایا

ابن عمید نے ملوک مصر و اسکندریہ بعد اسکندر کے چودہ نفر قرار دیا ہے جنکی آخری حکمران ملکہ کلابطرہ ہے یہہ سب بطلیموس کہلاتے تہے جیسا کہ مسعودی نے کہا ہے لیکن اس نے اسکندر کے بعد کے ملوک مشرق اور شام اور مقدونیہ کا کچہہ ذکر نہین کیا جنہون نے اسکندر کے بعد ملک کو تقسیم کر لیا تہا ہان یونانیون مین سے بادشاہ انطاکیہ کا کچہہ تذکرہ آگیا ہے۔ اوس نے ملوک مصر کے اسمار بہی لکہے ہین اگرچہ اون کی تعداد مین سخت اختلاف ہے مگر اس امر پر سبہون نے اتفاق کر لیا ہے کہ ہر ایک اونمین کا بطلیموس کہلاتا تہا۔ بطلیموس اوّل اسکندر کا بہائی یا غلام تہا اوسکا نام فلافاذا فسدیا ارندواس یا لوغس یا فیلس تہا۔ کسی نے اسکا زمانہ حکومت سات برس اور بعض نے چالیس برس تحریر کیا ہے۔ ابن عمید کہتا ہے کہ اسیکے زمانہ مین سلقیوس (میرا خیال یہہ ہے کہ یہی بادشاہ مشرق ہے) نے تمامہ حلب قنسرین

---

[۱] کاش یہہ بقیہ علوم بہی نذر رس ہو جاتے تاکہ دین اسلام انکی آمیزش سے پاک وصاف رہتا۔

سلوقیہ۔ لاذقیہ آباد کیا تہا اور قدس شریف مین شمعان بن حونیا اور بعد
اوس کے اوسکا بہائی عازر کاہن اعظم تہا اس کے حکومت کے نوین سال
انطوخوس بادشاہ انطاکیہ نے یہود پر حملہ کیا تہا اور گیارہوین سال حکومت
مین روم سے لڑائی ہوئی جسمین اوسکا لڑکا اقفافش بطور ضمانت لیلیا گیا تہا
اور ۱۳ سنہ جلوس مین انطوخوس کا عقد ملکہ کلابطرہ بنت لوغش سے ہوا
اور لوغش نے بلاد مقدس کو اوس کے مہر مین لیلیا اونیسوین سال جلوس
مین اہل فارس اور مشرق نے اپنے اپنے بادشاہون کو تخت سے اوتار کر
مار ڈالا اور اون کے لڑکون کو تخت پر بیٹہایا تہا اس کے بعد لوغش
مرگیا۔ پہر ابن عمید کہتا ہے کہ یونان کے ایک سو اکتیس برس کے بعد بطلیموس
اسکندروس بادشاہ ہوا اسکا لقب "غالب الثور" تہا اس نے مصر اور
اسکندریہ اور بلاد غربیہ پر اکتیس برس حکمرانی کی اسکو فیلادلفوس یعنی
محب برادر بہی کہتے تہے اسی نے بہتر (۷۲) علماء یہود کو جمع کرکے توریت
اور کتب انبیاء علیہم السلام کا عبرانی سے یونانی مین ترجمہ کرایا ان علماء
مین شمعان (جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے) اور عازر بہی تہے جسکو انطوخس
نے اس بناء پر قتل کیا کہ انہون نے بت پرستی سے اوسکو منع کیا تہا۔

"اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ تلمائی بطلیموس تہا اور یہہ ملوک
مقدونیہ سے ہے جسنے مصر پر بہی حکمرانی کی ہے کیونکہ ابن کریون نے
لکہا ہے کہ اسی زمانہ مین تلمائی نے جو اہل مقدونیہ سے تہا مصر پر قبضہ کیا
یہہ علم دوست تہا اس نے یہود کے ستر (۷۰) علماء جمع کرکے توریت اور کتب
انبیاء علیہم السلام کا ترجمہ عبرانی سے یونانی زبان مین کرایا اس کے زمانہ
مین صادوق کاہن تہے" اور اس نے پینتالیس (۴۵) برس حکمرانی کی اسکے بعد
[redacted]

بطلیموس ارنبا حاکم ہوا بعضے اسکا نام رغادی اور بعضے راکب الانہر
بتاتے ہین اس نے چوبیس یا ستائیس برس حکومت کی یہہ وہی ہے جس نے
اسکندریہ مین گہوڑ دوڑ کا میدان بنوایا تہا جو زمانہ زینون قیصر مین
جلایا گیا۔ اس کے بعد بطلیموس محب برادر حکمران ہوا بعضے اسکا نام اوشنطش
اور بعضے فیلادلفس بتاتے ہین اسکا زمانہ حکومت سولہ برس رہا اسکے
زمانہ مین اخنیمم کاہن تہا پہر بطلیموس الصائغ پانچ برس حکمران رہا اسکے
بعد بطلیموس محب پدر ہوا اسکا نام کلافاطر بتایا جاتا ہے اس نے سترہ
برس حکومت کی یہود سے جزیہ لیا اس کے بعد بطلیموس مظفر یا بطلیموس
غالب یا محب مادر بیس برس بادشاہت کرتا رہا اسکی حکومت کے اونیسوین
سال متتیا بن یوحنا بن شمعون کاہن اعظم نے بنی یوناداب کنسل ہارون
علیہ السلام سے خروج کیا۔ انطیخوس بادشاہ انطاکیہ نے اپنے لڑکے غایش کو
فوج کے ہمراہ قدس شریف پر حملہ کرنے کو بہیجا اس نے اوسپر قبضہ حاصل
کرنے مین حیلہ سے کام لیا عازر کاہن کو قتل اور بنی اسرائیل کو بت پرستی پر
مجبور کیا متتیا بن یوحنا ایک جماعت یہود کی لیکر پہاڑون مین چلا گیا
اور جب لشکر یونان نکلا تو وہ قدس شریف مین واپس آیا جیسا کہ
ہمنے بنی حشمنائی کے حالات مین تحریر کیا ہے۔ بطلیموس محب مادر کے
بعد بطلیموس محب پدر چہبیس برس حکمران رہا اس کے زمانہ مین قدس
مین یہودا بن متتیا اور بعد اوس کے یوناداب بعدہ اوسکا بہائی
شمعون بعد ازان ہرقانوس گزرے جسکا نام یوحنان ہے یہی پہلا وہ شخص
ہے جو بنی حشمنائی مین بادشاہ کے لقب سے مشہور ہوا اس نے اپنے
لڑکے یوحنا کو قید و نوس سپہ سالار انطیخوس سے لڑنے کو بہیجا یوحنا نے

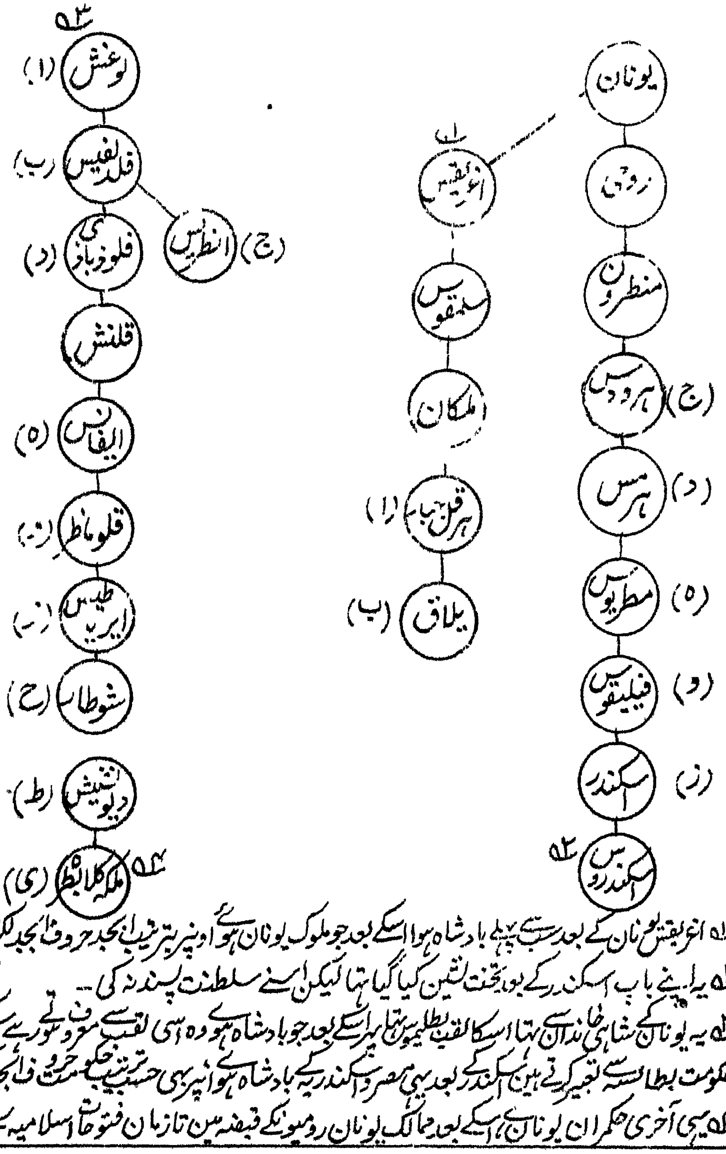
اوسکو شکست دی اور یہود کا جزیہ دینا موقوف کردیا جو وہ بادشاہ
سوریہ کو زمانہ فیلاقوس بادشاہ مشرق سے دیتے چلے آرہے تھے بطلیموس
محب مادر کے بعد بطلیموس ارغادی ہوا اس نے بیس برس حکومت کی
اس کے زمانہ مین انطیخوس نے ازسر نو انطاکیہ آباد کیا اور اپنے نام
سے اوسکو موسوم کیا۔ ہرقانوس اور اوس کے تینون لڑکے قدس مین
حکمران ہوئے۔ شہر سامرہ سبسطیہ ویران کیا گیا۔ انطیخوس نے
قدس شریف پر حملہ کیا اس کے بعد بطلیموس مخلص یا مقروطون حاکم
ہوا اس نے اٹھارہ یا بیس برس بادشاہت کی اسکے زمانہ مین سکندر
تملائی بن ہرقانوس ساتوان بادشاہ بنی حشمنائی کا قدس شریف مین تھا
اور اسوقت یہود کے تین فرقے تھے بطلیموس مخلص کے بعد بطلیموس محب
مادر یا اسکندروس یا قیققس یا اسکندر یا ابن المخلص دس برس
حکمران رہا اس کے زمانہ مین ملکہ اسکندرہ قدس شریف مین تھی
اور مملکت سوریہ کا دو سو سترہ برس کے بعد اسکے ہاتھون خاتمہ ہوا
اس کے بعد بطلیموس قیناس یا ایزلیس یا منفی آٹھ برس یا ۲۳ تئیس برس
یا ۱۹ اٹھارہ برس حاکم رہا منفی اسکو اسوجہ سے کہتے ہین کہ ملکہ کلوبطرہ نے
اسکو ملک سے نکالدیا تھا بعضے مورخ اسکو بطالسہ مین نہین شمار کرتے
اسکے بعد بطلیموس لوناشیش ۲۱ اکیس برس یا ۳۱ اکتیس یا ۳۰ تیس علی اختلاف
الاقوال تخت حکومت پر رونق افروز رہا اسکے زمانہ مین ارستبلوس اور
اوسکا بھائی ہرقانوس قدس شریف مین تھا بعد ازان ملکہ کلابطرہ
بنت دیوناشیش سریر آرا ہوئی اسکا دور حکومت ۳۰ تیس یا ۲۳ تئیس برس
رہا۔ بڑی حکیمہ فیلسوفہ تھی اسکے ۳ سنہ جلوس مین خلیج اسکندریہ درست

کیا گیا اور اسکندریہ مین ہیکل زحل اور خمیم مین ایک مقیاس اور دوسرا
شہر الفنتا مین بنایا گیا اور سکہ جلوس مین اغانیوس اول قیاصرہ روم
کے تخت حکومت پر بیٹھا چار برس اسکی حکومت رہی بعدہ بولیوش تین برس
تک حاکم رہا پھر اغسطش بن مولوخبس صدر آرا ہوا اس نے اطراف و
وجوانب کے ممالک پر قبضہ کر لیا جب اسکی ملک گیری کی خبر ملکہ کلابطرہ کو
ہوئی تو اوس نے اپنے بلاد کے بچانے کی فکر کی نیل کے شرقی جانب غرمار
سے نوبہ تک ایک دیوار اور دوسری دیوار اسکندریہ سے نوبہ تک
نیل کے غربی جانب کھنچوائی تھی اسوقت حائط العجوز کے نام سے معروف
ہے ۔ اوغسطش قیصر نے اپنے سپہ سالار انطریوس کو مصر پر حملہ کرنیکو
بھیجا اس کے ہمراہ متر داب بادشاہ ارمن بھی تھا ۔ ملکہ کلابطرہ نے
اوس سے دغابازی کی چالاکی سے اوسکے ساتھ عقد کرنے کا اقرار کیا
جب اسکی اطلاع اوس کے رفیق متر داب کو ہوئی تو اوس نے انطریوس
کو قتل کرکے ملکہ کلابطرہ سے خود عقد کر لیا اور اوغسطش قیصر سے باغی
ہو گیا اوغسطش قیصر نے اوسپر فوج کشی کی مصر کو فتح کر لیا ملکہ کلابطرہ
اور اوس کے لڑکے اور شوہر کو قتل کر ڈالا ۔ بعضے کہتے ہین کہ ملکہ کلابطرہ
نے اوغسطش کے لیے اپنی مجلس مین زہر رکھہ چھوڑا تھا جس سے اوغسطش
کی ہلاکت ہوئی ۔ واللہ اعلم ۔

ملکہ کلابطرہ کے ہلاک ہوتے ہی مصر و اسکندریہ و مغرب سے
یونان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اور یہہ ممالک تا زمان فتوحات
اسلامیہ ۔ رومیون کے قبضہ مین رہے انتہی کلام ابن العمید ۔
(ابن عمید کا کلام ختم ہوا) اس نے جو اختلافات نقل کئے ہین وہ

مورخین سعید بن بطریق - یوحنا فم الذہب منجی - ابن الراہب -
الوفانیوس وغیرہم کی روایات ہین بظاہر یہہ لوگ مورخین نصارے
سے ہین - والبقاء للہ الواحد القہار سبحانہ لا الہ غیرہ ولا معبود سواہ -

شجرہ ملوک یونان — شجرہ ملوک بطالسہ



۵۱ اغریقیس یونان کے بعد سب سے پہلے بادشاہ ہوا اسکے بعد جو ملوک یونان ہوئے اونپر بترتیب ابجد حروف ابجد لکھے ہوے ہین
۵۲ یہ اپنے باپ اسکندر کے بعد تخت نشین کیا گیا تہا لیکن اسنے سلطنت پسند نہ کی۔
۵۳ یہ یونان کے شاہی خاندان سے تہا اسکا لقب بطلیموس تہا پہر اسکے بعد جو بادشاہ ہوے وہ اسی لقب سے معروف ہوتے ہوئے انکی عہد حکومت کو حکومت بطالسہ سے تعبیر کرتے ہین اسکندر کے بعد یہی مصر و اسکندریہ کے بادشاہ ہوئے انپر بہی حسب ترتیب حکومت حروف ابجد لکھے ہوے ہین
۵۴ یہی آخری حکمران یونان ہے اسکے بعد ممالک یونان رومیوں کے قبضہ مین تا زمان فتوحات اسلامیہ رہے -

لاطینی یعنی کیتیم معروف بہ روم

یہہ گروہ عالم کے مشہور ترین گروہون سے ہے بخیال ہر وشیوش یہہ غریقیون کا دوسرا فرقہ ہے اور یہہ دونون نسبًا یونان ہین مجتمع ہوتے ہین اور بخیال بیہقی یہہ غریقیون کا تیسرا گروہ ہے اور یہہ تینون نسبًا یونان بن علجان بن یافث مین شریک ہین اور روم کے نام سے یہہ کل فرقے موسوم ہوتے ہین کیونکہ انمین رومیون ہی کی بڑی سلطنت ہوئی ہے۔

ان لاطینیون کا ملک خلیج قسطنطنیہ کے غربی جانب بلاد افرنجہ تک مابین بحر محیط اور بحر رومی پہیلا ہوا تہا۔ ہر وشیوش کہتا ہے کہ لاطینیون مین سب سے پہلے جس نے حکومت کی وہ فنش بن شطرنش بن ایوب تہا یہہ زمانۂ بنی اسرائیل مین گزرا ہے اسکے بعد اسکا لڑکا بریاشش اور اوسکی آیندہ اولاد حکومت کرتی رہی انہین مین سے کرملنش بن مرشیہ بن شیبین بن مزکہہ ہے جس نے زبان لاطینی کی بناڈالی اور اوسکے حروف کی ترتیب و تالیف کی یہہ یوائیر بن کلعاد (حکام بنی اسرائیل) کے زمانۂ حکومت مین بعد چار ہزار پچاس برس سنہ دنیاوی کے ہوا ہے

لاطینیون اور اغریقیون مین ہمیشہ ان بن رہی دونون ایک دوسرے کی تخریب کی کوشش کرتے رہے۔ غریقیون ہی کے ہاتہون طروبہ لاطینیون کا دار السلطنت چار ہزار ایک سو بیس برس سنہ دنیاوی زمانہ عبدون (ملوک بنی اسرائیل) مین ویران ہوا ان دنون ان کا بادشاہ اناش (بریامش بن فنش بن شطرنش کے اولاد سے) تہا اسکے (۵)

بعد اسکا لڑکا اشتکانیش حاکم ہوا اس نے شہر البا آباد کیا بعد اس کے ملک اسیکے خاندان مین رہا اسیکے اولاد سے برقاش زمانہ انقراض حکومت ملوک کسد انیین مین تہا او سوقت ملوک بنی اسرائیل مین سے عزیاہ بن امصیا حکومت کر رہا تہا۔ برقاش کو حکومت کی کرسی مازنیون اور سریانیون کے باہمی اختلاف کیوجہ سے نصیب ہوئی تہی اس کے بعد اسکا لڑکا رومُلس اور املش یکے بعد دیگرے حاکم ہوئے یہہ وہی ہین جنہون نے ۳۰۵۰ھ دنیاوی زمانہ حکومت حزقیا بن احاز بادشاہ بنی اسرائیل مین شہر طرویہ کے چارسو برس ویران ہولنے کے بعد رومہ کو آباد کیا۔ شہر رومہ دنیا بہر کے شہرون مین بڑا اور عظیم الشان اور مشہور سمجہا جاتا تہا اسکا طول شمال سے جنوب تک بیس میل عرض بارہ میل کا تہا اور شہر پناہ کی دیوارین اڑتالیس ذراع بلند دس ذراع عریض تہین یہی شہر لاطینون اور اوہنین مین سے قیاصرہ کا دار السلطنت تا ظہور اسلام رہا۔ اور یہی اوس کے حاکم رہے۔ پہر ان مین رومُلس اور املش اور اوس کے دو چار پشتون کے بعد شخصی حکومت کا نام ونشان اوڑا دیا گیا جمہوری حکومت کی بناڈالی گئی ہر وشیوش لکھتا ہے کہ ستر وزرا سلطنت کا کاروبار دیکہتے تہے اور اسکو وہ عنشلش (یعنی جلسہ وزرا) کہتے تہے سات سو برس تک اسیطرح حکومت کا سلسلہ جاری رہا تا آنکہ قیصر یولش بن غایش اول ملوک قیاصرہ ان پر غالب آیا جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے۔

یہہ گروہ اپنے زمانہ ترقی مین ہمیشہ ملوک سرحدی سے لڑتا بہڑتا رہا چنانچہ پہلے یونانیون سے لڑا پہر فارس سے صف آرا ہوا اور

شام و مصر پر غالب آیا پھر جزیرہ اندلس بعد ازان صقلیہ پر قبضہ حاصل کیا
اس کے بعد افریقہ کے طرف بڑہے اور اوسپر بھی قابض ہوکر شہر قرطاجنہ
کو ویران کرڈالا۔ اہل افریقہ نے دوسرے طرف سے عبور کرکے رومہ کا
محاصرہ کیا تقریباً بیس برس تک فتنہ و فساد کی آگ مشتعل رہی۔

بعض علماء اخبار کا یہہ خیال ہے کہ روم۔ عیصو بن اسحاق علیہ السلام
کی اولاد ہین ابن کریون کہتا ہے کہ جس زمانہ مین جناب یوسف صدیق
علیہ السلام اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کے تابوت دفن کرنے کیلئے
مقام خلیل مین لئے جارہے تھے عیصو کی اولاد نے اون سے لڑائی
کی لیکن جناب موصوف نے اونکو شکست دیکر اون مین سے صفو ابن
الیفاز بن عیصو کو گرفتار کرکے افریقہ کے طرف جلا وطن کردیا صفو ابن
الیفاز چندے شاہ افریقہ کے پاس رہا جب شاہ افریقہ اغنیاس اور کیتیم
مین مخالفت پیدا ہوئی اور اغنیاس نے اہل افریقہ کو جمع کرکے کیتیم پر
حملہ کیا تو صفو ابن الیفاز کو اپنی شجاعت دکہانیکا بہت بڑا موقع ملگیا۔
اس نے کیتیم کو متعدد شکست دیکر پیچھے ہٹادیا۔ بعد اس کے صفو ابن
الیفاز بہم قومیت کیوجہ سے کیتیم مین آملا۔ اس ملجانے سے کیتیم کا رعب
و داب بڑھ گیا۔ سرحدی ملوک اس سے ڈرنے لگے کیتیم نے اسکی شادی
اپنے ہین کرلی اور اپنا حاکم بنالیا۔ یہہ پہلا شخص ہے جس نے بلاد
اسپانیا مین سب سے پہلے حکومت کی پچپن برس تک حاکم رہا۔ اسکے
بعد ابن کریون نے سو کہ ملوک اسکے اولاد سے شمار کیا ہے جنکا آخری بادشاہ
رو ملس بانی شہر رومہ ہے یہہ داؤد علیہ السلام کے زمانہ مین تہا جناب
موصوف سے ڈر کر شہر رومہ آباد کیا اور اوس مین ہیکل بنوایا اسکے بعد

ابن کریون نے پانچ ملوک کا ذکر کیا ہے پانچوان وہ ہے جس نے کسی شخص کی بیوی سے ناجایز تعلق پیدا کر لیا تہا جب اوس شخص نے دیکہہ لیا تو اوس کی بیوی نے خودکشی کر لی اور اس شخص نے اوسکو ہیکل مین مار ڈالا اس کے بعد اہل رومہ نے شخصی حکومت سے انحراف کر کے جمہوری سلطنت کی بنا ڈالی اور تین سو بیس شیوخ کو ملک کا انتظام سپرد کیا یہی لوگ کاروبار سلطنت دیکہتے رہے اور خوب خوب ترقیان کرتے رہے تا آنکہ قیصر کا زمانہ آیا اس نے اپنے آپ کو بادشاہ کے نام سے موسوم کیا پہر اس کے بعد جو ہوا وہی بادشاہ کہلایا۔ انتہی کلام ابن کریون (ابن کریون کا کلام تمام ہوا)۔

ابن کریون کا یہہ قول ہروشیوس کے خیال کی مخالفت کرتا ہے کیونکہ اوسکا یہہ بیان ہے کہ داؤد علیہ السلام کے زمانہ مین رومہ آباد کیا گیا ہے اور ہروشیوس کہتا ہے کہ حزقیا (چودہوان بادشاہ بنی یہودا) کے زمانہ حکومت مین رومہ کی بنا پڑی۔ ان دونون مدتون مین بہت بڑا تفاوت ہے۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الامر۔

ملوک قیاصرہ (کیتم)

رومہ مین تقریبًا سات سو برس تک زمانہ بناء رومہ یا اوس سے تہوڑے دنون پہلے سے جمہوری حکومت قایم رہی ہر سال وزراء کا انتخاب ہوتا تہا اور جس پہ سالار کا نام قرعہ مین نکلتا تہا وہی اطراف وجوانب کے ملوک پر حملہ کرنے کو جاتا۔ ممالک اجنبیہ کو فتح کرتا تہا یہہ لوگ پہلے یونانی روم کے مطیع تہے جب اسکندر مر گیا اور یونانیون کا کارخانہ درہم وبرہم ہو گیا

تو ان رومیون (لاطینون) کو اہل افریقہ کے مقابلہ مین کامیابی حاصل ہوئی اور انہون نے شہر قرطاجنہ کو ویران کرکے پہر آباد کیا اور اندلس۔ شام۔ ارض حجاز کو لیلیا بیت المقدس کو فتح کرکے اوس کے بادشاہ کو قید کر لیا۔ ان دنون یہود کا بادشاہ ارستبلوس بن اسکندر (آٹھوان بادشاہ بنی حشمنائی) بیت المقدس مین حکومت کر رہا تہا اسکو جلاء وطن کرکے رومہ لیگئے اور اپنے ایک سپہ سالار کو شام کا حاکم مقرر کیا پہر عماس نے اوس سے لڑائی کی اس اثناء مین یولس بن غایش ظاہر ہوا اور اپنے چچازاد بہائی لوجیار بن مدکہ کے ہمراہ اندلس کیطرف گیا افرنج اور جلالقہ سے اسکی لڑائی ہوئی برطانیہ اور اشبونہ پر قبضہ کرکے رومہ کو واپس آیا اور اندلس مین اکتبیان اپنے بہائی کے لڑکے کو چہوڑ آیا جب یہہ رومہ مین آیا اور وزرار کو اسکی راے سے آگاہی ہوئی تو اونہون نے اسکے قتل کی فکر کی۔ اکتبیان یہہ سنکر اندلس سے ایک فوج کثیر لیکر آپہونچا۔ یولش اسکی مدد سے رومہ۔ ارض قسطنطینہ۔ فارس۔ افریقہ۔ اندلس پر قابض ہوگیا اور یہی قیصر کے لقب سے مشہور ہوا پہر اس کے بعد جو بادشاہ ہوا وہی قیصر کہلایا گیا۔

لفظ قیصر معرب ہے لفظ جاشر کا۔ جاشر رومیون کے لغت مین بال کو کہتے ہین اور اوسکو بہی کہتے ہین جو پہاڑ آگیا ہو۔ بعض لوگون کا یہہ خیال ہے کہ قیصر کی مان جسوقت یہہ حمل مین تہا مرگئی تہی اور یہہ اوسکا پیٹ پہاڑ کر نکالا گیا لیکن روایت اول صحیح اور اقرب الی الصواب ہے یہہ فخر کرتا تہا کہ مجہکو کسی عورت نے نہین جنا یہہ ملوک اسکندریہ اور مقدونیہ کے خزاین رومہ مین اوٹہالایا ملوک مشرق وشمال نے اسکی

اطاعت قبول کی شام مین اسکا عامل (گورنر) ہیرودس بن انطفتر تہا۔ اور مصر مین غالیش اسکیطرف سے حکومت کر رہا تہا مسیح علیہ السلام اسی کے زمانہ حکومت سنہ ۴۲ جلوس مین پیدا ہوئے۔ قیصر مذکور چہپن ۵۶ برس حکومت کرکے سات سو پچاس برس بعد بنا ر رومہ کے سنہ ۷۵۰ دنیاوی مین مرگیا۔
انتہی کلام ہروشیوس (ہروشیوس کا کلام ختم ہوا)۔

ابن عمید مورخ نصارے تحریر کرتا ہے کہ ان قیاصرہ کے پہلے رومہ کا انتظام شیوخ کے سپرد تہا وہی کل کاروبار سلطنت دیکہتے تہے انلوگون کی تعداد تین سو بتیس ۳۲۲ تہی ان سبہون نے قسمین کہالی تہین کہ شخصی حکومت کسیکو نہ دینگے ایک اُن مین سے جسکے نام قرعہ نکلتا تہا میر مجلس ہوتا تہا اور اوسکی راے دورایون کے قایم مقام سمجہی جاتی تہی یہی انتظام تا ظہور اغانیوس جاری رہا اس نے چار برس تک رومہ کا انتظام کیا یہی قیصر کے نام سے موسوم ہے کیونکہ اسکی مان اوسوقت مری ہے جبکہ یہہ حالت حمل مین تہا جب یہہ اوسکا پیٹ پہاڑ کر نکالا گیا اور سن شعور کو پہونچا تو شیوخ کی ریاست کا زمانہ ختم ہو گیا اس نے رومہ مین چار برس تک حکومت کی پہر اس کے بعد بولیوس قیصر تین برس حاکم رہا بعد ازان اوغشطش قیصر بن مرنوخش ہوا۔

اوغشطش قیصر رومہ کے میر مجلس کا ایک سپہ سالار تہا جو باجازت اوس کے لشکر لیکر مغرب اور اندلس کے فتح کرنے کو گیا تہا اور جب وہ وہان سے کامیاب ہوکر رومہ واپس آیا تو اوسنے میر مجلس کو معزول کر دیا اور بذاتہ حاکم ہوگیا۔ عوام الناس نے اس رد و بدل مین اوسکی موافقت کی میر مجلس رومہ کا ایک سپہ سالار فقیوس نامی ممالک مشرقیہ مین تہا اوسکو

جب اس واقعہ سے آگاہی ہوئی تو وہ لشکر لیکر رومہ پر چڑھ آیا اوغشطش
قیصر نے اوسکو بہزیمت دیکر قتل کرڈالا اور ممالک مشرقیہ پر قبضہ حاصل کرلیا۔
اسکے بعد ایک لشکر جرار بسرداری اپنے دو سپہ سالاران انطونیوس
اور متراداب بادشاہ ارسن مصر کے فتح کرنے کو بھیجا۔ ان دنون ملکۂ
کلابطرہ یادگار بطالسہ ملوک یونان مصر و اسکندریہ مین حکومت
کررہی تھی اس نے اس نقل وحرکت کی اطلاع پاکر اپنے بلاد کو محفوظ
رکھنے کے غرض سے نیل کے دونون کنارون پر نوبہ سے اسکندریہ تک
غرباً اور فرما تک شرقاً دو دیوارین کھنچوا دین جب انطونیوس مصر کے
میدان مین لڑائی کو آیا تو اوس نے اس سے فریباً عقد کرلیا اس نے
اپنے رفیق متراداب کو قتل کرڈالا اور اوغشطش قیصر سے باغی ہوگیا
اوغشطش قیصر اسکی اس حرکت سے ناراض ہوکر خود ایک فوج لیکر مصر پر
چڑھ آیا انطونیوس کو گرفتار کرکے قتل کرڈالا۔ ملکہ کلابطرہ اور اوس کے
دونون لڑکون شمس و قمر کو بھی مارڈالا مصر و اسکندریہ پر قبضہ کرلیا
یہہ واقعہ اوس کے حکومت کے بارہوین برس واقع ہوا اور اس کے
سنہ ۴۲ جلوس مین مسیح علیہ السلام تین مہینے بعد ولادت یحیٰی علیہ السلام
کے سنہ پانچہزار پانچسو دنیاوی اور بیت المقدس پر ہیرودس کے حکومت
کے بتیسوین سال اور بعضے کہتے ہین کہ اوسکی حکومت کے پینتیسوین سال پیدا
ہوئے لیکن سب اسی امر پر متفق ہین کہ اوغشطش قیصر کے حکومت کے بیالیسوین
برس مسیح علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ اور تواریخ کا سیاق اس امر کا مقتضی
ہے کہ ولادت مسیح علیہ السلام سنہ پانچہزار پانچسو شمسی مبدء عالم مین ہوئی کیونکہ آدم
علیہ السلام سے نوح علیہ السلام تک ایکہزار چھہ سو برس ہوتے ہین اور نوح علیہ السلام

سے طوفان تک چھہ سو برس اور طوفان سے ابراہیم علیہ السلام تک ایکہزار بہتر برس اور
ابراہیم علیہ السلام سے موسیٰ علیہ السلام تک چارسو پچیس برس اور موسیٰ علیہ السلام
سے داؤد علیہ السلام تک سات سو ساٹھہ برس اور داؤد علیہ السلام سے اسکندر
تک سات سو ساٹھہ برس (۷۶۰) اور اسکندر سے ولادت مسیح علیہ السلام تک تین سو اونیس
برس ہوتے ہین ہکذا ذکرابن العمید (ابن عمید نے ایساہی ذکر کیاہے) واما
تواریخ النصارے وفیہانظر (اور یہہ بیشک نصارے کی تواریخ ہے اور اوسمین
نظرہے) اسکے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ قیصر اوغشطش کے زمانہ حکومت سنہ ۴۲
جلوس مین مسیح علیہ السلام پیدا ہوے جسوقت بیت المقدس مین ہیرودس
حکومت کر رہا تہا اور اسکے زمانہ انتقال کو سنہ پانچہزار دوسو دنیاوی مین
لکہتاہے حالانکہ ابن عمید ہی کی تحریر سے معلوم ہوتاہے کہ قیصر اوغشطش کی
حکومت سنہ پانچہزار پانچسو پندرہ دنیاوی مین رہی ہے واللہ اعلم بالحق۔
بہرکیف اسکے بعد طباریش قیصر حکمران ہوا اس کے زمانہ حکومت مین مسیح
علیہ السلام کا ظہور ہوا یہود کی بغاوت شروع ہوئی اللہ جلّ جلالہٗ نے
جناب موصوف کو زمین سے اوٹہالیا۔ حواریون نے دین مسیحی پہیلانے کا بار
اپنے سر لیلیا یہود انکی مخالفت کرنے لگے ہدایت وارشاد سے مانع ہوتے قید کرتے
مارتے تہے۔ بلاطس نبطی جو یہود کا سردار بیت المقدس مین قیصر کیجانب سے تہا
وہ مسیح علیہ السلام کے حالات اور یہود کی بغاوت۔ یوحنا معمد سے مخالفت کے
احوال طباریش قیصر سے بیان کرتا تہا اور اس کے بعد حواریون کی بیچارگی
یہود کی زیادتی اور بیجا ظلم کے واقعات ظاہر کئے اور یہہ بیان کیا کہ یہہ
لوگ حق پر ہین طباریش قیصر نے یہہ سنکر اون لوگون کو یہود کے پنجہ ظلم سے
بچانے کا حکمدیا اور خود اونکے دین اختیار کرنے پر مائل ہوا لیکن اوسکی قوم نے

اس فعل سے روکا۔ اس کے بعد ہیرودس گرفتار کر کے رومہ مین لایا گیا اور
وہان سے جلا وطن کر کے اندلس بہیجدیا گیا یہہ وہین مر گیا اس کے جگہہ پر
اغرباس اسکے بہائی کا لڑکا تخت حکومت پر بٹہایا گیا اور حواریان مسیح علیہ السلام اشاعت
دین کے غرض سے ممالک قریبہ و بعیدہ مین متفرق طور پر چلے گئے لوگون کو
اللہ کی عبادت کی تعلیم دینے لگے اس کے بعد طباریش قیصر نے اغرباس کو
قتل کر ڈالا۔ روم مین حواریون کے متبعین قتل کیے گئے اور طباریش
تیئیس ۲۳ برس حکومت کر کے مر گیا۔ اس نے اپنے زمانہ حکومت مین شہر طبریہ
ملک شام مین آباد کیا جو اس کے نام سے موسوم اور مشتق ہے اس کے بعد
غائنیس قیصر حاکم ہوا ہروشیس لکہتا ہے کہ یہہ طباریش کا بہائی اور قیاصرہ
روم کا چوتہا قیصر تہا یہہ نہایت سخت تند مزاج تہا یہود نے بیت المقدس
مین کچہہ بنانا چاہا تہا اس نے روک دیا۔ ابن عمید لکہتا ہے کہ اس کے زمانہ
مین نصارے پر بہت بہت سختیان ہوئین۔ یعقوب اور اوسکا بہائی یوحنا
حواری مارا گیا۔ پطرس قید کیا گیا پہر قید خانہ سے نکلکر انطاکیہ کیطرف بہاگ گیا
اور وہین قیام پذیر رہا بجاے اس کے دوسرا البطریق مقرر ہوا بعد ازان انطاکیہ
سے سنہ ۲ جلوس غائنیس قیصر مین وہ رومہ مین آیا اور نصرانیت کے پہیلانے
مین کوشش کرتا رہا بعد چندے اتفاق سے شاہی خاندان کی ایک عورت
نصرانی ہو گئی جس سے نصرانیون کو ایک گونہ قوت حاصل ہوئی اسی اثناء
مین اکثر یہودیان شام نے نصرانیان بیت المقدس کو تکالیف اور ایذائین
پہونچائین اندلون انکا اسقف یعقوب بن یوسف خطیب تہا۔ ابن عمید
مسیحی سے نقل کرتا ہے کہ سنہ ۱ جلوس بادشاہ غائنیس مین فیلقس بادشاہ مصر (۵)
نے یہود پر حملہ کیا اور سات برس تک اونکو پریشان کرتا رہا اور پہر اپنی

حکومت کے چوتھے برس اپنے عامل کو لکھہ بہیجا جو مقام سوریہ (یعنی اورشالیم یا بیت المقدس) مین رہتا تہا کہ یہود کی عبادت گاہون مین بُت رکھہ دیئے جائین اس کے بعد اوس کے کسی سپہ سالار نے ایک ناگہانی حملہ سے اوسکی زندگی کا خاتمہ کر دیا بعدہ فلودیش قیصر حکمران ہوا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ یہہ طباریش کا لڑکا ہے اس کے زمانہ حکومت مین تین انجیلین لکہی گئین متی حواری نے اپنی انجیل بیت المقدس مین بزبان عبرانی لکہی ابن عمید کہتا ہے کہ یوحنا نے اس انجیل کا زبان رومہ مین ترجمہ کیا۔ پطرس سردار حواریین نے اپنی انجیل زبان رومہ مین لکہکر اپنے شاگرد مرقس کیطرف اوسکو منسوب کر دیا۔ لوقا حواری نے بہی زبان رومہ مین انجیل لکہی اور اوسکو بعض اکابر روم کے پاس بہیجا اسی زمانہ مین یہودیون مین فتنہ و فساد شروع ہو گیا اونکا بادشاہ اغریاس۔ رومہ مین چلا آیا فلودیش قیصر نے اوس کے مدد کو اپنا لشکر اوسکے ہمراہ کر دیا جنہون نے بیت المقدس مین پہونچکر ایک گروہ کثیر کو قتل کر ڈالا اور بے شمار یہودیون کو گرفتار کر کے انطاکیہ اور رومہ کیطرف بہیجدیا۔ بیت المقدس ویران کر دیا گیا اور اوس کے رہنے والے جلاء وطن کر دیئے گئے اسیوجہ سے ایک زمانہ تک قیاصرہ روم کیطرف سے بیت المقدس مین کوئی عامل نہین مقرر کیا گیا اسی زمانہ سے یہودیون مین متعدد فرقے قائم ہو گئے مگر سب سے بڑے اون مین سات ہین سنہ جلوس فلودیش مین روم کے ایک بطرلوق نے شمعون صفا کے ہاتہہ اصطباغ حاصل کیا اور بیت المقدس مین صلیب نکالنے کے لئے آیا لیکن ناکامی کے ساتہہ رومہ کو واپس ہوا اسی زمانہ مین چودہ برس حکومت کر کے فلودیش قیصر مر گیا بجائے اوس کے اوسکا لڑکا نیرون تخت نشین ہوا ہروشیوش کہتا ہے کہ یہہ چہٹا قیصر ہے

اِسکا فسق و فجور حد سے متجاوز تہا جب اسکو یہہ معلوم ہوا کہ اکثر اہل روما مذہب عیسوی قبول کرتے جاتے ہین تو اس نے غصہ مین آکر انکے قتل عام کا حکم دیدیا اسی زمانہ مین بطرس (حواریون کا سردار) مارا گیا اور بجائے اوس کے اریوکیش بطریق روما مقرر ہوا بطرس۔ روما مین پچیس (۲۵) برس تک بطریق رہا یہہ حواریون کا سردار اور روما کیطرف مسیح کا فرستادہ تہا۔ مرقس انجیلی اسکندریہ مین اوسکی حکومت کے بارہوین برس مارا گیا اسکے قتل کے سات برس پیشتر سے اسکندریہ۔ مصر۔ برقہ ممالک مغرب مین نصرانیت کے موافق ہوا چل رہی تہی بجائے اسکے حنانیا بطریق مقرر کیا گیا یہہ مرقس انجیلی کے بعد اسکندریہ کا پہلا بطریق ہے اس نے اپنی نیابت کے لئے بارہ قسیس منتخب کر رکہا تہا۔ ابن عمید مسیحی سے ناقل ہے کہ نیرون کی حکومت کے دوسرے برس یہودیون کا ملجس قاضی جو روم کیطرف سے تہا معزول کیا گیا اور بجائے اس کے قسطس قاضی مقرر ہوا۔ بوتا (بیت المقدس کے مجاورونکا سردار) مارا گیا اور اسی زمانہ مین قسطس قاضی بہی مر گیا یہودنے نصرانیان بیت المقدس پر دفعتہً حملہ کرکے اون کے اسقف یعقوب بن یوسف نجار کو مار ڈالا اون کے عبادت خانہ کو گرا دیا صلیب کو چہینکر دفن کر دیا تا آنکہ ہلانہ مادر قسطنطین نے اوسکو نکالا جیسا کہ آیندہ ہم بیان کرینگے۔ یعقوب بن یوسف نجار کے قتل کے بعد اوسکا چچا زاد بہائی شمعون بن کنا با عیسائیون کا اسقف ہوا پہر سنہ جلوس نیرون مین یہود نے اڑبہڑ کر نصرانیون کو بیت المقدس سے نکال دیا وہ بیچارے جلاوطن ہو کر اردن کے کنارہ آبسے۔ نیرون نے یہودیون کے سرکوبی اور بیت المقدس کے ویران کرنے کو اپنے سپہ سالار اسباشیانس کو یروشلیم کیطرف روانہ کیا یہود نے بیت المقدس کی قلعہ بندی

کرلی اور اوسکو بچانے کے غرض سے تین طرف جدید قلعہ بنا لئے ۔ لیکن اونکو ان
کوششون نے کچھہ فائدہ نہ پہونچایا اونکی قسمت مین اس سے پہلے ناکامی و
ذلت لکھی جا چکی تہی اسپاشیانس نے یہود کا چارونطرف سے محاصرہ کرکے
اون کے قلعجات کو توڑ کر جلا دیا اور ایک برس تک وہین ٹہیرا رہا ۔ ہروشیوش
کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے بعد ممالک محروسہ نیرون قیصر مین
بغاوت پہیل گئی چنانچہ اہل برطانیہ اسکی اطاعت سے نکل گئے ۔ اہل ارمینہ
اور شام ۔ فارس کے مطیع ہوگئے نیرون نے اپنی بہن کے داماد ویشبشیان بن
توجیہ کو لشکر لیکر باغیون کے سر کرنے کو بہیجا اوس نے انکی بغاوت کی مشتعل آگ کو
فرو کرکے یہودیان شام پر حملہ کیا کیونکہ یہہ بہی قیصری حکومت کے خلاف سر اوٹہائے
ہوئے تہے اثناء محاصرہ بیت المقدس مین نیرون قیصر اپنے لشکریون کے ہاتہہ
مارا گیا جبکہ اسکی حکومت کا چودہوان سال پورا ہوچکا تہا اس نے اوسی زمانہ
بغاوت مین ایک سپہ سالار اندلس اور سرزمین جوف کیطرف بہی بہیجا تہا جو برطانیہ
کو فتح کرکے بعد قتل نیرون قیصر رومہ مین آیا اور رومیون نے اوسکو اپنا حاکم
بنا لیا جب ان واقعات کی اطلاع ویشبشیان کو ہوئی اور اوس کے مشیرون
نے اوسکو رومہ کے طرف واپس ہونیکی رائے دی اور یہودیون کے سردار نے
اسکی بادشاہت کی بشارت دی جو اسکے یہان قید تہا (معلوم ہوتا ہے کہ یہہ یوسف
بن کریون ہے جسکا ذکر اس سے پیشتر ہوچکا ہے) تب ویشبشیان اپنے لڑکے
طیطش کو بیت المقدس کے محاصرہ پر چہوڑ کر رومہ چلا آیا طیطش نے بیت المقدس کو
فتح کرکے مسجد اقصی کو مسمار اور اوسکی عمارات کو منہدم کر دیا جیسا کہ اس سے پیشتر
بیان کیا گیا ہے ۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ اس واقعہ مین لاکہون یہود مارے گئے
اور اسیقدر بحالت محاصرہ بہوکون مر گئے ۔ نوے ہزار کے قریب غلام بنا کر

فروخت کئے گئے اور تقریباً ایک لاکھہ یہودی رومہ مین اس غرض لاکر باقی رکھے گئے
کہ رومی اطفال بحالت تعلیم فنون جنگ اونپر اپنا ہاتھہ صاف کرتے تھے - یہود کا
یہہ جلوہ کبرے تھا یہہ واقعہ ایکہزار ایک سو ساٹھہ برس بعد بناء بیت المقدس
سنہ پانچہزار دو سو تیس دنیاوی مین آٹھہ سو بیس برس بعد بناء رومہ وقوع ہوا
یشبتیان نے رومہ مین پہونچکر اوس سپہ لار کو تخت سلطنت سے
اوتار کر فرش مذلت پر بٹھا دیا جو اس کے آنے سے پہلے - بعد قتل نیرون قیصر
تخت حکومت پر بیٹھہ گیا تھا اسیوقت سے یونس قیصر کے خاندان سے بعد
ایکسو سولہ برس کے حکومت وسلطنت کا سلسلہ جاتا رہا اور جمیع ممالک روم کا
یشبشیان مستقل حکمران ہوگیا اور اپنے کو قیصر ہی کے لقب سے ملقب کہا -
انتہیٰ کلام ہروشیلوش (ہروشیلوش کا کلام ختم ہوا) -
ابن عمید روایت کرتاہے کہ اسباشیالس کو جبکہ وہ قدس شریف کا محاصرہ
کئے ہوئے تھا نیرون کے قتل کی خبر پہونچی اور یوسف بن کریون کاہن طبریہ
نے اوسکو قیصر ہونے کی بشارت دی تب اوس نے اپنے لڑکے طیطش کو بیت المقدس
کے محاصرہ پر چہوڑ کر کچہہ لشکر ہمراہ لیکر رومہ کا قصد کیا لیکن اس کے پہونچنے سے
پہلے اہل رومہ نے بعد قتل نیرون قیصر - غلیان بن قیصر کو اپنا حکمران بنا لیا تھا
غلیان قیصر نہایت بدطینت اور ظالم تھا اسکی حکومت کے نوین مہینہ کسی خادم
نے حالت غفلت مین اسکو قتل کرڈالا تب بجاے اسکے الوزن کو تخت نشین کیا -
تین مہینہ کے بعد اوسکو تخت سے اوتار کر ابطالس کے سر پر تاج قیصری رکھا
یہہ آٹھہ مہینہ تک حکومت کرتا رہا بعدہ اسباشیالس نے (جسکو ہروشیوس
(۷) یشبشیان کہتاہے) دو سپہ لاروں کو رومہ کیطرف بہیجا انہوں نے ابطالس کو
شکست دیکر مار ڈالا - اسباشیالس نے اس واقعہ کے بعد رومہ کی زمام

حکومت اپنے ہاتھ مین لیلی۔ اسی اثنا رمین طیطش نے بیت المقدس کو فتح کر کے بیشمار مال غنیمت اور غیر معدود یہودی قیدیون کو رومہ مین اپنے باپ کے پاس بھیجا۔ ابن عمید کہتاہے کہ اس واقعہ مین ایک لاکھہ یہودی مارے گئے اور تقریبًا نوے ہزار گرفتار کرلئے گئے۔ رومیون نے ان قیدیون کے ساتھہ وحشیانہ برتاؤ کیا۔ بیت المقدس سے رومہ آتے ہوئے اثنار راہ مین یہودیون کو جیتے جی درندون کے سامنے ڈالدیتے تھے بعضونکو بورے مین باندہ کر شکاری کتّون کے روبرو پھینکدیتے تھے اور وہ انکو پھاڑڈالتے تھے غرضکہ اسی طرح یہہ کل قیدی مارڈالے گئے۔ واللہ اعلم۔

طیطش کی اس کامیابی سے جسقدر یہودیون کو نقصان جانی اور مالی پہونچا اوسیقدر عیسائیون کا فائدہ ہوا وہ عیسائی جو جلاء وطن ہوکر اردن کیطرف چلے گئے تھے پھر بیت المقدس مین واپس آئے اور ایک کنیسہ (گرجا) بنایا اندلون اونکا اسقف شمعان بن کلویا۔ یوسف نجار کا چچازاد بھائی تھا یہہ بیت المقدس کا دوسرا اسقف ہے۔

اسپاشیانس (یعنی ویشبشیان) اپنی حکومت کے نوین برس مرگیا اور اسکے بعد اوسکا لڑکا طیطش قیصر دو برس یا تین برس بروایت ابن عمید حکومت اسکندر کے چارسو برس بعد رونق افروز تخت قیصری رہا یہہ علوم حکمیہ سے بخوبی واقف اور نہایت نیک مزاج سخی۔ زبان لاطینی اور غریقی کو بھی جانتا تھا۔ اسکے بعد اسکا بھائی دومریان پندرہ برس حکمران رہا فرانس کی لڑائی مین مارا گیا۔ ہروشیوش کہتاہے کہ یہہ نیرون کا ہمشیرہ زادہ۔ قاتل سفاک۔ نصاریٰ کا دلی دشمن تھا یوحنا حواری کو اسی نے قید اور یہود کو قتل کیا۔ ابن عمید نے اسکو دا انسطیانوس کے نام سے یاد کیاہے اور اوسکے زمانہ حکومت کو سولہ برس مین

محدود کرتا ہے یہود کا سخت دشمن تہا اون نے خاندان سلطنت کے بچہ کو
قتل کیا چونکہ اوس زمانہ کے بعض نصارے کا یہہ اعتقاد تہا کہ مسیح بعد چندے
پہر آوینگے اور حکومت کرینگے اسوجہ سے اس نے اون کے قتل کا بہی حکم عام
دیدیا اور یہوذا ابن یوسف حواری کے اولاد کو قید کرکے رومہ مین بہیجدیا
ان لوگون سے بہی دربارہ مسیح سوال کیا گیا انہون نے یہہ جوابدیا کہ مسیح بعد
انقضاء عالم آئینگے ۔ رومیون نے یہہ سنکر اونکو چہوڑدیا اس کے ۵ سنہ جلوس
مین بطریق اسکندریہ ۸۶ سنہ مسیحی مین نکالا گیا بجاے اسکے تیرہ برس مین ملوا اور
اس کے مرنے کے بعد کرماہو مقرر ہوا ابن عمید بروایت مسیحی تحریر کرتا ہے کہ اسکے
زمانہ مین لیونیوس صاحب طلسمات کا واقعہ پیش آیا ذوسطیانوس نے اسکو اور
کل فلسفی اور منجمون کو رومہ سے نکلوادیا اور یہہ حکم دیدیا کہ انکو کسی قسم کا
انعام واکرام نہ دیا جاے بعدازان دوسطیانوس جسکو ہیروشیوش دومریان
کہتا ہے مرگیا بجاے اس کے برادر زادہ طیطش دو برس حکمران رہا اس نے
یوحنا حواری کو قید سے آزاد کردیا مذہبی آزادی دیدی ۔ اس نے لاولد ہونیکے
وجہہ سے مرتے وقت طریانس سپہ سالار کے حق مین بادشاہت کی وصیت کی ابن
عمید اسکو اندریانوس اور مسیحی طرنیوس کے نام سے یاد کرتا ہے اسنے باتفاق
مورخین سترہ برس حکومت کی ۔ اس نے شمعان بن کلو یا اسقف بیت المقدس
اور اغناطیوس بطریق انطاکیہ کو قتل کرڈالا نصرانیون پر اسکے عہد حکومت
مین بڑی بڑی سختیان ہوئین اون کے مذہبی پیشوا مارے گئے عوام الناس
لونڈی غلام بنائے گئے یہہ بعد نیرون کے تیسرا قیصر ہے یوحنا نے اس کے
۶ سنہ جلوس مین اپنی انجیل زبان رومہ مین لکہی یہودی پہر بیت المقدس
مین واپس آئے اور شامت اعمال سے بدعہدی پر آمادہ ہوئے اس نے

اونکی سرکوبی کے لئے ایک خونخوار لشکر روانہ کیا جس نے اونمین سے بے شمار
یہودیون کو قتل کرڈالا اہروشیوش کہتاہے کہ اس سے اور یہودیون سے بہت
لڑائیان ہوئین اہنین لڑائیون مین عسقلان مصر۔ اسکندریہ ویران ہوے
یہودیون کو اس مقام پر شکست ہوئی قیصری لشکر اونکو وفہ تک مارتا بہگاتا
چلا گیا اور اونکی عظمت وشوکت کو مٹادیا ابن عمید کہتا ہے کہ اسکے حکومت
کے نوین سال کو ثیانو بطریق اسکندریہ گیارہ برس متولی رہ کر مرگیا بجائے اسکے
امرعنو بطریق مقرر ہوا یہہ بارہ برس تک بطریق رہا بطلیموس مصنف کتاب
مجسطی کہتا ہے کہ شیلوش حکیم نے اسی کے سلہ جلوس مین رومہ مین رصد
بنائی ابن عمید کہتا ہے کہ یہہ بابل کی لڑائی مین مارا گیا بجاے اسکے اندریانوس
اکیس برس تک حکمران رہا اس نے اپنے ابتداء زمانہ حکومت مین یہودیون پر
سختی کی لیکن بعد چندے اون تعدی اور جور کے عوض شہر مقدس پہر آباد کیا
اور اوسکا نام ایلیا رکہا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ یہہ نصارے کا دشمن تہا
ایک گروہ کثیر کو اون مین سے مار ڈالا عوام بت پرستی کرنے لگے اس کے
سلہ جلوس مین بیت المقدس ویران کیا گیا وہان کے عوام الناس قتل
کئے گئے اور شہر کے دروازہ پر ایک مینار بنایا گیا جسپر ایک لوح تہی جسمین
شہر ایلیا لکہا ہوا تہا بعد ازان بابل سے ایک شخص نے اسپر خروج کیا اسنے
اوسکو مصر تک پسپا کردیا پہر اس نے اہل مصر کی خواہش سے بحرائی نیل سے
بحرائی قلزم تک ایک نہر کہدوائی جو اس کے بعد بند ہو گئی تہی لیکن جب
فتوحات اسلامیہ کی موجین بڑہین تو عمرو بن العاصؓ نے اوسکو پہر کہدوا لیا۔
اسی اندریانوس نے شہر قدس آباد کیا یہودی پہر آکر وہان سکونت
پذیر ہوئے لیکن جب اسکو یہہ معلوم ہوا کہ یہودی عہدشکنی پر تلے ہوئے ہین

اور زکریا نامی ایک شخص کو اپنے شاہی خاندان سے اپنا حاکم بنا لیا ہے تو اوس نے ایک خونخوار لشکر اون کی سرکوبی کو بہیجا جس نے اون کو بہت بری طرح سے قتل کیا اور شہر کو اوجاڑ ڈالا یہودی جلا وطن کر دیئے گئے اور یونانی بیت المقدس مین بہر لئے گئے۔ بیت المقدس کی یہہ ویرانی تریپن[۵۳] برس بعد ویرانی طیطش کے ہوئی ہے جو جلوہ کبر لے تہا۔ نصاریٰ نے ان دونون موضع قبر سے صلیب تک پہر رہے تہے اور وہین نماز پڑہتے تہے اور یہود وہان کوڑا پہینکتے تہے یونانیون اون کو وہان نماز پڑہنے سے منع کیا اور اسی مقام پر ایک ہیکل بنام زہرہ بنوا دیا۔ ابن عمید مسیحی سے روایت کرتا ہے کہ سنہ چار[۴] جلوس بادشاہ اندریانوس مین عامل الرہا باغی ہو گیا اسوجہ سے رومیونکی جانب سے الرہا مین مختلف اوقات مین متعدد حکام بہیجے گئے اور شہر اثینوش مین ایک دار الحکمت بنوایا نامی نامی علماء کو تعلیم کے لئے مقرر کیا اور سنہ[۵] جلوس مین۔ یسنطش بطریق اسکندریہ مقرر ہوا یہہ حکیمانہ مزاج علم دوست تہا گیارہ برس تک اس عہدہ کا کام کرتا رہا اسکے مرنے کے بعد امانیتق بجائے اس کے سنہ[۱۶] جلوس اندریانوس مین مقرر ہوا اس نے بہی گیارہ برس اسی عہدہ پر گزارے یہہ ساتوان بطریق تہا اس کے بعد اندریانوس اپنی حکومت کے اکیسوین[۲۱] برس مر گیا اور بجائے اُسکے اوسکا لڑکا انطونیش حکمران ہوا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ اسکا نام قیصر الرحیم ہے بروایت ابن عمید اس نے بائیس[۲۲] برس اور بخیال صعیدی اکیس[۲۱] برس حکومت کی اس کے حکومت کے پانچوین برس مرتیانو۔ بطریق اسکندریہ ہوا یہہ اون مین کا آٹہوان بطریق تہا اس نے نو[۹] برس تک اس عہدہ کا کام انجام دیا اس کے بعد کلوتیانو چودہ[۱۴] برس تک بطریق رہا اور ساتوین برس حکومت کے اورالیانوس حکیم مر گیا بطلیموس صاحب مجسطی کہتا ہے کہ اورالیانوس حکیم نے اعتدال خریفی کی

(۱)

رصد ۳ جلوس بادشاہ انطونینش مین بنائی۔ واللہ اعلم۔

انطونینش چارسوتیرسٹھہ ۴۶۳ برس بعد اسکندر کے ہوا اور بائیس ۲۲ برس حکومت کرکے مرگیا بجائے اس کے اورالیالوس برادر انطونیوس ہوسوم بہ اوراکش حکمران بنایاگیا اسکوانطونینش اصغر بہی کہتے تہے یہہ اہل فارس سے اکثر لڑتا رہا پہلے اونہون نے ارمینیہ اورسوریہ کو اسکے ممالک مقبوضہ سے نکال لیاتہالیکن آخری لڑائیون کا اوس نے یہہ نتیجہ پیداکیاتہا کہ اونکو اوس نے مغلوب کرکے اپنے ملک سے نکال دیاتہا۔ اسی کے عہد حکومت مین وبا اور قحط کا بہت زور وشور ہوا نصاریٰ کے استسقا سے پانی برسادیا اور قحط دور ہوا بعد اسکے کہ نصاریٰ پر بیحد سختیان ہوچکین تہین اور ایک گروہ کثیر کو اون مین سے مارڈالاتہا۔ نیرون قیصر کے بعد یہہ چوتہی سختی تہی۔ ابن عمید لکہتا ہے کہ اس کے سنہ جلوس مین اغربیوس۔ اسکندریہ کا بطریق ہوا اور بارہ برس کے بعد اسکے سنہ ۱۹ جلوس مین مرگیا۔ بعد اس کے اسی کے زمانہ حکومت مین عیسائیون مین طرح طرح کے بدعات ظاہر ہوئین باہم وہ مختلف الاقوال ہوگئے مذہب وملت سے کچہہ سروکار نرہا سن مانی باتین گڑہنے لگے منجملہ اون کے ابن ویصان وغیرہ تہے جنسے اساقفہ اہل حق نے مناظرہ اورمجاہدہ کیا اور اونکی بدعات کو مندرس کرنے کی کوششین کین اور اس کے سنہ جلوس مین اردشیر بن بابک اول بادشاہ ساسانیہ ظاہر ہوا اور مملکت فارس کو اپنے قبضہ مین لیلیا۔ جالینوس طبیب بہی اسی کے زمانہ حکومت مین تہا بلکہ اسیکے ساتہہ اوسکی بہی پرورش ہوئی تہی جب اسکو یہہ خبر معلوم ہوئی کہ انطونینش۔ رومہ کا بادشاہ ہوا ہے تو وہ یونان سے روم مین اسکے پاس چلاآیا۔ دیمقراطس حکیم بہی اسی زمانہ مین تہا اس کے مرنے کے بعد کمودہ قیصر تیرہ برس تک بعد ازان

رمتیلوش تین مہینے تک رونق افزائے تخت قیصری رہا ابن عمید کہتاہے
کہ ابن بطریق اسکا نام فرطنوس ظاہر کرتاہے علاوہ اس کے اور لوگون نے
فریطخوس اور صعید یون نے برطالوس بتایاہے اور زمانہ حکومت کو بالاتفاق
دو مہینے مین محدود کرتے ہین اس کے مرنے کے بعد دو مہینے بولیانس قیصر بعد
ازان سوریانوس قیصر بادشاہ ہوا اسیطرح اس کے نام مین لوگونے اختلاف
کیاہے اوسی طرح زمانہ حکومت مین بہی اتفاق نہین کیا بعضونے اسکو سورس
اور ہروشیوش نے طباریش بن ارنت بن انطونیش کے نام سے یاد کیاہے
ابن عمید نے اسکے زمانہ حکومت کو بروایت ابن بطریق سترہ ۱۷ برس اور مسیحی اٹھارہ ۱۸
برس اور ابو قانوس سولہ ۱۶ برس اور ابن الراہب تیرہ ۱۳ برس اور صعیدین صرف دو
برس بتاتے ہین بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے سنہ جلوس مین عیسائیون پر
بیحد سختیان ہوئین اسکندریہ اور مصر مین انکو ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر قتل کیا اون کے
کنایس منہدم کرادیے اور اسکندریہ مین ایک ہیکل موسوم بہ ہیکل الالہ بنوایا
ہروشیوش کہتاہے کہ شدت نیرون کے بعد یہہ پانچوان حلہ تہا۔اس کے آخری
زمانہ مین لاطینیون نے بغاوت کی اور یہہ اوسی بغاوت مین مرگیا۔بعد اسکے
انطونیش بروایت ابن بطریق چہہ برس اور بخیال مسیحی سات برس حکمران رہا
اس نے اوسکو انطونیش قسطنطس کے نام سے موسوم کیاہے وہ بیان کرتاہے
کہ اسکا ابتدار زمانۂ حکومت پانچسو پچیس ۵۲۵ برس بعد حکومت اسکندر کے ہواہے
اسی کے زمانہ مین اردشیر بادشاہ نے نصیبین کا محاصرہ کیا اور اوس کے باہر ایک
قلعہ بنوایا بعد ازان اوسکو بغاوت خراسان کی خبر پہونچی تب وہ اون سے
اس امر پر صلح کرکے واپس ہوا کہ اہل نصیبین اوس کے قلعہ سے متعرض نہون
لیکن جیسا ہی اوس نے نصیبین سے کوچ کیا اہل نصیبین نے فوراً قلعہ کے باہر سے ایک

دیوار کہینچکر قلعہ کو شہر کے اندر لیلیا اردشیر خراسان سے لوٹکر نصیبین پر پہر آپہونچا
اور بمشورہ بعض حکماء اہل اللہ کے دعا سے قلعہ پر قبضہ حاصل کیا۔ اردشیر کا
اس کامیابی سے دل بڑہ گیا اوس نے اکثر بلاد شام اور اطراف ارمنیہ کو اپنے
مقبوضات مین داخل کرلیا انطونینس اہنین لڑائیون مین ہلاک ہوگیا بعد ازان
مغرولق بن مرکہ حاکم ہوا ایک برس کے بعد رومہ کے کسی سپاہی لارنس؟ اوس کو
مار ڈالا بعد اس کے اسکندروس سابور بن اردشیر کے حکومت کے تیئسوین
برس حکمران ہوا تیرہ برس اس نے حکومت کی اسکی مان نصرانیون سے محبت
رکہتی تہی ہروشیوش کہتا ہے کہ اس نے بیس برس حکومت کی اسکی مان عیسائی
مذہب رکہتی تہی نصرانیون کو اسکے زمانہ مین بہت آرام اور فراخی رہی ابن عمید
کہتا ہے کہ اسکے حکومت کے ساتوین برس تاوکلا بطریق اسکندریہ ہوا یہہ
تیرہوان بطریق تہا سولہ برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ
سنہ جلوس مین اس نے سابور بن اردشیر سے معرکہ آرائی کی اور جب اوسپر
فتحیابی حاصل کرکے واپس آیا تو اہل رومہ نے اوسپر دفعۃً حملہ کرکے اوسکو مار ڈالا
بعدہ مکسمیان بن لوجیہ تین برس حکمرانی کرتا رہا یہہ خاندان شاہی سے نہ تہا
اراکین دولت نے بضرورت جنگ فرنجہ (فرانس) اسکو اپنا بادشاہ بنالیا تہا
اسکے زمانہ مین عیسائیون پر ظلم و تشدد ہوا یہہ بعد نیرون چہٹی سختی تہی لیکن
ابن عمید نے اسکو فقیموس کے نام سے یاد کیا ہے اور باقی ان سب باتونمین
اتفاق کیا ہے کہ اس نے نصرانیون مین سے سرجیوس کو سلمیہ مین اور رواخوس کو
فرات کے کنارے اور بطریق اسکندریہ کو قتل کرڈالا بیت المقدس کا اسقف
یہہ سنکر اپنی کرسی چہوڑکر بخوف جان بہاگ نکلا اور اسکے حکومت کے تیسرے
برس سابور بن اردشیر بادشاہ ہوا برعکس خیال ہروشیوش کے کیونکہ

یہہ بیان کرتا ہے کہ اوس نے اسکو مارڈالا تہا الغرض فقیموس تخشمیان کے مرنیکے
بعد بونیوس تین مہینے تک بادشاہت کرکے مارا گیا ابن عمید نے اسکو ابوفانیوس
لوکش قیصر اور ابن بطریق نے بلینایوس کے نام سے یاد کیا ہے اور ہیروشیوش
نے اسکا کچہہ تذکرہ نہین کیا اس کے بعد غزدیانوس قیصر بروایت ابن عمید
چار برس اور بنجیال مسیحی اور صعیدئین چہہ برس تخت قیصری پر رہا اسکو ان
مورخین نے ابوفانیوس قودینوس کے نام سے یاد کیا ہے اور صعیدئین
اسکو قرطانوس کہتے تہے وہ کہتے ہین کہ اسکا زمانہ پانچسو اکیاون برس بعد
زمانہ اسکندر کے ہوا ہے۔ ہیروشیوش کہتا ہے کہ غزدیار بن بلیسان
نے سات برس بادشاہت کی اس سے اور فارس سے بہت لڑائیان ہوئین
اس نے اونیز فتحیابی حاصل کی۔ اراکین دولت فارس کو فرات کے کنارے
موت کے گہاٹ اوتارا۔ اس کے بعد فلفش بن اولیاق بن النطونیش
سات برس بادشاہ رہا۔ سب سے پہلے ملوک روم مین سے اسی نے عیسائی
مذہب اختیار کیا۔ ابن عمید۔ صعیدیین سے روایت کرتا ہے کہ اس نے
چہہ برس حکمرانی کی اسکی حکومت پانچسو پچپین ۵۵۵ برس بعد حکومت اسکندر ہوئی
یہہ مسیح پر ایمان لایا اسکے پہلے سال حکومت مین دنوشیوس - اسکندریہ کا بطریق
مقرر ہوا اور راونیس ۱۷ برس تک اس عہدہ پر رہا یہہ چودہوان ۱۴ بطریق تہا اسی کے
زمانہ مین مرکیوش اسقف کے بہاگ جانے کے بعد غزدیانوس بیت المقدس کا
اسقف مقرر ہوا پہر جب مرکیوش واپس آیا تو دونون بالاشتراک اس عہدہ کا
کام انجام دیتے رہے تاآنکہ ایک برس کے بعد غزدیانوس مرگیا اور مرکیوش
تن تنہا دس برس تک بیت المقدس کا اسقف رہا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ
فلفش قیصر کو داقیس (دقیانوس) نامی ایک فوجی افسر نے مار ڈالا اور خود

بجاے اوس کے تخت قیصری پر رونق افروز ہوگیا پانچ برس اوسکی حکومت رہی
یہہ شاہی خاندان سے تہا اسکے زمانہ مین نصرانیون پر بہت سختیان ہوئین
بطریق رومہ کو مار ڈالا مذہب صابیہ کو ترقی دی بت پرستی پر نصرانیون کو
مجبور کیا شہر افسس مین ایک بہت بڑا بت خانہ بنوایا اسی کے زمانہ مین سات
اشراف روم جو مومن تہے بہاگ نکلے اور پہر بعد اس کے زمانہ تاودوسیوس
مین ظاہر ہوے انہین کو اصحاب[1] کہف کہتے ہین۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ
اسکا نام داجیہ بن محتشمیان تہا اس نے صرف ایک برس حکمرانی کی اسکے
زمانہ مین ساتوین بار پہر نصرانیون پر بہت ظلم و تعدی ہوئی اسنے بطریق
رومہ کو مار ڈالا اسکے بعد غالش قیصر خلیفہ ان ہوا دو برس تک اسکی حکومت
رہی اس نے بہی نصرانیون پر ظلم و ستم کیا اس کے زمانہ مین بہت بڑی
وبا آئی جس سے سیکڑون شہر ویران ہوگئے۔ ہروشیوش کہتا ہے کہ یہہ غالش

---

[1] اصحاب کہف کا ذکر قرآن شریف مین بہی آیا ہے یہہ لوگ شہر افسوس مین رہتے تہے دقیانوس بادشاہ وقت کے جبر و تعدی اور بت پرستی پر مجبور کرنے کے وجہ سے شہر چہوڑ کر ایک غار وسیع مین جا چہپے تہے یہودی کہتے ہین کہ وہ تین آدمی تہے چوتہا اونکا کتا تہا اور نصارے کا یہہ خیال ہے کہ وہ تعداد مین پانچ تہے چہٹا اونکا کتا تہا مسلمانون کا یہہ قول ہے کہ اصحاب کہف سات آدمی تہے آٹہوان اونکا کتا تہا سیاق و سباق کلام پاک سے یہی صحیح معلوم ہوتا ہے بہرکیف یہہ لوگ ایک زمانہ دراز تک اوسی غار مین پڑے سوتے رہے فرشتے بحکم الہی اونکو ایک پہلو سے دوسرے پہلو پر کر دیتے تہے اور کتا اونکے روبرو اگلے پاؤن پر سر رکہے ہوے لیٹا رہا۔ تا آنکہ بروایت طبری تین سو نو برس کے بعد اللہ جل شانہ نے بغرض اظہار قدرت کاملہ اونکو جگا دیا اونمین ایک شخص کہانا خریدنے کو بازار مین آیا اوس کے پاس وہی دقیانوسی اشرفی تہی اسوجہ سے وہ بجرم قلب سکہ گرفتار کر لیا گیا جب بادشاہ وقت نے اوس سے اوسکی سرگذشت دریافت کی تب اوسکو اصحاب کہف کے قصہ کا خیال آیا جسکا ذکر (باقی صفحہ ۱۰۳ مین)

بولیاش کالڑکا ہے اور ابن بطریق یہہ بیان کرتا ہے کہ بولیاش۔ غالش کا سلطنت و حکومت مین شریک۔ سہیم تہا لیکن یہہ غالش کے پہلے ہی مرگیا۔ اسکی حکومت پندرہ برس رہی مسیحی اس تعداد سے اتفاق کرتا ہے مگر اسکا نام داقیوس بتاتا ہے اور غالیوش کو اسکا لڑکا کہتا ہے اور بعضے کہتے ہین کہ اسکا نام اورلیوش تہا پانچ برس اسکی حکومت رہی بہرکیف ابن عمید کہتا ہے کہ یہہ بت پرست تہا اسکے زمانہ مین عیسائیون پر بیحد سختیان ہوئین اسکے پہلے سال حکومت مین تیونس ۔ اسکندریہ کا بپ۔ ۔ ہوا ان بطریق مقرر ہوا بارہ برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا۔ سنہ ۵ جلوس مین اس نے اسکندروس کو بیت المقدس کا اسقف مقرر کیا اور بعد سات برس کے قتل کرڈالا۔ اپنے لڑکے کو لشکر روم کا سپہ سالار کرکے فارس پر بہیجا سپہ سالار فارس نے میدان جنگ سے اوسکو گرفتار کرکے کسرے بہرام کے پاس بہیجدیا۔ کسرے بہرام نے اوسکو قتل کرڈالا ہروشیوش کہتا ہے کہ اسکے بعد غلینوش قیصر حکمران ہوا پندرہ برس اسکی حکومت رہی اسکے زمانہ مین بہی نصرانیون پر ظلم ہوتا رہا جا و بیجا مارے جاتے تہے بیت المقدس کا بطریق مارڈالا گیا۔ فارس سے اوراس سے لڑائیان ہوئین جسمین اس نے

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۰۲) آسمانی کتاب مین تہا بادشاہ اور اوسکے اراکین سلطنت اوسکے ساتہہ غار پر گئے جب اون لوگون نے مسیح کے پیدا ہونے اور دقیانوس کے مرجانے کا حال سُنا تو بحکم الہی دفعۃً زمین پر گر پڑے اور مرگئے بادشاہ نے اوسی مقام پر ایک قبہ بنوا کر ایک پتہر پر اون کے نام لکہوا دیا۔ ان لوگون کے اسماء جیسا کہ مفسرین نے تحریر کیا ہے یہہ ہین یملیخا۔ مکشلینا۔ مشلینا۔ یہہ لوگ بادشاہ کے داہنے طرف اصحاب تہے مرنوش۔ دبرنوش۔ شاذنوش۔ یہہ لوگ بادشاہ کے بائین جانب کے ہمنشین تہے۔ ساتوان وہ چرواہا جسنے انکو غار کا راستہ بتایا تہا اور اونکا کتا تہا جسکو قطمیر کہتے ہین۔

اوسکے بادشاہ سابور کو گرفتار کرلیا تہا بعدازان براہ احسان ازاد کردیا اسکے عہد حکومت مین وبا آئی اور عیسائیون کی دعا سے دفع ہوئی - قوط اپنے بلاد سے نکل کر غریقیون اور سقدونیہ اور بلاد نبط پر قبضہ کرلیا غلینوش قیصر کو رومیہ کے ایک سپہ سالار نے مار ڈالا بعد اس کے اقاوید وش قیصر ایک برس حکمران رہا - ابن عمید بروایت مسیحی لکہتا ہے کہ اس نے ایک برس نو مہینے
سنہ ۵ اسکندری مین حکومت کی اسکی حکومت کے پہلے سال مین یونس سمیصاتی انطاکیہ کا بطریق مقرر ہوا آٹہہ برس تک اس عہدہ کا انجام دیتا رہا یہہ بطریق وحدانیت کا قایل اور کلمہ اور روح خدا کے حلول کرنے کا انکار کرتا تہا جب یہہ مرگیا کل اساقفہ نے انطاکیہ مین مجتمع ہوکر اس کے اقوال کی تردید وتکذیب کی - ہروشیوش کہتا ہے کہ غلینوش قیصر کے بعد فلودیش ابن بلاریان بن سوکلہ حکمران ہوا - بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ نامی سپہ لارون مین سے تہا - خاندان شاہی سے اسکو نسبًا کچہہ تعلق نہ تہا اس نے قوط کو جو کہ پندرہ برس سے سقدونیہ وغیرہ پر قبضہ کئے ہوئے تہے نکال باہر کیا لیکن دو برس حکومت کرکے مر گیا - ہروشیوش کہتا ہے کہ اسکے بعد اسکا بہائی نطیل نے سترہ یوم حکمرانی کی اسکو کسی سپہ لار نے مار ڈالا - ابن عمید نے اسکا کچہہ ذکر نہین کیا بعدازان اوریلیانش چہہ برس تک بادشاہ رہا ابن بطریق نے اس کو اوکلیوش اور مسیحی نے ارینوس اور راہو فانیوس نے اولیوش اور ہروشیوش نے اور الیان ابن بلنسیان کے نام سے یاد کیا ہے اور اس نے اسکے زمانہ حکومت کو صرف پانچ برس مین محدود کیا ہے ابن عمید کہتا ہے کہ اس کے سنہ جلوس مین تاونا - اسکندریہ کا سولہوان بطریق مقرر ہوا اور دس برس تک اس عہدہ پر رہا - اس سے پہلے عیسائی قومین رسوم مذہبی اور نماز

پوشیدہ طور سے ادا کرتے تہے لیکن جب یہہ بطرلق مقرر ہوا تو اوسنے ہدایا و تحایف
دیگر رومیون سے ایک کنیسہ (کلیسہ) مریم بنانے کی اجازت لیلی اسیوقت سے عیسائی
علانیہ اوس مین رسوم مذہبی اور نماز ادا کرنے لگے سنہ ۶ جلوس مین قسطنطین
پیدا ہوا ہیروشیوش کہتاہے کہ اسی اور لیان بن بلنسیان نے قوط سے مقابلہ اور
مقاتلہ کیا اور اونپر فتحیاب ہوا۔ رومہ کو از سرنو آباد کیا۔ عیسائیون پر نوین بار
بعد نیرون کے اس کے زمانہ مین پہر سختی ہوئی۔ اس کے مارے جانے کے بعد
طانیش بن الیاس ایک برس تک بعد اسکے فروفش قیصر پانچ برس تک بادشاہت
کرتا رہا ابو قانیوس کہتاہے کہ اسکا نام فروش تھا۔ ابن بطرلق بروایت ابن ابی
وصعید بین کہتاہے کہ اسکو بروش کہتے تہے اس نے چہہ برس حکومت کی تہی ا
مسیحی کہتاہے کہ اسکا نام اکیوس تہا اسکا سات برس تک دور حکومت رہا ابن
عمید کہتاہے کہ یہہ سنہ جلوس سابور ذو الاکتاف مین بعد سنہ پانچسو بانوے
اسکندری کے گزراہے نصرانیون پر بیحد سختیان کرتا تہا ایک گروہ کثیر کو اس نے
ناحق ذبح کرڈالا کسی لڑائی مین یہہ معہ اپنے لڑکے کے مارا گیا ہیروشیوش کہتاہے کہ
اس کے مارے جانے کے بعد اسکا لڑکا سنا ربان بادشاہ ہوا اور وہ بھی چار
روز کے بعد مارا گیا ابن عمید نے اسکا کچہہ تذکرہ نہین کیا بعد اسکے بقلادیانوش
نے اکیس برس اور بروایت مسیحی بیس برس سنہ ۵۹۵ اسکندری مین حکمرانی کی۔ اسکے
سوا اور مورخین کہتے ہین کہ اسکا نام عربیطا تہا یہہ خدمتگاری کے ذریعہ سے قیاصرہ
کے نظرون مین اسقدر عزیز تہا کہ فاریوش نے اپنا مشیر اور مصاحب خاص بنا لیا تہا۔
اسکو امرا اور رگانے مین بہت بڑا دخل تہا۔ فاریوش کی لڑکی اسپر عاشق ہوگئی
تہی جب اسکا باپ فاریوش اور بہائی لڑائی مین مارا گیا تو رومیون نے اسکے
سر پر تاج شاہی رکہا اس نے بقلادیانوش (عربیطا) سے اپنا نکاح کرلیا اور ملک

وحکومت کو اوس کے سپرد کردیا۔ اسوجہ سے یہہ جمیع ممالک روم پر مستولی ہوگیا۔ قسطنطش اسکا برادرزادہ اندلون بلاد ایشیا (ایشیاء) و بیزنطیہ مین تہا ۱۹ سنہ جلوس عربیطا مین اہل مصر و اسکندریہ نے بغاوت کی عربیطا نے بزور تیغ اسکو فرو کیا اس کے بعد وہ بُت پرستی کیطرف مایل ہوگیا۔ کنائس کے بند کرکے جانیکا حکم دیا۔ نصرانیون پر بیحد سختیان کین۔ مار جرجس قسیس کو (جو کہ اکابر ابناء بطارقہ سے تہا) اور ملقوس کو قتل کیا ۱ سنہ جلوس مین مار بطرس اسکندریہ کا بطریق ہوا دس برس کے بعد مارا گیا بجائے اوس کے اوسکا شاگرد اسکندروس بطریق اسکندریہ ہوا اسیکے ارشد تلامذہ سے اریوش ہے جو اسکا سخت مخالف تہا اور اوسکے زمانہ بطریقی مین نکال دیا گیا تہا لیکن بعد مرنے مار بطرس کے اریوش نے اپنے خیالات سے باز آیا جسکی وجہ سے وہ پہر کیسہ مین داخل کرکے قسیس بنا دیا گیا

ابن عمید کہتا ہے کہ زمانہ دیقلادیانوس مین قسطنطش (اوسکا چچازاد بہائی) اور اوسکا نایب جو بیزنطیا اور ایشیاء مین تہا اوس نے خروج کیا مسماۃ ہلانہ (جو شاہی خاندان سے ہتی اور اسقف الرہا کے ہاتہہ سے اصطباغ حاصل کرچکی ہتی) اوس نے اس سے شادی کرلی جس سے قسطنطین پیدا ہوا نجمون نے اسکے پیدا ہونے پر اسکی حکومت کی پیشین گوئی کی اور یہہ کہا کہ یہہ تیرے ملک و مال کا مالک ہوگا دیقلادیانوس نے یہہ سُنکر نہایت غصّہ سے قسطنطین کے قتل کا حکم دیدیا ہلانہ اس حکم سے آگاہ ہوکر اپنے بیٹے کو لیکر الرہا کیطرف چلی گئی بعد ازان بعد مرنے دیقلادیانوس کے واپس آئی جبکہ اوسکا شوہر بجائے دیقلادیانوس کے روم مین حکومت کررہا تہا۔ قسطنطش نے ملک و حکومت قسطنطین کے سپرد کردیا۔ جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے۔ دیقلادیانوس نے بیس ۲۰ برس حکومت کی سنہ ۶۱۶ اسکندری مین اسکا آخری زمانہ ہوا۔ بعد ازان اوسکا لڑکا قیمانوس ۳ بن بطارق

اور مسیحی اور ابن الراہب وغیرہ کہتے ہین کہ مقطوس دیقلادیانوس کا حکومت و ملک مین شریک تہا یہہ اوس سے کفر و عصیان مین بدرجہا بڑہا ہوا تہا نصرانیونکو ان دونون کے ہاتہون بہت بہت سختیان اوٹہانی پڑین ایک گروہ کثیر او تیغ ظلم کے نذر ہوگیا اسکے سلہ جلوس مین اسکندروس شاگرد مارپطرس اسکندریہ کا مشہور بطریق ہوا اور تیئیس ۲۳ برس تک اس عہدہ پر رہا۔ اور عہد حکومت مقسیمانوس مین یہہ خرافات قصے بیان کرتے ہین کہ سابور شاہ فارس بہ تبدیل لباس روم گیا اور مقسیمانوس کے دربار مین حاضر ہوا مقسیمانوس نے اوسکو پہچانکر قید کرلیا اور گائے کی کہال اوسکو پہنا کر اپنے لشکر کے ہمراہ لئے ہوئے سلطنت فارس پر حملہ کرنے کو روانہ ہوا اثنائے راہ مین سابور موقع پاکر قید سے بہاگ کہڑا ہوا اور فارس پہونچکر اوس نے لشکر فارس کو مجتمع کرکے مقسیمانوس کو شکست دی۔ اسی طرحکی اور روایات وحکایات مستحیلہ و بعید از فہم بیان کرتے ہین لیکن صحیح یہہ ہے کہ سابور نے رومیون پر چڑہائی کی مقسیمانوس نے اوسکا مقابلہ کیا جیسا کہ ہم بیان کرینگے۔

ہیروشیوش نے منار بان قیصر بن قاریوس کے نسبت یہہ بیان کیاہے کہ یہہ اپنے باپ کے بعد تخت نشین ہوا اور اوسیوقت مارا گیا بعد اسکے وہ کہتاہے کہ رومیون کی زمام حکومت دیوقاربان نے اپنے ہاتہ مین لی اسنے قاتل قاریوس سے اوس کے خون کا بدلہ لیا پہر اسیر افریر بن قاریوس نے خروج کیا دیوقاربان نے اوسکو بعد متعدد اور طویل لڑائیون کے گرفتار کرکے مارڈالا اس واقعے کے بعد ایک طرف سے بلاد افرنجہ (فرانس) انڈکس۔ افریقہ مصر مین بغاوت پہوٹ نکلی اور دوسری جانب سے سابور ذوالاکتاف نے حملہ کردیا دیوقاربان نے ان کل لڑائیون اور بغاوتون کو مہمیان ہرکولیش کے جان توڑ کوششون سے

رفع دفع کیا۔ بلاد افریجہ کی بغاوت اندلس سے برطانیہ کی حکومت کا (جو سات برس
سے قایم ہوگئی تھی) نہایت تھوڑی مدت مین قلع وقمع کرکے برطانیہ کو دوبارہ
دیوقاربان کی اطاعت پر مجبور کردیا بعدازان مخشمیان نے اپنے داماد قسطنطش
اور اوس کے بھائی مخشمش کیسران ولیتیوس کو دیوقاربان کی نیابت پر مقرر کیا۔
مخشمش نے افریقہ کی بغاوت فرو کردی اور اوسکو بدستور رومانیونکی حکومت
مین قائم رکھا۔ اور دیوقاربان قیصر نے مصر و اسکندریہ کے باغیونکو شکست دیکر
ایک ایک کو چن چنکر مار ڈالا اور قسطنطش ۔ المانیون کیطرف گیا اور وہان کی بغاوت
کی مشتعل آگ کو بجھایا پھر مخشمیان سابور بادشاہ فارس کے مقابلہ پر گیا ایک طویل
اور خوفناک لڑائی کے بعد اوس پر غالب آیا اوس کے شہر غورہ اور کوفہ کو
ویران کردیا۔ وہان کے رہنے والون کو گرفتار کرکے غلام بنالیا بعد اس کے
دیوقاربان قیصر نے اسکو اہل غالش کے (جو کہ بلاد افریجہ سے تھے) سرکوبیکو بھیجا
اس نے اونکی بھی سرکوبی اور معقول گوشمالی کی ان واقعات کے ختم ہونے پر
دیوقاربان نے نصارے پر ہاتھ صاف کرنا شروع کیا قیصر نیرون کے بعد
نصارے کی مصائب کا یہہ دسوان حلہ تھا دس برس تک یہہ قوم انہین مصیبتون
مین گرفتار رہی۔ پھر دیوقاربان اور اوس کے نایب مخشمیان کو اوس کے
اراکین دولت نے معزول کرکے حکومت وسلطنت قسطنطش ابن ولیتیوس اور
اوس کے بھائی مخشمش کے سپرد کردیا ان دونون مین رومیون کی سلطنت اسطرح
تقسیم کردی گئی کہ مخشمش (جسکو غلادیش بھی کہتے ہین) شرقی ممالک کا مالک ہوا
اور قسطنطش ممالک مغرب وافریقہ وبلاد اندلس وافریجہ پر حکومت کرنے لگا
دیوقاربان اور مخشمیان بحالت معزولی شام کے کسی شہر مین مرگئے اور بعد مرنے
قسطنطش کے اوسکا لڑکا قسطنطین ۔ لاطینون کا بادشاہ ہوا۔ انتہی کلام

ہیرشویش (ہیروشویش کا کلام تمام ہوا)۔

قراین خارجی سے معلوم ہوتا ہے کہ جس بادشاہ کا نام ابن عمید نے دیقلادیانوس ظاہر کیا ہے اوسکو ہیروشویش دیوقاربان کے نام سے یاد کرتا ہے۔ اسکے بعد پہر واقعات اور روایتین نہایت متشابہ اور اسماء بجید مختلف ہین اس امر کو ناظرین اچھی طرح سے سمجھ سکتے ہین ایک غیر زبان کے اسماء کو دوسری زبان مین لانا نہایت دشوار ہے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔

"(مترجم) مسعودی کہتا ہے کہ کل ملوک رومیہ ۴۹ نفر ہوئے جنہون نے چارسوستاسی برس نوماہ"
"چہ یوم سلطنت کی سب سے آخری بادشاہ یہی تہا جسکا ذکر اوپر ہوچکا یہہ بت پرست تہا اس کے بعد"
"ملوک روم نصرانی ہوگئے۔ اور قیاصرہ متنصرہ کے لقب سے یاد کئے جانے لگے۔ "

اخبار قیاصرہ متنصرہ قسطنطنیہ وشام تا زمان فتح اسلامی

ملوک قیاصرہ متنصرہ دنیا کے عظیم الشان اور مشہور ترین ملوک سے شمار کئے جاتے ہین انکی حکومت ساحل بحر رومی پر اندلس سے رومیہ۔ قسطنطنیہ۔ شام مصر اسکندریہ افریقہ۔ مغرب تک پہیلی ہوئی تہی انہون نے مشرق اور سوڈان مین ترک اور فارس سے مغرب مین نوبہ وغیرہ سے مجادلہ ومقاتلہ کیا۔ پہلے یہہ لوگ دین مجوسی کے پابند تہے لیکن بعد ظہور حوارین عیسیٰ و شیوع دین نصرانیت اونہون نے دین مجوسی چہوڑ کر مذہب عیسائی اختیار کر لیا سب سے پہلے جس نے دین عیسائی اختیار کیا وہ قسطنطین بن قسطنطس بن ولیتونش اور اوسکی مان ہلانہ تہی۔

وجہ تسمیہ نصرانی دین مسیحی کو دین نصرانی اسوجہ سے کہتے ہین کہ مسیح علیہ السلام موضع ناصرہ مین رہتے تہے جبکہ وہ مصر سے معہ اپنے مان کے واپس آئے تہے اور نصران مبالغہ کے صیغون مین سے ہے معنی اسکے یہہ ہین کہ یہہ دین

غیر اہل عصابت کا ہے جسکی اعانت اور تائید اوسکی متبعین نے کی ہے۔

نسب قیاصرہ یہہ قیاصرہ بنو الاصفر کے نام سے معروف ہین بعض مورخ انکو عیصو بن اسحاق کیطرف منسوب کرتے ہین حالانکہ محققین نے اسکا انکار کیا ہے ابو محمد بن حزم نے اسرائیل علیہ السلام کے تذکرہ مین لکھا ہے کہ اسحاقؑ کا ایک لڑکا اور سوائے یعقوبؑ کے تھا جسکا نام عیصاب تھا اُسکی اولاد جبال سراۃ سر زمین شام مین تا حجاز رہتی تھی اسکا تقریباً کل حصّہ معدوم و لا پتہ ہوگیا لیکن بعض کا یہہ خیال ہے کہ روم انکے اولاد سے ہین حالانکہ یہہ سراسر غلطی ہے منشاء اس غلطی کا یہہ ہے کہ جہان یہہ رہتے تھے اوسکو ادوم کہتے ہین اس سے اونکو یہہ خیال پیدا ہوا کہ روم اسی مقام کا ٹکڑا ہے اور یہہ امر ایسا نہین ہے کیونکہ روم رومِلس بانی رومہ کیطرف منسوب کیا گیا ہے۔ میرے نزدیک ان بنو عیصو کا مسکن ایذوم مین تھا عرب نے اوسکو مُعرّب کرتے ہوئے زا معجمہ کو را مہملہ سے بدل دیا اور یہین سے غلطی واقع ہوئی۔ واللہ اعلم۔

قسطنطین ابن عمید کہتا ہے کہ قسطنطین نے مقسیمانوس پر حملہ کیا مقسیمانوس شکست کہا کر میدان جنگ سے رومہ کیطرف بہاگا پُل پر دونوں لشکر دشمن دوبارہ مقابلہ ہوا مقسیمانوس اور اوس کے لشکر کا اکثر حصہ دریا مین ڈوبکر مر گیا قسطنطین مظفر و منصور رومہ مین داخل ہوکر اپنی کامیابی کا پھریرہ اوسکی بلند اور شاندار مینار پر اوڑا دیا بعد اس کے کہ وہ بیزنطیہ مین بعد اپنے باپ کے چھبیس ۲۶ برس حکومت کرچکا تہا اس نے عدل و انصاف سے اپنی رعایا کو خوش کیا اسکا ایک سپہ سالار جو نواح قسطنطنیہ کا رہنے والا تہا اور رومہ مین اوسکی طرف سے عامل تہا اوس نے باوجود تاکید و ممانعت ازراہ بدعہدی نصرانیون کو قتل کیا بت پرستی کی بنا ڈالی ماریادس بطریق کو

سولی دیدی قسطنطین نے یہہ سُنکر اوس کے گرفتار کرنے کو ایک لشکر رومہ
کیجانب روانہ کیا۔ وہ گرفتار ہوکر قسطنطین کے روبرو لایا گیا اور وہین
قتل کیا گیا بعد ازان قسطنطین شہر نیقہ مین اپنے حکومت کے ۱۲ سنہ مین نصرانی ہو گیا
بت خانہ گروا دیئے کنائس (گرجے) بنوائے ۱۹ سنہ جلوس مین شہر نیقیہ مین اساقفہ کا
مجمع ہوا اریوش گرجے سے نکالا گیا جیسا کہ ہمنے اس سے پیشتر بیان کیا ہے اس مجمع کا صدر
انجمن اسکندروس بطریق اسکندریہ تھا یہہ اس مجمع کے پانچ مہینے کے بعد اپنی ریاست
مذہبی کے پندرہوین برس مرگیا۔ ابن الراہب کہتا ہے کہ اسکندروس بطریق
سنہ جلوس قسطنطین مین بطریق ہوا بائیس برس تک اسی عہدہ پر رہا اسی کے
عہد مین ہلانہ مادر قسطنطین بیت المقدس کی زیارت کو آئی کنائس (گرجے)
بنوائے صلیب کو دریافت کیا مقاریوس اسقف بیت المقدس نے اوسکا پتا بتایا
کہ یہود نے اوسکو زمین مین دفن کردیا ہے اب اوسپر کوڑا اور غلیظ پہینکتے ہین
ہلانہ نے یہود کے کاہنون کو جمع کرکے صلیب کے مدفن کو دریافت کرکے اوس
مقام کو خس وخاشاک سے صاف کیا اور اوس مقام سے تین لکڑیان نکالین
ہلانہ نے دریافت کیا کہ ان تینون لکڑیون مین صلیب مسیح کون ہے؟ اسقف
نے کہا کہ جس لکڑی کے مس سے مردہ سے زندہ ہوجائے وہی اصلی صلیب
ہے ہلانہ نے اوس کے کہنے کے موافق تجربہ کیا اور اس دن کو صلیب کے ملنے
کی وجہ سے عید کا دن مقرر کیا اور اوس مقام پر کنیسہ (قمامہ) بنادیا اور اسقف
مقاریوس کو کنائس (گرجے) بنوانے کا حکم دیا یہہ واقعہ ۳۲۸ سنہ میلادی مسیحی مین
واقع ہوا ۲۱ سنہ جلوس قسطنطین مین اسکندروس بطریق کی ہلاکت ہوئی اور بجائے
اسکے اوسکا شاگرد اثناشیوش مقرر ہوا اسکی مان اسکندروس کے ہاتھ عیسائی
ہوئی تھی اور اس نے اوسکی خدمت مین پرورش وتعلیم پائی اور اسی کے جگہہ پر بطریق ہوا

اریوش کے مقلدین نے اسکی دو مرتبہ کوشش کی لیکن ناکام رہے قسطنطین نے یہودیان قدس کو مذہب نصرانی اختیار کرنے پر مجبور کیا وہ لوگ بظاہر نصرانی ہوئے لیکن یہہ راز خنزیر (سور) نہ کہانے سے ظاہر ہو گیا قسطنطین نے برہم ہو کر اونمین سے اکثر کو قتل کر ڈالا اور بعضے اونمین سے بخوف جان عیسائی ہو گئے بعد اسکے قسطنطین نے شہر بیزنطیہ کو از سر نو آباد کر کے اوسکو اپنے نام پر قسطنطنیہ سلہ کے نام سے موسوم کیا پہر اسکا ملک اس کے تین بیٹون مین اسطرح

سلہ قسطنطنیہ پہلے ایک جزیرہ خالی مثلث الشکل تہا اسم قدیمہ اسکو ہفت کوہ کہتی تہی بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ سلیمان علیہ السلام کی شکارگاہ تہی چہہ سو ستر سٹہہ برس قبل از مسیح اسکا ظہور ہوا اور پانچ ہزار آٹہہ سو برس بعد ہبوط آدم اسکی بنا پڑی اسکی دولت اور زرخیزی اس درجہ بڑہی ہوئی ہے کہ اسکے بندرگاہ کا نام گولڈن ہارن (شاخ زرین) ہے سب سے پہلے اسپر ایران نے حملہ کیا اور بعد متعدد لڑائیون کے اسکو فتح کر لیا ایک مدت تک یہہ ایران کے قبضہ مین رہا پہر چارسو ترسٹہہ برس قبل از مسیح لونیا کی خطرناک بغاوت نے حکومت ایران کا خاتمہ کر کے یونانیون کو اسکا حاکم بنا دیا چوبیس بار اسپر حملہ کیا گیا اور چہہ بار یورش سے فتح کر لیا گیا اور ہر بار اسکے باشندے قتل اور بازارون مین فروخت کئے گئے آخرکار قسطنطین اعظم نے اسکو فتح کر کے بجائے رومتہ الکبرے کے اسکو اپنا دارالسلطنت بنایا گیارہ صدی تک یہہ ترقی پذیر رہا نئے نئے قلعے تعمیر ہوئے شہر کے باہر پانچ پہاڑیان نئی قلعہ بندیون مین محاط بنائی گئین جسکا اس زمانہ مین بہی بحر مارمورا تک میلون نشان ظاہر ہوتا ہے ۲۴۳ سے ۱۴۵۳ تک متفرق بادشاہون کی حکومت پر ملکی لڑائیان بغاوت سے بہت زیادہ اسکی عظمت و شان کو نقصان پہونچا اسی عرصہ مین ایرانیون نے پہر کئی بار اسپر حملے کئے عربون نے اسپر چڑہائی کی۔ آخر آخر یہہ ہو گیا تہا کہ شہنشاہان قسطنطنیہ خلفاء عباسیہ کو خراج دینے لگے تہے عیسائی مجاہدین نے بہی جو جنگ صلیبی مین ثواب کمانے آئے تہے اسکو نقصان پہونچایا اور اسکے باشندون کو ایذا دی بن آخر الامر سلطان محمد ثانی بانی دولت عثمانیہ نے اسپر حملہ کیا اور سینٹ صوفیہ پر بجائے صلیب کے

تقسیم ہو گیا کہ قسطنطین اول قسطنطنیہ اور اوس کے متعلقات پر حکمران ہوا اور دوسرا
قسطنطین بادشام کا اقصاے مشرق تک اور قسطوس رومہ اور اوسکے مضافات کا
بادشاہ ہوا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ قسطنطین نے پچاس برس حکومت کی چبیس برس سنہ ۲۶
بیزنطیہ مین قبل غلبہ مقسیمانوس اور چوبیس برس بعد قبضہ روم اور بارہوین برس سنہ ۲۷
اپنے حکومت کے نصرانی ہوا اور سنہ ۶۵ اسکندریہ مین مرگیا۔ ہروشیوش کہتا ہے
کہ پہلے قسطنطین بن قسطنطش دین مجوسی رکہتا تہا عیسائیون پر نہایت سختی اور
ظلم کرتا تہا اس نے بطریق رومہ کو نکالدیا جسکے بددعا سے یہہ مجذوم ہو گیا۔
اطبا نے اسکو لڑکون کے خون سے نہانے کو کہا چنانچہ اس معالجہ کے لئے متعدد
لڑکے پکڑ لئے گئے اتفاقاً اسکو اونکی بیکسی پر رحم آگیا اس نے اون سبہونکو چہوڑ دیا
شب کو اوس نے خواب مین دیکہا کہ "بطریق رومہ کی اقتدا کرنے کی ہدایت
ہوتی ہے" صبح ہوتے ہی اوس نے بطریق رومہ کو پہر رومہ مین اعزاز و تکریم
سے بہیجدیا اور خود نصرانی ہو گیا۔ قوم کی مخالفت کے خیال سے اوس نے
رومہ کو چہوڑ کر قسطنطنیہ مین قیام کیا اور اسکی مضبوط فصیلین اور جدید قلعے بنوائے
اور اپنی نصرانیت کا علانیہ اظہار کر دیا اہل رومہ نے اسکے تبدیل مذہب سے
بغاوت شروع کر دی قسطنطین نے اپنے قوی بازؤن سے اوسکو فرو کرکے اونکو
مغلوب کر دیا اور نصرانیت کے پہیلانے مین پوری مدد کی پہر فارس پر چڑہائی
کی اور اون کے اکثر ممالک کو اون سے چہین لیا۔ اسکے سنہ ۲۰ جلوس مین قوم کا
ایک گروہ باغیانہ طور پر اسکے ملک مین گہس آیا اس نے اونکی شورش کو بہی فرو کیا
اور اپنے ملک سے اونکو نکالدیا بعد اسکے اوس نے خواب مین صلیب کو دیکہا اور یہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۱۲) بلالی پہریرہ اوڑادیا پہر اسیوقت سے آجتک سلاطین اسلامیہ کا یہہ پایۂ تخت ہے
اور اسلام بول کے نام موسوم ہے گو ان دونون مین جدت و قدامت کے اعتبار سے کچہہ فرق ہے۔

کسی کہنے والے نے خواب مین کہا یہی تیرے لئے فتحیابی کی علامت ہے صبح ہوتے ہی اس نے اپنے خواب کو بیان کیا۔ اسکی مان ہلانہ بیت المقدس مین گئی اور صلیب کو نکالا عطریات سے اوسکو معطر کرکے اطلسی غلاف مین لپیٹ کر اپنے ہمراہ لائی۔ کنائس (گرجے) مختلف شہرون مین بنوائے۔ پہران واقعات کے بعد قسطنطین اکتیس ۳۱ برس حکومت کرکے مرگیا۔ انتہی کلام ہیروشیوش۔

قسطنطین ثانی اور اوسکے بعد

قسطنطین کے بعد قسطنطین صغیر بن قسطنطین حکمران ہوا ہیروشیوش اسکو قسطنطش کے نام سے موسوم کرتا ہے ابن عمید لکھتا ہے کہ اس نے چوبیس ۲۴ برس حکمرانی کی اسکا بہائی قسطوس اپنے باپ کے جانب سے رومہ مین حکومت کررہا تہا ۵ سنہ جلوس قسطنطین مین ایک لشکر رومہ پر بہیجا گیا اس نے رومہ کو فتح کرلیا اریوش اسوقت یہین موجود تہا اور ایک گونہ اوسکا مذہب پہیل چلا تہا اسکے خیالات اہل قسطنطنیہ۔ انطاکیہ مصر۔ اسکندریہ مین پورے طور سے اثر کر گئے تہے اس کے مقلدین کا ایک خاصہ گروہ ہوگیا تہا بطریق اسکندریہ بخوف جان اسکندریہ چہوڑ کر بہاگ گیا۔ قسنطش کے بعد قسطنطین کے خاندان سے حکومت جاتی رہی اسکا چچا زاد بہائی بولیانش (الیانش) بادشاہ ہوا۔ اس نے نصرانیت چہوڑ کر بت پرستی اختیار کرلی گرجے بند کروادیئے عیسائیون پر سختی کی اونکی معافیان ضبط کرلین۔ فارس پر زمانہ حکومت سابور مین چڑہائی کی اثناء لڑائی مین اسکے ایک بہالا لگا وہین مرگیا۔ ہیروشیوش کہتا ہے کہ یہہ فارس جاتے ہوئے راستہ بہول کر ایک بیابان مین پڑ گیا دشمنون نے اوسکو گرفتار کرکے قتل کرڈالا اس کے بعد یلیان بن قسطنطی نے ایک برس بادشاہت کی اس نے بادشاہ فارس پر حملہ کیا لیکن بلا کسی لڑائی کے صلح کرکے جب واپس آرہا تہا اقتدار ۵

مین اتفاقاً مر گیا ابن عمید نے اسکا کچھہ ذکر نہین کیا وہ کہتا ہے کہ بولیانوس
کے بعد یوشانوش نے بالاتفاق سابور کے حکومت کے سولہوین برس حکمرانی
کی یہہ بولیانوس کے لشکر کا سپہ سالار تہا جب وہ مارا گیا تو اہل لشکر نے متفق
ہوکر اس شرط پر اوسکی بیعت کی کہ وہ عیسائی مذہب اختیار کرے یوسانوش نے
یہہ شرط قبول کرلی اور اپنے لشکر کا صلیبی پھریرہ بنوایا نصیبین سے جو کہ فارس
کے قبضہ مین تہا عیسائیون کو لاکر آمد مین بسایا اور اپنے دارالسلطنت مین
پہونچکر اساقفہ کو کنائس کیطرف واپس کردیا منجملہ اون کے اثناشیوش
بطریق اسکندریہ بہی تہا اس سے اوس نے کونسل نقیہ کے عقیدہ متفقہ
کے لکھنے کی خواہش ظاہر کی اوس نے اساقفہ کو مجتمع کرکے دوبارہ اوس عقیدہ کو
لکہایا اور اوسکی پابندی کی ہدایت کی۔ ہیرونیوش نے اس یوشانوش کا کچھہ
ذکر نہین کیا بلکہ بجائے اس کے بلنسیان بن قسنطنس کو لکھا ہے اسکے زمانہ مین
قوط کے دو فرقے ہوگئے ایک تو مذہب اریوش کا پابند تہا اور دوسرا مجمع نقیہ
کے مقرر عقیدہ متفقہ کا معتقد ہوا اور دماشش۔ رومہ کا بطریق ہوا بعد اس کے وہ
بعارضہ فالج مبتلا ہوکر مر گیا بجائے اسکے والیش چار برس بادشاہ رہا یہہ مذہب
اریوش کا معتقد تہا اسیوجہ سے مجمع نیقیہ کے مقلدین کو اس نے ستایا اون پر
سختیان کین اکثر کو قتل کرڈالا بعض عیسائی قومین باعانت اہل افریقہ اس سے
باغی ہوگئین اس لئے اونپر بزور تیغ فتح حاصل کی اور قرطاجنہ مین اونکو قتل کرکے
قسطنطنیہ کو واپس آیا قوط اور دوسری قومون سے جو اس سے باغی ہوگئی تہین
اون سے لڑا اور انہین لڑائیون مین مارا گیا ابن عمید کہتا ہے کہ جو قیصر ذکر کیا گیا
وہ والیطنوس تہا اس نے بارہ برس حکومت کی جیسا کہ ابن البطریق اور ابن الراہب
سے روایت کی گئی ہے جیسی روایت کیجاتی ہے کہ اس نے پندرہ برس حکمرانی کی

اور اسکا بہائی دالیاش اوسکا ملک مین شریک تہا ۶۷۶ سنہ اسکندری مطابق ۳۶۵ سنہ
جلوس سابور کسرے مین یہہ بادشاہ ہوا وہ کہتا ہے کہ اسی کے زمانہ مین اہل
اسکندریہ نے اثناشیوش بطریق اسکندریہ کو گرفتار کرکے مارنا چاہا لیکن وہ
اس سے واقف ہوکر بہاگ گیا اہل اسکندریہ نے بجائے اس کے لوقیوس کو
بطریق بنایا جوکہ اریوش کی راے کا مقلد تہا بعد ازان ایک کونسل نیقیہ نے
پانچ مہینہ کے بعد پہر مجتمع ہوکر اثناشیوش کو بطریق بنایا اور لوقیوس کو نکال
باہر کیا اثناشیوش کے مرنے کے بعد اوسکا شاگرد بطرس دو برس تک بطریق
رہا۔ لوقیوس کے ہوا خواہون نے پہر سر اوٹہایا اور لوقیوس کو دوبارہ
بطریق بنایا تین برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا پہر اہل کونسل نیقیہ نے یورش
کرکے لوقیوس کو معزول کردیا۔ اور بجائے اس کے بطرس کو مذہبی حکومت
کی کرسی پر بیٹہایا ایک برس کے بعد یہہ مرگیا داریانوس قیصر اور اریوش کے
مقلدین مین بہت ناصافی رہی مسیحی کہتا ہے کہ والیطینوس اہل کونسل کے
مقررہ عقیدہ کا معتقد۔ اور اوسکا بہائی دالیش مذہب اریوش کا متبع تہا۔
اس نے اس مذہب کی تعلیم تادوکسیس اسقف قسطنطینہ سے پائی تہی اس لئے
اوس سے اس مذہب کی پابندی اور اظہار کا قول لیا تہا چنانچہ جب یہہ بادشاہ
ہوا تو اسنے کل اساقفہ کو (جو کونسلی مذہب کے پابند تہے) نکال باہر کیا اور اریوش
انطاکیہ سے اسکندریہ تک کے کنائس کا اسقف ہوا بطرس بطریق قید کرلیا گیا
پہر قید سے بہاگ کر رومہ مین جا ٹہیرا۔ والیطینوس قیصر اور سابور کسرے
مین اکثر لڑائیان ہوئین اثناء لڑائی مین والیطینوس مرگیا بجاے اس کے
دالیش حاکم ہوا ابن عمید بروایت ابن الراہب تحریر کرتا ہے کہ اسنے دو برس
اور بو فانیوس کہتا ہے کہ تین برس حکومت کی اسکا تام دالاش تہا وہ کہتا ہے

کہ یہہ اون دو بادشاہون کا باپ ہے جنہون نے سلطنت چہوڑ کر رہبانیت اختیار
کی تہی یعنی مکسیموس اور دوقادیوش اس کے سنہ ۲ جلوس مین طیماتاوس برادر
بطرس بطریق اسکندریہ کیطرف بہیجا گیا سات برس کے بعد وہین مرگیا اور سنہ ۶
جلوس مین دوسری کونسل قسطنطینیہ مین منعقد ہوئی جسکا ذکر پہلے ہوچکا اسی کے
زمانہ حکومت مین بطریق قسطنطینیہ مرگیا بجائے اسکے اغریوس اسقف ہوا
چار برس کے بعد مرگیا بعدہ والیش پر کسی نے عرب سے خروج کیا اور یہہ
اوہنین لڑائیون مین مارا گیا بعد اسکے اغرادیانوس قیصر ہوا ابن عمید کہتا
ہے کہ یہہ والیش کا بہائی اور والنطوس ابن والیش اسکا شریک تہا ایک
برس اکی حکومت رہی ابوفانیوس کہتا ہے کہ دو برس اور ابن بطریق کی روایت
ہے کہ اس نے تین برس حکومت کی ابن مسیحی اور ابن الراہب سے روایت
کیجاتی ہے کہ تاوداسیوس کبیر ان دونون کے حکومت مین شریک تہا
چہہ سو نوے ۶۹۰ برس بعد اسکندر کے یہہ لوگ بادشاہ ہوے اس نے کل اون
اساقفہ کو واپس بلا لیا جنکو والیش نے جلا وطن کردیا تہا اور اون کو
پہر اون کے عہدہ پر مقرر کیا ایک ہی برس مین اغرادیانوس اور اوسکا
بہتیجا مرگیا ابن عمید کہتا ہے کہ ان دونون کے بعد تاوداسیوس بادشاہ ہوا
سترہ برس اکی حکومت رہی بالاتفاق چہہ سو نوے ۶۹۰ برس بعد اسکندر کے سنہ ۳۱
جلوس سابور کسرے مین یہہ بادشاہ ہوا اسکے سنہ ۲ جلوس مین انثاشیوشس
بطریق اسکندریہ مرگیا بجائے اوس کے اوسکا کاتب تاوفیلا مقرر ہوا۔
قسطنطینیہ کا بطریق یوحنا فم الذہب اور قبرس کا اسقف ابوفانیوس تہا
یہہ پہلے یہودی تہا بعدہ نصرانی ہوگیا۔ تاوداسیوس کے دو لڑکے ارقادیوس
اور برباریوس تہے سنہ ۱۵ جلوس مین وہ ساتون جوان ظاہر ہوے جو اہل کہف

کے نام سے مشہور ہین اور زمانہ دقیانوس مین شہر چھوڑ کر چلے گئے تہے یہہ لوگ تین سو نوے برس تک خواب مین پڑے رہے جیسا کہ قرآن مین اسکا ذکر آگیا ہے انکے ساتہہ ایک تانبے کا صندوق اور ایک صحیفہ پایا گیا جسمین انکا قصّہ لکھا ہوا تہا تاودا سیوس قیصر کو جب یہہ خبر معلوم ہوئی تو اوس نے انکو تلاش کرایا چنانچہ بعد جستجو کے وہ لوگ مُردہ پائے گئے تاودا سیوس نے اوس مقام پر ایک کنیسہ (گرجا) بنوا دیا اور اس دن کو اونکے ظاہر ہونیکی خوشی مین عید کا دن مقرر کیا یحیی کہتا ہے کہ اریوش کے مقلدین کنائس (گرجون) مین چالیس برس سے حکومت کر رہے تہے اس نے اون سبہہ نکو گرجون سے نکلوا دیا اور اپنے لشکر لون مین سے اونکو موقوف کر دیا جو اوس کے مذہب کے پابند تہے۔ کونسل نیقیہ کے دوسو پچاس ۲۵۰ برس کے بعد دوسرا جلسہ قسطنطینہ مین منعقد ہوا اور یہہ طے پایا کہ جلسہ اولی کا مقررہ عقیدہ بہت صحیح اور درست ہے نہ اوس سے کچہہ کم کیا جائے اور نہ اوسپر کوئی کچہہ اضافہ کرے۔ اسکے حکومت کے پندرہوین ۱۵ برس سابور بن سابور شاہ فارس مر گیا بجاے اسکے بہرام بادشاہ ہوا اسکے بعد سترہ برس حکومت کر کے تاودا سیوس بہی مر گیا۔

ہیروشیوش۔ والیش کے تذکرہ کے بعد تحریر کرتا ہے کہ بعد اسکے ونیطالنش ابن فلنسیان برادر والیش چہہ برس بادشاہ رہا یہہ ملوک قیاصرہ کی چالیسوین عدد پورا کر رہا ہے طودوشیش بن انظیولس بن توخیان مشرقی ممالک مین اسکا گورنر تہا اور اپنی حکومت کو فتوحات کے ذریعہ سے وسیع کرنے مین مشغول تہا اسی اثنا مین اہل رومہ نے یورش کر کے اپنے سپہ سالار کو مار ڈالا اور ونیطالنش کو بادشاہی سے معزول کر کے طودوشیش کو مشرق سے لا کر اپنا بادشاہ بنالیا طودوشیش نے تخت حکومت پر بیٹہتے ہی بلوائیون کو سزائین دین اور نہایت استقلال سے

چودہ برس حکمرانی کرکے مرگیا بعدہٗ اسکا لڑکا ارکادیکش حکمران ہوا۔

"ہیروشیوش کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ طوذشیش ہی تاوداسیوس ہے جسکا تذکرہ ابن عمید نے کیا ہے کیونکہ یہہ دونون آخر الامر مین متفق ہین کہ اوسکا لڑکا ارکادیکش ہے اور نیز یہہ دونون مورخ انکی مدت حکومت مین بہی اتفاق کرتے ہین عجب نہین کہ ولیطالنش جسکا ذکر ہیروشیوش نے کیا ہے اغرادیالونس ہو جسکا تذکرہ ابن عمید نے کیا ہے۔ واللّٰہ اعلم"

ابن عمید کہتا ہے کہ ارکادیکش (ارقادیوس) ابن تاوداسیوس اکبر نے بالاتفاق تیرہ برس حکومت کی ۳ سنہ جلوس بہرام بن سابور مین تخت نشین ہوا یہہ قسطنطنیہ مین رہتا تہا اور اسکا بہائی الوریش (اورلوزیوس) رومہ کا حاکم تہا۔ اس کے صلب سے صرف ایک لڑکا ہوا جسکا نام اس نے اپنے باپ کے نام پر طوذوشیش رکہا جب یہہ بڑا ہوا تو اوس نے اپنے استاد اریالونس کو طوذشیش کے تعلیم کے لیئے طلب کیا اریالونس بہاگ کر مصر جا پہنچا اور ترک دنیا کرکے راہب ہوگیا ارکادیکش نے مال وزر کے طمع سے اوسکو بلانا چاہا لیکن وہ نہ آیا جبل مقطم کے ایک قریہ طرا مین تین برس کے بعد مرگیا ارکادیکش نے اوس کے قبر پر ایک کنیسہ اوسکی یادگار مین بنوا دیا جو دیر القصیر کے نام سے موسوم ہے اسی کے زمانہ حکومت مین البوفانیوس قبرص سے واپس آتے ہوئے دریا مین ڈوب کر مرگیا اور لوحنا فم الذہب بطریق قسطنطنیہ کا انتقال ہوگیا اس کے ۹ سنہ جلوس مین بہرام ابن سابور مرگیا بجائے اسکے یزدجرد بادشاہ فارس ہوا پہر ارکادیکش بہی ہلاک ہوا بجائے اسکے طوذشیس اصغر بن ارکادیکش تیرہ برس تک بادشاہ رہا اسکے زمانہ مین لاطینیون کا ملک تقسیم کردیا گیا اطراف وجوانب کے عمّال نے نمی الفتنہ کی

افریقہ مین بہت بڑا فتنہ و فساد برپا ہوا قومس اس کے بہائی نے اوسکو
فرو کیا بعد ازان افریقہ سے قبرص مین چلا آیا اور رہبانیت اختیار کرلیا
پہر قوط نے رومہ پر حملہ کیا الوزریش شکست کہا کر رومہ چہوڑ کر بہاگ گیا قوط
نے بزور تیغ اوسکو فتح کرلیا وہان کے مال و اسباب کو لوٹ لیا کنائس
کے اسباب و اموال اوٹہالے گئے - پہر جب ارکادیکش قیصر مرگیا تو الوزریش
نے بجاے اس کے پانچ برس حکمرانی کی اور قوط کو رومہ سے نکال باہر کیا
بعضے کہتے ہین کہ جب یہہ مرگیا تو طودشیش بن ارکادیکش بادشاہ ہوا ابن عمید
نے الوزریش کا کچہہ تذکرہ نہین کیا بلکہ اوسکا بیان یہہ ہے کہ ارکادیکش کے
بعد اوسکا لڑکا طودشیش اصغر بادشاہ ہوا بیالیس برس اسکی حکومت رہی
یہہ بالاتفاق یزدجرد کے حکومت کے پانچوین برس حکمران ہوا اس سے اور
اہل فارس سے اکثر لڑائیان ہوئین اسکے سنہ جلوس مین تاوفیلا بطریق
اسکندریہ کا انتقال ہوا بجاے اوس کے اوسکا بہتیجا کیرلوس کنیسہ اسکندریہ کا
افسر ہوا سنہ جلوس مین نسطوریش قسطنطینیہ کا بطریق مقرر ہوا چار برس
تک یہہ اس عہدہ پر رہا لوگون مین اس کے عقاید مشہور اور پہیل چلے رفتہ رفتہ
اسکی خبر کیرلوس بطریق اسکندریہ کو پہونچی اوس نے دربارہ عقاید نسطوریش
بطریق رومہ اور انطاکیہ اور بیت المقدس سے مشورہ کرکے شہر افسیس مین
دو سو اساقفہ کو ایک کونسل مین جمع کیا اور بالاتفاق کل عہدہ داران گرجا
نسطوریش کے کفر کا فتوی لکہا گیا اور گرجا سے نکال باہر کیا گیا نسطوریش
قسطنطینیہ سے نکلکر اخمیم (صعید مصر) مین آکر مقیم ہوا سات برس تک یہین ٹہرا رہا
جزیرہ اور موصل مین فرات تک عراق اور فارس مین مشرقی بلاد تک اسی کا
مذہب پہیل گیا - طودوشش نے قسطنطینیہ کے گرجا مین نسطوریش کے مقدمہ کو

مقرر کیا تین برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا ۴۴۱ سنہ جلوس طودوشیش اصغر مین کیریوش بطریق اسکندریہ مرگیا بجاے اس کے دلیسقرس مقرر کیا گیا اور ۴۲ سنہ جلوس مین یزدجرد کسرے مرگیا بعوض اوس کے بہرام جور بادشاہ ہوا اس اور خاقان بادشاہ ترک سے اکثر لڑائیان ہوئین یہہ بہرام جور اون لڑائیون سے اعراض کرکے ارض روم پر حملہ آور ہوا طودوشیش نے اوسکو ہزیمت دی بعد ازان اوسکا لڑکا یزدجرد بادشاہ ہوا ہیروشیوش کہتا ہے کہ زمانہ طودوشیش اصغر مین قوط نے رومہ پر تسلط حاصل کرلیا تہا اسی زمانہ مین اونکا بادشاہ لطریک مرگیا جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے پہر تہوڑے دنون کے بعد رومہ نے قوط سے بجاے رومہ اندلس دیکر مصالحت کرلیا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ طودوشیش کے بعد مرقیان قیصر تخت حکومت پر بیٹہا اس نے باتفاق موزخین چہہ برس حکمرانی کی طودوشیش کی بہن سے اسکا نکاح ہوا ہیروشیوس اس قیصر کا نام مرکیان ابن ملیکہ بتلاتا ہے اور کہتا ہے کہ اس کے زمانہ حکومت مین چوتہا کونسل مقام مقدونیہ مین ہوا جسکا ذکر اس سے پیشتر ہوچکا ہے یہہ کونسل دلیسقرس بطریق اسکندریہ کیوجہ سے منعقد ہوا تہا اس نے عقیدہ مقررہ جلسہ اولی مین چند بدعات نکالی ہتین جس سے کل گرجے کے عہدہ داران نے متفق ہوکر دلیسقرس کو گرجا سے نکال دیا اور بجاے اس کے برطارس کو مقرر کیا اسیوقت سے مذہبًا عیسائیون کے تین گروہ ہوگئے ایک ملکیہ ہے جو کہ عقیدہ مقررہ کونسل کے پابند ہین جسکو مرکیان قیصر نے باجتماع عہدہ داران گرجا مقرر کیا تہا اور یہہ حکم دیا تہا کہ خلقدونی کے کونسل کے مقررہ عقیدہ کی پابندی نہ کیجاے۔ دوسرا یعقوبیہ ہے جو مذہب دلیسقرس کا پابند ہے یعقوبیہ کی وجہ تسمیہ ہم پہلے بیان کرچکے ہین تیسرا نسطوریہ ہے یہہ مذہب

مشرق مین زیادہ ہے کیونکہ زمانہ جلاء وطنی نسطوریش مین اسکا شیوع ہوا تہا
اسی مرکیان کے زمانہ مین سب سے پہلے نصرانیون مین سے شمعون صومعہ نشینان کہین
رہبان ہوا اور یزدجرد کسریٰ مرگیا اور یہہ خود بہی چہہ برس حکومت کرکے
ہلاک ہوا بعد اس کے لاون کبیر تخت نشین ہوا بروایت ابن عمید سنہ
اسکندری مین اس نے سولہ برس بادشاہت کی۔ ہیروشیوش اس روایت
سے اتفاق کرتا ہے۔ یہہ مذہب ملکیہ کا پابند تہا جب اہل اسکندریہ نے
مرکیان کے مرنے کی خبر پائی تو اونہون نے برطارس بطریق پر حملہ کرکے
اسکو چہٹے برس اوسکی تولیت کے مار ڈالا اور بجاے اس کے طیماناوس کو
مقرر کیا یہہ یعقوبی مذہب رکہتا تہا تین برس کے بعد قسطنطینہ سے ایک
سپہ لار آیا اور اوس نے اسکو نکال کر سورس کو مقرر کیا جو کہ ملکیہ مذہب کا
پابند تہا پہر نو برس کے بعد بحکم لاون قیصر سورس معزول کیا گیا اور طیماناوس
بحال ہوا اس کے سنہ ۱۲ جلوس مین بادشاہ فارس نے شہر آمد پر حملہ کیا اور
اوسکو ایک مدت تک محاصرہ مین رکہا شمعون زہبان کا اسی کے زمانہ مین
انتقال ہوا پہر لاون قیصر سولہ برس حکومت کرکے مرگیا ابن عمید کہتا ہے
کہ اسکے بعد لاون صغیر تخت حکومت پر بیٹہا یہہ زینون بادشاہ کا بیٹا ہے
ابن بطریق کہتا ہے کہ یہہ ابن سیتون ہے بہرکیف یہہ یعقوبی تہا ایک برس
اس نے حکمرانی کی ہیروشیوش نے اسکا کچہہ ذکر نہین کیا ہان زینون کا تذکرہ
ہے جو اس کے بعد بادشاہ ہوا اور اسکا نام اوس نے لبین مہملہ تحریر کیا ہے
اور یہہ لکہا ہے کہ اس نے سترہ برس بادشاہی کی یعقوبی مذہب کا پابند تہا
اسیر اسکے لڑکے اور ایک شخص نے جو اس کے قرابت دارون مین سے تہا
خروج کیا بیس مہینے تک لڑائی ہوتی رہی انجام کار دہ دونون معہ

اپنے متبعین کے مارے گئے۔ بطریق قسطنطنیہ نے اسی اثنا میں کتب مذہبی کو رد و بدل کر کے اور اپنے عقاید فاسدہ کو ظاہر کر رہا تھا اسوجہ سے زینون قیصر نے بطریق کو اس کے حال سے آگاہ کر کے کل گرجون کے عہدہ دارون کو جمع کر کے بطریق قسطنطنیہ کو گرجا سے نکلوا دیا سنہ جلوس مین طیماناوس بطریق اسکندریہ فوت ہوا بجاے اس کے بطرس بطریق مقرر ہوا جو آٹھہ برس کے بعد مرا اور اس کے عوض اثناشیوش اسکندریہ کا بطریق ہوا سات برس کے بعد یہہ بھی مر گیا اور زینون بھی اپنی حکومت کے سترہوین برس ہلاک ہوا بعدہ نسطاس ستائیس برس بادشاہ رہا یہہ سنہ ۲۷ ۵۰۳ اسکندریہ مین تھا یعقوبی مذہب کا پابند تھا حماۃ کی اس نے دو برس مین فصیل بنوائی اور وہین سکونت اختیار کی پھر اپنی حکومت کے تیسرے برس متقل دارا مین ایک شہر آباد کئے جانے کا حکم دیا بعد ازان اس سے اور اکاسرہ سے لڑائیان شروع ہوگئین لشکر فارس۔ اسکندریہ پر آپہونچا اور اوس کے اطراف و جوانب کے باغات اور قلعات کو ویران کر دیا ایک عالم اس لڑائی مین مارا گیا اس کے سنہ جلوس مین اثناشیوش بطریق اسکندریہ کا انتقال ہوا بجاے اس کے یوحنا یعقوبی مقرر کیا گیا یہہ نو برس تک اس عہدہ پر رہا اس کے مرنے کے بعد یوحنا ثانی بطریق ہوا جو گیارہ برس کے بعد مرا اور بجاے اسکے دیسقرس جدید ڈھائی برس بطریق رہکر فوت ہوا اور اسی کے زمانہ حکومت مین ساریوش انطاکیہ کا بطریق مقرر ہوا۔ یہہ دونون دیسقرس کے عقاید کے پابند تھے سعید بن بطریق کہتا ہے کہ ایلیا بطریق بیت المقدس نے نسطاس قیصر کو مذہب ملکیہ کیطرف رجوع کرنا چاہا تھا اور اوسپر اس مذہب کی

حقانیت ظاہر کرنے کو رہبانیون کو روانہ کیا تھا نشطاس قیصر ان کی
باتین سُنکر اون کے مذہب کیطرف مایل ہو چلا اوس نے بعض عقیدہ و تحایف
اور صدقات کے لئے مال و اسباب روانہ کیا اتفاق سے ایک شخص قسطنطنیہ
مین دیسقرس کے مذہب کا پابند اور عالم تھا وہ نشطاش قیصر سے ان
واقعات کے بعد ملا اور اوس نے اپنی مذہب کیطرف اسکو کھینچ لیا نشطاش
قیصر نے اس مذہب کے اختیار کرنے کا عام حکم دیدیا بطریق رومہ کو جب
یہہ خبر معلوم ہوئی تو اس نے نشطاش قیصر کو لعنت و ملامت کی
قیصر نے برہم ہو کر اوسکو نکال دیا اور بجاے اسکے انطاکیہ کا گرجا سوتوس
کے سپرد کر دیا ایلیا بطریق بیت المقدس نے جب یہہ سُنا تو اوس نے
رہبانون اور اطراف و جوانب کے رؤسا کو جمع کر کے سوتوس کے تکفیر کا
فتوے لکھا لیا اگرچہ نشطاس قیصر نے یہہ رنگ دیکھکر سوتوس کو نکالدیا
لیکن پہر بھی کل بطارقہ اور اساقفہ نے مجتمع ہو کر اسکو بھی مجرم ٹھیرایا جس سے
کچھہ فایدہ نہ ملا ستائیس برس حکومت کرکے یہہ مر گیا بجاے اسکے
یسطیانس ۸۳۰ سنہ اسکندری مین قیصر ہوا نو برس اسکی حکومت رہی اسکی
حکومت کے تیسرے برس شاہ فارس نے بلاد روم پر حملہ کیا رومیون
اور اہل فارس مین خوب لڑائیان ہوئین پہر اس کے آخری زمانہ مین
یعنی سنہ جلوس مین شاہ فارس نے بلاد روم پر فوج کشی کی اس لڑائی
مین منذر بادشاہ عرب بھی بادشاہ فارس کے ہمراہ تھا شاہ فارس لڑتا
تک بڑہ آیا رومی مغلوب ہوے فریقین مین ایک گروہ کثیر فرات مین
ڈوب مرا قیصر کے مرنے کے بعد اہل فارس اور روم مین صلح ہو گئی اسی
قیصر کے نوین سال حکومت مین بربر نے رومہ پر حملہ کرکے اونکو اپنا

باجگذار بنایا ابن بطریق کہتاہے کہ یہہ قیصر ملکیہ مذہب کا پابند تہا اور اسنے
کل اون لوگون کو واپس بلالیا جنکو نسطانش قیصر نے جلاوطن کردیا تہا
ابن الراہب کہتاہے کہ یہہ مذہب مقررہ مجمع خلقدونیہ کا پابند تہا اس نے
بمشورہ شاویرش بطریق انطاکیہ۔ اساقفہ مشرق کو مجتمع کرکے لوگون کو
مذہب مقررہ مجمع خلقدونیہ کا پابند کرنا چاہا تہا لیکن اونہون نے جب انکار کیا
تو بطریق انطاکیہ کو گرفتار کرلیا پہر بعد دو برس کے آزاد کردیا۔ بطریق انطاکیہ
قید سے رہا ہوکر مصر چلا گیا اس کے بعد ابولیناریوس اسکندریہ کا بطریق
آیا اس کے پاس کونسل خلقدونیہ کے مقررہ عقاید کی کتاب تہی لوگون
نے اوس سے انہین عقاید کی تعلیم حاصل کی اور اوسی کی تقلید کی جب
یسطیانش اپنی حکومت کے نوین برس مرگیا تو بجاے اوس کے یسطیانش
قیصر ۵۴۳ء اسکندریہ مین تخت نشین ہوا یہہ مذہب ملکیہ کا پابند اور
یسطیانش کے چچا کا لڑکا تہا جو کہ اس سے پہلے قیصر ہوا ہے اسنے چالیس
برس حکمرانی کی ابو فانیوس کہتاہے کہ اس نے تینتیس برس حکومت کی
اس کے ۵ سنہ جلوس مین کسرےٰ نے بلاد روم پر فوج کشی کی۔ ایلیا کو جلادیا
صلیب کو جو وہان تہی اوٹہا لیگیا اور ۱۳ سنہ جلوس مین سامریہ نے بغاوت
کی اس نے اون کے شہرون کو اوجاڑ دیا اور ۱۶ سنہ جلوس مین حارث
بن جبلہ امیر غسان و عرب نے بریہ شام مین قیصر کے جانب سے صف آرائے
کی اور شاہ فارس کو شکست دیکر قیدیون کو چہوڑا لایا اس کے بعد روم
اور فارس مین مصالحت ہوگئی اسی کے زمانہ حکومت مین عید میلاد کے بجاے
چہٹے کانون کے چوبیسوین کانون مین مقرر کی گئی سعید کہتاہے کہ یسطیانش
نے لوگون مین مذہب ملکیہ کے پہلانے کا قصد کیا تہا طیماناوس بطریق اسکندریہ

نے یعقوبی ہونے کی وجہ سے مخالفت کی قسطنطیانش نے قتل کرنے کے ارادہ
سے اسکو گرفتار کرلیا لیکن پہر کچہہ سوچ سمجھکر چھوڑ دیا بطریق اسکندریہ رہائی
کے بعد مصر چلا گیا یشطیانش نے بجاے اس کے بولس کو مقرر کیا یہہ مذہب
ملکیہ کا مقلد تہا اسکو یعقوبی مذہب والون نے نہین مانا یہہ دو برس تک
اس عہدہ پر رہا سعید ابن بطریق کہتا ہے کہ اس کے بعد قیصر نے
بولیناریوس سپہ سالار کو بطریق اسکندریہ مقرر کرکے روانہ کیا بولیناریوس
لشکری لباس پہنے ہوے کنیسہ مین داخل ہوا پہر اوسکو اوتار کر مذہبی لباس
زیب تن کیا اس نے لوگون کو بجبر مذہب ملکیہ کی ہدایت کی جس نے
کچہہ بہی مخالفت کی اوسکو تہ تیغ کیا اسی یشطیانش کے زمانہ حکومت مین سامرہ
نے ارض فلسطین مین بغاوت کی بعد عیسائیون کو قتل کیا اونکے گرجاؤنکو
منہدم کردیا قیصر نے یہہ سنکر اونکی سرکوبی کو لشکر روانہ کیا جس نے سامرہ کے
سر پر پہونچکر معقول گوشمالی دی اور گرجاؤن کو از سر نو جیسا کہ اس سے پیشتر
تہی بنوا دیا تہا بیت اللحم کا گرجا پہلے چھوٹا تہا اسی زمانہ مین اسی قیصر کے حکم سے
وسیع بنایا گیا جیسا کہ اب موجود ہے پانچوان جلسہ مذہبی عیسائیون کا ایکسو
۱۶۳
ترسٹھہ برس بعد جلسہ خلقدونیہ کے ۲۹ سنہ جلوس قیصری مین منعقد ہوا
جیسا کہ بیان کیا گیا اپولیناریوس سپہ سالار بطریق اسکندریہ ۱۷ سترہ برس
مذہبی ولایت کرکے اسی کے زمانہ مین مرگیا وہی اس جلسہ کا صدر انجمن اور
بانی تہا بجاے اس کے یوحنا مقرر کیا گیا یہہ بہی مذہب ملکیہ کا مقلد تہا
تین برس کے بعد یہہ بہی ہلاک ہوا بعد اس کے مذہب یعقوبیہ کا اسکندریہ
کے گرجا مین دور دورہ ہوا اسکندریہ مین اون دنون اکثر قبطی رہتے تہے
اونہون نے اپنے طرف سے طودوشیوش کو بطریق مقرر کیا جو ۳۲ بتیس برس تک

اسکندریہ کے گرجا مین رہا۔ ملکیہ والون نے داقیانوس کو بطریق
بنا کر چھٹے ہی مہینے طودوشیوش کو گرجا سے نکال دیا نسطیانش قیصر نے
طودوشیوش کے بحال کرنے کا حکم صادر کیا اور یہہ بہی لکہا کہ داقیانوس ملکیہ کا
بطریق شماسہ مین رہے اسکندریہ والون نے قیصر کے اس حکم کی تعمیل کی
پہر قیصر نے طودوشیوش کو لکہا کہ وہ یا اجتماع مجمع خلقدونیہ کا مقلد ہو یا
عہدہ بطریقی سے کنارہ کش ہوجائے طودوشیوش نے پچہلی شق کو اختیار
کرلیا قیصر کے حکم سے بجائے اس کے بولس مقرر کیا گیا اہل اسکندریہ نے
نہ اسکو منظور کیا اور نہ وہ احکام جو یہ لاتا تہا اسکو قبول کیا۔ بعدازان
یہہ مرگیا اور قبط کے گرجے بند کردیے گئے انلوگون نے اہل مذاہب ملکیہ سے
بہت ایذا ئین پائین طودوشیوش کا یسطینانش قیصر کی حکومت کے سینتیسوین ۳۷
برس انتقال ہوا بجای اسکے اسکندریہ مین بطرس بطریق مقرر ہوا بعد دو برس
کے یہہ بہی فوت ہوگیا۔ ابن عمید کہتا ہے کہ کسرے انوشیروان نے اسیکے
زمانہ حکومت مین بلاد روم پر حملہ کرکے انطاکیہ لیلیا تہا پہر اس کے بعد
یسطینانش قیصر مرگیا بعد اس کے یوسطونش چہتیسوین ۳۶ سال جلوس انوشیروان
مطابق ۵۸۸ء اسکندری مین تخت قیصری پر بیٹہا تیرہ برس اسکی حکومت رہی
اسکی حکومت کے دوسرے سال بطرس بطریق اسکندریہ مرگیا بجائے اسکے
دامیانو مقرر کیا گیا چہتیس ۳۶ برس تک یہہ اس عہدہ پر رہا اسکے ۱۲ سال :
جلوس مین بعد روانگی لشکر دیلم بہمراہی سیف بن ذی یزن (اتبالعہ) کے
کسرے انوشیروان مرگیا اور لشکر دیلم نے یمن کو ملوک حبشہ سے لیلیا
اسیوقت سے یمن مین سلاطین اکاسرہ کے حکمرانی کا پرچم اوڑنے لگا بعد تیرہ
برس کے یوسطونش قیصر بہی مرا بعدہ طبارلیش قیصر ہوا ہرمز بن انوشیروان

کے حکومت کا تیسرا سال اور ۵۹۲ء اسکندری تہا اسکی حکومت تین برس
رہی اسی کے زمانہ مین روم اور فارس کی مصالحت کا خاتمہ ہوکر لڑائیون کا
دوبارہ دروازہ کہلا فارس کا لشکر خابور تک بڑہ آیا موریق (بطریق
روم) نے نکلکر لشکر فارس کو پسپا کیا اوس کے بعد ہی طباریش قیصر بہی
آپہونچا جس سے فارس کو شکست فاش ہوئی اور بیجد لشکر فارس مارا گیا
چار ہزار کے قریب قید کرلئے گئے جو بعد ختم جنگ جزیرہ قبرص کو بہیجدیئے گئے
بعد اسکے بہرام مرزبان ہرمز کسریٰ کا مخالف ہوکر اوسکو ملک سے نکال دیا
ہرمز کسریٰ طباریش قیصر کے پاس چلا آیا اور اس نے اوسکی چار ہزار
لشکر سے مدد کی ہرمز کسریٰ نے باعانت لشکر روم مداین اور واسط
کے مابین بہرام کا مقابلہ کیا اور اوسکو شکست فاش دیکر دوبارہ تخت
نشین ہوا اور طباریش قیصر کے خدمت مین بیشمار مال واسباب اور
تحایف بدرجہا زیادہ اوس سے کہ قیصر نے اسکو دیا تہا روانہ کیا اور
کل وہ چیزین اور بلاد جو کہ اس سے پیشتر فارس نے رومیون سے چہین
لیا تہا واپس کردیا اور طباریش قیصر کے کہنے سے مداین اور واسط
دو ہیکلین بنوا دین بعد اسکے طباریش قیصر مر گیا اور موریکش قیصر ہرمز
کے حکومت کے چہٹے برس ۵۹۵ء اسکندری مین تخت نشین ہوا اس نے
باتفاق مورخین بیس برس حکمرانی کی نیک سیرت اور عادل تہا اسکے
سال سنہ جلوس مین کسی یہودی نے انطاکیہ مین مسیح کی تصویر کے ساتہہ
بے ادبی کی تہی جسکے پاداش مین اکثر یہودی قتل کرڈالے گئے اور باقی
جلا وطن کردیے گئے۔ اسی کا زمانہ حکومت تہا کہ ہرمز کسریٰ کو
بہرام نے جو اوسکے قرابت مندون سے تہا تخت سے اوتار دیا تہا اور

خود تخت پر بیٹھکر حکمرانی کرنے لگا تھا ہرمز کے بیٹے ابرویز نے موریکش قیصر کے
دربار مین استغاثہ پیش کیا موریکش قیصر نے اوسکی امداد کی اور بہرام کو قتل
کرکے ملک و تخت ابرویز کو دیدیا ابرویز نے بھی اپنے باپ کیطرح تخت نشینی
کے بعد قیصر کیخدمت مین تحایف اور بیش بہا اسباب روانہ کیا۔ ابرویز
نے موریکش قیصر کے لڑکی مریم سے خطبہ (منگنی) کیا موریکش نے اپنی
لڑکی کا عقد ابرویز سے کردیا طرح طرح کی قیمتی چیزین اور بیش بہا اسباب
جہیز مین دیا بعد چندے کسی غلام نے موریکش کو بطرلوق قوقا کی سازش سے
بحالت غفلت مار ڈالا اور خود تخت قیصری پر بیٹھکر حکومت کرنے لگا یہہ
واقعہ سنہ ۹۱۴ اسکندری مطابق سنہ ۱۵ جلوس ابرویز مین واقع ہوا اس
غلام نے آٹھہ برس حکمرانی کی موریکش کی اولاد کو چن چن کر قتل کیا اتفاق
سے ایک لڑکا اون مین سے بچکر طور سینا پر چلا گیا اور راہبانہ زندگی سے
اپنی عمر کے بقیہ ایام پورے کیئے اس واقعہ کی اطلاع جب ابرویز بادشاہ
فارس کو ہوئی تو اوس نے اپنے خسر کا بدلہ لینے کو لشکر جمع کیا ایک حصہ
اپنے لشکر کا بسرگروہی ایک سپہ سالار کے قدس شریف کیطرف روانہ کیا
اور اوس سے یہود کے قتل کرنے اور اون کے بلاد کے ویران کرنے کا عہد لیا۔
دوسرا سپہ سالار مصر و اسکندریہ کیجانب روانہ کیا گیا۔ تیسرا حصہ لشکر کا
اپنے ہمراہ لیکر ابرویز خود قسطنطنیہ کیطرف بڑھا اسکا پہلا سپہ سالار جو شام
کیطرف گیا تھا اوس نے برعکس عہد شام مین پہونچکر جسوقت یہود طبریہ
و جلیل و ناصرہ و صور اوس کے پاس جمع ہوگئے عیسائیون پر ہاتھہ
صاف کرنا شروع کردیا اون کے کنائس (گرجے) منہدم کرادیئے اونکا مال
و اسباب لوٹ لیا گیا۔ صلیب اوٹھالے گئے عیسائی قید ہوئے ذخرما

اپریل ۹۹ (۱)

بطریق بہی تہا اسکو معہ صلیب کے مریم بنت مورکیش زوجہ ابرویز نے اپنے
شوہر سے مانگ لیا۔ الغرض شام جسوقت رومیون سے خالی ہوگیا اور اہل
فارس قسطنطینہ پر چڑہے جارہے تہے یہودیان قدس و خلیل و طبریہ و دمشق
و قبرص بیس ۲۰۰۰ ہزار کے قریب مجتمع ہوکر صور پر قبضہ کرنے کو بڑہے صور مین
اندنون چار ہزار یہودی موجود تہے جنکو ان کے پہونچنے سے پہلے وہان کے
بطریق نے گرفتار کرلیا تہا محاصر یہودیون نے صور کے باہر کے کنائس
(گرجے) منہدم کرنا شروع کردیا اور بطریق یہودی قیدیونکو قتل کرکرکے
اون کے سرون کو محاصرین کیطرف پہینکنے لگا تا آنکہ مقید یہودی کل فنا
ہوگئے اور کسرے ابرویز یہہ سنکر قسطنطینہ سے صور پر آپہونچا یہودی
باغی اس کے آتے ہی شکست کہاکر بہاگ گئے۔

ابن عمید کہتا ہے کہ قوقاص قیصر کے حکومت کے چوتہے برس
یوحنا الرحوم[۱۵] ملکیہ کا بطریق اسکندریہ و مصر مین مقرر ہوا جب اوسکو اہل فارس
کے حملہ کی خبر معلوم ہوئی تو وہ معہ والی اسکندریہ۔ قبرص کو بہاگ گیا۔
سات برس تک اسکندریہ مین اسکی جگہہ خالی رہی فرقہ یعقوبیہ نے اسکندریہ
مین زمانہ حکومت قوقاص قیصر مین انشطانیوش کو بطریق بنایا تہا جو
بارہ برس تک بطریق رہا فرقہ ملکیہ نے مجبور ہوکر تبرکات کلیسہ فرقہ
یعقوبیہ کو دیدیا اور یعقوبیہ وہان کے گرجاؤن پر مسلط و متولی ہوگئے
اثناسیوش بطریق انطاکیہ تحائف و ہدایا لیکر اساقفہ اور راہبون کے ہمراہ
انشطانیوش سے ملنے کو آیا اور اس عہدہ پر پہونچنے کی اوسکو مبارکباد دی
چالیس روز ٹہر کر اپنے مقام پر چلاگیا اور انشطانیوش اپنی ولایت کے

۱۵ الرحوم اسکو اسوجہ سے کہتے ہین کہ یہہ نہایت رحمدل اور رقیق القلب تہا۔

بارہوین[۱۲] برس یتین سونئیس[۳۲۳] برس بعد حکومت بادشاہ دیقلادیانوس کے مرگیا

ہرقل

ابرویز مہم صور سے فارغ ہو کر پہر قسطنطینہ پر جا پہونچا اور نہایت سختی سے حصار کر کے آمد و رفت رسد و غلہ بالکل بند کر دیا لبطریقون نے علوقیا مین مجتمع ہو کر براہ دریا کہانے پینے کا کافی ذخیرہ ایک کشتی مین ہرقل (ایک لبطریق تہا) کے ہمراہ قسطنطینہ مین پہونچا دیا رومی محصور اس کشتی کے پہونچنے سے بہت خوش ہوئے ہرقل کو انتظام ملکی مین شامل کرلیا اور توقاص کے طرف سے بدظن ہو کر اس فتنہ و فساد کا اوسکو باعث سمجہکر قتل کر کے سنہ ۹۲۲ اسکندری مین ہرقل[۱] کو تخت قیصری پر بیٹہا دیا ہرقل نے تخت پر بیٹہتے ہی ابرویز کو بحکمت عملی قسطنطینہ سے ٹال دیا اور اس کے بعد بیفکری کے ساتہہ اکتیس[۳۱] برس چہہ مہینے حکومت کرتا رہا ابن الراہب کہتاہے کہ اس نے بتیس[۳۲] برس حکمرانی کی اور بخیال ابن لبطریق اسکی حکومت کا زمانہ اول سنہ ہجری سے شروع ہوتا ہے اور ہروشیوش کہتاہے کہ یہہ واقعہ سنہ ۹ ہجری کا ہے اور اسکو ہرقل بن ہرقل بن انطونیش کہتے ہین جب یہہ حکمران ہوا تو اس نے ابرویز کے پاس صلح کا پیام بہیجا ابرویز نے خراج قایم کرنا چاہا ہرقل نے اس سے انکار کیا اور چہہ برس تک ابرویز اوسکے محاصرہ مین رہا پہر جب ہرقل نے اسکے محاصرہ سے اپنی مخلصی نہ دیکہی تو براہ فریب خراج دینا قبول کرلیا اور تاوان جنگ ادا کرنے کے لیے چہہ مہینے کی مہلت مانگی ابرویز انقضاء وعدہ کے انتظار مین ٹہیرا رہا اور ہرقل اپنے بہائی قسطنطین کو قسطنطینہ مین چہوڑ کر پانچہزار رومیون کو لیکر دوسری

---

[۱] ہرقل کو رومی زبان مین ارقلیس کہتے تہے سکہ ہرقلیہ درہم و دینار کا اسی کے عہد مین بنایا گیا۔

راہ سے فارس کیطرف چلا گیا ملک فارس اپنے معین اور یاوروں سے
خالی ہونے کے سبب سے ہرقل کے ہاتھون خوب خراب اور ویران ہوا
ابرویز کسرےٰ کے دونون لڑکے قباد اور شیرویہ کو جو بطن مریم بنت موریکش
سے تھے ہرقل نے گرفتار کرلیا حلوان اور شہرزور ہوتے ہوئے مداین کے
طرف آیا اور دجلہ سے عبور کرکے ارمینہ کیطرف بڑھا جب ہرقل قسطنطنیہ
کے قریب پہونچا تو ابرویز یہہ سنکر اپنی سلطنت کو واپس ہوا۔ پہر ہرقل نے
اپنے سنہ ۹ جلوس مین بغرض فراہمی مال و اسباب و ملک گیری خروج کیا عامل
دمشق منصور بن سرجون نے پہلے کسرےٰ کا باجگذار اور مطیع ہونے کا
عذر کیا لیکن جب ہرقل اوس کے سر پر پہونچ گیا تو ایک لاکہہ دینار دیکر اپنی
جان بچالی ہرقل نے مراحم خسروانہ کے لحاظ سے اوسکو اوس کے عہدہ پر
بحال رکہا بعدازان وہ بیت المقدس کیطرف گیا یہودیون نے تحائف
پیش کئے ہرقل نے اونکو اپنے ظل عاطفت مین لیا اساقفہ اور رہبان
نے یہودیون کی حرکات اور ظلم کی شکایت کی جلے ہوئے کلیسیون کے
کہنڈہل اور اپنے مقتولون کی ہڈیون کے ڈہیر دکہائے تب ہرقل
نے اسوجہ سے برہم ہوکر یہودیون کے قتل کا حکم عام دیدیا بیشمار یہودی
آن واحد مین تلوار کے گہاٹ اوتار دئیے گئے سوائے اون یہودیون
کے جو مفرور یا روپوش ہوگئے تہے کوئی نہ بچا اسکے بعد ہرقل نے کنائس
(کلیسون) کو از سر نو تعمیر کرایا۔ اسکے سنہ جلوس مین اندراسکون
فرقہ یعقوبیہ کا اسکندریہ مین بطریق مقرر ہوا چہہ برس تک اس عہدہ پر رہا
اسکے مرنے کے بعد بنیامین سینتیس برس تک بطریق رہا اسوقت تک مصر و
اسکندریہ شاہ فارس کے ماتحت تہا۔ ہرقل مہم قدس شریف سے فارغ ہوکر

مصر جا پہونچا اور اوسپر بزور تیغ قبضہ حاصل کرلیا اہل فارس کو قتل کیا۔
اسکندریہ مین قوس کو اپنا نائب مقرر کیا یہہ بطرلق بہی تہا اور عامل بہی تہا
بنیامین نے اس کے مقرر ہونے سے پہلے خواب مین یہہ دیکہا تہا کہ کوئی شخص
اوس سے کہہ رہا ہے کہ "اوٹہہ اور روپوش ہو جا تا آنکہ خداوند کا غضب فرو
ہو جائے" بنیامین خواب سے بیدار ہوکر روپوش ہوگیا اور ہرقل نے اوسکے
بہائی مینا کو گرفتار کرکے مذہب مقررہ کونسل خلقدونیہ کا متبع کرنا چاہا مینا
نے انکار کیا ہرقل نے اوسکو زندہ آگ مین ڈالدیا جب وہ جلکر خاک ہوگیا
تو اوسکی راکہہ دریا مین بہادی گئی بعدازان ہرقل قسطنطنیہ کے طرف
واپس آیا بعد اس کے کہ اوس نے دمشق۔ حمص۔ حماۃ۔ حلب سے بیشمار
مال و اسباب جمع کرلیا تہا اس نے مصر کی آبادی بڑہائی اور روہ یوماً
فیوماً آبادی اور صنعت و حرفت مین ترقی پذیر ہوتا رہا تا آنکہ اسکو
عمرو بن العاص رض نے تین سو ستاون ۳۵۷ برس بعد بادشاہ دیقلادیانوس
کے فتح کیا۔ ہرقل نے بنیامین کو بعد چندروز کے امان دیا اور وہ تیرہ
برس کے بعد اسکندریہ مین واپس آ

تاریخی معلومات ابن عمید کہتا ہے کہ حکومت ہرقل کے گیارہوین
برس ۹۳۳ھ اسکندری مطابق ۶۱۴ء عیسوی مین تاریخ ہجری کی بنا پڑی
مسعودی کہتا ہے کہ جناب رسول صلعم کی ولادت زمانہ حکومت نیشطیانس
ثانی مین ہوئی ہے جسکو اوس نے نوسطیونس لکہا ہے اسی نے الربا کا
کلیسہ بنوایا بیس ۲۰ برس اسکی حکومت رہی اسکے بعد ہرقل بن نوسطیونس
پندرہ برس حکمران رہا اسی نے سکہ ہرقلیہ کا رواج دیا بعد اسکے موریق
بن ہرقل تخت قیصری پر جلوہ افروز ہوا مسعودی کا یہہ بہی بیان ہے

کہ مشہور لوگون مین یہہ ہے کہ "واقعہ ہجرت اور زمانہ شیخینؓ - عہد حکومت ہرقل
بادشاہ روم مین گزرا ہے" پہر وہ کہتا ہے "کہ کتب سیر مین یہہ تحریر ہے کہ
ہجرت - زمانہ قیصر بن مورق مین ہوئی بعدہ اسکا لڑکا قیصر بن قیصر زمانہ
ابوبکرؓ مین اور ہرقل بن قیصر زمانہ عمرؓ مین تہا اسی کے زمانہ مین اسلامی
فتوحات نے اسکو شام سے نکال باہر کیا تہا" یہہ بہی اوسیدکا بیان ہے کہ
قیاصرہ متنصرہ کا زمانہ حکومت - ہجرت تک ایکسو پچہتر (۱۷۵) برس تک ہا طبری
کہتا ہے کہ بقول نصاریٰ تعمیر بیت المقدس بعد تخریب بختنصر سے زمانہ
ہجرت تک کا فاصلہ ایکہزار برس کا ہے اور حکومت اسکندر سے
ہجرت تک کا زمانہ نوسو بتیس (۹۳۲) برس اور اسکندر سے مولد عیسیٰؑ تک کا
زمانہ تین سو تین (۳۰۳) برس کا ہے عیسیٰؑ کی عمر وقت رفعت بتیس (۳۲) برس کی تہی
اور زمانہ رفعت عیسیٰؑ سے ہجرت تک کا زمانہ پانچسو پچاسی (۵۸۵) برس مین
محدود ہے ہروشیوش کہتا ہے کہ ہرقل کی حکومت کے نوین برس ۶۱۱ء
مین ایکہزار ایکسو برس بعد بناء رومہ ہجرت ہوئی ہے اس نے اوسکو
ہرقل بن انطونیوس کا لڑکا بتایا ہے واللہ تعالیٰ اعلم -

اخبار قیاصرہ مختصرہ از زمان ہرقل و دولت اسلامیہ تا زمان انقراض حکومت قیاصرہ

ابن عمید کہتا ہے کہ سنہ ۲ ہجری مین اپرویز (بادشاہ فارس) نے ایک لشکر ممالک شام اور جزیرہ کیطرف روانہ کیا اوس نے اون ممالک پر قبضہ حاصل کرلیا - بلاد روم کو خوب پامال کیا - عیسائیون کے کنائس (گرجے) منہدم کردیئے اور ان مین جو اسباب اور ظروف طلائی و نقرئی ملے لوٹ لیگئے اپرویز نے ایک عیسائی طبیب کے کہنے سے (جو کہ اوس کے پاس رہتا تہا) اہل الرہا کو یعقوبیہ مذہب کا مقلد بنایا اور اس سے پیشتر وہ ملکیہ مذہب رکہتے تہے - پہر سنہ ۳ ہجری مین شاہ فارس نے بلاد روم پر فوج کشی کی اس فوج کا سپہ سالار مرزبانہ شہریار تہا اس نے بلاد روم کو برباد و ویران کیا قسطنطینہ کا مدتون محاصرہ کئے رہا اثناء محاصرہ مین شاہ فارس کسی وجہ سے اس سے بدظن و رنجیدہ ہوکر دوسرے فوجی افسرون کے نام کو ایک خط (جسمین اسکی گرفتاری کا حکم تہا) روانہ کیا اتفاق سے یہہ خط ہرقل کے ہاتہہ پڑ گیا ہرقل نے بجنسہ یہہ خط مرزبانہ شہریار کے پاس بہیجدیا مرزبانہ شہریار یہہ خط دیکہتے ہی آگ بگولا ہوگیا اپنے ولی نعمت قدیم سے باغی ہوکر ہرقل سے مدد کا خواستگار ہوا ہرقل بنفسہ تین لاکہہ رومی اور چالیس ہزار ترکمانون کو لیکر اوسکے مدد کو آیا اور اوس کے ہمراہ بلاد شام و جزیرہ کیطرف روانہ ہوا جن شہرون کو اس سے پہلے شاہ فارس نے لیلیا تہا اس نے اونکو فتح کرلیا منجملہ اون کے ارمینہ بہی تہا بعد ازان موصل

کیطرف گیا لشکر فارس سے مقابلہ ہوا بیشمار فارس کا لشکر تہ تیغ ہوا جو بچ گیا وہ جان بچا کر میدان جنگ سے بہاگ نکلا اپرویز شاہ فارس چند ہمراہیونکو لیکر مداین سے بہاگ گیا ہرقل نے اوس کے خزائن پر قبضہ کر لیا شیرویہ بن کسرے کو (جو کہ ایکمدت سے قید مین تہا) شہریار عرزبان نے قید سے نکالکر تخت حکومت پر بیٹہایا ہرقل سے اور اس سے دوستانہ تعلقات قایم کیے گئے اس کے بعد ہرقل۔ مداین سے مراجعت کر کے آمد مین آیا بعد اسکے کہ اُس کا بہائی تداوس جزیرہ اور شام کا حکمران ہوگیا تہا پہر وہ الرہا مین آیا اور ایک برس تک یہین ٹہیرا رہا۔ اس نے عیسائیان یعقوبیہ کو پہر اوسی مذہب کا پابند کر دیا جسکو اونہون نے بجبر و اکراہ ترک کیا تہا۔

ہرقل اور دعوت اسلام

ابن عمید کے سوا دوسرون کی یہہ روایت ہے کہ آخری سنہ ٦[١] ہجری مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دحیہ کلبیؓ کے معرفت ایک خط ہرقل کے پاس بہیجا تہا جسمین جناب مخدتشم الیہ نے ہرقل کو اسلام کی دعوت کی تہی۔ عبارت اوسکی (جیسا کہ صحیح بخاری مین مذکور ہے) یون ہے "بسم الله الرحمن الرحيم من محمد رسول الله الى هرقل عظيم الروم سلام على من اتبع الهدى اما بعد فانى ادعوك بدعاية الاسلام اسلم تسلم يؤتك الله اجرك مرتين فان توليت فان عليك اثم الاريسيين ويا اهل الكتاب تعالوا الى كلمة سواء بيننا وبينكم ان لا

[١] ابن حجر نے لکھا ہے کہ یہہ خط ہرقل کے پاس سنہ ٧ ہجری مین پہونچا تہا ان دونون روایتون مین اس طرح تطبیق ہوسکتی ہے کہ آخر سنہ ٦ ہجری مین خط روانہ کیا گیا اور اوایل سنہ ٧ھ مین یہہ خط ہرقل کے پاس پہونچا۔ واللہ اعلم۔

نعبد الا اللہ ولا نشرك به شيئا ولا يتخذ بعضنا بعضا اربابا
من دون اللہ فان تولوا فقولوا اشهدوا بانا مسلمون"
(ترجمہ شروع کرتا ہون مین ایسے اللہ کے نام سے جو کہ رحمن اور رحیم ہے - از محمد رسول اللہ صلعم
بہ ہرقل عظیم الروم - سلام اوس شخص پر ہو جو کہ ہدایت کا تابع ہو - بعد اسکے مین بیشک تجھکو
اسلام کیطرف بلاتا ہون اسلام لا سلامت رہیگا خدا تجھکو دو چند اجر دیگا اور اگر تو نے
اسلام لانے سے مونہہ پہیرا تو بے شک تجہپر تیرے متبعین کا بہی گناہ ہوگا اور اے اہل کتاب آؤ
ایسے کلمہ کیطرف جو کہ ہم مین اور تم مین برابر ہے یہہ کہ نہ پرستش کرین ہم کسیکی سوائے
اللہ کے اور یہہ کہ کسیکو اوسکا شریک نہ کرین اور یہہ کہ سوائے اللہ کے ایک دوسرے کو
رب نہ بنائین پس اگر اس سے بہی وہ روگردانی کرین تو کہو تم کہ شہادت دیتے ہین ہم اس
امر کی کہ ہم مسلمان ہین) ہرقل کے پاس جسوقت یہہ خط پہونچا اوس نے اونلوگونکو
ایک جلسہ مین مجتمع کیا جو قبیلہ قریش کے اوسوقت وہان موجود تہے اور اونسے
اوسکو دریافت کیا جو نسبتاً جناب سرور کائنات علیہ التحیات والصلوات سے
قریب تہا اون لوگون نے ابوسفیان بن حرب کیطرف اشارہ کیا ہرقل نے
ابوسفیان کو دیکہکر موجودین قریش سے کہا کہ وہ مین اس سے (ابوسفیان)
اس شخص (جناب رسول اللہ صلعم) کا حال دریافت کیا چاہتا ہون تملوگ
ذرا سنتے رہنا کہ یہہ کیا کہتا ہے بعد اس کے ہرقل نے ابوسفیان سے وہ
حالات دریافت کیے جو کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے واجبی یا کہ اوس سے
اونکو منزہ اور پاک ہونا ضروری ہوتا ہے اور ابوسفیان نے اوس کے کل
سوالات کے جوابات صحیح طور سے دیدئے ہرقل ان امور سے خوب واقف تہا
آسمانی کتابون پر اوسکی نظر تہی اوس لئے آپ کی نبوت کی تصدیق کی جیساکہ

امام بخاری نے اپنی صحیح مین ذکر کیا ہے جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط بدست شجاع بن وہب اسدی حرث ابن ابوشمر غسانی والی غسان (سرزمین بلقا ملک شام) کے پاس بغرض دعوت اسلام روانہ کیا شجاع ابن وہب روایت کرتے ہین کہ جسوقت مین یہہ خط لیکر حرث کے پاس پہونچا اسوقت یہہ غوطہ (دمشق) مین قیصر کے اوتارنے کی تیاری کر رہا تہا چند دنون وہ مجہہ سے غافل ہو گیا ایک روز اوس نے مجہے طلب کیا اور نامہ نامی پڑہ کر کہنے لگا "وہ کون شخص ہے جو مجہہ سے میرا ملک لیلیگا مین خود اوس کے طرف بڑہتا ہون اگرچہ وہ یمن مین ہو" اس کے بعد وہ تیاری مین مصروف ہوا اور قیصر کو اس حال سے آگاہ کیا قیصر نے اوسکو اس عزیمت سے روکدیا تب اوس نے مجہے واپس ہونے کا حکم دیا۔

شام پر مسلمانونکا پہلا حملہ

سنہ ۸ ہجری مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر اسلام کو شام کیطرف بڑہنے کا حکم صادر فرمایا یہہ لڑائی غزوہ موتہ[۱] کے نام سے مشہور ہے اسمین تین ہزار مسلمان تہے اس لشکر کی سرداری زید بن حارثہ کو مرحمت ہوئی تہی روانگی کیوقت آپ نے فرمایا تہا کہ اگر زید بن حارثہ اثنا لڑائی مین کام آجائے تو جعفر ابن ابوطالب پہر عبد اللہ بن رواحہ یکے بعد دیگرے سردار بنائے جائین الغرض جسوقت یہہ لشکر معان (سرزمین شام) مین پہونچا ہرقل بہی ایک لاکہہ رومی اور چند فوجین[۲] جذام۔ عید۔ بہرام۔ بلقین کو لئے ہوئے مآب (سرزمین بلقا) مین اونکی جلوگری کو آپہونچا بلقین کا سردار مالک بن زافلہ تہا مسلمانون کا لشکر دو شب تک معان مین ٹہیرا رہا تعداد اسکے بقصد حملہ بلقاء

(۱) اس غزوہ اور نیز دوسرے غزوات کے مفصل حالات آئندہ اسلامی تاریخ مین بیان کئے جائینگے۔

(۲) ابن اثیر نے لکہا ہے کہ عرب مستعربہ لخم وجذام وبلقین کی تعداد بہی ایک لاکہہ تہی۔

کیطرف بڑھا ہرقل نے ماٰب سے نکلکر مقام موتہ[۱] مین اوسکا مقابلہ کیا لڑائی نہایت سخت اور خوفناک ہتی پہلے زید پہر جعفر پہر عبد اللہ شہید ہوے اور جب خالد بن ولید سردار بنائے گئے تو انہون نے لڑائی موقوف کردی اور لشکر اسلام کو لیکر مدینہ واپس آئے۔

دوسرا حملہ پہر سنہ ۹ ہجری مین بعد فتح مکہ و حنین و طایف جناب رسول اللہ صلعم نے روم پر جہاد کرنے کا حکم صادر فرمایا یہہ لڑائی غزوہ تبوک کے نام سے مشہور ہے جسوقت جناب موصوف مقام تبوک مین پہونچے والیان ایلہ و جرباء و اذرح خدمت مبارک مین آئے اور جزیہ دینا منظور کیا والی ایلہ اندلون یوحنا بن روبہ بن نقابہ (از بطون حذام) تہا اس نے ایک خچر سفید بطور ہدیہ پیش کیا تہا اور خالد بن ولید دومۃ الجندل کیطرف بہیجے گئے تہے وہان کا حاکم اکیدر بن عبد الملک تہا اسکو خالد بن ولید نے ایک روز چاندنی شب مین گرفتار کرلیا اور اوسکے بہائی کو مار ڈالا جناب رسول اللہ صلعم کے پاس جسوقت یہہ حاضر لایا گیا آپ نے اوسکا خون مباح کردیا لیکن اوس نے بہی جزیہ دینا منظور کرلیا جس سے اوسکی جان بچگئی اور اپنے شہر کو لوٹا دیا گیا تقریبًا دس شب تک جناب رسول اللہ صلعم

[۱] ابن اثیر لکھتا ہے کہ پہلی لڑائی مشارف مین ہوئی ہے پہر یہان سے مسلمان ہٹ کر موتہ مین آگئے تہے مسلمانون کے میمنہ کے افسر قطبہ بن قتادہ عذری اور میسرہ کے سردار عبایہ بن مالک انصاری تہے لڑائی نہایت سختی اور تیزی سے شروع ہوئی جب زید بن حارثہ اثناء لڑائی مین شہید ہوے تو حسب حکم جناب رسول صلعم رایت اسلام جعفر بن ابو طالب نے لیا جب یہہ بہی شہید ہوگئے تو عبد اللہ بن رواحہ نے سنبہالا جب یہہ بہی شہید ہوے تو ثابت ابن اقرم انصاری سردار ہوئے پہر سب ہو بخ ملک خالد بن ولید کو امیر مقرر کیا انہون نے مصلحتًا لڑائی موقوف کردی اور لوٹ آئے۔

تبوک مین مقیم رہے جب کوئی شخص نہ تو رومیون مین سے اور نہ عرب متنصرہ سے
مقابلہ پر آیا تو آپ مدینہ کو واپس آئے اس کے بعد جب ہرقل کو یوحنا
کے حالات سے آگاہی ہوئی تو اوس نے بنظر تنبیہ اوسی کے شہر مین اوسکے
قتل اور صلیب دیئے جانے کا حکم دیا۔ انتہی الکلام من غیر ابن العمید (ابن عمید
کے سوا دوسرون کا کلام تمام ہوا)۔

اسلام دمشق مین

ابن عمید کہتا ہے کہ ۱۳ سنہ ہجری حضرت ابوبکر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے عساکر اسلامیہ عرب کو شام کے فتح کرنے کو
روانہ کیا عمرو بن العاصی فلسطین پر اور یزید ابی سفیان حمص پر
اور شرحبیل بن حسنہ بلقاء پر بھیجے گئے ان سب کے افسر اعلیٰ ابو عبیدہ بن
الجراح تھے اور خالد بن سعید بن العاصی کو سماوہ کیطرف بڑہنے کا حکم
دیا گیا ماہان بطریق رومیون کا ایک گروہ لئے ہوئے انکا مقابل ہوا خالد
نے اوسکو دمشق کیطرف ہزیمت دیکر مرج الصفراء مین قیام کیا پھر آگے بڑہکر
اوسکا راستہ روک لیا اور اوسپر دوبارہ حملہ کیا ماہان بطریق عساکر اسلامیہ
کیطرف لوٹ پڑا اس لڑائی مین اوسکا لڑکا مارا گیا اسی اثناء مین حضرت
ابوبکرؓ نے خالد بن ولیدؓ کو عراق سے شام مین مسلمانون پر افسر اعلیٰ
مقرر کرکے روانہ کیا چنانچہ لشکر اسلام خالد بن ولیدؓ کی ماتحتی مین دمشق
کیطرف بڑہا اور اوسکو فتح کر لیا جیسا کہ ہم فتوحات (اسلامیہ) مین
بیان کرین گے۔

جنگ یرموک

اور عمرو بن العاصی نے اطراف فلسطین پر حملہ کیا
رومیون نے نہایت مستعدی سے اوسکا جواب دیا لیکن اونکی قسمت
مین ناکامی پہلے سے لکھی جاچکی تہی وہ ہزیمت پاکر میدان جنگ سے

بہاگ کر بیت المقدس اور قیساریہ مین پناہ گزین ہوگئے اسکے بعد عساکر روم نے ہر طرف سے دو لاکہہ چالیس ۲۴۰۰۰۰ ہزار کی جمعیت سے مسلمانون پر حملہ کیا مسلمانون کی تعداد اسوقت تقریباً تینتس ۳۳ ہزار تہی دونون لشکرون کا مقابلہ مقام یرموک مین ہوا رومیون کو باوجود اس کثرت کے ہزیمت ہوئی اور اونمین بےشمار رومی مارے گئے یہہ واقعہ ۱۵ھ ہجری کا ہے اس لڑائی کے بعد رومیون کو ہزیمت پر ہزیمت ہوتی گئی۔

فتح قنسرین و بیت المقدس وغیرہ

پہر ابوعبیدہؓ اور خالد بن ولیدؓ نے حمص کا محاصرہ کیا اور جزیہ لیکر اہل حمص سے صلح کرلیا بعد اسکے خالد بن ولیدؓ قنسرین پر جا پہونچے میناس بطریق نے رومیون کو مجتمع کرکے اونکا مقابلہ کیا خالد بن ولیدؓ نے نہایت تیزی سے اوسکو ہزیمت دیکر قنسرین کو فتح کرلیا اس لڑائی مین بہی رومیون کی ایک تعداد کثیر ماری گئی عمرو بن العاص اور شرجیلؓ بن حسنہ نے شہر رملہ کا محاصرہ کیا حضرت عمر بن الخطابؓ شام مین آئے اور اہل رملہ پر جزیہ مقرر کرکے صلح کرلیا اس کے بعد حضرت عمرؓ نے عمرو اور شرجیلؓ کو بیت المقدس کے محاصرہ کرنے کو روانہ کیا جب اہل قدس طول محاصرہ اور کثرت جدال و قتال سے تنگ آگئے تو اونہون نے صلح کا پیام اس شرط سے بہیجا کہ بذات خود حضرت عمر فاروقؓ آکر اونکو امان دین چنانچہ جناب موصوف آئے اور اونکو امان نامہ اس طور پر لکہہ دیا ”بسم اللہ الرحمن الرحیم من عمر بن الخطاب لاھل ایلیا انھم امنون علی دمائھم و اولادھم و نسائھم و جمیع کنائسھم لا تسکن و لا تھدم“ (ترجمہ بسم اللہ الرحمن الرحیم از عمر بن الخطاب اہل ایلیا (بیت المقدس) کیلئے یہہ ہے کہ بیشک اونکو اونکی جانون اور اولادون اور عورتون کو

امان دیجاتی ہے اور کل کنائس (گرجے) نہ تو آباد کئے جائین گے اور نہ مسمار کئے جائینگے)۔
اس کے بعد خلیفہ ثانی عمر ابن الخطابؓ بیت المقدس مین داخل ہوئے اور کلیسہ قمامہ کے صحن مین بیٹھے ہے نماز کا وقت آیا تو آپ نے بطریق سے فرمایا کہ "نماز پڑھنا چاہتا ہون" بطریق نے عرض کیا "اسی مقام پر نماز پڑھ لیجئے" جناب موصوف نے اس سے انکار کیا اور قمامہ کے باہر دروازہ پر تنہا نماز ادا کی اور جب نماز پڑھ کر فارغ ہوئے تو بطریق سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ "اگر مین کلیسہ کے اندر نماز پڑھتا تو میرے بعد مسلمان اس کلیسہ پر قبضہ کر لیتے اس حیلہ سے کہ عمرؓ نے یہین نماز پڑھی تھی" عمر ابن الخطابؓ نے علاوہ اوس امان نامہ کے یہ بھی لکھہ دیا کہ قمامہ کے درجہ مین نہ تو نماز پڑھی جائے اور نہ اذان دیجائے اس کے بعد بطریق سے مخاطب ہو کر کہا کہ ہمکو کوئی ایسا مقام بتاؤ جہان ہم مسجد بنائین بطریق نے کہا کہ صخرہ زیادہ مناسب ہوگا جسپر یعقوب علیہ السلام سے اللہ جلشانہ نے کلام کیا ہے۔ عمر ابن الخطابؓ نے صخرہ کو پسند فرمالیا اور بنفسہ اوسکو صاف کرنے لگے آپکو صاف کرتے ہوئے دیکھکر اور مسلمانون نے بھی ہاتھہ لگا دیا فوراً دم زدن مین صاف ہو گیا عمر ابن الخطاب نے اپنے مبارک ہاتھہ سے مسجد کی بنا ڈالی بعد ازان عمرو ابن العاصی کو مصر کے محاصرہ کرنے کو بھیجا اور اونکی مدد کو زبیر ابن العوام کو چار ہزار مسلمانون کا افسر مقرر کرکے روانہ کیا مقوقس والی مصر نے جزیہ (خراج) دیکر صلح کر لیا پھر عمرو ابن العاصی نے اس مہم سے فارغ ہوکر اسکندریہ کا رخ کیا بعد چند ایام کے محاصرہ کے اوسکو بھی فتح کیا۔

ہرقل کا آخری زمانہ اور اسلامی فتوحات

سنہ ہجری مطابق سنہ ۶۳۵ء مین بادشاہ روم (ہرقل) عیسائیان جزیرہ کی تحریک سے

مسیحی لشکر لیکر حمص کیطرف بڑھا حمص مین اندلون ابو عبیدہ بن الجراح موجود تھے اونھون نے ہرقل کو ہزیمت دی وہ میدان جنگ سے بھاگ کے انطاکیہ کیطرف آیا۔ اسی اثناء مین مسلمانون کے تابع ماتی سرزا فلسطین طبریہ اور کل ساحل فتح کر چکے تھے جب سے عرب متنصرہ غسان لخم جذام مین ایک خاص قسم کا جوش پیدا ہو گیا تھا ماہاب بطریق اونکا افسر ہوکر مسلمانان عرب سے لڑنے کو چلا منصور بن سرجون اپنے عامل دمشق سے مالی مدد طلب کی منصور بن سرجون نے چونکہ اس سے پہلے کشیدہ خاطر تھا مدد دینے سے انکار کیا ماہاب بطریق برہم ہوکر مسلمانان عرب سے اعراض کرکے دمشق کے جانب بڑھا لیکن اسکی روانگی سے پہلے عامل دمشق منصور کچھہ سوچ سمجھکر سامان رسد و غلہ لیکر دمشق سے نکلا اتفاقات زمانہ نے جسوقت یہہ مقام جابیہ خولان مین پہونچا اوسی روز شب کو لشکر روم بھی آگیا عامل دمشق نے طبل اور بگل بجایا لشکر ماہاب نے یہہ خیال کرکے کہ یہہ لشکر مسلمانان عرب کا ہے حملہ کر دیا دونون مین خوب گھمسان لڑائی ہوئی صدہا جانین ضایع ہو گئین ماہاب بطریق مارے شرم کے طور سینا پر چلا گیا اور وہین راہبانہ زندگی سے اپنی بقیہ عمر تمام کر دی۔ بقیہ لشکر روم نے منصور کے ہمراہ دمشق مین جا کر دم لیا مسلمانون نے مناسب موقع سمجھکر دمشق کا محاصرہ کر لیا۔ دوسرے طرف سے رومیون نے بھی جمع ہوکر اوسکو گھیر لیا بعد چھہ مہینہ کے منصور عامل دمشق مجبور ہوکر خالد بن ولیدؓ سے امان کا خواستگار ہوا خالد بن ولیدؓ نے اوسکو امان دیا اور باب شرقی سے شہر مین داخل ہوئے رومی لشکر دوسرے دروازون سے نکل کر بھاگ گیا علاوہ خالد بن ولیدؓ کے اور امراء اسلام جو دوسرے دروازون کے

بزور تیغ داخل ہوئے تہے اور اونکو اس امان دہی کی اطلاع نہ تہی اس وجہ سے
کسیقدر دمشق لوٹا گیا بعد ازان اہل دمشق کو وہی رعایتین دیگئین جو
اہل اسکندریہ کو عمرو ابن العاصی نے دی تہین۔

ہرقل کے بعد ان واقعات کے بعد ہرقل سنہ ۲۱ ہجری (مطابق
سنہ ۶۴۱ عیسوی) مین اکتیس ۳۱ برس حکومت کرکے مر گیا بجاے اسکے قسطنطینہ
مین رومیون کا بادشاہ قسطنطین بن ہرقل ہوا اسکو چہہ مہینہ کے بعد اسکی
کسی سوتیلی مان نے مار ڈالا تب بجاے اسکے ہرقل بن ہرقل تخت نشین ہوا
بعد چندے رومیون نے اسکو تخت سے اوتار کر مار ڈالا اور قسطنطینوس بن
قسطنطین کو تخت حکومت پر بیٹہایا یہہ چہہ برس حکومت کرکے سنہ ۳۷ ہجری
(مطابق سنہ ۶۵۷ عیسوی) مین ہلاک ہوگیا۔ اسی زمانہ مین امیر معاویہ نے
سنہ ۲۴ ہجری مین بلاد روم پر چڑہائی کی وہ اندلون شام کے امیر تہے
انہون نے اکثر شہرون کو فتح کیا بعد اسکے مسلمانون نے براہ دریا قبرص پر
فوجکشی کی اکثر قلعات کو اوسکے فتح کرکے سنہ ۲۷ ہجری مین اہل قبرص پر جزیہ
(خراج) قائم کیا۔ عمرو بن العاصی نے جسوقت اسکندریہ کو فتح کیا تہا تو
بنیامین بطریق یعقوبیہ کو امان نامہ لکہہ دیا تہا چنانچہ وہ بعد تیرہ برس کے
واپس آیا اسکو ہرقل نے اول سنہ ہجری مین اسکندریہ کا متولی کیا تہا
جیساکہ ہمنے اس سے پیشتر بیان کیا لیکن جب شاہ فارس نے مصر و اسکندریہ
زمانہ حصار قسطنطینہ مین قبضہ کرلیا تہا اور دس برس تک اوسکی وہان
حکومت رہی تو اوسی زمانہ مین بنیامین روپوش ہوگیا تہا دس ۱۰ برس یہہ
اور تین برس زمانہ حکومت اسلامیہ مین غایب رہا پہر جب عمرو بن العاصی
نے اوسکو امان دیا تو وہ اسکندریہ مین واپس آیا اور سنہ ۳۹ ہجری (مطابق

سنہ ۶۵۹ عیسوی) مین مرگیا بجاے اسکے اغا ثوا اسکندریہ کے گرجا کا سترہ برس
عہدہ دار رہا اور جب قسطنطینوس بن قسطنطین سنہ ۳۷ ہجری (مطابق سنہ ۶۵۷ء)
مین ہلاک ہوا تو بجائے اس کے رومیون کا بادشاہ اسکا لڑکا یوطیالونس
بارہ برس تک رہا سنہ ۵۰ ہجری مین اسکے مرنیکے بعد طیباریوس بادشاہ ہوا
اسکی حکومت سات برس رہی اسی کے زمانہ مین یزید بن معاویہ نے بسر گروہی
عساکر اسلامیہ قسطنطینہ پر چڑہائی کی ایک مدت تک اوسکو محاصرہ مین رکہا
ابو ایوب انصاری اسیکے حصار مین شہید ہوئے اور وہین دفن کردیئے گئے
بعد چند دنون کے محاصرہ کے یزید بن معاویہ اور طیباریوس قیصر کے اس
امر پر صلح ہوئی کہ شام کے کل کنائس (گرجے) معطل کردیئے جائین اور
کوئی شخص ابو ایوب کی قبر سے کچہہ تعرض نہ کرے۔ اس مصالحت کے ہوجانے
سے اسلامی لشکر واپس آیا اور طیباریوس قیصر سنہ ۵۸ ہجری (مطابق سنہ ۶۶ء)
مین مارڈالا گیا اور تخت قیصری پر اوغسطش قیصر جانشین ہوا اس کے
زمانہ حکومت مین اغا ثوا بطریق یعقوبیہ اسکندریہ مین مرگیا اور یوحنا
بطریق مقرر کیا گیا تہوڑے دنون کے بعد اوغسطش قیصر کو کسی خادم
نے مارڈالا بعدہ اسکا لڑکا اصطفانیوس قیصر ہوا یہہ سنہ ۶۵ ہجری (مطابق
سنہ ۶۸۴ء) زمانہ حکومت عبد الملک بن مروان مین تہا عبد الملک بن مروان
نے اپنے عہد حکومت مین مسجد اقصی کو بڑہایا صخرہ کو حرم مین داخل کرلیا بعد چندے (۵)
اصطفانیوس سے سلطنت چہین لی گئی اور لادن تخت حکومت پر بیٹہایا گیا
سنہ ۷۸ ہجری (مطابق سنہ ۶۹۷ء) مین مرگیا اور طیباریوس ثانی قسطنطینہ کا
بادشاہ ہوا سات برس اسکی حکومت رہی سنہ ۸۶ ہجری (مطابق سنہ ۷۰۵ء)
مین یہہ ہلاک ہوا اور سطیانونس حکمران مقرر کیا گیا یہہ زمانہ حکومت ولید

ابن عبد الملک مین تہا یہہ وہی شخص ہے جس نے دمشق مین جامع مسجد بنی امیہ بنوایا بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے اس مسجد کی تعمیر مین چار سو صندوقین صرف کین ہر صندوق مین چودہ چودہ لاکہہ دینار رہتے مسجد مین چہہ سو زنجیرین طلائی قندیلون کے لٹکانے کو تہین زینت اور آرایش ایسی تہی کہ جس سے دیکہنے والون کو چکا چوند ہوتا تہا اور مسلمان فتنہ مین پڑتے تہے عمر بن عبد العزیز نے اپنے زمانہ حکومت مین ان سب چیزون کو اوتار کر بیت المال مین داخل کر دیا ۱۰۱ھ ہجری (مطابق ۷۱۹ء) مین سطیا نوس کے بعد ڈیڑہ برس تک تداوس حکمران رہا بعد ازان لاون ثانی چوبیس برس تک حکمرانی کرتا رہا بعدہٗ اسکا لڑکا قسطنطین تخت نشین ہوا ۱۱۳ھ ہجری مین ہشام بن عبد الملک صائفہ یسرے اور اس کے بہائی سلیمان صائفہ یمنی نے رومیون پر چڑہائی کی قسطنطین نے اوسکا مقابلہ کیا میدان جنگ سے اسکا لشکر بے قابو ہو کر بہاگ نکلا اور یہہ خود گرفتار کر لیا گیا لیکن بعد چندے آزاد کر دیا گیا زمانہ حکومت مروان بن محمد اور ولایت موسیٰ بن نصیر مین عیسائیان اسکندریہ اور مصر تباہی اور ذلت مین پڑے صدقہ اور خیرات پر بطریق کا گزران ہونے لگا جب اسکی خبر بادشاہ نوبہ کو پہونچی تو وہ ایک لاکہہ فوج لیکر مصر پر چڑہ آیا لیکن عامل مصر کی تیزی و ہوشیاری سے بلا جدال و قتال واپس گیا اور زمانہ ہشام بن عبد الملک مین فرقہ ملکیہ کے کنائس (گرجے) گروہ یعقوبیہ کے ہاتہون سے نکال لئے گئے اور اونکا اونہین کے مذہب کا بطریق مقرر کیا گیا ان واقعات کے تمام ہونے پر قسطنطینہ مین ایک غیر شخص جو خاندان شاہی سے نہ تہا جرجس نامی بادشاہ ہوا اور نہایت ابتری اور سوء حالی سے زمانہ سفاح اور المنصور تک باقی رہا

اس کے مرنے کے بعد قسطنطین ثانی بن لاون بادشاہ ہوا اس نے متعدد شہر آباد کئے اہل ارمینہ کو اون مین آباد کیا جب یہہ مر گیا تو لاون بن قسطنطین ثانی اور اس کے مرنے کے بعد نغفور بادشاہ ہوا ۱۸۶ھ (مطابق ۸۰۲ء) مین خلیفہ الرشید نے قلعہ ہرقلہ کا محاصرہ کیا نغفور نے خراج دیکر صلح کر لیا خلیفہ الرشید مراجعت کر کے رقہ مین آیا اور تا انقضاء موسم سرما یہین ٹہیرا رہا نغفور نے یہہ سمجہکر کہ خلیفہ الرشید چلا گیا ہے عہد شکنی کی خلیفہ الرشید یہہ سنکر لوٹ پڑا اور نہایت سختی کے ساتھ اوس معاہدہ کی اس سے پابندی کرائی اور خراج لیا اس کے بعد عساکر صائفہ درب صفصاق سے داخل ہوئے سرزمین روم کو اپنے تیز گہوڑون کا جولان گاہ بنایا نغفور نے ہرچند اونکی مدافعت کی کوشش کی لیکن اوسکی قسمت نے اوسکا ساتھ نہ دیا مقام صنعاء مین نغفور کو ہزیمت ہوئی چالیس ہزار رومی مارے گئے اور نغفور زخمی ہو کر میدان جنگ سے جان بچا کر بہاگ نکلا پہر ۱۹۰ھ ہجری (مطابق ۸۰۵ء) مین خلیفہ الرشید نے اسپر چڑہائی کی ایک لاکھ بتیس ہزار اس کے ہمراہ فوج تہی قلعہ ہرقلہ سب سے پہلے اسی نے اسلامی جہنڈا گاڑا سولہ ہزار رومی علاوہ مجروحین کے قید کر لئے گئے نغفور نے مجبور ہو کر جزیہ (خراج) دینا قبول کیا اور تا عمر اس عہد کی پابندی کرتا رہا تا آنکہ زمانہ خلافت امین مین یہہ مر گیا اور بجاے اسکے استبراق قیصر تخت نشین ہوا ۲۱۵ھ ہجری (مطابق ۸۳۰ء) مین پہر خلیفہ الرشید نے بلاد روم پر حملہ کیا متعدد قلعات فتح کر کے دمشق مین واپس آیا پہر وہ یہہ خبر سنکر کہ بادشاہ روم نے طرسوس اور مصیصہ پر حملہ کر کے تقریباً ایکہزار چہہ سو (۱۶۰۰) آدمیونکو مار ڈالا ہے اوٹھہ کہڑا ہوا اور انطواغوا کا محاصرہ کر کے اوسکو بصلح و امان فتح کر لیا اور

المعتصم نے حملہ کرکے تقریباً تنتیس ۳۳ قلعے رومیون سے چہین لئے اور یحیی بن اکثم نے رومیون کے بلاد کو خوب خوب پامال کیا اس کے بعد خلیفہ الرشید دمشق کیطرف لوٹا اور پہر بعد چندے بغرض جہاد بلاد روم مین داخل ہوا اپنے مولے (غلام آزاد) عجیف کو ایک دستہ فوج کا افسر مقرر کرکے شہر لولوہ کے محاصرہ کرنے کو بہیجا قیصر روم اس واقعہ سے مطلع ہوکر شہر لولوہ کے مدد کو آپہونچا الرشید نے عجیف کے مدد پر ایک دوسری فوج بہیجدی قیصر روم اپنے کو اون کے مقابلہ سے عاجز دیکھکر خائب وخاسر لوٹ آیا اور شہر بصلح فتح کرلیا گیا بعد اسکے الرشید نے سلغوس اور ربرہ کو فتح کیا اور اپنے لڑکے عباس کو بسر گروہی عساکر اسلامیہ رومیون پر حملہ کرنے کو روانہ کیا اس نے بہی رومیون کے شہرونکو لوٹا اور غارت کیا اور ایک شہر میل در میل آباد کیا اوس کے شہر پناہ کے چار دروازہ بنوائے بلاد روم کو تاحیات پامال کرتا رہا تاآنکہ بحالت جہاد ۲۱۸ھ ہجری مین اسکا انتقال ہوگیا ۲۲۳ھ ہجری (مطابق ۸۳۷ء) مین خلیفہ المعتصم نے عموریہ فتح کیا جسکا واقعہ اوسکے حالات مین لکہا جائیگا۔ انشاءاللہ

یہانتک تو ابن عمید کا کلام تہا ہم نے اسکی باتون مین بطارقہ کے حالات زمانہ فتح اسکندریہ سے نہ لکہا کیونکہ چندان اسکی ضرورت نہ تہی ہان اس سے کچہہ دلون پہلے بعد فتح اسکندریہ بطریق اعظم جو اسکندریہ مین رہتا تہا اوسکی کرسی حکومت رومیہ مین مقرر کی گئی تہی اور وہ مذہب ملکیہ کا مقرر تہا وہ لوگ اسکو البابا (پوپ) کہتے تہے جسکے معنی ابوالاباء ہین اور بلاد مصر مین بستا اپنین نصارے کا مذہب یعقوبیہ کا بطریق رہنے لگا یہی ملوک نوبہ وحبشہ اور کل اس اطراف وجوانب کا مذہبی پیشوا مانا گیا۔

مسعودی نے زمانہ ہجرت اور فتح سے قیاصرہ روم کو اسی ترتیب سے

ذکر کیا ہے جیسا کہ ابن عمید نے لکھا ہے لیکن پھر وہ کہتا ہے کہ لوگون مین یون
مشہور ہے کہ ہجرت اور زمانہ شیخینؓ مین روم کا بادشاہ ہرقل تھا کتب سیر مین
یون بیان ہے کہ ہجرت زمانہ قیصر بن مورق مین ہوئی ہے بعد ازان قیصر
بن قیصر زمانہ ابوبکرؓ مین بعدہ ہرقل بن قیصر عہد خلافت عمرؓ مین تھا یہی
قیصر زمانہ جنگ جدال ابوعبیدہؓ اور خالد بن ولیدؓ اور یزید بن ابی سفیان
مین شام سے نکالا گیا ہے اور محض قسطنطنیہ کی حکومت اس کے قبضہ
مین اسوقت رہی ہے بعد اسکے مورق بن ہرقل زمانہ خلافت عثمانؓ مین
اور اس کے بعد مورق بن مورق زمانہ علیؓ اور معاویہؓ مین حکمران ہوا
ہے آخری زمانہ معاویہؓ اور یزید اور مروان بن الحکم مین قلفط بن مورق
نے بادشاہت کی ہے اس قیصر کے باپ مورق اور معاویہؓ سے مراسم خط
وکتابت قائم تھی مورق نے معاویہؓ کی حکومت اور شہادت عثمانؓ کی
پیشین گوئی کی تھی اور معاویہؓ کو اسکی اطلاع دیدی تھی جسوقت معاویہؓ
علیؓ سے لڑنے کو جا رہے تھے اس نے عرب پر حملہ کرنے کا قصد کیا تھا اور
معاویہؓ نے اوسکو تہدیداً بذریعہ خط کے اپنے حملہ کرنے کی دہمکی دی تھی
چنانچہ بعد اختتام جنگ (صفین) معاویہؓ نے بسر گروہی یزید ایک لشکر
قسطنطنیہ پر حملہ کرنے کو روانہ کیا جسکے زمانہ حصار مین ابوایوب انصاری
شہید ہوئے الغرض قلفط بن مورق کے بعد لاون بن قلفط زمانہ
حکومت عبدالملک بن مروان مین اور بعد اس کے جیرون بن لاون (۴)
زمانہ ولید اور سلیمان اور عمر ابن عبدالعزیز مین حکمران رہا ہے اسکے بعد
مسلمانون نے ہر چہار طرف سے اون کے بلاد پر برّاً و بحراً جہاد شروع
کر دیا قسطنطنیہ کے دروازہ تک کو اپنے نوک دار نیزون سے صدمہ پہونچایا

ملوک روم ابتری کے حالت مین ہوگئے جرجبیس بن مرعش نامی ایک غیر شخص (جو خاندان سلطنت سے نہ تہا) نو برس رومیون پر حکمرانی کرتا رہا تا آنکہ قسطنطین بن الیون تخت حکومت پر بیٹھا اسکی صغر سنی کیوجہ سے اسکی ماں حکومت و انتظام سلطنت مین شریک رہی اس کے بعد نقفور بن استبراق زمانہ حکومت الرشید مین تخت نشین ہوا نقفور اور الرشید مین باہم اکثر لڑائیان ہوتی رہین تا آنکہ رشید کی سطوت اور رعب نے نقفور کو جزیہ دینے پر مجبور کیا اور اسی امر پر فریقین مین مصالحت ہوئی پہر نقفور نے عہد شکنی کی اور رشید اوس کے زیر کرنے پر آمادہ ہوا ۱۹۰ہ ہجری مین اس نے قلعہ ہرقلہ کو اوس سے فتح کر لیا تب نقفور نے دوبارہ خراج دینا قبول کیا اور تاحیات اپنے قول کی پابندی کرتا رہا اس کے بعد استبراق بن نقفور چند روز امین مین حکمران ہوا بعد چندے قسطنطین بن قلفط نے اسکو مغلوب کر دیا اور خود زمانہ مامون مین حکومت کرتا رہا اسکے بعد نوفیل زمانہ خلافت المعتصم مین گزرا ہے المعتصم نے اس سے عموریہ بزور تیغ فتح کیا اور وہاں مین جسقدر عیسائیون کو پایا اونکو قتل کر ڈالا بعدہ میخائیل بن نوفیل زمانہ خلافت الواثق اور المتوکل اور المنتصر اور المستعین مین قیصر رہا پہر رومیون مین ملک کے بارے مین باہمی نزاع ہو کر نوفیل بن میخائیل کو تخت پر بیٹھایا بعد چندے بسیل صقلی اسپر متولی ہوگیا یہہ خاندان سلطنت سے نہ تہا اس کا زمانہ ایام المعتز اور المہتدی اور کسیقدر المعتمد مین گزرا اسکے بعد الیون بن بسیل بقیہ ایام المعتمد اور ابتداء زمانہ حکومت المعتضد مین رہا پہر اس کا بیٹا اسکندروس بادشاہ ہوا اسکی سیرت نامحمود تہی تہوڑے دنون کے بعد معزول کر دیا گیا بجائے اسکے لاوی بن الیون اسکا بہائی قائم ہوا اسکا

ملک بقیہ ایام المعتضد والمکتفی اور شروع زمانہ المقتدر تک باقی رہا
اس کے مرنے کے وقت صرف ایک ننہا لڑکا قسطنطین نامی موجود تھا اسکی
کمسنی کیوجہ سے ارمنوس بطریق ملک کا انتظام کرنے لگا اور اپنی لڑکی سے اسکا
عقد کردیا اس بطریق کو دمستق بہی کہتے تھے یہہ وہی شخص ہے جو سیف الدولہ
(بنی حمدون) والی شام سے لڑائی لڑا ہے اسکی حکومت بقیہ ایام المقتدر
اور القاہر اور الراضی اور المتقی تک باقی رہی اس کے بعد روم کی حکومت
نہایت ابتر ہوگئی بادشاہی خطاب سے قسطنطینہ مین ارمنوس یاد کیا جانے لگا
یہہ سب ملوک خلفاء اسلام کے باجگذار اور مطیع تھے پہر اسکے بعد مسعودی کہتا ہے
کہ کل ملوک روم زمانہ قسطنطین مین ہلانہ سے اسوقت (یعنی ۳۳۲ھ
تک) اکتالیس نفر یا پانچسو سات برس انکی حکومت رہی اس حساب سے زمانہ
ہجرت مین اونکی حکومت کی عمر ایکسو چہتر برس کی تہی — واللہ اعلم۔ انتہی
کلام المسعودی (مسعودی کا کلام تمام ہوا)۔

تاریخ ابن اثیر مین یہہ تحریر ہے کہ ارمانوس (ارمنوس بطریق) کے
مرنے کے بعد اس کے دو لڑکے کمسن موجود تہے دمستق[۱] قوقاش نے اسی کے
زمانہ مین ملطیہ ۳۲۲ ہجری (مطابق ۹۳۳ء) مین بامان لیلیا تہا ثغور اسلام کا

[۱] دمستق قوقاش کے ہمراہ پچاس ہزار رومی لشکر تہا ایک مدت تک یہہ ملطیہ کا محاصرہ کئے رہا
طول محاصرہ سے اکثر اہل ملطیہ بہوک سے مرگئے انجام کار غرہ جمادی الثانی ۳۲۲ ہجری مین اسطرح
بامان ملطیہ پر قبضہ حاصل کیا کہ اسنے میدان مین دو جہنڈے نصب کرائے ایک پر صلیبی نشان تہا اور
دوسرا بلا نشان کے تہا باہر کہڑا ہو کر خود کہتا تہا کہ جو شخص نصرانیت قبول کرے وہ صلیبی خیمہ کیطرف جائے
تاکہ اوسکے اہل و عیال اوسکے پاس دیئے جائین اور جو شخص مسلمان رہنا چاہے وہ دوسرے خیمہ مین جائے اوسکو
ذاتی امان حاصل ہے اونکو اونکے اہل و عیال اور مال و اسباب نہ دیا جائیگا اوسکے علاوہ اوسنے اور بہی
افعال و حرکات ناپسندیدہ کئے تہے جنکا ذکر کتب تواریخ مین موجود ہے۔

اندلون سیف الدولہ بن حمدون مالک تہا جب فوقاش نے علاوہ ملطیہ کے مقامات مرعش وعزز یہ اور راوسکے قلعات کو فتح کرلیا اور مکرر سہ کرر طرسوس پر حملہ کیا تو سیف الدولہ نے اسکے ملک پر فوجکشی کی خرشنہ حصار رقہ کو اوس کے قبضہ سے نکال لیا اکثر شہرون کو اون کے پامال او متعدد قلعات کو فتح کرکے واپس آیا ارما نوس (ارمنوس) نے ان واقعات سے پریشان ہوکر نغفور[1] کو دمستق مقرر کیا دمستق کے معنی ہین خلیج شرقی کے مالک کے جس کے حکمران اندلون بنی عثمان (سلاطین عثمانیہ) ہین پس نغفور دمستق ہونے کے بعد بلاد اسلام کیطرف چلا گیا ابہی اثنا مین ارمانوس دو چہوٹے چہوٹے لڑکے چہوڑ کر مرگیا جب یہہ واپس آیا تو امرا روم نے مجتمع ہوکر تاج شاہی اس کے سرپر رکہا اور ارمانوس کے لڑکون کے انتظام و تدبیر کے لیے اسکو آتالیک[؟] سنہ ۳۵۱ ہجری (مطابق سنہ ۹۶۲ع) مین اس نے حلب پر حملہ کیا سیف الدولہ کو اس معرکہ مین ہزیمت ہوئی شہر پر نغفور دمستق کا قبضہ ہوگیا لیکن قلعہ پر بدستور مسلمانون ہی کا قبضہ رہا قلعہ کے اثنا محاصرہ مین اسکا ہمشیرہ زادہ مارا گیا جس سے اس نے برہم ہوکر کل اون مسلمان قیدیون کو شہید کرڈالا جو اسکے قید مین تہے بعد اسکے سنہ ۳۵۵ ہجری (مطابق سنہ ۹۶۶ع) مین اس نے قیساریہ کے قریب ایک جدید شہر (بغرض نقصان رسانی بلاد اسلامیہ) آباد کیا اہل طرسوس نے ڈر کر اس سے امان طلب کی اس نے

[1] نغفور نصرانی الاصل نہ تہا بلکہ یہہ ایک مسلمان کا لڑکا تہا لیکن نصرانی ہوگیا تہا اہل طرسوس اسکو ابن فقاس کہتے تہے اس نے بعد قتل قیصر روم اوسکی بی بی سے عقد کرلیا تہا لیکن اس نے اس کے دونون لڑکون کو (جو نسل قیصر سے تہے) مارنا چاہا تو اسکی مان نے بسازش اس کو قتل کرادیا۔

اوسپر بہ امان قبضہ حاصل کرکے سمیصہ کو بزور تیغ فتح کر لیا بعد ازان اس نے اپنے بھائی کو دوبارہ ۳۵۹ھ ہجری مین حلب کیطرف روانہ کیا ابو المعالی بن سیف الدولہ شکست کھاکر بھاگ گیا۔ فرعویہ نے بعد اس کے کہ قلعہ پر اسکا قبضہ ہونے پایا تھا صلح کر لی جب یہہ حلب سے واپس ہوا تو ارمانوس کی بی بی (جسکے دو نون لڑکے تغفور دمستق کے کفالت مین تھے) تغفور سے رنجیدہ ہوگئی ابن الشمیشق نے اس کے اشارہ سے ۳۶۰ھ ہجری (مطابق ۹۶۹ء) مین تغفور کو مار کر ارمانوس کے بڑے لڑکے شبیل کو تخت نشین کر دیا اور خود دمستق ہو کر انتظام سلطنت کرنے لگا ارمانیا میافارقین اور اس کے اطراف وجوانب پر بدفعات حملے کئے ابو تغلب بن حمدان والی موصل نے کسی قدر مال دیکر اسکو ٹال دیا پھر اس نے ۳۶۲ھ ہجری (مطابق ۹۷۲ء) مین بلاد اسلامیہ کیطرف خروج کیا ابو تغلب نے اپنے چچا ابو عبد اللہ بن حمدان کے لڑکے کو اس کے مقابلہ پر بھیجا اس نے اوسکو شکست دیکر گرفتار کر لیا پھر بعد چندے آزاد کر دیا شبیل کے ماموں نے (جو اس کے وزارت کا کام کرتا تھا) ابن الشمیشق کو زہر دیکر مار ڈالا بعد اس کے شبیل بن ارمانوس نے سقلاروس کو دمستق مقرر کیا ۳۶۵ھ ہجری (مطابق ۹۷۵ء) مین اس نے بغاوت کی سلطنت کا مدعی ہوا شبیل نے اسکو زیر کیا پھر اسیر بامداد ابو تغلب بن حمدان ورد بن منیر (نامی بطریق) نے خروج کیا شبیل کو پے درپے ہزیمت ہوئی اکثر بلاد پر ورد بن منیر نے قبضہ کر لیا شبیل نے بمجبوری وردیس لاون (یعنی برادر زادہ تغفور) کو قید سے نکال کر ورد بن منیر کے مقابلہ پر بھیجا ورد بن منیر کو اس معرکہ مین شکست ہوئی میدان جنگ سے بھاگ کر میافارقین مین عضد الدولہ کے پاس جاکر

پناہ گزین ہوا شبیل نے عضد الدولہ سے اس کے بارے مین خط و کتابت
کی عضد الدولہ نے وردیس کو بحکمت عملی گرفتار کر کے بغداد بھیجدیا پھر اسکے
لڑکے صمصام الدولہ نے پانچ برس کے بعد اسکو اس شرط سے آزاد کردیا
کہ مسلمان قیدیون کو قید سے رہا کردے اور چند قلعات بلاد روم سے
دست کش ہو جائے اور آیندہ بلاد اسلام پر کسی قسم کی دست درازی نکرے
وردیس آزاد ہونے کے بعد پہلے ملطیہ پر مستولی ہوا پھر قسطنطنیہ کا جا کر محاصرہ کیا
اسی اثناء مین وردیس مارا گیا شبیل اور وردمین مصالحت ہو گئی بعد چندے
ورد مر گیا تو شبیل اوس کے مقبوضات پر مستولی ہو کر بلغار پر چڑہ گیا اور
اون کے ملک پر قبضہ حاصل کر کے چالیس برس تک اونپر حکمرانی کرتا رہا
سنہ ۳۸۱ ہجری (مطابق سنہ ۹۹۱ع) مین منجوتکین والی دمشق نے خلیفہ مصر کے
جانب سے اوسپر حملہ کیا شبیل ہزیمت پا کر ابو الفضایل بن سیف الدولہ کے
پاس جا کر پناہ گزین ہوا منجوتکین لوٹ کر دمشق آیا پھر وہان سے حمص
اور شیرز پر جا پہونچا اور اوسپر بزور قبضہ حاصل کر لیا پھر اوس نے
طرابلس کا محاصرہ کیا ابن مروان نے دیا بکر دیکر صلح کر لیا پھر دوقس
دستق نے خروج کیا والی مصر نے ابو عبد اللہ بن ناصر الدولہ بن حمدان
کو اسکے مقابلہ پر روانہ کیا دوقس دمستق کو ہزیمت ہوئی اور اثناء دار و گیر
مین مارا گیا ان واقعات کے بعد شبیل سنہ ۴۱۱ ہجری (مطابق سنہ ۱۰۱۹ع)
مین مر گیا اس کے بعد قسطنطین اسکا بھائی نو برس تک حکمران رہا اسکے
مرنے کے بعد تین لڑکیان اسکے خاندان کی باقی رہین سب سے بڑی لڑکی
تخت نشین کی گئی اس نے اپنے ماموں زاد بھائی کو اپنے ملک کا منتظم
و منصرم مقرر کیا اور اوس کے ساتھ شادی کر لی اسوجہ سے مملکت روم

یہہ مستولی ہوگیا لیکن خود اس کے مامون میخائیل کو اس کے مزاج مین چند [illegible]
بلکہ اس کے طرف مایل ہوگئی اور میخائیل نے بسازش ملکہ (ارمانوس: اپنے
مامون) کو قتل کرکے اوس کے مقبوضات پر مستولی ہوگیا پہر اس نے ۴۲۳ھ ہجری
مین ابن مروان کو شکست دیکر الرہا اور سروج پر قبضہ کرلیا دربار نے
خلافت علویہ کیطرف سے اسکا مقابلہ کرکے پسپا کردیا اس کے بعد رومیون نے
بلاد اسلام کیطرف خروج کرنے سے اقتصار کیا اور میخائیل نے تقریبًا کل
مدعیان سلطنت کو گرفتار کرلیا اور اپنی نیک سیرتی سے اہل ملک کو خوش کرلیے اسکا
بعد چندے اپنی بی بی سے نزع سلطنت کرکے مستقل حکمرانی کرنیکا مدعی ہوا
اسکی بی بی نے انکار کیا تب میخائیل نے اپنی بی بی کو کسی جزیرہ مین جلاوطن
کرکے بہیجدیا اور خود رومی حکومت پر ۴۳۳ھ ہجری مین مستولی ہوگیا اس فعل سے
بعض بطارقہ برہم ہوئے اور اونکو اسکی یہہ حرکت شاق گزری میخائیل نے
در پردہ اوس کے قتل کی کوشش کی اتفاق سے اسکی خبر بطارقہ کو ہوگئی
بطارقہ نے گرجا مین کہڑے ہوکر میخائیل سے نزع سلطنت کا حکم دیدیا اور اوسکو
قلعہ مین گہیرکے اوس کے جلاء وطن ملکہ کو بلا لیا میخائیل اپنی حکمت عملی سے
محاصرہ سے نکل آیا اور ملکہ (اپنی بی بی) کو بدستور جلاء وطن کردیا اسکے
بعد کل بطارقہ اور عوام الناس رومیون نے متفق ہوکر ملکہ بنت قسطنطین
(زوجہ میخائیل) کو تخت سے اوتار کر اسکی دوسری بہن تودورہ کو تخت نشین
کرکے میخائیل کے سپرد کردیا پہر ہوا خواہان تودورہ اور میخائیل مین نزاع پیدا
ہوگئی اور یہہ فساد ایک مدت تک قایم رہا رومیون نے گہبرا کر اس امر پر
اتفاق کرلیا کہ جو شخص اس فساد کو فرو کردے وہی روم کا بادشاہ بنایا جاے
چنانچہ مدعیان سلطنت کے نام قرعہ ڈالا گیا قسطنطین کا نام قرعہ مین نکلا

اور یہی اسکا حکمران بنایا گیا اور تودورہ سے اسکی شادی کردیگئی یہہ واقعہ
سنہ ۴۳۴ ہجری (مطابق سنہ ۱۰۴۲ء) کا ہے سنہ ۴۴۶ ہجری (مطابق سنہ ۱۰۵۴ء) مین
قسطنطین کے مرنے کے بعد ارمانوس حکمران ہوا اسکا زمانہ ظہور دولت سلجوقیہ
اور اوس زمانہ کا مقارن ہے جبکہ طغرل بیک بغداد پر مستولی ہوا تہا ان
دونون حکمرانون نے پہر اسپر آذربائیجان کیطرف سے جہاد شروع کردیا
اسکا لڑکا الپ ارسلان (الپ ارسلان) نے بلاد کرخ کے اکثر شہرون پر قبضہ کرلیا
رومیون کے آباد بلاد کو پامال کیا اور رومیون نے منبج پر چڑہائی کی ابن
مرداس اور ابن حسان اور عرب کے لشکر کو ہزیمت ہوئی الپ ارسلان یہہ
سنکر سنہ ۴۶۳ ہجری (مطابق سنہ ۱۰۷۰ء) مین رومیون کیطرف بڑہا ارمانوس
دو لاکہہ فوج رومی اور عرب اور روس اور کرخ کی لیکر نواح ارمنیہ سے نکلکر
اسکے مقابلہ پر آیا اور ایک خونریز لڑائی لڑا لیکن کہیت مسلمانون ہی کے
ہاتہہ رہا اثناء لڑائی مین مسلمانون کے ہاتہہ گرفتار ہوگیا بعد چندے بمصالحت
تاوان جنگ اور زر فدیہ دیکر اپنی رہائی کرائی اس کے زمانہ غیرحاضری
مین دوبارہ میخائیل مملکت روم پر مستولی ہوگیا تہا جب یہہ قید سے رہا ہوکر
قسطنطنیہ مین پہونچا تو میخائیل نے اسکو داخل نہونے دیا اور خود اون
شرائط صلح کا پابند ہوگیا جو ارمانوس اور الپ ارسلان سے طے پائے تہے
ارمانوس غریب (جسنے بمجبوری سلطنت ترک کی تہی) راہب ہوگیا اور اسی
حالتمین مرگیا۔ انتہی کلام ابن الاثیر (ابن اثیر کا کلام تمام ہوا)۔

ان واقعات کے بعد ملک الافرنج (شاہ فرانس) کے ظہور کا زمانہ آیا
اور وہ رومتہ وغیرہ کے حکومت پر مستولی ہونے کا مدعی ہوا۔ روم نے جسوقت
نصرانیت اختیار کی تہی تو اونہون نے اور اقوام کو جو انکے ہمسایہ تہین

بجبر واکراہ عیسائی بنایا منجملہ اون کے اہل ارمن ہین (جنکا نسب اس سے
پیشتر ناحور برادر جناب ابراہیم علیہ السلام تک ہم تحریر کر چکے ہین) انکا ملک
ارمینیہ اور دار السلطنت خلاط ہے۔ اور اہل کرج بہی ہین (جو کہ روم
کی ایک شاخ ہین) یہہ خز مین مابین ارمینیہ اور قسطنطینیہ کے شمالی دشوار گزار
پہاڑون مین رہتے تہے اور چرکش بہی ہین (جو کہ ترک کے شعوب سے ہین)
یہہ لوگ دریاے نیطش کے شرقی کنارے کے پہاڑیون مین فروکش تہے
اور اہل روس بہی اونہین مین سے ہین جو جزایر دریاے نیطش اور
اوس کے شمالی کنارے مین آباد ہین اور بلغاری (جو دریاے نیطش
کے شمالی ساحل پر ہین) اور برجان ہین (جو جانب شمال آباد ہین جنکا حال
بوجہ بعد معلوم نہین ہو سکا) یہہ سب ترک کی شاخین ہین عیسائیون کو
سب سے زیادہ ترقی فرانسوی قوم سے ہوئی انکا دار السلطنت فرنجیہ یا فرنسہ
(یعنی پیرس) مین ہے جو بحر رومی کے شمالی جانب ہے جسکے مغرب مین جزیرہ
اندلس ہے۔ ان دونون مقامات کو چند پہاڑ اور دشوار گزار گہاٹیان
ایک دوسرے سے جدا کرتی ہین جسکو وہ لوگ البواب کے نام سے موسوم
کرتے ہین اسمین جلالقہ آباد ہین جو بذاتہ افرنج (فرانس) کی ایک شاخ
ہین شاہ فرانس کل اون ملوک سے عظیم الشان مانا جاتا ہے جو دریاے
رومی کے شمالی جانب حکمرانی کرتے ہین یہہ اکثر جزائر بحریہ مثلاً صقلیہ
قبرص۔ اقریطش۔ جنوا اور بلاد اندلس مین برشلونہ تک پر مستولی ہین
بعد حکومت قیاصرہ اول انہین کی حکومت کا سکہ چلا تہا انہین کے گروہ
سے نباوقہ ہین یہہ لوگ اوس خلیج پر رہتے ہین جو بحر روم سے سات سو
میل کے فاصلہ پر شمال مغرب کے جانب نکلا ہے یہہ خلیج خلیج قسطنطینیہ کے

مقابل بلاد جنوا سے آٹھ منزل پر واقع ہے اسکے بعد شہر رومہ ہے جو ان کے
بادشاہ کا دار الحکومت اور بطریق اکبر کا (جسکو پاپا کہتے ہین) مقر و
مقام ہے افرنجہ ہی گروہ مین جلالقہ بہی داخل ہین انکا مسکن بلاد اندلس
ہے یہہ سب اور نیز امم سودان وحبشہ ونوبہ اور جو امرا و ملوک حکومت
روم کے ماتحت تہے مثلاً برابرہ مغرب مین اور نفزاوہ وہوارہ افریقہ
مین اور مصامدہ مغرب اقصی مین باتباع ملوک روم نصرانی ہو گئے لیکن جب
اللہ جلشانہ نے اسلام کو ظاہر فرمایا اور اسکا دین کل ادیان پر غالب ہوا
تو اوس نے پہلے کل حدود جنوبیہ شام ومصر وافریقہ ومغرب سے ملوک
روم کی حکومت چہین لی جنکی سلطنت کل بحر رومی پر پہیلی ہوئی تہی اور
نیز وہ خلیج طنجہ سے عبور کرکے اندلس کو قوط (گاتہہ) اور جلالقہ کے قبضہ سے
نکال لیا اسوقت ملوک روم کی حکومت ایک اعلی حد تک پہونچکر ضعیف ہو گئی
بعد اس کے افرنجہ (فرانس) نے اندلس اور جزایر مین عرب سے زمانہ
عبد الرحمن واپسین عبد الرحمن سے اندلس مین اور عبد اللہ و پسران
عبد اللہ شیعی سے افریقہ مین معرکہ آرائیان کین اور اون جزایر بحر رومی
(جنپر وہ حکمرانی کر رہے تہے) مثل صقلیہ ومیورقہ ودانیہ وغیرہ کو اون
سے چہین لیا اسی زمانہ سے حکومت ملوک روم کی ضعیف ہو گئی اور افرنجہ
کے قدم سلطنت پر جمتے گئے تا آنکہ کل اون بلاد اور جزایر بحر کو جنپر مسلمانون
نے ان سے قبضہ حاصل کر لیا تہا پہر لیلیا لیکن تقریباً چودہ منزل طول البحر رومی
اسلامی پہریرہ اوڑتا رہا اسکے بعد افرنجہ (فرانس) نے ملک شام اور
بیت المقدس کیطرف رخ کیا (جو ان کے دین کا مطلع اور انکے انبیا کی
مسجد تہی) چنانچہ اونہون نے پانچوین صدی کے آخری مین اوسپر قبضہ

حاصل کرکے سواحل اور قلعات اور بلاد اسلامیہ کیطرف بڑہے بیان کیا جاتا ہے کہ المستنصر عبیدی نے انکو اس امر پر جرات دلائی تہی اور اوسی نے ملوک سلجوقیہ کی حکومت و سلطنت کو بڑہتے ہوئے دیکہکر براہ رشک و حسد انکو بلاد اسلامیہ پر حملہ کرنے کو بلایا تہا اندلون فرانس کا بادشاہ یرو وہان تہا اور اسکا داماد زجار حکمران صقلیہ اسکا ماتحت و مطیع تہا ان دونون نے فوجین آراستہ کرکے بقصد بلاد اسلامیہ براہ قسطنطینیہ ۴۹۱ھ ہجری مین اپنے ممالک سے خروج کیا رومی بادشاہ نے پہلے اونکو اپنے ملک سے گزرجانیکی اجازت نہ دی جب اونہون نے انکو ملطیہ بشرط فتح دیدئے کہا تو راستہ دیدیا چنانچہ یہہ دونون بعد طے مراحل و قطع منازل بلاد ابن قلطمش کے قریب پہونچے ابن قلطمش اندلون مریہ اور ارزن اور اقصہ اور سیواس وغیرہ پر مستولی ہورہے تہے اتفاق زمانہ سے اون دونون کو بلاد اسلامیہ تک پہونچنے کی نوبت نہ آئی درمیان ہی مین انمین اور رومیون مین نزاع پیدا ہوگئی اور ان مین سے ہر ایک نے ملوک اسلام سے سازش پیدا کرنا شروع کردیا یہہ فتنہ و فساد تقریباً ایک صدی تک قائم رہا ملوک روم کی حکومت مضمحل اور اون کے قوی ضعیف ہوگئے زجار والی صقلیہ آئے دن قسطنطینیہ پر حملہ کرنے کو تلا رہتا تہا بحر روم مین جو کشتیان (خواہ وہ تجارتی ہوتین یا شاہی ہوتین) پاجاتا گرفتار کرلیجاتا تہا اسکا بحری جنگی سپہ سالار جرجی بن میخائیل ۵۴۲ھ ہجری مین قسطنطینیہ کے میناتک پہونچکر شاہی محل پر آتشباری کی یہہ زمانہ رومیون کے ابتری اور تباہی کا تہا اس کے بعد فرانس نے آخری چہٹی صدی مین پہر قسطنطینیہ پر استیلاء حاصل کیا اسی زمانہ مین رومی بادشاہ قسطنطینیہ نے اپنی بہن شاہ فرانس سے بیاہ دی ان

واقعات کے چند دنون کے بعد رومی بادشاہ کے بہائی نے سر اوٹہایا اور دفعۃً حملہ کرکے اوسکو تخت سے اوتار کر خود حکمران بن بیٹھا رومی بادشاہ کا لڑکا شاہ فرانس کے پاس مستغیث ہوگیا اگرچہ اسکے پہونچنے سے پہلے اوس نے جنگی کشتیان دوبارہ بیت المقدس کے واپس لینے کو روانہ کردیا تہا (اس معرکہ مین دوقس صاحب مراکب بحریہ اور مرکش سپہ سالار فرانس اور ان سب کا افسر اعلی کید فلید شریک تہا) لیکن بادشاہ فرانس نے ان کو پہلے قسطنطینہ کیطرف جانیکا حکم دیا اور باہم چچا اور بہتیجے مین مصالحت کرادینے کی تاکید کی۔ جب یہہ لوگ قسطنطینہ کے قریب پہونچے تو موجودہ رومی بادشاہ نے ان سے معرکہ آرائی کی یہہ لوگ نہایت مردانگی سے شہر مین داخل ہوگئے موجودہ رومی بادشاہ بہاگ گیا شہر کے بعض محلون کو انہون نے جلادیا اور لڑکے کو تخت حکومت پر بیٹہا دیا اس رد و بدل کا اثر شہر اور اہل شہر پر بہت برا پڑا اوباشون نے کنائس کے اسباب لوٹ لئے فرانسیسیون کے چلے جانے کے بعد اہل شہر نے متفق ہوکر اس لڑکے کو تخت سے اوتار دیا اور دوبارہ اس کے چچا کو تلاش کرکے تخت پر بیٹہایا فرانس کو جب یہہ معلوم ہوا تو اوس نے پہر انکا محاصرہ کیا محصور بادشاہ رومی نے سلیمان بن قلیج ارسلان والی قونیہ و بلاد روم شرقی خلیج کو اپنے امداد پر اوبہارا لیکن اسکے پہونچنے سے پہلے اون فرانسیسیون نے بلطائف الحیل شہر پناہ کا دروازہ کہولوا دیا جو اوسوقت شہر مین موجود تہے پہر کیا تہا لشکر فرانس نے شہر مین داخل ہوکر آٹہہ روز تک قتل و غارت کا بازار گرم رکہا رومی کنیسہ عظمی موسومہ بہ ایاصوفیا مین جان کے خوف سے جا چہپے ایک گروہ قسیسین اور اساقفہ اور رہبان کا انجیل اور صلیب لئے ہوئے الامان الامان چلاتے ہوئے نکلے

لیکن اہل فرانس نے نہ تو اون کے ہمذہب ہونے کا کچہہ خیال کیا اور نہ اونکے عہد وپیمان پر نظر کیا سبہون کو دم زدن مین قتل کرڈالا اس کے بعد اہل فرانس نے قسطنطینہ کے شاہی کے لئے قرعہ ڈالا کید فلید کا نام قرعہ مین نکلا چنانچہ یہی قسطنطینہ اور اوس کے متعلقات کا بادشاہ ہوا اور دوقس بنادقہ جزایر بحریہ مثل اقریطش وروودس وغیرہ کا اور مرکیش سپہ سالار اون بلاد کا حکمران ہوا جو خلیج کے شرقی جانب واقع ہین ان واقعات کے بعد روم کا ایک بطریق لشکری نامی شرقی خلیج پر غالب آیا اور فرانسیسیون کو وہان سے نکال دیا اس کے بعد قسطنطینہ پر میخائیل نامی ایک شخص مستولی ہوا پہر اوس نے از سر نو قسطنطینہ کو آباد کیا اور فرانسیسی کشتیون پر سوار ہوکر بہاگ گئے اس نے اوس بادشاہ کو قتل کرڈالا جو اس سے پہلے قسطنطینہ پر حکمرانی کررہا تہا اس نے منصور قلاون والی حال مصر وشام سے صلح کرلیا سنہ ۶۸۱ھ (مطابق سنہ ۱۲۸۲ء) مین اس کے مرنے کے بعد اسکا لڑکا مانذ تخت نشین ہوا اسکا لقب دوقس اور لشکری کے نام سے مشہور رہتا۔ دولت بنی قلیج ارسلان کے منقرض ہونے کے بعد اونکی سلطنت وممالک کے مالک تتر ہوے جیساکہ ہم اون کے اخبار مین بیان کرینگے اور بنولشکری اسی زمانہ تک قسطنطینہ پر حکمرانی کرتے رہے اور بلاد روم سے دولت تتر کے منقرض ہونے کے بعد شرقی خلیج پر ابن عثمان جق امیر الترکمان حکمران ہوا اور اس کی اولاد آج تک قسطنطنیہ اور اوس کے جمیع اطراف وجوانب پر متحکم اور متصرف ہے ہذا ما بلغنا من اخبار الروم من اول دولتہم منذ یونان والقیاصرۃ لہذا العہد واللہ وارث الارض ومن علیہا وہو خیر الوارثین۔

—— ٥ ٥ ٥ ——

اخبار قوم قوط (گاتہہ) ملوک اندلس

تا زمان فتح اسلامی

یہہ گروہ بہی منجملہ اون استون کے ہے جنکی عظیم الشان دولتین قرون وسطی طبقہ ثانیہ عرب کے معاصر رہے ہین ہم نے لاطینون کے بعد انکا تذکرہ اسوجہہ سے کیا ہے کہ انکو حکومت وسلطنت اونہین مین سے حاصل ہوئی تہی جیسا کہ اس سے پیشتر ہم بیان کرچکے ہین ۔ زمانہ قدیم مین یہہ گروہ سیتہیین کے نام سے معروف تہا اس نظر سے کہ اینہین فارس اور یونان کے مشرق مین اس لئے اس سرزمین کو آباد کیا تہا لنہذا انکو صین (چین) سے تعلق ہے یہہ ماغوغ بن یافث کے اولاد سے ہین ملوک سریانین سے اور ان سے اکثر محاربے پیش آئے مومن مالی بادشاہ سریان نے زمانہ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مین انپر حملہ کیا تہا اور انہون نے اونکی مدافعت کی تہی پہر زمانہ تخریب بیت المقدس اور ایام بنا رومہ مین یہہ فارس سے بہی لڑے تہے پہر جب انپر اسکندر غالب آیا تو یہہ اوس کے محکوم ہوکر قبایل روم اور یونان مین شامل ہوگئے بعد مرور ایام و زمانہ اسکندر جب رومیون کی حکومت مضمحل ہوگئی تو انہون نے عرایقیون کے بلاد اور نیز مقدونیہ اور سنطہ پر زمانہ غلینوس بن باردایان قیصر مین قبضہ کرلیا ایک مدت تک انمین باہم لڑائی قائم رہی اس کے بعد پہر قیاصرہ نے انکو مغلوب اور زیر کرلیا پہر جب قیاصرہ کا دار الحکومت قسطنطنیہ مین آرہا اور اونکی قوت رومہ مین گہٹ گئی تو پہر قوط (گاتہہ) نے رومہ پر حملہ کردیا اور بجبر اوسپر قبضہ حاصل کرلیا پہر زمانہ طودوسیش جو ارکادش مین متعدد لڑائیون کے بعد رومہ سے نکالے گئے

اس زمانہ مین اونکا سردار الطرک تہا یہہ طودوشیش ہی کے زمانہ مین مرگیا
اس نے اپنے کو ملوک رومہ کے نام سے موسوم کرنا چاہا تہا لیکن کامیاب نہوا
پہر رومانیون سے اور اس سے اس امر پر مصالحت ہوئی کہ بلاد اندلس سے
جس شہر کو یہہ فتح کرے اوسکا مستقل حکمران یہہ خود رہے یہہ مصالحت اسوجہ
سے رومانیون نے کرلی تہی کہ انکی حکومت اندلس مین ضعیف ہوگئی تہی غریقیین
کے تین گروہ ابیون ۔ شوابیون ۔ قندلس نے پہونچکر باہم اوسکو تقسیم کرلیا تہا
قندلس ہی کے نام سے اندلس موسوم ہوا اندلس مین ان سے پہلے اربار یون
حکمرانی کررہے تہے جو طوال بن یافث کے اولاد سے ہین یہہ نسباً لطالیس
کے بہائی ہین بعد طوفان کے یہہ اسی مقام پر آباد ہوئے اور ایک زمانہ تک
رومہ کے حکومت کے مطیع رہے تا آنکہ ان غریقیون نے اسپر قبضہ حاصل کیا
جس زمانہ مین قوط (گاتہہ) نے شہر رومہ پر حملہ کیا اور ان امتون کو مغلوب
کردیا جو طوال کے اولاد سے ہین بعضے یہہ کہتے ہین کہ یہہ اغریقی طوال
بن یافث کے اولاد سے ہین ۔ واللہ اعلم

ان لوگون نے اس ملک کو یون تقسیم کیا تہا کہ قندلس نے جلیقیہ کو
اور شبونہ نے مارده ۔ طلیطلہ اور شوالش نے مرسیہ کو لیلیا اشبیلیہ
قرطبہ ۔ جیان ۔ مالقہ پر ابیوق نے قبضہ کرلیا انکا سردار غندریقش برادر
لشیقش تہا جس زمانہ مین رومہ پر قوط نے حملہ کیا تہا ۔ اسکی حکومت چالیس
برس تک رہی بعد ازان طشریک بادشاہ ہوا اسکو رومانیون نے قتل کرکے
بجاے اسکے ماستہ کو قائم کیا تین برس تک یہہ بادشاہ رہا اسکی بہن کا عقد
طودوشیش بادشاہ رومہ سے ہوا طودوشیش نے اس سے اس شرط پر
مصالحت کرلی تہی کہ بلاد اندلس سے جس شہر کو یہہ فتح کرے اوسکا حکمران

یہہ خود رہے پھر اس کے مرنے کے بعد لزریق تیرہ برس تک حکمران رہا یہہ وہی شخص ہے جس نے اندلس پر چڑہائی کی اور اوس کے بادشاہ کو قتل کر کے کل اون طوایف الملوک کو اندلس سے نکال باہر کیا جو اس سے پیشتر وہان موجود تہے لزریق کے بعد طور دیق سترہ برس تک بادشاہت کرتا رہا بعد چندے بستکس نامی ایک شخص نے بغاوت اختیار کی اسکی بغاوت کے فرو کرنے کے بعد طور دیق مرگیا بعد اسکے دیک تئیس ۲۳ برس تک حکمرانی کرتا رہا اس کے زمانہ مین شاہ افرنج (فرانس) نے اندلس پر حملہ کرنے کی تیاری کی اور اس غرض کے پورا کرنے کو ایک کثیر التعداد لشکر مجتمع کیا دیک کو جب یہہ معلوم ہوا تو اوس نے انکے خروج سے پہلے قوط کو مجتمع کر کے فرانس پر حملہ کر دیا اور بیخوف وخطر اون کے ملک مین گہستا چلا گیا اہل فرانس نے اسکو دور از دیار و امصار پا کر گرفتار کر لیا اسکو اور اس کے عام مصاحبین کو قتل کر ڈالا۔

اس سے پیشتر اخبار دولت بلنسیان بن قسطنطین (قیاصرہ متنصرہ) مین ہم بیان کر چکے ہین کہ اندلس مین داخل ہونے سے پہلے قوط کے دو گروہ تہے ایک گروہ اندلس کیطرف چلا آیا اور دوسرا اطراف رومہ مین مقیم رہا جب اس گروہ کو دیک والی اندلس کی حالت سے آگاہی ہوئی تو اوسنے بمشورہ اپنے امیر طودریک فرانس پر حملہ کر دیا اور بلاد اندلس مین جسقدر اس قوم کے لوگ آباد تہے اونہون نے اسکی موافقت کر کے فرانس کو زیر کر کے اندلس سے نکال دیا بعد اختتام جنگ والی اندلس دیک کے لڑکے اشتریک کو تخت نشین کر کے اپنے ملک کو واپس آیا اس کے بعد پہر فرانس نے اشتریک پر چڑہائی کی اور مقام طلوسہ مین اوسکو فاش ہزیمت دی

پانچ برس حکومت کرکے اشتربک مرگیا بجاے اس کے نشلیقش یار برس بعده
طودریق اکسهطه [16] برس حکمران رہا طودریق کو خود اس کے کسی مصاحب نے
اشبیلیه مین مار ڈالا تب بجاے اسکے ابرنیق پانچ برس بعده طودس
[13] تیره برس اور طودشکل دو برس زان بعد ایله پانچ برس یکے بعد دیگرے
حکمران رہے اس کے زمانه مین اہل قرطبه باغی ہوگئے تہے اُس سے اور
ان سے لڑائیان ہوئین بعده طیشجا د [15] پندره برس بہولہ ایک برس لوبلیده
[18] اٹہاره برس بادشاہت کرتے رہے اسکے زمانه مین اطراف وجوانب مین
بغاوت پہوٹ نکلی اس نے اوسکو نہایت خوبی سے فرو کیا پہر عیسائیون
نے اوراسنے مسئله توحید (تثلیث) پر جہگڑا ہوا جسکے اثناء مین یہه مارا گیا
اور بجاے اس کے اسکا لڑکا زدریق سوله برس بادشاه رہا یہه نصرانیون
کی توحید مثلث کا معتقد اور رقائل ہوگیا اس نے قرطبه مین اپنے نام
سے دو ایک شہر آباد کئے عجب اسکا بہی خاتمه ہوگیا تو قوط (گاتہہ) پہیکو
نے دو برس تہدلیقا عند مارنے دو برس شیشوط نے اسی [8] برس یکے بعد
دیگرے حسب ترتیب حکومت کی اُسی کے زمانه مین قسطنطنیه اور شام کا
حکمران ہرقل تہا جس کے عہد حکومت مین ہجرت واقع ہوئی تہی شیشوط
کے مرنے پر زدریق ثانی تین مہینے شنتله تین برس سنشادس پانچ برس
خنشوند سات برس جنشوند [23] تیئیس برس بترتیب مسطور بادشاہت و
حکومت پر قائم رہے اسیکے زمانه حکومت سے قوطکے قواے حکمرانی ضعیف
اور مضمحل ہوگئے بعد ازان مانیه آٹہه برس بعده لوری آٹہه برس ریقه
سوله برس غطسه چوده برس حکمران رہا. ان کے بعد زدریق ثالث [5] دو
برس بادشاہت کی یہه وہی شخص ہے جسپر مسلمانون نے حمله کیا تہا اور

اسکے زمانہ مین اندلس مین قوط مغلوب ہوئے تہے اور اسلامی کہیریرہ اندلس کی پہاڑ یونپر اوڑایا گیا تہا جیسا کہ ہم وقت ذکر فتح اندلس بیان کرینگے۔ انشاء اللہ

قوم قوط (گاتھہ) کی یہہ خبرین ہم نے ہیروشیوش کے کلام سے نقل کیا ہے اور وہی ہمارے نزدیک ورسورخین کے اخبار سے اصح اور قابل اعتبار ہے واللہ سبحانہ وتعالی اعلم۔

کتاب ثانی

حصہ اول مشعر احوال وانساب وحکومت طبقہ ثالثہ عرب

عرب بادیہ کا یہہ گروہ اون لوگون مین سے ہے جو خیمون مین گزران اوقات کرتے تہے کسی مکان کے پابند نہ تہے یہہ ہمیشہ اُمم عالم اور اجیال خلیقہ سے بڑہے رہے کبھی انکی ترقی کی یہہ حالت ہوجاتی تہی کہ عزت وغلبہ وقوت انکے ہمرکاب ہوتی انکی فتوحات کی موجین مضبوط مضبوط ممالک کے دیوارین گرادیتی اور ان کو اُنپر عزت وسطوت کے ساتہہ قبضہ دلادیتی تہین پہر بعد چندے عیش وعشرت پسندی انکو ہلاک کردیتی یہہ اپنے معاصرین سے مغلوب ہوجاتے بعضے قتل کیے جاتے اور بعضے بہاگ کر کہلے میدانون مین چلے جاتے بدستور سابق زندگی بسر کرتے۔ انہین سے وہ لوگ (جو ریاست وحکومت کے بانی تہے) عشرت پسندی آرام طلبی کیوجہ سے ہلاک ہوجاتے اور اونکی حکومت وامارت بعد مرور دہور دوسرون کے قبضہ مین چلی جاتی۔ یہہ لوگ اپنے معاصرین اور ہمسایہ امراء سے ہر زمانہ مین بغرض طلب معاش ورزق اکثر لڑتے بہڑتے رہتے تہے درحقیقت فطرت انسانی کا تقاضا یہی ہے کہ انسان اپنے جلب منفعت کے لیے (گو امید موہوم پر مبنی

کیون نہ ہوا غیرون سے لڑے اور دفع مضرت کے خیال سے اپنے کو بچائے۔

الغرض جب بوجہ غلبہ زمام حکومت عرب کے قبضہ مین آئی تو طبقہ اولی مین عمالقہ اور طبقہ ثانیہ مین تبابعہ اوس کے مالک اور کثرت کیوجہ سے اوس زمانہ مین وہ یمن و حجاز اور عراق و شام مین پھیلے رہے جب اونکا ملک اون کے ہاتھون سے جاتا رہا اور عراق مین اونمین سے کچھہ لوگ باقی رہے تو وہ زیر حمایت شاہ وقت وہین مقیم رہے۔

اس مقام پر اہل عرب کے آنیکا سبب یہہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ جسوقت اہل وبر نے اطراف عدن (یمن) مین اپنے نبی شعیب بن ذی مہدم کو شہید کیا تو اللہ جل شانہ نے انپر اور نیز بنی اسرائیل پر بوجہ سرکشی اور بغاوت کے بخت نصر کو مسلط کیا اللہ جل وعلا ذکرہ نے ارمیا ابن حزقیاہ و برخیا علیہما السلام پر وحی نازل فرمائی کہ بخت نصر کو یہہ اون عرب کی گوشمالی کو روانہ کرین جنکے گھر دروازہ نہین ہین یعنی جو لوگ بیابانون مین بسر اوقات کرتے ہین) یہہ اونکو قتل کرے اونکے گھرون کو اوجاڑ دے لیکن اونکی عورتون کو مباح نہ کرے بخت نصر یہہ سنکر بولا کہ مین نے بھی ایسا ہی دیکھا ہے اور لشکر سوار اور پیادون سے مرتب کرکے عرب کیطرف بڑھا عرب بھی اپنے جزیرہ نما کے رہنے والون کو لیکر مقابلہ پر آیا سب سے پہلے عدنان کو شکست ہوئی باقی جسقدر رہے وہ گرفتار کر لئے گئے بخت نصر نے وقت مراجعت بابل کل قیدیان عرب کو انبار مین ٹھیرایا ابن کلبی کہتا ہے کہ بخت نصر نے جب عرب پر حملہ کرنے کی تیاری کی تو اس نے اون اہل عرب کو رسد رسانی کے لئے گرفتار کر لیا جو اس کے ملک مین موجود تھے اور اونکو حیرہ مین لاکر ٹھیرایا پھر جب وہ لشکر لیکر

اور اون مین سے چند قبائل اوس کے ہمراہ ہوگئے تو اوس نے اونکو شط فرات پر جہان اوسکا لشکر تہا ٹہیرایا ان لوگون نے اوس مقام کو انبار کے نام سے موسوم کیا پہر بعد چندے اُسنے انکو وہان سے منتقل کرکے حیرہ مین لا بسایا پس وہ یہین تا زمانۂ بخت‌نصر مقیم رہے پہر جب وہ مرگیا تو انبار مین چلے آئے۔ طبری کہتاہے کہ تبع ابوکرب نے زمانہ اردشیر بہمن مین جب عراق پر چڑہائی کی تہی اور براہ جبل طے اور وہان سے انبار ہوتے ہوئے مقام حیرہ تک شب کو پہونچا راستہ نہ ملنے کی وجہ سے متحیر ہوکر وہین ٹہہر گیا اسیوجہ سے اوس مقام کا نام حیرہ رکہہ دیا پہر وہان سے روانہ ہوتے ہوئے اپنی قوم ازد۔ لخم۔ جذام۔ عاملہ۔ قضاعہ مین سے چند لوگونکو وہین چہوڑ دیا یہہ لوگ وہین رہنے لگے اور اُن مین چند لوگ قبیلے کلب۔ آیاد۔ حرث بن کعب وغیرہ کے آکر شامل ہوگئے اور اون کے ساتہہ وہین رہنے لگے۔ اسی روایت سے ملتی ہوئی یہہ روایت ہے کہ جس وقت تبع یمن عرب کو لیکر عراق کیطرف بڑہا تو کوفہ کے باہر پہونچکر حیرت زدہ ہوکر شب کو رستہ بہول گیا صبح کے وقت چند ضعفاء لشکر کو وہین چہوڑکر آگے بڑہ گیا اسیوجہ سے اوس مقام کا نام حیرہ ہوگیا پہر جب وہ واپس ہوکر اس مقام پر پہونچا تو ان لوگون کو آباد پایا جنکو وہ چہوڑ گیا تہا تبع نے انکو مصلحتًا وہین رہنے دیا ان مین عرب کے اکثر قبائل ہذیل۔ لخم۔ جعفی۔ طی۔ کلب۔ بنو لحیان (جرہم) کے آدمی موجود تہے۔ ہشام بن محمد تحریر کرتاہے کہ بخت‌نصر کے مرنے کے بعد جنکو اس نے حیرہ مین آباد کیا تہا وہ انبار مین چلے آئے انکے ساتہہ وہ لوگ بہی تہے جو بنو اسماعیلؑ اور بنو معد کے انہین شامل ہوگئے تہے۔ پہر معد کی اولاد کی کثرت ہوئی اور وہ

لوگ بلاد یمن اور مشارف شام کیطرف بطلب معاش نکلے اور تہامہ (عرب)
سے مالک وعمرو پسران فہم بن تیم اللہ بن اسد ابن وبرہ بن قضاعہ اور مالک
بن زہیر وابن عمرو بن فہم اپنی قوم کی ایک جماعت کو لیئے ہوئے اور ختفار
بن الحیق بن عمرو بن معد بن عدنان معہ اہلبیت بحرین مین چلے آئے بعد
چندے غطفان بن عمرو بن لطمان بن عبد مناف بن یعدم بن دعمی
بن اباد بن ارقص بن صبح بن حارث بن افصی بن دعمی اور زہیر بن الحرث
ابن الیل بن زہیر بن ایاد بہی آکران مین شامل ہوگئے بحرین مین ان
دنون قوم ازد آباد ومقیم تہی جو یمن سے زمانہ خروج فریقیا مین یہان
چلی آئی تہی عرب کا اجتماع بحرین مین زمانہ طوائف الملوکی مین ہوا ہے
ملوک بحرین متفرق طور پر مختلف اور معدودے چند بلاد کے مالک تہے ہر ایک
اون مین سے دوسرے پر حملہ کردیتا تہا اور ہمیشہ ایک دوسرے کی
خرابی کی فکر مین رہتے تہے اسی زمانہ مین اہل عرب بحرین مین آئے اور
اس خیال سے کہ مبادا عجمی بحرین پر غالب یا اوسکی حکومت مین شریک
نہو جائین عرب نے اوس اختلاف کو رفع کردیا جو باہمی وہان کے حکمرانون
مین واقع ہورہا تہا اور اون کے امرا ورؤسا کو مجتمع کرکے عراق کے
طرف بڑہنے کی تحریک کی سب سے پہلے اون مین سے ختفار بن الحیق
اشلاء قنعص بن معد معہ چند آدمیون کے سواد عراق کیطرف بڑہے
ارض جزیرہ موصل تک بنوارم بن شام (جو اس سے پہلے دمشق کے
ملوک اور بقیہ عرب اولی تہے) ملوک الطوائف سے محاربہ ومقاتلہ کرتے
تہے عرب نے انکو سواد عراق سے نکال باہر کیا بعد اسکے مالک وعمرو
پسران فہم اور مالک بن زہیر (بنی قضاعہ سے) غطفان بن عمرو

روصبح بن صبیح۔ زہیر بن الحرث (یعنی آیاد سے) معہ اون لوگون کے جو
بنو غسان اور انکے حلفاء انبار مین موجود تھے عراق کیطرف خروج کیا۔
بنو ارم کے قبضہ مین جو بقیہ بلاد تھے وہ بہی نکل گئے سواد عراق پر انکی
حکومت کا برائے نام بہی اثر نہ رہا ان کے بعد نمارہ بن قیس اور نمارہ
ابن لخم بامداد قبائل کندہ۔ حیرہ مین آکر آباد ہوگئے تا آنکہ تبع ابوکرب کا
اس طرف سے گزر ہوا اور اُس نے اپنے کمزور لشکریون کو یہان چھوڑدیا
پس وہ لوگ وہین آباد ہوگئے اونمین ہر قبیلہ کے آدمی تھے جیساکہ اس سے
پیشتر ہمنے بیان کیا ہے اور ایک گروہ تنوخ کا خیمون مین مابین حیرہ
اور انبار کے سیدانون مین رہنے لگا نہ وہ شہرون مین آتا اور نہ
اہل شہر سے مخالطت ومجالست پسند کرتا تھا یہہ لوگ عرب ضاحیہ کے
نام سے مشہور رہے سب سے پہلے ان مین سے زمانۂ ملوک الطوایف مین
مالک بن فہم بعد اس کے عمرو بن فہم بعدہ خذیمۃ الابرش بن فہم حکمران
ہوئے جیساکہ آیندہ اسکا ذکر آئیگا۔

الغرض رفتہ رفتہ عرب کا یہہ گروہ شام وعراق مین پہیل گیا اور
چند لوگ (یعنی خزاعہ) ان سے علیحدہ ہوکر حجاز مین چلے آئے بنی جرہم سے
مکہ مین لڑے اور اونکو مغلوب کیا نصر بن الازد عمان مین اور غسان جبال
سرات مین جا ٹہرے ان سے اور بنی سعد سے معرکہ آرائیان ہوئین تا آنکہ
مابین حجاز وشام انکا بہی مستقر ومقام ہوگیا یہہ حال عرب کے اوس گروہ کا
ہے جو عراق اور شام مین بچ رہا تھا باقی الیمن کے چھہ قبیلہ مذحج۔ کندہ۔ اشعری
حمیر۔ انمار۔ (ابوخثعم) بجیلہ یمن مین رہے۔ یمن مین حکومت پہلے حمیر مین
پہر تبابعہ مین آئی اس کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ خروج مزیقیاء اور ازد کا

ابتدا از زمانہ حکومت تبابعہ یا اوس سے چند دلون پیشتر ہوا ہے۔
باقی رہے بنو معد بن عدنان۔ اونکا یہہ ماجرا ہے کہ جب ارمیا
اور برخیا علیہما السلام کو بذریعہ وحی عرب پر بخت نصر کے حملہ کرنیکی اطلاع
دی گئی تو یہہ بھی حکم دیا گیا کہ ''وہ دونون گروہ عرب سے معد بن عدنان کو
نکال لائین کیونکہ معد بن عدنان ہی کی اولاد سے (حضرت) محمد نبی آخرالزمان
صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونگے'' چنانچہ ارمیا و برخیا علیہما السلام عرب مین
تشریف لیگئے اور معد بن عدنان کو اوس گروہ سے نکال لائے معد
بن عدنان کی عمر اوسوقت بارہ برس کی تھی مقام حران مین انہین
دونون نبیون کے سایۂ عاطفت مین انہون نے پرورش پائی ۔ بخت نصر
نے عرب کو زیر و زبر کیا اور عدنان کا انتقال ہوگیا ایک مدت تک بلاد عرب
ویران پڑے رہے پھر جب بخت نصر ہلاک ہوگیا تو معد بن عدنان انبیاء بنی
اسرائیل کے ہمراہ حج کرنے کو آئے تلاش کرنے سے معلوم ہوا کہ حرث بن
مضاض جرہمی کی اولاد اور قبایل دوس کے کچھہ لوگ باقی رہ گئے ہین
معد بن عدنان نے جرہم بن جلہمہ کی لڑکی معانہ سے عقد کرلیا جس کے
بطن سے نزار بن معد پیدا ہوا۔ سہیلی کہتا ہے کہ معد بن عدنان نے حجاز
کیطرف اوسوقت مراجعت کی ہے جبکہ اللہ جلشانہ نے عرب سے کل مخمصات
اور مصائب دور کردیے تھے اور بقایا عرب جو اطراف و جوانب مین
منتشر ہوگئے تھے بعد استیصال حضور و اہل الرس (جنکی سطوت سارے عرب پر
چھائی ہوئی تھی) و تخریب بخت نصر عرب مین واپس آئے ہین (انتہی کلام
السہیلی) اس کے بعد معد کی کثرت اولاد ربیعہ و مضر و ایاد مین ہوئی
اور یہہ لوگ عراق اور شام مین پھیل گئے سب سے پہلے انمین سے اشلاء قنص نے

قدم نکالا تھا جیسا کہ بیان کیا گیا ہے اور ان کے بعد قدم بقدم اور عرب آئے جو احیاء یمنیہ کے ساتھ (جنکا ذکر اس سے پیشتر ہو چکا ہے) یمن مین ٹھہرے تبابعہ کے ساتھ اکثر جدال و قتال کرتے رہے۔

پھر عراق و شام و حجاز مین زمانہ ملوک الطوایف اور بعد حکومت تبابعہ یمنیہ و عدنانیہ کے حکومتین و سلطنتین ہوئی ہین بعد اس کے کہ احیال سابقہ اور احوال سالفہ منقضی ہو چکے تھے اسوجہ سے یہہ گروہ اس امر کا ضرور مستحق ہے کہ گروہ سابق سے علیحدہ کیا جائے اور طباق سابقہ سے جدا گانہ سمجھا جائے اور جبکہ انشاء عروبیت مین انکا کچھہ اثر نہین سمجھا گیا اور نہ اوسکے لغت مین انکا دخل پایا گیا اور یہہ لوگ کل احوال مین اپنے سلف کے تابع رہے ہین تو مناسب یہہ ہے کہ عرب تابعہ للعرب کے نام سے یہہ گروہ موسوم کیا جائے پس طبقہ یمانیہ مین ایک زمانہ تک ریاست و حکومت رہی اور احیاء مضر و ربیعہ حکومت و سلطنت مین انکے تابع رہے چنانچہ حیرہ مین لخم (بنی منذر) اور شام مین غسان (بنی جفنہ) اور یثرب مین اوس و خزرج بنو قیلہ کی حکومت قائم ہوئی علاوہ انکے عرب کے رہنے والے اکثر بادیہ نشین تھے گو اون مین خال خال ریاست کا بھی وجود پایا جاتا ہے لیکن درحقیقت وہ ریاستین انہین مین سے کسی ریاست کی ماتحت و مطیع سمجھی جاتی ہین بعد چندے تمام حکومت و سلطنت مضر کے ہاتھہ مین آئی مکہ اور اطراف حجاز مین قریش کا ایک زمانہ تک ظہور رہا اطراف و جوانب کے حکمران انکی تعظیم کرتے رہے پھر اسلام کے روشن آفتاب نے اس گروہ کو اپنے نورانی شعاعون سے منور کیا بنی مضر حکومت اور نبوت سے سرفراز کیے گئے اسلامی حکومتین تقریباً کل اسی قبیلہ مین ہوئین لیکن یہہ کہ بعض حکومتین جو عجم مین علاوہ

اس قبیلہ کے قائم ہوئین وہ اسی کی شاخ اور اسی دولت کی تمہید سمجھی جاتی ہین
جیسا کہ آیندہ ہم بیان کرینگے سرے دست مناسب یہہ ہے کہ اس طبقہ کے قبائل
قحطان و عدنان و قضاعہ کا بالانفراد ہم ذکر کرین اور انکی حکومت و سلطنت
کی قبل و بعد اسلام کی مفصل کیفیات ہم معرض تحریر مین لائین۔

عرب کا نسب کل عرب کا نسبی سلسلہ عدنان۔ قحطان۔ قضاعہ پر منتہی ہوتا
ہے عدنان باتفاق علما نسب اسماعیل علیہ السلام کے اولاد سے ہے باقی
رہا ان دونون بین شقون کا شمار۔ وہ ایسا امر ہے جس سے کوئی یقینی امر
نہین معلوم ہوسکتا۔ عدنان کے سوا اسماعیل کی اور اولاد سے کوئی سلسلہ
نسلی نہین چلا اور نہ اون مین سے کوئی شخص روئے زمین پر باقی رہا۔

قحطان کے بارے مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ اسماعیلؑ کے
اولاد سے ہے۔ امام بخاری کا ظاہری کلام اسی امر کی شہادت دے رہا ہے
کیونکہ امام موصوف نے باب نسبۃ الیمن الی اسماعیلؑ مین جناب رسول
مقبول صلعم کا یہہ قول ارموا یا بنی اسماعیلؑ فان اباکم کان رامیا (جو آپ نے
اوس قوم کے لئے فرمایا تہا جو یمن کی تہی) تحریر کیا ہے پہر آگے چلکر تحریر کیا
ہے کہ ابن افصی بن حارثہ بن عمرو بن عامر بن خزاعہ اسلام لایا یعنی خزاعہ
سبا سے ہے اور اوس وخزرج اوہین مین ہے اس قول کے قایل یہہ
کہتے ہین کہ قحطان۔ ہمیسع کا اور وہ ابین بن قیذار بن نبت بن اسماعیلؑ کا
لڑکا ہے اور مذہب جمہور کا یہہ ہے کہ قحطان۔ یقطن کو کہتے ہین جس کا
ذکر توریت مین بزمرہ اولاد عابر آیا ہے اور حضرموت۔ قحطان کے
شعوب سے ہے۔

قضاعہ کی نسبت ابن اسحاقؒ۔ کلبی اور گروہ مورخین کا یہہ خیال ہے

کہ یہہ حمیر سے ہے کبھی اس بیان کی تائید کے لئے وہ حدیث پیش کیجاتی ہے جسکو ابن لہیعہ نے عقبہ بن عامر الجہنی سے روایت کی قال یا رسول اللہ فمن نحن قال انتم من قضاعۃ ابن مالکؓ (عقبہ بن عامر نے کہا یا رسول اللہ ہم کس قبیلہ سے ہین فرمایا جناب موصوف نے تملوگ قضاعہ ابن مالک کے نسل سے ہو) عمرو بن مرہ صحابی کہتے ہین سہ

نحن بنو الشیخ الحجاز الازہری قضاعۃ بن مالک بن حمیر

زہیر کا یہہ خیال ہے کہ قضاعیہ اور اوس کے بہائی مضریہ حمیر بن معد بن عدنان سے ہین سہیلی کہتا ہے کہ صحیح یہہ ہے کہ چونکہ مادر قضاعہ (عبکرہ) کا شوہر مالک بن حمیر اوسوقت فوت ہوا ہے جبکہ اسکے حمل مین قضاعہ تہا اور عبکرہ نے بعد بیوہ گی معد بن عدنان سے عقد کر لیا بعد اس کے قضاعہ پیدا ہوا اسیوجہ سے قضاعہ۔ معد بن عدنان کیطرف منسوب ہوتا ہے یہی قول زہیر کا بہی ہے حکماء متقدین یونان مثل بطلیموس۔ ہیرودوس وغیرہما کی کتابون مین قضاعیون اور اونکی لڑائیون کا تذکرہ ہے لیکن اوس سے یہہ نہین مفہوم ہوسکتا کہ وہ ان قضاعیون کے اسلاف سے ہین یا کہ یہہ اون کے مغایر ہین۔ کبھی اِس قول پر کہ قضاعہ بنسل عدنان سے ہے یہہ شہادت پیش کیجاتی ہے کہ بلاد قضاعہ بلاد یمن سے متصل نہین ہے بلکہ بلاد شام اور ممالک بنو عدنان سے ملا ہوا ہے اور اصل تو یہہ ہے کہ انساب بعیدہ مین بہ نسبت یقین کے ظن کا احتمال غالب ہے۔ واللہ اعلم۔

بطون حمیر قحطانیہ چونکہ زمانہ قدیم مین عرب کی حکومت سبا ابن یشجب بن یعرب بن قحطان مین تھی پہر اوس کی حمیر بن سبا اور کہلان بن سبا مین شاخین پہیلی تہین بعدہ بنو حمیر نے حکومت و مملکت مین علیحدہ

روش اختیار کرلی انہین مین سے ملوک تبابعہ ہین جنکی دولت وحکومت مشہور عالم ہے لہذا ہم پہلے قحطانیہ مین سے حمیر کے حالات لکہتے ہین بعدازان قضاعہ کے اخبار تحریر کرین گے اسوجہ سے کہ بلحاظ قول مشہور قضاعہ کو حمیر سے نسبی تعلق ہے پہر اسی کے بعد ہی کہلان برادر حمیر (قضاعی) کا ذکر کرکے بنو عدنان کے حالات لکہین گے۔

اس سے پیشتر ان بنو حمیر کے کل شعوب کا ذکر ہم کرچکے ہین جنکی دولت وحکومت ملوک تبابعہ کے پہلے تہی اور یہہ ہی لکہہ چکے ہین کہ حمیر بن سبا کے نو لڑکے تہے ہمیسع۔ مالک۔ زید۔ عریب۔ وائل۔ مشروح۔ معدیکرب۔ اوش۔ مرہ۔ پس بنو مرہ حضرموت مین جا بسے اور حمیر سے ابین بن زہیر بن الغوث بن ابین بن الہمیسع بن حمیر ہے انہین کیطرف عدن ابین منسوب ہوتا ہے اور انہین مین سے بنو الملوک اور بنو عبدشمس ہین جو وائل بن الغوث بن قطن بن عریب بن زہیر کے لڑکے ہین۔ عریب اور ابین دونو بہائی ہین اور بنو عبدشمس سے بنو شرعب بن قیس ابن معاویہ بن جشم بن عبدشمس ہین جس شخص کا یہہ خیال تہا کہ جشم اور عبدشمس دونون بہائی اور وائل کے لڑکے ہین اوسکا قول اس سے پیشتر بیان کردیا گیا ہے اور صحیح وہی ہے جو ہمنے اس مقام پر بیان کیا ہے اور بنو خیران اور شعبان پسران عمرو برادر شرعب بن قیس ہین اور زید الجمہور بن سہل برادر خیران وشعبان ہے اور چوتہا اونکا حسان القیل بن عمرو ہے جسکا اس سے پیشتر ذکر ہوچکا اور زید الجمہور سے ذورعین ہے جسکا نام یریم بن زید بن سہل ہے اسکے طرف عبدکلیل منسوب ہوتا ہے جسکا ذکر ملوک تبابعہ مین ہوچکا ہے۔ حارث اور عریب پسران عبدکلال بن عریب بن یشرح

بن ہمدان بن ذی رعین وہ ہین جنکو جناب رسول اللہ صلعم نے لکھا تہا اور انہین مین سے کعب بن زید الجمہور (الملقب بہ کعب الظلم) اور اسنا اسبا الاصغر بن کعب ہے اسیکے طرف ملوک تبابعہ کا نسبی سلسلہ منتہی ہوتا ہے اور زید الجمہور سے بنو حضور بن عدی بن مالک بن زید ہے — ان سبہون کا تذکرہ ہم اس سے پیشتر لکھہ چکے ہین -

اہل یمن کہتے ہین کہ انہین مین سے شعیب بن ذی مہدم نبی تہے جنکو اونکی قوم نے شہید کر ڈالا تہا پس بختنصر نے اونپر چڑہائی کی اور اونکو قتل کیا اور بعضے کہتے ہین کہ جناب موصوف حضور بن قحطان سے ہین جسکا نام توریت مین یقطن لکہا ہے -

انہین مین سے بنو میتم اور بنو خالہ پسران سعد بن عوف بن عدی بن مالک برادر ذو رعین ہین اور یہہ عوف - حضور کا بہائی ہے اور اسکے بہائی احاظہ اور میتم بنو حراز بن سعد ہین پس میتم سے کعب احبار ہے (یعنی کعب بن مانع بن ہلسوع بن ذی ہجری بن میتم) اور احاظہ سے مرسط ذو الکلاع ہے (یعنی سمیقع بن ناکور بن عمرو بن یعضر بن زید) اور وہی ذو الکلاع الاکبر بن النعمان بن احاظہ ہے اور عمرو بن سعد الجبابرہ وسحول سے بنو سوادۃ بن عمرو ابن الغوث بن سعد یحصب اور ذو اصبح ابرھۃ بن الصباح ہے جو عہد اسلام مین یمن کا بادشاہ تہا اسکا نسب اور اس کے حالات ہم بیان کر چکے ہین - انہین مین سے مالک[۱] بن انس امام دار الہجرہ (مدینہ منورہ

[۱] کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے ۹۵ سنہ ہجری مقام مدینہ منورہ مین پیدا ہوئے قرات نافع بن ابی نعیم سے سیکہی اور زہری نافع مولی ابن عمرؓ سے حدیث کی سماعت کی چوراسی برس کی عمر پائی ۱۷۹ سنہ ماہ ربیع الاول مین انتقال کیا - اور حالات انکے آیندہ موقع پر لکہے جائینگے -

ورئیس فقہاء سلف مین نسب انکا یون ہے۔

"مالک بن انس بن مالک بن ابی عامر (نافع) بن عمرو بن الحرث بن عثمان[1]
بن خثیل[2] ابن عمرو بن الحارث (ذو اصبح)"۔

اوران کے دونون لڑکے یحیی و محمد اور چچا اویس و ابو سہل و ربیع - بنی تیم
قریش کے حلفاء سے تھے اور زید الجمہور سے مرثد بن علس بن ذی جدن بن
الحرث ابن زید ہے جس سے امرؤ القیس نے بنی اسد اپنے باپ کے قاتل پر مدد
مانگی تھی اور بنو سبا اصغر سے اوزاع (یعنی بنو مرثد بن زید بن شدد بن زرعہ
بن سبا اصغر) ہین انہین کے بھائیون مین سے بنو یعفر ہین جنہون نے حکومت
یمن پر غلبہ حاصل کیا تھا جیسا کہ تذکرہ ملوک یمن عہد حکومت عباسیہ مین ہم بیان
کرین گے نسب اسکا یون ہے۔

"یعفر بن عبد الرحمن بن کریت بن عثمان بن الوضاح بن ابراہیم بن مالح
بن عون بن تدرص بن عامر بن ذی مغار البطین بن ذی مراش
بن مالک بن زید بن غوث ابن سعد بن عوف بن عدی بن مالک بن شدد
بن زرعہ"۔

آخری بادشاہ بنو یعفر کا یمن مین ابو حسان اسعد بن ابی یعفر ابراہیم بن محمد
بن یعفر ہوا ہے ابو ابراہیم نے صنعاء پر قبضہ حاصل کرکے یمن مین قلعہ کحلان بنوایا
اس کے بعد وراثۃً اسکے لڑکے حکومت کرتے رہے تا آنکہ ابن صلیحیون نے ہمدان
سے بدعوت دولت عبیدیہ شیعی استیلا حاصل کر لیا جیسا کہ ہم اون کے
حالات مین بیان کرینگے۔ (۵)

[1] بعضون نے بجاے عثمان کے غیمان بغین معجمہ و یاے تحتانیہ لکھا ہے۔

[2] بجاے اس نام کے بعضے مورخ جثیل بجیم و ثاے مثلثہ و یاے تحتانیہ ساکنہ لکھتے ہین۔

زید الجمہور سے ملوک تبابعہ اور ملوک حمیر صیفی بن سبا اصغر بن کعب بن زید سے ہین ابن حزم کہتا ہے کہ صیفی کے نسل سے تبع اسعد ابوکرب حسان ذو معاہر اور تبع زرعہ بہی ہے جو ذونواس کے نام سے معروف ہے اسنے خود یہودیت اختیار کر لی تہی اور اہل یمن کو یہودی بنا ڈالا تہا بعضے اسکو یوسف کے نام سے بہی مشہور کرتے ہین اس نے نصرانیان نجران کو قتل کیا تہا انہین تبابعہ سے شمر یرعش بن یاسر ینعم بن عمرو ذی الاذعار اور افریقش بن قیس بن صیفی اور بلقیس بنت ایلی اشرح بن ذی جدن بن ایلی شرح بن الحرث بن قیس بن صیفی ہے ابن حزم کا یہہ بہی خیال ہے کہ تبابعہ کے انساب مین نہایت تخلیط اور اختلاف ہے اون کے اخبار اور حالات سے کم خبرین ایسی ہین جو صیح اور پایہ تصدیق کو پہونچتی ہین۔

زید الجمہور سے ذو یزن بن عامر بن اسلم بن زید ہے بخیال ابن حزم عامر ہی ذو یزن ہے اور اسکی اولاد سے سیف بن النعمان بن عفیر بن زرعہ بن عفیر بن الحرث بن النعمان بن قیس بن عبید بن سیف بن ذی یزن ہے یہہ سیف بن ذی یزن وہی ہے جو کسرےٰ شاہ فارس کے پاس ملوک حبشہ کے ظلم وجور کی شکایت لیگیا تہا اور فارس کو یمن مین لایا تہا۔

بطون حمیر اور اون کے انساب یہی ہین انکا ملک یمن مین صنعاء سے ظفار و عدن تک تہا انکے حکومت کے حالات اس سے پیشتر ہم بیان کر چکے ہین واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین۔

قبائل حضر موت چونکہ مورخین حمیر بن سبا کے انساب کے ساتہہ حضرموت اور جرہم کے بہی انساب ذکر کر دیا کرتے ہین لہذا ہم بہی حمیر بن سبا کے

انساب کے ساتھہ ہی حضرموت اور جرہم اور اون کے شعوب کے انساب
تحریر کیا چاہتے ہین کیونکہ حضرموت اور جرہم سبا کے بہائیون مین سے ہین
جیساکہ توریت مین مذکور ہے اور ہم اوسکو بیان کرچکے ہین اور سوائے
ان دونون کے قحطان کے اولاد سے بعد سبا کے کوئی معروف العقب
نہین رہا۔

حضرموت اور اون کے ملوک کا تذکرہ عرب بائدہ کے ذیل مین ہم
بیان کرچکے ہین اور وہین اشارۃً ہم نے لکھہ دیا ہے کہ ان کے اجیال متاخرہ
طبقات اخیر مین شامل ہوگئے ہین اسیوجہ سے ہم اون کو اس طبقہ ثالثہ
مین ذکر کیا چاہتے ہین ابن حزم کہتا ہے کہ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرموت
یقطن برادر قحطان کا لڑکا ہے واللہ اعلم اس خاندان مین حکومت و
ریاست عہد اسلام تک قائم رہی ہے انہین مین سے وایل بن حجر ہین
جنکو صحبت رسول صلعم نصیب ہوئی تھی نسب انکا اس طرح ہے۔

"وایل بن حجر بن سعید بن مسروق بن وایل ابن النعمان بن ربیعہ بن الحارث"
"بن عوف بن سعد بن عوف بن عدی بن شرجیل بن الحرث بن مالک"
"بن مرہ بن حمیر بن زید بن لابی بن مالک بن قدامہ بن اعجب ابن مالک ابن"
"لابی بن قحطان"

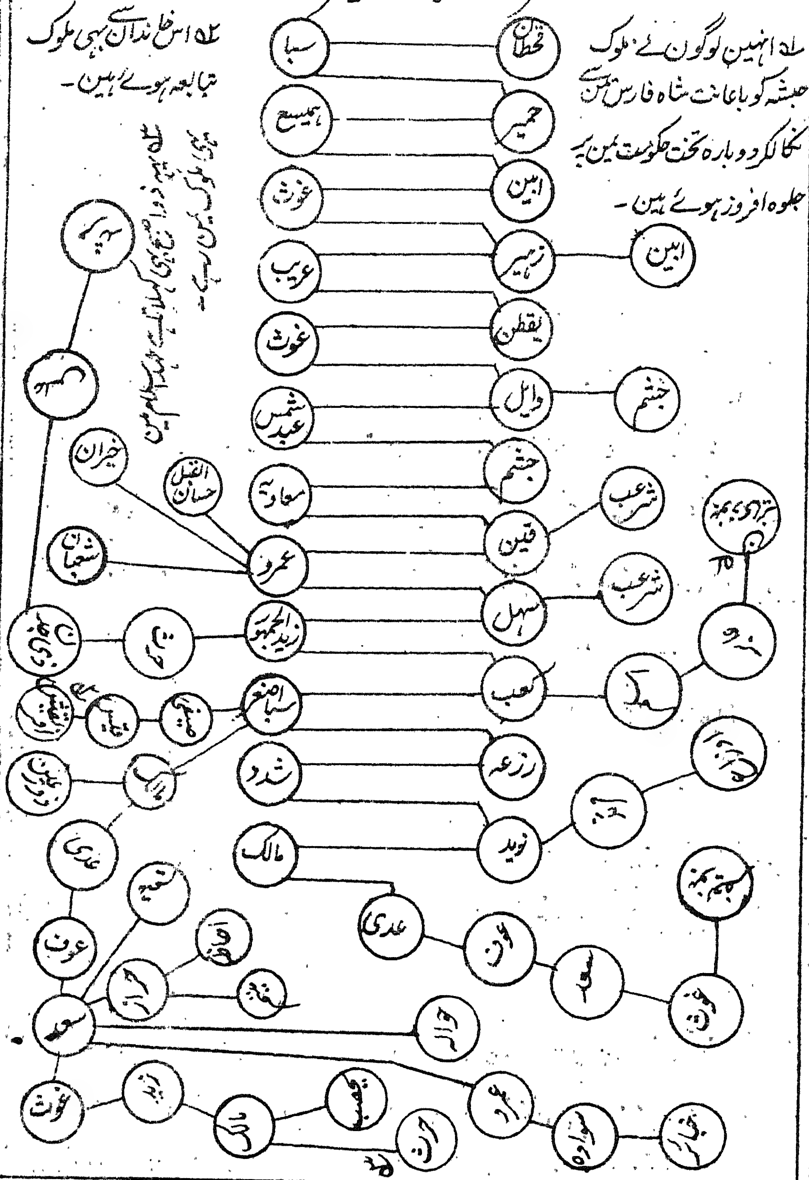
اسکا لڑکا علقمہ بن وایل ہے ابن حزم کے نزدیک حجر بن سعید اور سعید
ابن مسروق مین ایک پشت چھوٹ گئی ہے جسکا نام سعد ہے اور وہ سعید کا
لڑکا ہے پھر ابن حزم تحریر کرتا ہے کہ بنو خلدون اشبیلی بھی انہین مین سے
جبار بن علقمہ بن وایل کے اولاد سے ہین اور انہین مین سے علی المنذر
بن محمد اور اسکے لڑکے قرمونہ اور اشبیلیہ مین ہے جن کو ابراہیم بن حجاج

نے بہی انہیں قتل کیا یہہ دونون عثمان ابوبکر ابن خالد بن عثمان ابوبکر بن مخلوف معروف بہ خلدون کے لڑکے ہین (جو کہ مشرق مین داخل ہوا تہا) اور صدف بن اسلم بن زید بن مالک بن زید بن حضر موت اکبر بہی بنو حضر موت سے ہے انہین حضر میون مین سے علاء بن الحضرمیؓ بہی ہین جنکو جناب رسول اللہ صلعم نے بحرین کا والی مقرر کیا تہا اور ابوبکرؓ و عمرؓ نے یعنی بعد جناب موصوف اسی عہدہ پر قایم رکہا تہا تا آنکہ سنہ ۲۱ھ مین انکا انتقال ہوا اور یہ علاء - عبد اللہ بن عبدہ بن حماد بن مالک حلیف بنو امیہ بن عبد شمس کے بیٹے ہین اور انکا بہائی میمون ابن الحضرمی بن الصدف ہے اور یہہ بہی کہا جاتا ہے "عبد اللہ بن حماد بن اکبر بن ربیعہ بن مالک بن اکبر بن عریب بن مالک بن الخزرج بن الصدف" ابن حزم کہتا ہے کہ انہین علاء بن حضرمی کی بہن صعبۃ بنت الحضرمی - طلحہ بن عبید اللہ کی مان ہین - انتہی -

بنو جرہم جرہم کے نسبت لوگون کے مختلف خیال ہین ابن سعید کہتا ہے کہ یہہ دو گروہ تہے ایک گروہ تو زمانہ عاد مین تہا اور ایک گروہ جرہم بن قحطان کی اولاد سے ہے یہہ وہ جرہم ہے جو کہ حجاز کا مالک ہوا تہا جبکہ اسکا بہائی یعرب بن قحطان نے یمن پر اپنی حکمرانی کا سکہ چلایا تہا بعد اسکے اسکا لڑکا عبد یالیل بن جرہم پہر اسکا لڑکا جرشم بن عبد یالیل پہر بعد اسکے اسکا لڑکا عبد المدان بن جرشم بعد ازان نفیلہ بن عبد المدان بعدہ عبد المسیح بن نفیلہ پہر اسکا لڑکا مضاض بن عبد المسیح پہر عمرو بن مضاض ازان بعد اسکا بہائی حرث بن مضاض بعد ازان عمرو بن الحرث پہر اسکا بہائی بشر بن الحرث پہر مضاض

بن عمرو بن مضاض کے بعد دیگرے حکمرانی کرتے رہے یہہ جرہم کی دوسری امت ہے جسکے طرف سیدنا اسماعیل علیہ السلام مبعوث ہوئے تہے اور جنمیں آپ نے اپنی شادی کی تہی۔ واللہ اعلم۔

شجرہ انساب بنو حمیر قحطانیہ



قضاعہ ابہی یہہ بیان ہوچکاہے کہ قضاعہ۔ بنو حمیر سے ہے یا کہ بنو عدنان سے اور اوس مقام پر فریقین کے دلایل مختصر طور پر نقل کردیئے گئے ہین اور بنظر ترجیح اس قول کے کہ قضاعہ حمیر کے خاندان سے ہے بنو حمیر کے بعد یہی قضاعہ کا نسب بہی لکہہ دیا گیاہے بنا بر اس کے بعضے کہتے ہین کہ قضاعہ مالک بن حمیر کا لڑکا ہے اور کلبی لکہتا ہے کہ قضاعہ۔ مالک بن عمرو بن مُرّہ بن زید بن مالک بن حمیر کے نسل سے ہے بروایت ابن سعید۔ قضاعہ بلاد شحر پر حکمران تہا بعد اوس کے اوسکا لڑکا الحاف پہر اوسکا لڑکا مالک حاکم ہوا۔ قضاعہ اور وائل بن حمیر سے اکثر لڑائیان ہوئین پہر بلاد شحر پر جہرہ بن حیدان بن الحاف بن قضاعہ مستقل طور پر حکمران ہوا بعد چندے بنو قضاعہ نے نجران پر بہی قبضہ کرلیا پہر اوپر بنو حرث بن کعب ابن الازد مستولی ہوا اور بنو قضاعہ حجاز مین چلے گئے اور قبائل معد مین مل جل گئے اسیوقت سے بنو قضاعہ غلطی سے معد کیطرف منسوب کردیئے گئے۔

علماء نسب نے اس امر پر اتفاق کرلیا ہے کہ قضاعہ کا سوا ے الحاف (الحافی) کے اور کوئی لڑکا نہ تہا اس سے کل قبائل قضاعہ متشعب ہوئے ہین الحافی (الحاف) کے تین لڑکے عمرو۔ عمران۔ اسلم (بضم اللام) تہے۔

عمرو بن الحافی سے حیدان و بلی و بہرا اور حیدان سے مہرہ ہوا اور بلی کے نسل سے مشاہیر صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کی ایک جماعت ہے منجملہ اوکے کعب بن عجزہؓ خدیج بن سلامہؓ۔ سہل بن رافعؓ ابو بردہ بن بنار ہین اور بہرا کی اولاد سے بہی صحابہ کی ایک جماعت ہے از انجملہ مقداد بن عمرؓ ہین یہہ اسود ابن عبد یغوث بن وہب (خال یعنی ماموں جناب رسول اللہ صلعم) کیطرف منسوب کئے جاتے ہین کیونکہ انہوں نے اونکو اپنا متبنی کیا تہا بیان کیا جاتا ہے کہ خالد بن برمک (خاندان برامکہ کا مورث اعلیٰ) بنی بہرا کا مولی (غلام آزاد) تہا

اسلم بن الحافی سے سعد ھذیم ـ جہینہ ـ ہند (بنو زید بن لیث ابن سود بن اسلم) ہوئے جہینہ اسوقت تک حجاز کے میدان مین مابین ینبع و مدینہ منورہ موجود ہین اور ان کے شمال مین عقبہ ایلہ تک بلی کے مساکن و مواطن ہین اور یہہ دو لون بحر قلزم کے شرقی سمت مین واقع ہین ایک گروہ انمین کا بحر قلزم کے غربی جانب نکلکر مابین صعید مصر و بلاد حبشہ پہیل گیا وہین اونکی کثرت ہوئی اور انہون نے بلاد نوبہ پر استیلاء حاصل کیا اور انکی جماعت کو منتشر کرکے انکے قبضہ سے حکومت و سلطنت چہین لیا ملوک حبشہ سے بہی لڑے اور اسوقت تک اون کے خون سے اپنے تلوار کی پیاس بجہاتے ہین سعد ہذیم سے بنو عذرہ ہین جو عرب مین محبت اور پیار مین مشہور ہین انہین مین سے جمیل بن عبد اللہ بن معمر اور اونکی صاحبہ بثینہ بنت حباب ابن حزم کہتا ہے کہ بثینہ کے باپ کو صحبت رسول صلعم نصیب ہوئی تہی اور عروہ بن خزام اور انکی صاحبہ عفرا اور زراج بن ربیعہ (قصی بن کلاب کا برادر مادری) بہی انہین مین سے ہے یہہ زراج بن ربیعہ وہی شخص ہے جسکی اعانت سے قصی بن کلاب اور اوسکی قوم نے بنو سعد بن زید بن مناۃ بن تمیم کو مغلوب کیا تہا اور اسیوقت سے قریش کی ریاست کی بنا پڑی تہی ـ

عمران بن الحافی سے بنو سلیح (یعنی عمرو بن حلوان بن عمران) اور بنو ضجعم بن سعد بن سلیح (جو شام مین روم کیطرف سے غسان کے پہلے حکمران تہے) اور قبیلہ بزرگ بنو جرم بن زبان بن حلوان بن عمران ہین اس خاندان کے اکثر صحابی ہین انکا مسکن و موطن مابین غزہ و جبال شرات (شام) ہے اور تغلب بن حلوان سے بنو اسد ـ بنو النمر ـ بنو کلب کے بڑے بڑے قبایل ہین

جو سب کے سب بنو وبرہ بن تغلب کیطرف منسوب ہوتے ہین بنو نمر سے بنو خشین بن النمر اور بنو اسد بن وبرہ سے تنوخ ہین اور وہ فہم بن تیم اللات بن اسد ہے جنمین سے مالک بن زہیر بن عمرو بن عمرو بن فہم ہے یہہ سب بنی حزم کے حلفا رہے اور بنو تیم اللات وغیرہ سے بہی تین قبیلہ ہین جو قبایل عرب کندہ۔ لخم۔ جذام۔ عبد القیس کے احلاف کہلاتے ہین۔ بنو اسد بن وبرہ سے بنو القین ہین اسکا نام نعمان بن جسر بن شیع اللات بن اسد تہا اور بنو کلب بن وبرہ بن تغلب بن حلوان سے بنو کنانہ بن بکر بن عوف بن عذرہ بن زید اللات بن رفیدہ بن ثور بن کلب کا بڑا قبیلہ ہے جس مین تین لبطون ہین۔ بنو عدی۔ بنو زہیر۔ بنو علیم۔ اور بنو جناب بن ہبل بن عبد اللہ بن کنانہ انہین مین کا ایک بہت بڑا قبیلہ ہے از انجملہ عبیدہ بن ہبیل شاعر قدیم ہے جسکو بعض لوگ ابن حرام کہتے ہین اور بنو عدی سے بنو حصین بن ضمضم بن عدی ہے جنمین سے نائلہ بنت الفرافصہ بن الاحوص بن عمرو بن ثعلبتہ بن الحرث بن حصن زوجہ عثمان ابن عفان (رضی اللہ عنہ) ہتین اور انہین مین سے ابو الخطار الحسام بن ضرار بن سلامان بن جشم بن ربیعہ بن حصن (امیر اندلس) اور منسبہ بن نجیم بن سنجابتر بن فرغور بن سنجاشل بن ہزیم بن عدی بن زہیر اور اسکا ابن الابن حسان بن مالک بن بحدل ہے زمانہ اسلام مین ریاست وحکومت بنو کلب مین بنی بحدل کے لئے مخصوص تہی انہین کے اعقاب سے بنو منقذ ملوک شیرز ہین اور بنو زہیر بن خباب سے حنظلہ بن صفوان بن تویل بن بشر بن حنظلہ بن علقمہ بن شراحیل بن ہریر بن ابی جابر بن زہیر ہے جو ہشام کیطرف سے افریقہ کا والی ہوا تہا اور علیم بن خباب سے بنو معقل ہین اور قبیلہ

بنو کلب بن عوف بن بکر بن عوف بن کعب بن عوف بن عامر بن عوف سے دحیہ[1] (رضی اللہ عنہ) بن خلیفہ بن فروۃ بن فضالۃ بن زید بن امرء القیس بن الخزرج بن عامر بن بکر بن عامر بن عوف (جو رسول اللہ صلعم کے صحابی تھے انکی صورت پر کبھی کبھی جبرئیل علیہ السلام جناب موصوف کے پاس آئے ہین) اور منصور بن جمہور بن حضر بن عمرو بن خالد بن حارثہ بن العبید بن عامر بن عوف (رضی اللہ عنہ) (جنکو یزید بن الولید نے کوفہ کا والی مقرر کیا تھا) اور اسامۃ ابن زید (رضی اللہ عنہ) بن حارثہ بن شراحیل بن عبدالعزی بن عامر بن النعمان بن عامر بن عبد ودّ بن عوف ہین (جو رسول اللہ صلعم کے محبوب ترین صحابہ سے تھے اسامہ کے باپ زید ایام جاہلیت مین گرفتار ہوکر حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے قبضہ مین آئے تھے اور انکو حضرت خدیجہؓ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیدیا تھا اسکے بعد اون کے باپ حارثہ آئے آپ نے زید کو باپ کے ساتھ جانے کی اجازت دیدی لیکن زید اپنے باپ کے ساتھ نہ گئے اور رسول اللہ صلعم کے ہمراہ رہے جناب رسول اللہ صلعم نے انکو آزاد کر دیا اور ان کے لڑکے اسامہ نے آپ ہی کے سایۂ عاطفت مین پرورش پائی) اور بنو کلب بنو کنانہ بن بکر بن عوف سے مشہور نسابہ ابن کلبی (ابو المنذر ہشام بن محمد بن سائب بن بشر بن عمرو بن الحرث بن عبدالعزی بن امرء القیس) ہے اور امرء القیس عامر بن النعمان بن عامر بن عبد ودّ بن عوف بن کنانہ بن عذرہ ہے اور بقیہ نسب اسکا اس سے پیشتر گزر چکا۔

ان قضاعیون کی حکومت مابین شام وحجاز۔ عراق تک ایلہ مین اور جبال کرک سے مشارف شام تک پہیلی ہوئی تہی۔ روم نے انکو بادیہ عرب پر حکمران کیا تہا سب سے پہلے انہین حکومت کا تاج تنوخ کے سر پر رکہا گیا بروایتے (۴)

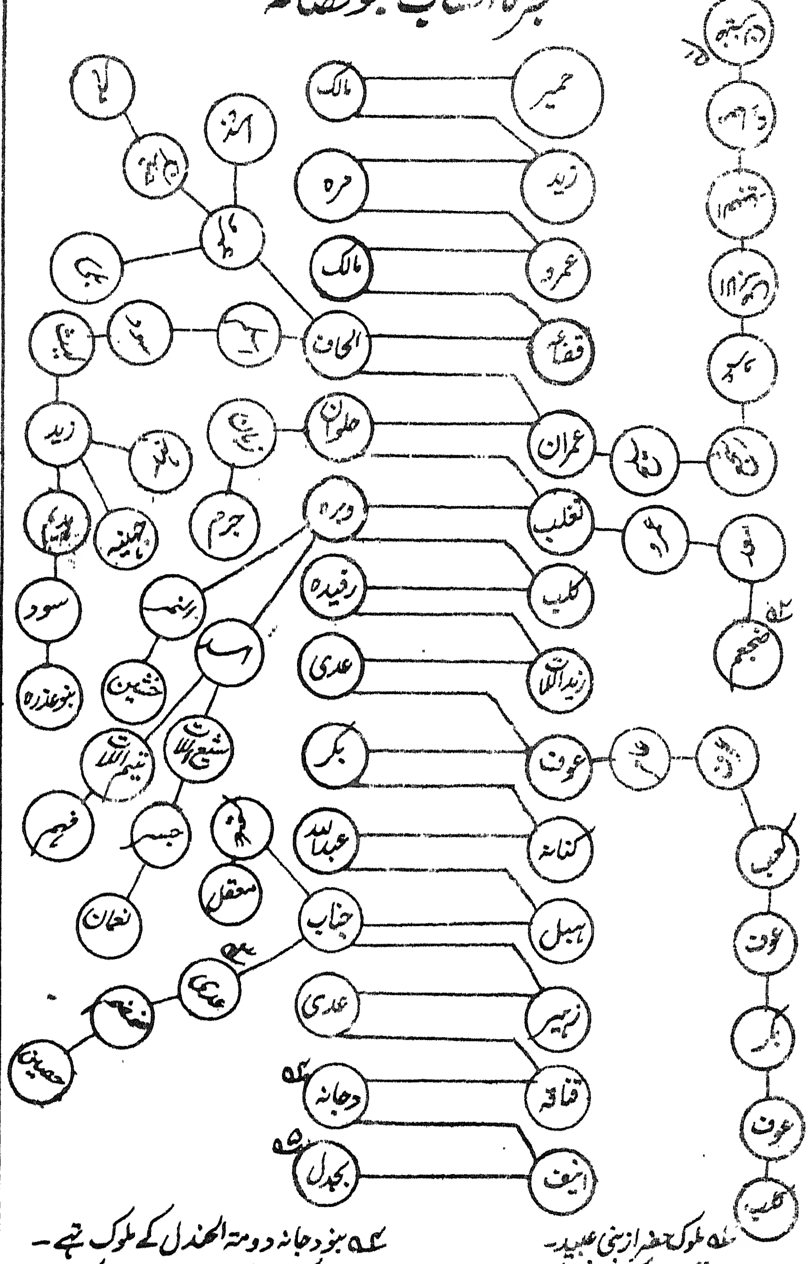
[1] انہین کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۶ ہجری مین خط لیکر قیصر روم کے پاس بہیجا تہا۔

مسعودی سوا اسکے انمین تین بادشاہ ہوئے نعمان بن عمرو پہر اسکا لڑکا عمرو بن النعمان پہر اسکا لڑکا حواری بن عمرو- بعد اسکے یہہ بنو سلیح سے مغلوب ہو گئے انمین حکومت ضجعم بن سعد مین تہی - یہہ اوس زمانہ مین تہا جبکہ طیطش قیصر نے شام پر غلبہ حاصل کیا تہا اوس نے انکو اپنی طرف سے بادیہ عرب کا بادشاہ بنایا تہا یہہ اوس کے پیرو حکم کی اطاعت کرتے رہے تا آنکہ انمین زیادہ بن ہبولہ بن عمرو بن عوف بن ضجعم حکمران ہوا اور غسان نے یمن سے خروج کیا وہ اس سے مغلوب ہو گئے اور عرب کی زمام حکومت شام بنی جفنہ کے قبضہ مین آ گئی اور بنو ضجعم کی حکومت و سلطنت جاتی رہی - ابن سعید کہتا ہے کہ زیادہ بن ہبولہ بعد غلبہ غسان بقیۃ السیف کو لیکر حجاز کیطرف چلا گیا جسکو حجر آکل المرار کندی نے مار ڈالا جو تبابعہ کیجانب سے حجاز کا حکمران تہا اون لوگو نمین سے جو زیادہ کے ہمراہ تہے نہایت کم آدمی جانبر ہوئے ابن سعید کا یہہ بہی خیال ہے کہ بعض مورخ تنوخ کا اطلاق بنو ضجعم اور دوس پر کرتے ہین جنہون نے بحرین مین قیام اختیار کیا تہا پہر آگے چلکر وہ تحریر کرتا ہے کہ بنو عبید بن الابرص بن عمرو بن اشجع بن سلیح کے قبضہ مین ایک ملک اور تہا جسکے آثار اسوقت تک بریہ سنجار مین باقی ہین جسکا آخری حکمران ضیزن بن معاویہ بن عبید تہا جسکو جرامقہ ساطرون کے نام سے یاد کرتے ہین اور اسکا قصّہ جو بادشاہ سابور ذو الجنود کے ساتہہ پیش آیا تہا معروف ہے -

قضاعیون مین سے بنو کلب بن وبرہ نے حکمرانی کی ہے انکے قبضہ مین دومۃ الجندل اور تبوک وغیرہ تہا اس خاندان نے مذہب عیسائی اختیار کر لیا تہا عہد اسلام مین اسکا حکمران اکیدر بن عبد الملک بن سکون تہا بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ کندی تہا اور اون حکمرانون کے ذریت سے تہا جسکو ملوک تبابعہ

نے کلب کا حاکم مقرر کیا تھا اس کو خالد بن ولید (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) گرفتار کر کے رسول اللہ صلعم کے خدمتین لائے تھے بنو کلب کے یادگار نسلین اسوقت تک خلیج قسطنطنیہ پر کثرت سے آباد ہین بعض ان مین سے مسلمان ہین اور روحانی زندگی سے بسر کر رہے ہین اور بعض عیسائی مذہب رکھتے ہین۔

شجرہ انساب بنو قضاعہ



۴ بنو دجانہ دومۃ الجندل کے ملوک تھے۔
۵ اسیکے اعقاب بنو منقذ ہین جو ملوک شیزر تھے۔

۱ ملوک حضر از بنی عبید۔
۲ قبل عامر کے بنو ضجعم ملوک شام تھے۔
۳ بنی عدی سے نائلہ بنت الفرافصہ ہین۔

بنو کہلان بنو کہلان[1] بن سبا بن یشجب بن یعرب بن قحطان۔ بنو حمیر بن سبا کے نسبی بھائی ہین ابتدا یہ بنو حمیر کے ساتھ ملک و حکومت مین شریک تھے بعد چندے زمام حکومت صرف بنو حمیر کے قبضہ مین آگئی اور بنو کہلان یمن مین انکے ماتحت رہے پھر جب بنو حمیر کی حکومت منقرض ہوگئی تو عرب بادیہ پر بنو کہلان حکمران ہوئے بطون کہلان سے بنو کندہ ہین جنکی حکومت یمن و حجاز مین بھی بعد چندے بنو کہلان ہی کے شعوب سے مزیقیا کے ہمراہ یمن سے بنو ازد نکلکر سرزمین شام مین پھیل گئے شام کی حکومت بنو جفنہ مین اور یثرب کی اوس و خزرج مین اور عراق کی بنو فہم مین رہی پھر لخم و طی انہین کے شعوب سے ظاہر ہوئے اور انکی حکومت و سلطنت حیرہ مین آل منذر کے صورت مین پدیدار ہوئی جیسا کہ ہم آیندہ ذکر کرینگے۔

کہلان کا کل نسلی سلسلہ زید بن کہلان سے چلا ہے اور اسکی شاخین مالک بن زید اور عریب بن زید اور ربیعہ بن زید سے پھیلی ہین۔ مالک بن زید سے بطون ہمدان کا تعلق ہے انکا مسکن و موطن ہمیشہ شرقی یمن رہا یہہ خاندان بنو اوسلہ کے نام سے مشہور ہے اور یہہ ہمدان لڑکا ہے مالک بن زید بن اوسلہ بن ربیعہ بن الجبار بن مالک بن زید بن لوف بن ہمدان کا۔ اور شعوب حاشد سے بنو یام بن اصفی بن مالع بن مالک بن جشم بن حاشد ہین

[1] مورخین لکھتے ہین کہ سبا بن یشجب نے اپنی حکومت اپنے دونون لڑکون حمیر و کہلان مین اس طرح تقسیم کیا تھا کہ حمیر کو سیاست ملک و انتظام سلطنت سپرد کیا اور کہلان کو اطراف و جوانب کا افسر زیر نگرانی حمیر مقرر کیا چنانچہ حمیر اور کہلان نسلاً بعد نسلٍ اسی طریقہ پر بسر کرتے رہے تا آنکہ بنو حمیر کا زمانہ شباب و ترقی منقضی ہوگیا اور بنو کہلان بجائے انکے تخت حکومت پر بیٹھ گئے۔

اور ابہین مین سے طلحہ بن مصرف شمار کئے جاتے ہین لیکن جب اللہ جلشانہ نے
نور اسلام سے عرب کی پہاڑیون اور ریگستانون کے ذرات کو روشن کیا تو
اکثر بنو ہمدان اطراف و جوانب مین منتشر ہوکر نکل گئے اور جو باقی رہ گئے وہ یمن مین
باقی رہ گئے یہہ لوگ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ کے شیعیت
(متابعت یا گروہ) مین شامل رہے جسوقت کہ صحابہ (رضی اللہ تعالی عنہم) مین
مشاجرت واقع ہو رہی تہی یہہ اسی تشیع کی حالت مین تا زمانہ اسلام رہے انہین
مین سے علی بن محمد الصلیحی بنو یام کے اولاد سے تہا (جو کہ دعوت دولت
عبیدیہ کا یمن مین قائم کرنے والا تہا) بنو یام کا نسبی تعلق حاشد سے ہے یہہ اوسی
زمانہ مین حصن حراز پر متولی ہو گیا تہا جسکی حکومت اسکے بعد نسلاً بعد نسل اسی کے
خاندان مین رہی انکے پہلے اور بعد زیدیہ کے زمانہ مین بنو الرسی کی حکومت
صعدہ مین تہی بیہقی کہتا ہے کہ بعد منتشر ہونے کے ان کے کسی قبیلہ کا نشان
باقی نہ رہا سوائے اس کے کہ کچہہ لوگ یمن مین باقی رہے حالانکہ یہہ عرب کے اعظم
قبایل سے تہے ابن سعید کہتا ہے کہ بنو ہمدان سے بنو الزریع زیدیہ ہین جو
عدن وغیرہ مین ملک و حکومت کے مالک تہے ہمدان کا نسبی بہائی الہان بن
مالک بن زید بن اوسلہ ہے اور مالک بن زید سے بنو ازد[۱] (یعنی ازد بن الغوث
بن نبت بن مالک بن زید) اور خثعم و بجیلہ پسران انمار بن اراش (برادر ازد بن الغوث)

---

[۱] بعض مورخ اسکو بنو الاسد (بجائے زا کے سین مہملہ) لکہتے ہین لیکن جوہری نے لکہا ہے کہ ازد اسد سے زیادہ فصیح ہے یہہ بہت بڑا قبیلہ تہا اسکو جوہری نے تین قسمون پر تقسیم کیا ہے (۱) ازد شنوءہ جو نصر ابن الازد کے نسل سے ہین (۲) ازد السراۃ یہہ وہ ہین جو بنو الازد کے مقام سراۃ ... مین جاکر مقیم ہو گئے تہے اور اسی سبب سے یہہ ازد سراۃ کیطرف منسوب کئے گئے (۳) ازد عمان یہہ وہ ہین جو بنو الازد یمن سے عمان مین جاکر آباد ہوئے تہے اور یہہ اسی سبب سے ازد عمان کے نام سے معروف ہوئے

ہین بعضے کہتے ہین کہ انمار - نزار بن معد کا لڑکا ہے لیکن یہہ صحیح نہین ہے بہرکیف بنو الازد
کا بہت بڑا قبیلہ ہے جس سے بہت سی شاخین نکلی ہین از انجملہ بنو دوس - نصر
بن الازد کے نسل سے یعنی دوس بن عدثان (بالثاء المثلثہ) ابن عبد اللہ بن
زہران بن کعب بن الحرث بن کعب بن مالک بن نصر بن الازد اور جذیمۃ بن
مالک بن فہم بن غنم بن دوس ہین جنکا ملک اطراف عمان مین تہا پہر بعد انقضاء
حکومت دوس وجذیمہ - عمان مین انکے نسبی بہائی بنو نصر بن زہران بن کعب
حکمران ہوے چنانچہ ان مین سے قبیل اسلام مستکبر بن مسعود بن الجرار بن عبد الصمد
بن مغولہ بن شمس بن عمرو بن غنم بن غالب ابن عثمان بن نصر بن زہران تہا
اور جس نے اون مین سے اسلام کا زمانہ پایا ہے وہ جیفر بن الجلندی بن کرکر
بن مستکبر اور اسکا بہائی عبد اللہ والی عمان تہا جناب رسول صلعم نے ان
دونون صاحبون کیطرف نامہ نامی ارسال فرمایا تہا اور ان کے اطراف و
جوانب کا عمرو بن العاصی کو متولی مقرر کیا تہا - بنو الازد ہی مین سے بنو مازن
بن الازد کے نسل سے بنو عمرو مزیقیا ابن عامر (ملقب بہ ماء السماء) ابن حارثہ
الغطریف ابن امرء القیس البہلول ابن ثعلبۃ بن مازن بن الازد ہین یہہ
عمرو اور اس کے اباء و اجداد حمیر کے ساتہہ یا دیہہ کہلان پر یمن مین حکمرانی
کرتے تہے بعد انکی حکومت کو قیام ہوگیا سرزمین سبا (بلاد یمن مین) شہر مشہور
بلاد سے تہی اور یہی اون سیل کی مدافع تہی جو دو پہاڑون سے گرتے تہے
ان دونون پہاڑون کے مابین سیل و مطر روکنے کے غرض سے دیوارین
(یا بند) قایم کردی تہین جنمین جابجا کہڑکیان بنی ہوئی تہین جس سے حسب
حاجت پانی لیلیا جاتا تہا یہہ بند یا دیوارین زمانہ حمیر تک قائم رہین حسب
انکی حکومت جاتی رہی اور انکی سلطنت کا کارخانہ درہم برہم ہوگیا اکثر

ارض سبا پر بنو کہلان کا دور دورہ ہوا تو رودبدل مین بے مرمتی کیوجہ سے وہ بند اور دیوارین خراب ہوگئین اور اوس کے نگہبان ادہر اودہر پریشان ہوکر چلے گئے عمرو مزیقیا (انکے بادشاہ) نے بند کے خراب ہو جانیکے وجہ سے شہر کے ویران ہونے سے اہل شہر کو آگاہ کیا۔ ابن ہشام بروایت ابوزید انصاری تحریر کرتاہے کہ عمرو مزیقیا نے خواب مین دیکہا تہا کہ گہوس بند کو کہود رہی ہے" جس سے اوسنے یہہ تعبیر کیا کہ نہ تو اب اس شہر کو قیام ہوگا اور نہ بند باقی رہیگا اور اپنی قوم کو جمع کرکے شہر چہوڑ دینے پر آمادہ کیا اسکی قوم نے کہا کہ جسوقت یہہ حالت پیش آئے تو اپنے چہوٹے لڑکے کو اس سیل کے نذر کردینا عمرو مزیقیا نے کہا کہ مین ایسے شہر مین نہین قیام کیا چاہتا جہان پر میرا چہوٹا لڑکا لقمہ نہنگ اجل کیا جائے عمرو مزیقیا نے یہہ یہہ کہکر اپنے مال واسباب کو فروخت کرڈالا اور اپنے لڑکون اور پوتون کو ہمراہ لیکر نکل کہڑا ہوا ازدبہی عمرو مزیقیا کو نکلتے ہوئے دیکہہ کر سفر پر آمادہ ہوگیا چنانچہ یہہ دونون معہ بقایا بنی مازن کے اپنے ملک یمن سے جدا ہوکر حجاز مین چلے آئے۔ سہیلی کہتاہے کہ انکی علیحدگی یمن سے حسان بن تبان اسعد (ملوک تبابعہ) کے زمانہ مین ہوئی ہے الغرض جب یہہ یمن سے جدا ہوکر چلے تو پہلے یہ بلاد عک مابین زبید وزمع مین جا اُترے بادشاہ سے اور ازد سے لڑائی ہوئی اس کے بعد وہ اطراف بلاد مین پہیل گئے چنانچہ بنو نصر ابن الازد۔ شرات وعمان مین اور بنو ثعلبہ بن عمرو مزیقیا یثرب (مدینۂ منورہ) مین اور بنو حارثہ بن عمرو۔ مرالظہران (مکّہ) مین جا پہونچے بیان کیا جاتاہے کہ یہی خزاعہ تہا یہہ لوگ اثناء سفر مین مابین زبید وزمع ایک چشمہ پر (جسکو غسان کہتے ہین) ہوکر گزرے پس جسنے بنو مزیقیا

مین سے اوس چشمہ سے پانی لیا وہ اوسی نام سے موسوم ہوا اس پانی کے پینے والے بنو مالک۔ بنو الحرث۔ بنو جفنہ۔ بنو کعب ہین اور یہی غسان کے نام سے موسوم ہوتے ہین اور چونکہ بنو ثعلبہ عنقاء نے نہین پیا تھا اسوجہ سے وہ اس نام سے معروف نہ ہوے۔ جفنہ کی اولاد سے ملوک شام ہین جنکا ذکر و بیان آیندہ آئیگا اور ثعلبہ عنقاء کے نسل سے اوس وخزرج۔ یثرب (مدینہ) کے ملوک زمانۂ جاہلیت مین گزرے ہین جیسا کہ ہم بیان کرینگے اور عمرو مزیقیا سے بنو افصی ابن حارثہ بن عمرو ہین۔

بجیلہ کا ملک سروات بحرین وحجاز مین تبالہ تک تھا یہہ لوگ زمانہ فتوحات اسلامی مین پریشان ہوکر نکل گئے معدودے چند اپنے ملک مین باقی رہ گئے جنمین سے زمانہ حج مین ہر سال مکہ مین آتے ہین جنکے چہرون سے تنگی عیش کے آثار نمایان رہتے ہین بطون بجیلہ سے قسر یعنی مالک بن عبقر بن انمار اور بنو احمس بن الغوث بن انمار ہین۔

بنو عریب ابن زید بن کہلان سے طی۔ اشعریون۔ مذحج۔ بنو مرہ ہین اشعریون۔ اشعر یعنی نبت بن ادد کے لڑکے ہین انکا شہر۔ زبید کے شمالی جانب تھا ابتداء اسلام مین انکو ایک گونہ سطوت وغلبہ حاصل تھا لیکن جب اسلامی فتوحات کی موجین بڑہین تو یہہ لوگ پریشان ہوکر اپنے وطن سے نکل گئے معدودے چند جو یمن مین باقی رہ گئے وہ زمانہ مامون مین آئے دن کی لڑائیون سے ضعیف ہوکر حکمرانی کے سلسلہ سے نکلکر رعایا مین شمار کرلئے گئے اور بنو طی بن ادد یمین مین رہتے تھے ازد کے نکلنے کے بعد ہی یہہ بہی یمن سے نکل کھڑے ہوے اور بنی اسد کے جوار مین مقام سمیرا وفید مین سکونت اختیار کرلی یہہ ایک زمانہ تک یہین مقیم رہے لیکن شروع زمانہ فتوحات اسلامیہ مین یہہ بہی منتشر ہوگئے

ابن سعید کہتا ہے کہ اسمین کے اسوقت تک اپنے ملک مین ایک گروہ کثیر موجود
ہین جنسے حجاز وشام وعراق کی پہاڑیان بہری ہوئی ہین یعنی اسوقت تک
قبایل طے عراق وشام ومصر مین حکومت کر رہے ہین منجملہ انکے سنبس اور
ثعالب دو قبیلہ بڑے مشہور ومعروف ہین پس سنبس لڑکا ہے معاویہ کا اور
وہ شبیل بن عمرو بن الغوث بن طی کا اور اون کے ساتہہ بحتر بن ثعل بہی ہے
اور انہین مین سے زبید بن معن بن عمرو بن عس بن سلامان بن ثعل (بربریہ
سنجار مین) اور ثعالب بنو ثعلبة بن رومان بن جندب بن خارجہ بن سعد
بن فطرہ بن طے اور ثعلبہ بن جدعا بن ذہل بن رومان ہین اور بنو لام
بن ثعلبة اسی گروہ سے ہین انکے مساکن مدینہ کے پہاڑون مین ہین اکثر
اوقات یہہ یثرب مین چلے آتے ہین اور جو ثعالب صعید مصر مین ہین وہ
نسل سے ثعلب بن عمرو بن الغوث بن طے کے ہین۔ زمانۂ جاہلیت مین
بنو ہنی بن عمرو بن الغوث ابن طی۔ طی پر حکومت کرتے تہے اسی کے اولاد
سے ایاس بن قبیصہ ہے جسکو کسرے ابرویز نے بعد قتل نعمان بن منذر کے
عرب کا حاکم مقرر کیا تہا اور طے کو مقام حیرہ مین بجائے لخم کے ٹہیرایا تہا
یہہ ایاس۔ قبیصہ بن ابی یعفر بن نعمان بن خبیب بن الحرث ابن الحویرث
بن ربیعہ بن مالک بن سعد بن ہنی کا لڑکا ہے اسکی ریاست وحکومت تا زمانہ
انقراض حکومت فارس قایم رہی اسی ایاس کے اعقاب سے بنو ربیعہ
بن علی بن مفرج بن بدر بن سالم بن قصہ بن بدر بن سمیع اور ربیعہ سے
آل مراد اور آل فضل کی شاخین اور آل فضل سے آل علی اور آل مہنا کی شاخین
منسوب ہین پس علی اور مہنا بیٹے ہین فضل کے اور فضل ومراد بیٹے ہین
ربیعہ کے اور سمیع جو اس کے طرف منسوب ہوتا ہے وہ درحقیقت قبیصہ

بن ابی یعفر کی اولاد سے ہے۔

عہد حکومت دولت عبیدیہ مین طی پر بنو مفرج حکومت کرتے تھے پھر بنو مراد بن ربیعہ حکمران ہوئے یہہ سب کے سب شام مین ارض غسان کے وارث تھے پھر بعد چندے بنو علی اور بنو مہنا پسران فضل ابن ربیعہ بالاشتراک حکمران رہے لیکن اندلون مشارف شام وعراق وبریہ نجد مین بنو مہنا بالانفراد حکمرانی کرتے رہے ان کا ظہور عہد دولت ایوبیہ اور اس کے بعد ملوک ترک وشام مین ہوا ہے جیساکہ آیندہ بیان کیا جائیگا۔

مذحج کا نام مالک بن زید بن آدد بن زید بن کہلان ہے اسی سے مراد (جسکا نام یحابر بن مذحج) اور سعد العشیرۃ بن مذحج ہے جو ایک بہت بڑا قبیلہ ہے جس سے بہت سی شاخین نکلین ہین منجملہ اون کے جعفر بن سعد العشیرۃ اور زبید بن صعب ابن سعد العشیرۃ اور بطون مذحج سے نخع۔ رہا مسیلہ بنو حرث بن کعب ہین نخع۔ جسر بن عمرو بن علۃ بن جلد بن مذحج اور مسیلہ ابن عامر بن عمرو بن علۃ اور رہا ابن منبہ بن حرب بن علۃ ہے اور بنو حرث کا باپ حرث ابن کعب بن علۃ ہے یہہ اطراف نجران مین رہتے تھے بنو ذہل بن مزیقیا (از نسل ازد) اور بنو حارث بن کعب بن عبد اللہ بن مالک بن نصر بن الازد انکے مجاورت مین آکر ٹھہرے۔ نجران مین اس سے پہلے جرہمی قبیلہ حکمران تھا اون دنون اونکا بادشاہ افعی کاہن تھا جو اولاد نزار بن معد کا حکم ہوا تھا جبکہ اون لوگون مین بعد موت نزار آتش فتنہ وفساد مشتعل ہو رہی تھی اسکا نام غلس اور عمار بن ہمدان بن مالک بن منتاب بن زید بن وائل بن حمیر کا بیٹا ہے یہہ ملکہ بلقیس کیطرف سے نجران کا حاکم اسیکو ملکہ بلقیس نے سلیمان علیہ السلام کے پاس سفیر کرکے بھیجا تھا اس نے

جناب موصوف کے رسالت کی تصدیق اور آپ پر ایمان لایا اور تاحیات اوسی
دین پر قائم رہا پہر نجران مین بنو الحرث بن کعب بن علۃ بن جلد بن مذحج کا دور
دورہ ہوا بنو افعی مغلوب ہوگئے پہر اس کے بعد یمن سے ازد نے خروج کیا اور
انکے طرف ہوکر گزرا آپسمین لڑائیان ہوئین آخر الامر انکے جوار مین بنو نضر بن
الازد اور بنو ذہل بن مزلقیا ٹہر گئے اور ریاست وحکومت کو باہم تقسیم کرلیا
انہین مذحجیون مین سے بنو حرث بن کعب سے بنو زیاد ہین نام اسکا یزید بن
قطن بن زیاد بن الحرث بن مالک بن کعب بن الحرث ہے یہہ مذحج کا بہت بڑا
خاندان اور نجران کا حکمران رہا ہے آخر زمانہ مین ریاست عبد المدان
بن الدیان کے خاندان مین آگئی تہی یہہ حکومت بعثت سے چند دنون پیشتر
یزید بن عبد المدان تک منتہی ہوئی ہتی اسکا بہائی عبد الحجر بن عبد المدان
خالد بن ولیدؓ کے ہمراہ جناب رسول اللہ صلعم کی خدمت مین وُفد ہوکر
آیا تہا اور اسکا بہتیجا زیاد بن عبد اللہ بن عبد المدان سفاح کا ماموں تہا
جسکو اوس نے نجران ویمامہ کا حاکم مقرر کیا تہا۔

ابن سعید لکہتا ہے کہ ایک مدت تک نجران کی حکومت بنو عبد المدان
مین رہی پہر اون مین سے بنو ابو الجواد اور چہٹی صدی مین عبد القیس بن
ابی الجواد پہر اس زمانہ مین اعاجم[1] یکے بعد دیگرے حکمران ہوئے۔ پہر بطون حرث
بن کعب سے بنو معقل (یعنی ربیعۃ بن الحرث بن کعب) کا تعلق ہوا بیان
کیا جاتا ہے کہ اسوقت جو مغرب اقصی مین بنو معقل ہین وہ اسی بطن سے ہین
معقل بن کعب قضاعی کے نسل سے نہین ہین اسکی تائید مین یہہ کہا جاتا ہے
کہ یہہ کل بنو معقل۔ ربیعہ کیطرف منسوب ہوتے ہین اور ربیعہ نام ہے اسی

۱؎ اعاجم جمع ہے عجم کی۔

معقل کا هذا کما رایت واللہ تعالیٰ اعلم۔

بنو مرہ بن ادد۔ طی و مذحج واشعریین کے بھائی ہین یہہ بہت بڑا قبیلہ ہے اس سے بہت سی شاخین نکلی ہین جو سب کے سب مثل خولان و معافر ولخم و جذام و عاملہ و کندہ کے حرث ابن مرہ تک منتہی ہوتی ہین۔ معافر بنو یعفر بن مالک بن الحرث بن مرہ ہین زمانہ فتوحات اسلام مین یہہ سب منتشر ہو گئے انہین مین سے منصور بن ابی عامر۔ ہشام والی اندلس کا مصاحب تہا خولان کا نام افکل بن عمرو بن مالک اور عمرو برادر یعفر ہے یہہ لوگ شرقی جبال یمن مین رہتے تہے زمانہ فتوحات اسلام مین یہہ بہی منتشر ہو گئے تہے الا آنکہ اون مین سے کچہہ لوگ یمن مین باقی رہ گئے لیکن پہر بہی وہ اور ہمدان اسوقت اعظم قبایل عرب یمن سے شمار کیئے جاتے ہین اور اہل یمن اور اوس کے اکثر قلعات پر انکو استیلا حاصل ہے۔ لخم کا نام مالک بن عدی بن الحرث بن مرہ ہے یہہ بہی بہت بڑا خاندان ہے جس سے بڑے بڑے قبایل نکلے ہین از انجملہ بنو الدار بن ہانی بن حبیب بن نمارۃ بن لخم اور اس کے بڑے لڑکے سے بنو نصر بن ربیعہ بن عمرو بن الحرث بن مسعود بن مالک بن عمم بن نمارۃ بن لخم ہین بیان کیا جاتا ہے کہ نمارۃ۔ آل منذر کا قبیلہ ہے انہین مین بنو لخم سے بنو عبادہ[۵۱] ہین جو اشبیلیہ کے حکمران رہے ہین جذام[۵۲] کا نام عمرو بن عدی ہے یہہ لخم بن عدی کا بہائی ہے یہہ قبیلہ بہی کثیر الشعوب ہے

---

۵۱ اول جس شخص نے بنو عبادۃ سے اشبیلیہ پر حکمرانی کی وہ قاضی محمد بن اسماعیل بن قریش ابن عبادۃ تہا

۵۲ جذام لغت مین ایک خاص بیماری کو کہتے ہین ممکن ہے کہ یہہ ماخوذ جذم سے ہو جسکے معنی قطع کے ہین جوہری لکہتا ہے کہ نسابہ مضر کا یہہ خیال ہے کہ یہہ مضر کی اولاد سے ہے جو منتقل ہو کر یمن چلے گئے تہے جس سے لوگون نے انکو اہل یمن سے سمجہہ لیا ہے۔

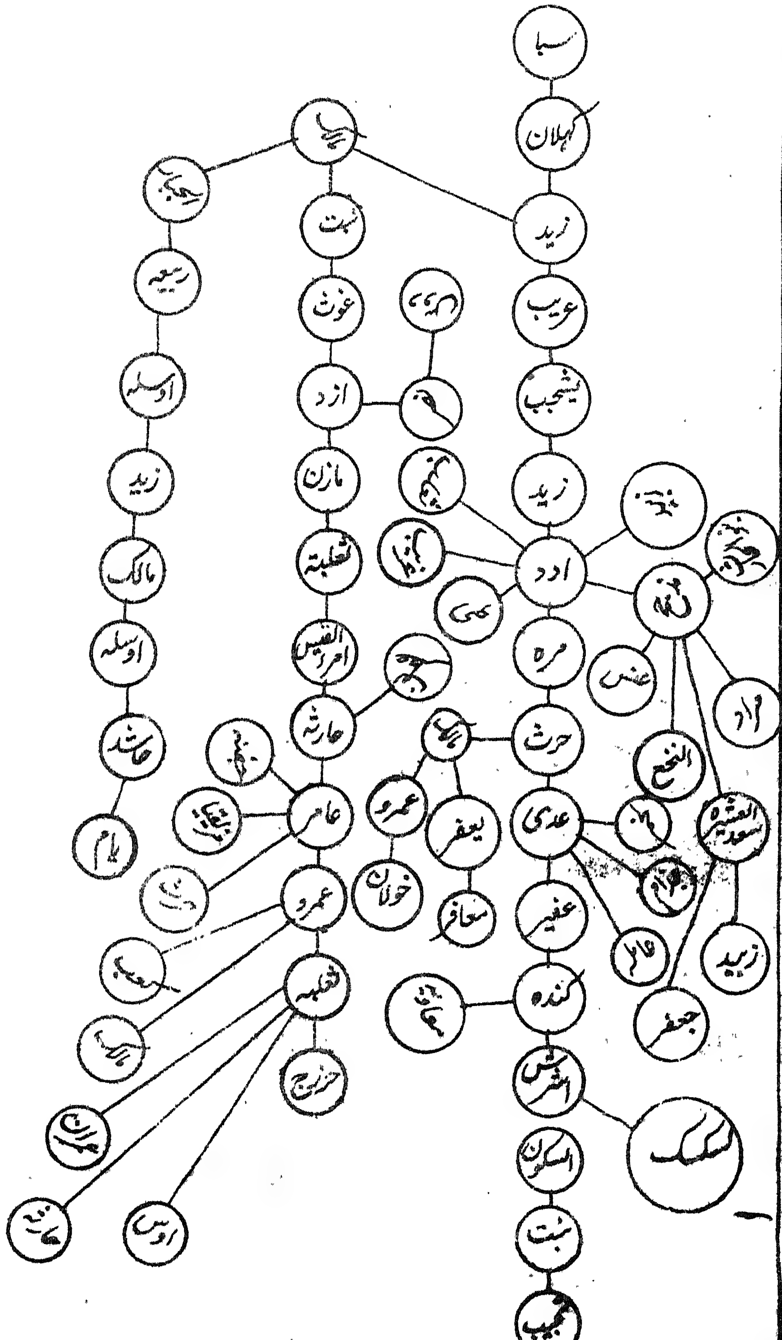
غطفان واصی و بنو حرام بن جذام و بنو ضبیب و بنو مخرمہ و بنو نعجہ و بنو نفاثہ
اسی قبیلہ کے بطون ہین انکاملک اطراف ایلہ ہین اول اعمال حجاز سے ینبع
تک پہیلا ہوا تہا علاوہ اس کے معان (ارض شام) مین بنو نافرہ (بطن نفاثیہ)
کی ریاست تہی پہر اون مین سے فروۃ ابن عمرو بن النافرہ حکمران ہوا تہا یہہ روم
کیطرف سے اپنی قوم اور اون عرب کا جو اطراف معان مین رہتے تہے
حاکم تہا یہہ وہی شخص ہے جسکے پاس جناب رسول اللہ صلعم نے نامہ نامی
بہیجا تہا اس نے خدمت اقدس مین ایک سپید خچر بطور ہدیہ ارسال کیا تہا
قیصر نے یہہ سنکر حارث بن ابی شمر غسانی والی غسان کو اسکی گرفتاری کو
روانہ کیا حارث نے پہونچکر اسکو گرفتار کر کے مقام فلسطین مین صلیب دیدی
اس قبیلہ کے اخلاف اپنے مسکن اولی مین دو شعوب کے پیرایہ مین ظاہر ہوتے ہین
ایک شاخ بنو عایذ کے نام سے مشہور ہے جو کہ مابین بلبیس (اعمال مصر)
و عقبہ ایلہ اور جانب فلسطین سے کرک تک آباد ہین اور دوسرا گروہ بنو عقبہ
کہلاتے ہین یہہ بریہ حجاز مین کرک سے ازلم تک اور مابین مصر و مدینہ منورہ
حدود و غزہ تک شام مین پہیلے ہوئے تہے۔ عاملہ اسکا نام حرث بن عدی
ہے یہہ بہی لخم و جذام کا بہائی ہے اسکو عاملہ اسوجہ سے کہتے ہین کہ اسکی مان
عاملہ قضاعیہ تہی یہہ اپنی مان کے نام سے موسوم و معروف ہوا یہہ بہی
بہت بڑا قبیلہ ہے اسکا وطن بریہ شام مین تہا۔ کندہ[۱] کو ثور بن عفیر بن
عدی کے نام سے موسوم کرتے ہین عفیر لخم و جذام کا بہائی ہے۔ انکے
خاندان مین حکومت و سلطنت رہی ہے اسوجہ سے کندۃ الملوک کہلاتے ہین

[۱] صاحب حماۃ تحریر کرتا ہے کہ کندہ کو اسوجہ سے کندہ کہتے ہین کہ اس نے اپنے باپ کی کفران نعمت
کی تہی اسی قبیلہ کے امرء القیس بن عابس کندی صحابی جناب رسول صلعم ہین۔

انکی حکومت بادیہ حجاز مین عدنان کیجانب سے ہتی جیساکہ ہم آیندہ بیان کرینگے
انکا وطن جبال یمن (متصل حضرموت) مین تہا اس کے تین قبیلہ بزرگ مشہور
ہین ایک معاویہ بن کندہ جس سے ملوک بنو حرث بن معاویۃ الاصغر ابن ثور
بن مرتع بن معاویہ دوسرا سکون تیسرا سکسک ہے۔ سکون سے تجیب کا قبیلہ
یعنی بنو عدی و بنو سعد بن اشرس بن شبیب ابن السکون ہے۔ بنو سکون
کی حکومت دومۃ الجندل مین ہتی اسکا والی عبد المغیث بن اکیدر بن
عبد الملک بن عبد الحق بن اعمی بن معاویہ بن حلاوۃ بن اثامہ بن شکامہ
بن شبیب بن السکون تہا اسکے سرکوبی کو غزوۃ تبوک مین جناب رسول اللہ صلعم
نے خالد بن الولید کو روانہ کیا تہا خالد بن الولید اسکو گرفتار کرلائے تہے
جناب موصوف نے پہلے اسکا خون بحل کردیا پہر اس نے جزیہ دیکر صلح کرلیا
چنانچہ بعد مصالحت یہہ اپنے دار القیام کو واپس کردیا گیا اور معاویہ بن کندہ
سے بنو حجر بن الحرث الاصغر ابن معاویہ بن کندہ ہین جس سے حجر آکل المرار ابن
عمرو بن معاویہ ہے اور یہ حجر پدر ملوک بنو کندہ ہے جسکا ذکر آیندہ آئیگا۔
اسی قبیلہ سے اشعث بن قیس بن معدی کرب بن معاویہ اور صبیلہ بن عدی
بن ربیعہ ابن معاویہ بن الحرث اکبر جاہلی اسلامی ہین۔

یہی قحطانیہ یمن کے قبائل ہین انکے بطون اور انساب کو ہم نے
مہما امکن بالاستیعاب بیان کیا اب ہم انہین سے انکا ذکر کیا چاہتے ہین جو
شام و حجاز و عراق مین حکمرانی کرتے تہے واللہ المعین بکرمہ و منہ
لارب غیرہ ولاخیر الاخیرہ۔

شجرہ انساب بنو کہلان



حصہ دوم

ذکر ملوک حیرہ از آل منذر

عرب کے گروہ اول (یعنی عرب بادیہ) کے عراق مین حکمرانی کے حالات بوجہ بعد زمانہ ایسی تاریکی مین پڑے ہوئے ہین کہ جنکی تفصیل اور تشریح ہمکو قابل اطمینان نہین معلوم ہوئی ہان اس قدر ہم کہہ سکتے ہین کہ قوم عاد وعمالقہ نے عراق پر حکمرانی کی تہی اور بعض مورخین کا یہہ قول ہے کہ ضحاک بن سنان انہین مین سے تہا جیساکہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا باقی رہا عرب کا دوسرا گروہ (یعنی عرب مستعربہ) پس اونکی حکومت ممتاز ومنفرد حکومت نہ تہی بلکہ انکا ملک بالکل غیر آباد اور اونکی حکومت بدوی تہی اور اونکی ریاست اُن لوگون پر تہی جنکا کسی ایک خاص مقام پر قیام نہ تہا دراصل عرب پر حکمرانی تبابعہ کر رہے تہے جو کہ اہل یمن سے تہے ان سے اور فارس سے اکثر لڑائیان ہوا کین کبہی یہہ اونپر غالب آجاتے تہے اور کل یا کسی جزو عراق پر قبضہ حاصل کرلیتے تہے اور گاہے یہہ ادن سے مغلوب ہوجاتے تہے لیکن ہمارا خیال یہہ ہے کہ اہل یمن بعد قبضہ عراق دوبارہ مغلوب نہین ہوئے جیساکہ بختنصر کا عراق مین جانے اور وہان اہل یمن کے تنگ کرنے کا حال بیان کیا گیا۔

سواد عراق اور اطراف شام وجزیرہ مین ارمانی (ارمنی) ارم بن شام کے اولاد سے اور وہ عرب کے لوگ سکونت پذیر تہے جو عساکر ابن تبع حِمیری وکلب وتمیم وجرہم وغیرہ کے وہان باقی رہ گئے تہے اور بعد اس کے تنوخ و نمارہ بن لخم وقنص بن معد انہین آملے جیساکہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا یہہ

گروہ عرب کا مابین حیرہ و فرات اطراف انبار تک پہیلا ہوا تہا یہہ لوگ
عرب الضیاحیہ کے نام سے موسوم ہوتے ہین۔ پہلے جس نے انمین سے زمانہ
ملوک الطوایف مین حکومت کی ہے وہ مالک بن فہم بن تیم اللہ بن اسد بن
وبرہ بن تغلبہ بن حلوان بن قضاعہ تہا بعد اس کے اسکا بہائی عمرو بن
فہم پہران دونون کے بعد جذیمہ الابرش بارہ برس تک حاکم رہا۔ مالک
بن فہم۔ بنو زہران ازد سے ہے یہہ مزیقیا کے پہلے یمن سے نکل کر عراق مین
چلا آیا تہا اور بعضے کہتے ہین جفنہ بن مزیقیا کے اولاد کے ساتہہ یہہ یمن سے
نکلے ہین پس جب بنو ازد اطراف و جوانب ممالک مین متفرق ہو گئے تو یہہ
بنو زہران سرات و عمان مین ٹہر گئے جسوقت طوایف الملوکی شروع ہوئی
یہہ بہی ایک قطعہ زمین دبا بیٹہے مالک ابن فہم اسی خاندان کے بادشاہون
مین سے ہے اور شط فرات کے شرقی جانب عمرو بن الظرب بن حسان
بن اذینہ (نسل سے سمیدع بن ہونر یادگار نسل عمالقہ) کی حکومت تہی اسکی
حکومت کا سکہ مشارف شام و جزیرہ مین چل رہا تہا اور اسکا دار الحکومت مابین
خابور و قرقیسا ایک تنگ مقام پر تہا اس سے اور مالک بن فہم سے اکثر لڑائیان
ہوتی رہین اتفاق سے عمرو بن الظرب انہین لڑائیون مین مر گیا بجاے اس کے
اوسکی لڑکی الزبا بنت عمرو تخت نشین ہوئی طبری کے نزدیک اسکا نام نائلہ تہا
سہیلی کہتا ہے کہ ملکہ الزبا سمیدع بن ہونر کی ذریت سے ہے جو کہ بنو قطورا
(اہل مکہ) سے تہا یہہ سمیدع بیٹا ہے مرثد ابن لاوی بن قطورین کرکی بن عملا
اور ... الزبا بیٹی ہے عمرو بن اذینہ بن الظرب بن حسان کی اس حسان اور سمیدع
کے ... بہت ... پشتین ہین چونکہ الزبا اور سمیدع کا زمانہ ایک دوسرے سے
بہت دور کا گزرا ہے اس وجہ سے اوسکی صحت پر اطمینان نہین ہو سکتا

(انتہیٰ کلام السہیلی) الغرض مالک بن فہم اور الزباء بنت عمرو مین بہی لڑائیونکا برابر سلسلہ جاری رہا تاآنکہ مالک بن فہم اسیر اور زنیز اور ملوک الطوائف پر مستولی ہوگیا ابو عبیدہ کا یہہ بیان ہے کہ یہہ عرب کا عراق مین پہلا بادشاہ ہے سب سے پہلے اس نے منجنیق بنائی ساٹہہ برس اسکی حکومت رہی جب یہہ مرگیا تو جذیمہ ابو ضاح (جسکو جذیمہ الابرش بہی کہتے ہین) تخت نشین ہوا اسکی کنیت ابو مالک تہی عیسیٰ علیہ السلام کے تیس برس بعد اسکا زمانہ ہوا ہے زمانۂ ملوک الطوائف مین پچہتر برس اسکی حکومت رہی الزباء بنت عمرو سے اور اس سے کبہی صلح اور گاہے جنگ چہڑی رہی تاآنکہ الزباء نے بحیلہ شادی اوسکو بلا بہیجا قصیر بن سعد اسکا وزیر اس حیلہ سے آگاہ ہوگیا اور اوس نے جذیمہ الابرش کو جانے سے منع کیا لیکن اوس نے قصیر کے کہنے پر نہ عمل کیا لشکر کو آراستہ کر کے الزباء کے دار السلطنت کو روانہ ہوا قصیر کو جبکہ وہ الزباء کے دار السلطنت مین پہونچا الزباء کے مکر و فریب کا پورا یقین ہوگیا اسوجہ سے وہ لوٹ کہڑا ہوا اور جذیمہ شادی کے اشتیاق مین الزباء کے محلسرا مین داخل ہوا غریب جذیمہ الابرش کی مشتاق آنکہین الزباء کے حسن و جمال کے دیکہنے سے سیر ہونے پائی تہین کہ اسکے حکم سے جذیمہ الابرش کی رگ ہفت اندام[1] کاٹ دی گئی جس سے اسقدر خون بہا کہ جذیمہ مرگیا جیسا کہ کتب اخبار مین مرقوم و مذکور ہے طبری کہتا ہے کہ جذیمہ مثل ملوک عرب کے صائب الرائے تہا مکر و فریب سے دور و عدون اور عزائم کا سچا تہا سب سے پہلے اسیکو کل عراق پر حکومت حاصل ہوئی اور اس نے لشکر کو مرتب کیا اسکو برص ہوگیا تہا اسوجہ سے تعظیماً اسکی کنیت وضاح رکہی گئی

[1] رگ ہفت اندام کو نہر البدن بہی کہتے ہین اس رگ کے کہول دینے سے کل بدن کا خون آتا ہے اگر بند نہ کیا جائے تو کثرت استفراغ دم سے انسان مرجائے۔

اطراف وجوانب کے ملوک اسکو ہدایا وتحایف بھیجتے تھے مختلف ممالک سے اس کے
پاس وفود آتے تھے اس نے اپنے زمانۂ حکومت مین طسم وجدیس سے اون کے
ملک (یمامہ) مین جاکر لڑائی کی جب حسان بن تبع نے بھی اونپر حملہ کیا تو اس نے
مراجعت کی اثناء مراجعت مین حسان بن تبع نے اس کے لشکر پر شبخون مارا
اس کے لشکریون نے حسان بن تبع کا منھہ پھیر دیا بجائے نفع کے اوسکو نقصان
اوٹھانا پڑا جذیمہ اکثر عرب عاریہ سے لڑتا رہا یہہ کاہن بھی تھا اس نے نبوت کا
دعوے کیا تھا بنوایاد پر بھی اس نے حملہ کیا تھا جو عین اباغ مین رہتے تھے
بنوایاد اس کی لڑائی سے تنگ ہوکر صلح کے خواستگار ہوئے بنوایاد مین عدی
بن نصر بن ربیعہ بن عمرو بن الحرث بن مسعود بن مالک بن عمرو بن نمارہ بن
لخم نہایت حسین جوان تھا جو بنوایاد کے بہن کی اولاد سے تھا جذیمہ نے اسکو
بنوایاد سے طلب کیا جب بنوایاد نے اس کے دینے سے انکار کیا تو جذیمہ نے
نہایت ہی سختی سے لڑائی کی دہمکی دیا بنوایاد نے جذیمہ کے اون دونون بتونکو
چروامنگایا جسکی وہ پرستش کرتا تھا جذیمہ کو جب یہہ معلوم ہوا تو اوس نے
بنوایاد سے اون بتون کو طلب کیا بنوایاد نے اس شرط سے اون بتون
کے واپس دینے کا وعدہ کیا کہ لڑائی موقوف کردیجائے جذیمہ نے اس
شرط کو قبول کرلیا لیکن اوس کے ساتھہ یہہ شرط اور بڑھا دی کہ اون
دونون بتون کے ساتھہ عدی بن نصر بھی آئے ۔ بنوایاد اور جذیمہ سے
باہم اس شرط پر صلح ہوگئی جب عدی بن نصر جذیمہ کے پاس آیا تو جذیمہ
نے عدی بن نصر کو اپنا شرابدار بنالیا جذیمہ کی بہن (رقاش) اس پر
عاشق ہوگئی عدی نے ملنے سے انکار کیا تب رقاش نے عدی کو یہہ
ترکیب بتلائی کہ جسوقت جذیمہ شراب نوشی مین مشغول ہو تو اس سے

میرے ساتھہ منگنی کی درخواست کرنا پہلے تو عدی اس امر پر راضی نہوا لیکن
جب رقاش نے اصرار کیا اور لوگون نے اوسکو اوبھارا تو عدی نے عین
شراب نوشی کے وقت جذیمہ سے کہا جذیمہ نے منظور کر کے اوسی شب کو
رقاش کا عقد عدی سے کر دیا جب دوسرا دن ہوا اور جذیمہ کا نشہ فرو ہوا
اور لوگون کے زبانی رقاش کے عقد کا حال سُنا تو جذیمہ رنج اور غصہ سے
اپنے ہونٹھہ چبانے لگا عدی یہہ سنکر بخوف جان بہاگ کر بنوایاد مین
جا پہونچا تا آنکہ اونہین مین اسکا انتقال ہو گیا جذیمہ نے عدی کی بڑی تلاش کی
لیکن وہ ہاتھہ نہ آیا مجبور ہو کر رہ گیا اتفاق وقت سے رقاش اوسی شب
مین عدی سے حاملہ ہو گئی تہی چنانچہ بعد انقضاء مدت حمل اس کے بطن
سے عمرو پیدا ہوا عمرو نے اپنے ماموں جذیمہ کی آغوش شفقت مین پرورش
پائی جب یہہ بڑا ہوا تو یہہ مجنون ہو کر یا یہہ کہ جن نے اسکو بیہوش کر دیا
اسوجہ سے گہر سے غایب ہو گیا جذیمہ نے اطراف و جوانب مین اس کے
غایب ہونیکی خبر کردی اتفاق وقت سے مالک و عقیل پسران فارج
بن مالک بن العنس (از بنو عتفا قضاعہ) عمرو کو رستہ مین ملگئے مالک
و عقیل نے اسکا نام و نسب دریافت کیا جب انکو اسکی حالت سے
آگاہی ہوئی تو وہ دونون عمرو کو جذیمہ کے پاس لے آئے جذیمہ اور اسکی
مان اس کے آنے سے بہت خوش ہوئی ـ جذیمہ نے ان دونون کو
اپنی مصاحبت مین رکھہ لیا اور جس کام کو وہ آئے تہے وہ کام اون کا
پورا کر دیا جیسا کہ کتب اخبار مین بالتفصیل لکھا ہے ـ
طبری کہتا ہے کہ ارض حیرہ و مشارف شام مین عرب کا بادشاہ
عمرو بن ظرب بن حسان بن آذنیہ بن السمیدع بن ہوبر عملاقی تہا اس سے

اور جذیمہ سے لڑائی ہوئی اثناء لڑائی مین عمرو ابن الظرب مارا گیا تب بجائے
اس کے اسکی لڑکی الزبا جسکو نائلہ کہتے تھے تخت نشین ہوئی اس کے لشکر
مین بقایا رعما لقبہ (از عاد اولی) اور نہند و سلیح پسران حلوان اور وہ لوگ
جو انکے ساتھہ قبایل قضاعہ کے تھے موجود تھے ملکہ الزبا شط فرات پر رہتی تھی
اور وہین اس نے ایک محل بنوایا تہا جب اسکی حکومت کو ایک گونہ مضبوطی
اور استقلال ہوگیا تو یہہ اپنے باپ کا بدلہ جذیمہ سے لینے کو مستعد ہوئی لیکن
مصلحتاً لڑائی کے عیوض حیلہ سے کام لینا زیادہ مناسب سمجھکر بحکمت عملی جذیمہ کو
اس امر پر اوبھارا کہ اوس نے ملکہ الزبا سے شادی کا پیام بھیجا ملکہ الزبا نے
اس کے پیام کو قبول کر کے اپنے ملک مین بلا بھیجا اس امر مین جذیمہ کی قوم نے
جذیمہ کے ساتھہ موافقت کی مگر قصیر بن سعد بن عمرو بن جذیمہ بن قیس بن
ازلی بن نمارہ بن لخم نے منظر انجام بینی جذیمہ کو اس عزیمت سے روکنا چاہا لیکن جذیمہ
نے اسکے کہنے پر کچھہ خیال نہ کیا پھر جذیمہ نے عمرو بن عدی (اپنے بہانجے) سے
اس امر مین مشورہ کیا عمرو بن عدی نے جذیمہ کے راے سے اتفاق کیا
اسوجہ سے جذیمہ نے بجائے اپنے عمرو بن عدی کو اپنے قوم مین اپنا قایم مقام
کیا اور لشکر کی حکومت و سرداری عمرو بن عبد الجن کو دیکر خود براہ غربی فرات
ملکہ الزبا کے طرف روانہ ہوا جب یہہ ملکہ الزبا کے ملک کے قریب پہونچا
تو ملکہ کیطرف سے ہدایا اور تحایف آئے بعد اس کے خود ملکہ نے اپنے
لشکر کے ساتھہ اسکا استقبال کیا قصیر نے اسوقت بہی جذیمہ کو سمجہایا اور
یہہ کہا کہ اگر ملکہ الزبا کی فوج تجھکو گھیر لے تو یہہ سمجھنا کہ ملکہ نے دغا دیا ایسی
حالت مین جسطرح ممکن ہو صفوف لشکر کو پھاڑ کر نکل آنا جذیمہ نے قصیر کے
کہنے پر کچھہ خیال نہ کیا اور بے تامل ملکہ کے پاس تن تنہا چلا گیا ملکہ نے اس کا

نہایت احترام کیا بعد چند ساعت کے اسکی رگ ہفت اندام کاٹ دی گئی جس سے خون بہتے بہتے جذیمہ مرگیا قصیر یہہ واقعہ دیکہہ کر لوٹ کہڑا ہوا جب اپنے ملک مین پہونچا تو اسکی قوم اس سے برگشتہ ہو کر عمرو بن عبد الجن کیطرف مایل ہو گئی تب قصیر نے ایسی معقول چال اختیار کی کہ جس سے اوسکی قوم عمرو بن عدی کے قبالہ مین آگئی بعد اس کے عمرو بن عدی نے اپنے ماموں جذیمہ کے خون کا بدلہ لینے کی تیاری کی ملکہ الزبا نے کاہنون سے یہہ کہہ دیا کہ تری ہلاکت فلان شخص کے ہاتہہ سے ہوگی اور اوسکی علامات بتادیا ملکہ الزباء کو سخت تشویش پیدا ہو گئی اوس نے اُسی وقت ایک مصور عمرو بن عدی کی تصویر کہینچنے لانے پر متعین کیا چنانچہ مصور عمرو بن عدی کی تصویر معہ اسکے لشکریون کے کہینچ لایا ملکہ الزبا نے عمرو بن عدی اور اس کے لشکریون کے تصویرین دیکہکر اس امر کا یقین کرلیا کہ میری ہلاکت اسی کے ہاتہہ سے ہوگی اور ایک راستہ اپنے دربار سے قلعہ تک زمین کے اندر اندر بنوالیا عمرو بن عدی نے قصیر کو بسازش ملکہ کے پاس روانہ کیا قصیر نے ملکہ کے پاس پہونچکر عمرو بن عدی کی سخت شکایت کی اور یہہ ظاہر کیا کہ مجہپر یہ کل مصائب اسوجہ سے ڈالے گئے ہین کہ عمرو بن عدی کو یہہ شبہہ پیدا ہو گیا ہے کہ جذیمہ میرے سازش سے مارا گیا ہے مین اُس کے پاس رہنے سے موت کو بہتر سمجہتا ہون ملکہ نے یہہ سُنکر قصیر کی بیحد عزت کی اور اپنے دربار مین حاضر رہنے کا حکم دیا جب الزباء کو قصیر پر اعتبار کامل ہو گیا تو کئی اونٹوں پر اسباب تجارت بار کرکے عراق کیطرف روانہ کیا قصیر اور عمرو بن عدی سے حیرہ مین ملاقات ہوئی عمرو بن عدی نے قصیر سے کل مال و اسباب خرید کرکے قصیر کو پہر ملکہ الزباء کے پاس روانہ کردیا ملکہ الزباء کو قصیر کے واپس آنے سے اور زیادہ اعتبار اور بہروسہ ہو گیا دوبارہ اور

زیادہ مال و اسباب دیکر روانہ کیا عمرو بن عدی نے پہلے سے اس مرتبہ زیادہ معاوضہ دیکر واپس کیا۔ تیسرے بار عمرو بن عدی کے لشکریون نے قصیر کے قافلہ کو لوٹ لیا اور عمرو بن عدی بہی اون مین شامل تہا قصیر واپس ہوکر ملکہ الزبا کے پاس آیا ملکہ الزبا اپنے محل سے قافلہ کے لینے کو نکلی جسوقت یہہ قافلہ مین پہونچی تو اسکو معلوم ہوا کہ یہہ وہ قافلہ تجارت نہین ہے جسکو اس نے روانہ کیا تہا بلکہ اس مین عمرو بن عدی کے لشکری ہین ملکہ الزبا اسی ششدر و پنج مین ہی کہ عمرو بن عدی نے پہونچکر اوس راستہ کو روک لیا جو ملکہ الزبا کے دربار سے قلعہ کو نکالا گیا تہا اور اس کے لشکریون نے تلوارین نیام سے نکال لین ملکہ الزبا نے کسی نہ کسی طرح اپنے کو اوس مجمع سے نکال کر اوس راستہ تک پہونچایا جسکو اوس نے اپنی جانبری کا باعث سمجہہ رکہا تہا لیکن اسکی بدقسمتی سے عمرو بن عدی وہان موجود تہا اوس نے ایک ضرب شمشیر سے اسکا کام تمام کر دیا بعد اس کے اہل شہر پر جو کچہہ گذرنا تہا گذرا اور عمرو بن عدی بعد چند ے مظفر و منصور واپس آیا۔

عمرو بن عدی نے ایکسو بیس ۱۲۰ برس کی عمر پائی یہہ ہمیشہ لڑائیون مین مہنمک رہا محل مین آرام سے بیٹہنے پر لڑائی کے خوفناک میدان کو اس نے ہمیشہ فضیلت دی ملوک عرب سے سب سے پہلے اسی نے حیرہ کو دارالسلطنت بنایا اور اہل حیرہ نے اپنی کتابون مین ملوک عرب سے اسی کو عراق پر حکمرانی کرتے ہوئے پایا ہے ملوک الطوائف اس سے دبتے تہے تاآنکہ اردشیر بن بابک کا اہل فارس مین دور حکومت آیا۔

ہشام بن کلبی بروایت ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ آل نصر کے

عراق مین آنیکی یہہ وجہ ہوئی کہ ربیعہ بن نصر نے ایک خواب دیکہا تہا جسکی تعبیر
شق اور سطیح کاہنون نے یہہ کی کہ حبشہ اون سے حکومت یمن چہین لین گے
پس اسوجہ سے ربیعہ بن نصر نے اپنے اہل بیت (خاندان) سے جنکو جنکو مناسب
سمجہا عراق کیطرف روانہ کر دیا اور ایک خط شاہ فارس (سابور بن خرزاد) کو
لکہہ دیا شاہ فارس نے اس کے خاندان والون کو حیرہ مین ٹہیرایا اور یادگار
نسل ربیعہ بن نصر سے نعمان بن منذر بن عمرو بن عدی بن ربیعہ بن نصر ہے
بعضے کہتے ہین کہ منذر پادشاہ ساطرون (تنوخ قضاعہ) کے اولاد سے ہے ابن
اسحاق نے علماء کوفہ سے اسکی روایت کی ہے - اور جبیر رضہ بن مطعم صحابی سے روایت
کیجاتی ہے کہ جسوقت نعمان کی تلوار عمر رضی اللہ عنہ کے خدمت مین لائے گئے تو
آپ نے جبیر رضہ بن مطعم کو طلب فرمایا جبیر بن مطعم عرب اور قریش کا نسب خوب جانتے
تہے انہون نے اسکی تعلیم ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے پائی تہی - پس عمر رضی اللہ عنہ نے
وہ تلوار جبیر کو سپرد کر دیا اور دریافت کیا کہ ممن کان النعمان یا جبیر رضہ
(اے جبیر نعمان کن سے تہا) جبیر رضہ نے کہا کان من اسلاف قنص ابن معد
(وہ نعمان) قنص ابن معد کے اسلاف سے تہا سہیلی کہتا ہے کہ قنص بن معد کی
اولاد حجاز مین منتشر ہو گئی اسوجہ سے کہ اون مین اور ان کے یکجدی خاندان
مین شہر تنگ ہونے کے وجہ سے لڑائیان شروع ہو گئین پس قنص بن معد
کی اولاد سواد عراق کیطرف چلی آئی اور یہہ زمانہ ملوک الطوایف کا تہا انہون نے
ارد وانیون سے معرکہ آرائی کی اور بعض ملوک الطوایف پر حملہ کرکے انکو سواد عراق
سے نکال دیا اسکے بعد اشلاء نے انکو زیر کیا اور قبائل عرب مین شامل ہوکر انکے
نسب مین داخل ہو گیا - طبری کہتا ہے کہ جسوقت عمر رضی اللہ نے جبیر رضہ بن مطعم
سے نعمان کا نسب دریافت کیا تہا اسوقت جبیر نے کہا تہا کہ عرب کا یہہ خیال ہے

(۵)

کہ اشلاء قنص بن معد سے ہے اور وہ سب عجم ابن قنص کے نسل سے ہین لیکن یہہ کہ لوگون نے عجم کی تصحیف کردی اور بجائے اس کے لخم کہنے لگے - ابن اسحاق کہتا ہے کہ کل عرب کا یہہ خیال ہے کہ نعمان بن المنذر لخم کے اولاد سے ہے جسنے ربیعہ بن نصر مین پرورش پائی تہی واللہ اعلم -

الغرض عمرو بن عدی کے ہلاک ہونے کے بعد عرب اور کل بوادی عراق وحجاز وجزیرہ پر امرا القیس بن عمرو بن عدی حکمران ہوا - آل نصر اور عمال فارس مین سے سب سے پہلے اس نے عیسائی مذہب اختیار کیا - بروایت ہشام ایکسو پندرہ برس زندہ رہا منجملہ اس کے زمانہ سابور مین تیئیس ۲۳ برس اور زمانہ ہرمز بن سابور مین ایک برس اور زمانہ بہرام بن ہرمز مین تین برس اور زمانہ بہرام بن بہرام مین اٹھارہ برس اور زمانہ سابور مین ستر برس رہا اسی کے زمانہ مین یہہ ہلاک ہوا تب بجائے اس کے عمرو بن امرا القیس حکمران ہوا تیس برس اسکی حکومت رہی بعد اس کے اوس بن قلام عملقی حاکم ہوا ہشام روایت کرتا ہے کہ بنو عمرو بن عملاق سے ہے پانچ برس اسکی حکومت رہی حجحب بن عتک بن لخم نے اسکو مار کر حکومت لیلی زمانہ بہرام بن سابور مین مرگیا بجائے اس کے امرا القیس بن عمرو پچیس ۲۵ برس حکمرانی کرتا رہا زمانہ یزدجرد اثیم مین ہلاک ہوا بجائے اس کے نعمان بن امرا القیس حاکم ہوا اسکی مان شقیقہ ربیعہ بن ذہل بن شیبان صاحب خوانق کی لڑکی ہے نعمان بن امرا القیس ملوک آل نصر مین سب سے زیادہ جری اور بہادر تہا تیس ۳۰ برس اس نے حکومت کی پہر زاہد ہوگیا ترک سلطنت کرکے بیابان کیطرف چلا گیا بعضے مورخ کہتے ہین کہ یزدجرد اثیم نے اپنے لڑکے بہرام کو تعلیم کے لئے اسی نعمان بن امرا القیس کے سپرد کیا تہا لیکن طبری باستناد علماء فارس کہتا ہے کہ جسکے سپرد بہرام کی تربیت کی گئی تہی وہ منذر

بن النعمان بن امرء القیس ہے الغرض بہرام بعد تکمیل و تعلیم فنون جنگ و آداب شاہی اپنے باپ کے پاس آیا اور تہوڑے دلون ٹہر کر پہر منذر کے پاس چلا گیا اس اثنار مین یزدجرد اثیم مرگیا اہل فارس نے ایک شخص کو اردشیر کے اولاد سے تخت نشین کر دیا اور بہرام سے اسوجہ سے اعراض کیا کہ اس نے عرب مین پرورش پائی تہی اداب عجم سے ناواقف تہا جب اسکی اطلاع منذر کو ہوئی تو اس نے ایک لشکر مرتب کیا اور زیر افسری اپنے لڑکے نعمان کے فارس کیطرف روانہ کیا اسغرض سے کہ شاہ حال فارس کو تخت سے اوتار کر بہرام کے سر پر شاہی تاج رکہا جائے چنانچہ نعمان بن منذر نے فارس پر پہونچکر شاہی شہر کا محاصرہ کرلیا اس کے بعد منذر معہ لشکر عرب اور اس کے ساتھہ بہرام بہی آیا اہل فارس نے ڈر کر بہرام کی بادشاہت کو تسلیم کرلیا اور بہرام نے منذر کے کہنے سے اہل فارس کی خطائین معاف کردین اور منذر اپنے ملک کو واپس آیا۔

ہشام بن الکلبی کہتا ہے کہ پہر حرث ابن عمرو بن حجر الکندی ایک لشکر عظیم لیکر بلاد معد اور حیرہ پر چڑہ آیا اسکو تبع بن حسان ابن تبع نے حکمران بنایا تہا نعمان بن امرء القیس نے نکل کر اسکا مقابلہ کیا اثنار جنگ مین نعمان اور چند لوگ اس کے خاندان کے مارے گئے اس کے ہمراہی میدان جنگ سے بہاگ نکلے اور منذر بن النعمان الاکبر اور اسکی مان ماء السماء کو نجات ملگئی آل نعمان کی حکومت پریشان ہوگئی اور حرث بن عمرو اون کل بلاد کا مالک ہوگیا جنکی حکمرانی آل نعمان کررہے تہے۔ ہشام کے سوا اور مورخین کا یہہ بیان ہے کہ جس نعمان کو حرث نے قتل کیا ہے وہ منذر بن نعمان کا لڑکا ہے اور اسکی مان ہند بنت زید مناۃ بن زید اللہ بن عمرو بن ربیعہ بن ذہل بن شیبان ہے پہر آگے چلکر ہشام تحریر کرتا ہے کہ جب حرث بن عمرو نے آل نعمان سے حکومت

چھین لی تو قباد نے اس سے چھیڑ چھاڑ شروع کی حرث بن عمرو کی حکومت
چونکہ کمزور رہتی اسوجہ سے اوس نے قباد سے اس شرط پر مصالحت کرلیا کہ
عرب۔ فرات سے آگے نہ بڑہین پہر جب حکومت فارس ضعیف ہو چلی تو اس نے
عرب کو اطراف سواد مین فرات کے پرلی طرف لوٹ و غارت کرنیکا اشارہ
کر دیا جب شاہ فارس نے پہر اسکو لڑائی سے دہمکایا تو اس نے کہلا بہیجا
کہ عرب کا گروہ ایک نہین ہے جسکو مین روک لون بلکہ اون مین مختلف قبایل
ہین اونکو سوائے مال کے کوئی چیز لوٹ مار کرنے سے نہین روک سکیگی شاہ
فارس نے یہہ سنکر عرب کو ایک حصہ سواد کا دیدیا اسکے بعد حرث نے ایک
طرف سے شاہ یمن کو فارس پر حملہ کرنے کو اوبہارا اور اپنے برادرزادہ شمر ذو الجناح کو
دوسری طرف سے قباد سے لڑنے کو بہیجا چنانچہ شمر ذو الجناح نے قباد سے لڑائی کی
اور رے تک اسکا تعاقب کر کے قتل کرڈالا پہر شمر خراسان کیطرف بڑہا
اور تبع نے اپنے لڑکے حسان کو صعد کیطرف روانہ کیا اور یہہ حکم دیا کہ سرزمین
چین تک لڑتا ہوا چلا جائے اور اپنے برادرزادہ یعفر کو روم کیطرف
بڑہنے کا حکم دیا اس نے قسطنطینیہ کا محاصرہ کیا تا آنکہ اہل قسطنطینیہ نے
خراج دینا اور اسکی اطاعت قبول کرلی بعد اس کے اس نے رومیہ کیطرف
قدم بڑہائے لیکن طاعون نے اسکے ایسے ہاتہہ پاؤن ڈہیلے کردیئے کہ ان
سب کو رومیون نے دفعۃً حملہ کر کے قتل کرڈالا۔ شمر ذو الجناح جو خراسان
کیطرف گیا تہا اوس نے بلطایف الحیل بعد محاصرہ کے سمرقند پر قبضہ کرلیا
بعد اس کے چین کیطرف بڑہا اور ترک کو ہزیمت دی لیکن اس سے تین برس
پہلے حسان یہان پہونچگیا تہا یہہ دونون اکیس ۲۱ برس تک وہان ٹہیرے رہے
تا آنکہ وہین حسان مرگیا ہشام یہہ واقعات لکہکر لکہتا ہے کہ صحیح اور متفق علیہ یہ ہے

کہ یہہ دو لون اموال و ذخایر جواہرات لیکر اپنے ملک کو واپس آ ئے تہے اسکی وفات یمین مین ہوئی ہے بعد اس کے کہ اس نے ایک سو بئیس برس حکومت کی پہر اس کے بعد ملوک یمن سے کسی نے بقصد لڑائی خروج نہین کیا بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے دین یہودی اختیار کر لیا تہا ابن اسحاق کہتا ہے کہ جو تبع تبابعہ سے مشرق کیطرف گیا ہے وہ تبع اخیر یعنی تبان اسعد ابو کرب ہے۔ واللہ اعلم۔

ہشام لکہتا ہے کہ انوشیروان نے حرث بن عمرو کے بعد منذر بن نعمان کو حیرہ کا حاکم بنایا جو وقت قتل اپنے باپ نعمان کے بچگیا تہا پہر فارس کیطرف سے اسود بن منذر کے بعد منذر بن منذر عرب کا سات برس تک بادشاہ رہا اسکی مان ماویہ بنت نعمان ہے اس کے بعد نعمان بن اسود بن منذر نے چار برس تک حکومت کی اسکی مان ام الملک ہمشیرہ حرث بن عمرو تہی پہر ابو یعفر بن علقمہ بن مالک بن عدی بن الذمیل بن ثور بن اسد بن ازدی بن نمارہ بن لخم تین برس تک اسکا جانشین رہا پہر منذر بن امرء القیس بادشاہ ہوا اسکی مان ماء السماء بنت عوف بن جشم بن ہلال بن ربیعہ بن زید مناۃ بن عامر بن ضبیب بن سعد بن الخزرج بن تیم اللہ بن نمر بن قاسط ہے اونچاس برس اسکی حکومت رہی بعدہ اسکا لڑکا عمرو بن منذر بادشاہ ہوا اسکی مان ہند بنت الحرث بن عمرو بن حجر آکل المرار ہے سولہ برس اسکی حکومت کا زمانہ رہا اسکی حکومت کے آٹھوین برس عام الفیل ہوا جسمین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی ہے پہر عمرو بن ہند نے شقیقہ قابوس کو چار برس تک حاکم بنا رکہا بعد اس کے منذر چار برس پہر نعمان منذر بائیس برس تک آٹہ برس زمانہ ہرمز مین اور چودہ برس زمانہ اپرویز مین حکمران رہا اسی نعمان کے عہد حکومت مین آل نصر کی حکومت جزیرہ مین مضمحل ہوگئی بلکہ اس کے بعد پہر کوئی آل نصر کا

بادشاہ ہوا یہہ وہی ہے جسکو کسرے اپرویزنے قتل کرکے بجائے اس کے
حیرہ و عرب کی حکومت کا مالک ایاس بن قبیصہ طائی کو کیا تہا بعد اس کے حیرہ
کی ریاست مرزبانان فارس کے قبضہ مین چلی گئی تا آنکہ اسلام کا نورانی آفتاب
چمکا اور حکومت فارس کی بہی جاتی رہی ایاس بن قبیصہ حیرہ مین زیر نگرانی
مہرجان مرزبان فارس نوبرس تک حکومت کرتا رہا اس کے بعد حیرہ مین
دوسرا مرزبان آیا جسکا نام زاذویہ بن ماہان ہمدانی تہا یہہ سات برس تک
تا زمانہ توران بنت کسرے حکمران رہا پہر اس کے بعد منذر بن نعمان بن منذر
حاکم ہوا عرب اسکو غرور کے نام سے موسوم کرتے ہین جو کہ یوم اجداث بحرین
مین مارا گیا اور مسلمانون نے جسوقت اعراق پر چڑہائی کی تہی اور خالد
بن الولید رضہ نے حیرہ کا محاصرہ کرلیا تہا اور اہل حیرہ کو اپنے ہلاکت کا یقین
ہوگیا تب ایاس بن قبیصہ شرفا حیرہ کو ہمراہ لیکر خالد بن الولید کے خدمت
مین آیا اور ایک لاکہہ ساٹہہ ہزار درم ۱۶۰۰۰۰ دیکر مصالحت کرلی خالد بن الولید رضہ
نے عہدنامہ اور امان نامہ اوسکو لکہہ دیا یہہ پہلا جزیہ تہا جو عراق مین
مسلمانون نے وصول کیا۔ الغرض ایاس بن قبیصہ نے جب مسلمانون کو
جزیہ دیکر صلح کرلیا تو کسرائے فارس کو اسکا یہہ فعل سخت شاق گذرا اسیوجہ
سے اسکو معزول کردیا اسکی حکومت نوبرس رہی اس کے ایک برس نو مہینے
کے بعد مسلمانون نے مختلف ممالک پر چڑہائی کی انہین ایام مین عمر ابن
الخطاب (رضی اللہ عنہ) سریر خلافت پر رونق افروز ہوئے اور انہون
نے سعد ابن ابی وقاص رضہ کو جنگ فارس کے لئے روانہ کیا جب یزدجرد کو
اس واقعہ سے آگاہی ہوئی تو اوس نے مرزبان حیرہ کو لکہہ بہیجا کہ قابوس
بن قابوس بن منذر کو عرب کے مقابلہ پر بہیجے اور اس سے یہہ عدہ کرے

کہ قابوس عرب کے جس شہر کو فتح کرے گا اسکا وہی مالک ہوگا جیسا کہ اس سے پیشتر اس کے اباو اجداد سے عہد و پیمان تہا۔ ایسا ہی عہد و پیمان بکر بن وایل کے ساتھہ کیا گیا قابوس تو اس خبر کے سنتے ہی قادسیہ مین جا پہونچا اور بکر بن وایل کو ذی قار مین مثنی بن حارثہ نے گرفتار کر لیا اور قابوس پر قادسیہ مین یہہ واقعہ گذرا کہ اثناء جنگ مین اسکا لشکر بے قابو ہو گیا اور خود یہہ میدان جنگ مین مارا گیا یہہ یادگار اون لوگون کا تہا جو ملوک آل نصر بن ربیعہ سے باقی رہ گئے تہے اور انکی حکومت فارس کے حکومت کے ساتھہ جاتی رہی۔ مغیرہ بن شعبہ نے ہندہ بنت نعمان سے اور سعد بن ابی وقاص نے صدقہ بنت نعمان سے عقد کر لیا تہا اسکا واقعہ نہایت مشہور ہے۔

ہشام کے نزدیک پانچسو بیس برس مین ملوک آل نصر مین سے بیس نفر نے حکومت کی اور بروایت مسعودی تیئیس نفر کی چہہ سو بیس برس حکومت رہی بیان کیا جاتا ہے کہ ابتداء آبادی حیرہ سے زمانہ ویرانی تک وقت بناء کوفہ پانچسو برس کی مدت ہوتی ہے واللہ اعلم۔

آل نصر بن ربیعہ بن کعب بن عمرو بن عدی اول کے ملوک کی یہہ ترتیب وہی ہے جسکو طبری نے ابن کلبی وغیرہ سے نقل کیا ہے لیکن سوائے اسکے اور مورخین ملوک آل نصر کی ترتیب مین اختلاف کرتے ہین بعد اس کے کہ اونہون نے اس امر پر اتفاق کر لیا ہے کہ عمرو بن عدی کے بعد اسکا لڑکا امرء القیس پہر اسکا لڑکا عمرو بن امرء القیس تخت حکومت پر بیٹہا ہے اور یہہ اون مین کا تیسرا بادشاہ ہے۔

علی بن عبد العزیز جرجانی اسکے انساب مین بعد ذکر عمرو تحریر کرتا ہے کہ "پہر سیر اوس بن قلام عملقی نے دفعۃً حملہ کر دیا اور خود حکمران بنگیا بعد

حیندے حجب بن عتیک لخمی نے اسکو مار کر حکومت چھین لی پھر اسکے بعد
امرء القیس بن عمرو ثالث پھر اسکا لڑکا نعمان اکبر ابن امرء القیس بن
الشقیقہ (جس نے ترک سلطنت کر کے فقیری اختیار کر لی تھی) بعد ازان اسکا
لڑکا منذر بعدہ اسکا لڑکا اسود بن منذر پھر اسکا بھائی منذر بن منذر
پھر نعمان بن اسود بن منذر پھر ابو یعفر بن علقمہ بن مالک بن عدی
بن الذمیل بن ثور بن اسنش بن ربی بن نمارہ بن لخم پھر بعد اس کے
امرء القیس بن نعمان الاکبر پھر اسکا لڑکا امرء القیس حکمران ہوا اس کے
بعد حرث بن عدی کندی کا واقعہ پیش آیا تا آنکہ دونون مین مصالحت
ہو گئی اور منذر نے اسکی لڑکی ہند سے شادی کر لی جس کے بطن سے عمرو
پیدا ہوا پھر بعد منذر کے عمرو بن ہند پھر قابوس بن منذر اوسکا بھائی پھر
منذر بن منذر اوسکا دوسرا بھائی پھر اسکا لڑکا نعمان بن منذر حاکم ہوا
جرجانی کا یہہ بیان طبری کی تحریر کے بالکل موافق ہے سوائے حرث بن
عمرو کندی کے کیونکہ طبری نے نعمان اکبر بن امرء القیس اور اسکے لڑکے
منذر کے بعد حرث بن عمرو کا واقعہ تحریر کیا ہے اور جرجانی نے منذر بن
امرء القیس بن نعمان کے بعد لکھا ہے اس منذر اور منذر بن نعمان اکبر
مین پانچ ملوک گذرے ہین جنمین ابو یعفر بن الذمیل بہی ہے واللہ اعلم بالصواب

مسعودی اس ترتیب کی مخالفت کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بعد نعمان اکبر
کے امرء القیس نے (جسکو قائد الفارس کہتے ہین) ۵۰ پچاس برس حکمرانی کی
بعد اس کے اسکا لڑکا منذر ۲۵ پچیس برس حاکم رہا یہانتک تو طبری اور
جرجانی کی ترتیب سے ملتا ہے پھر آگے چلکر ان دونون کی مخالفت کرتا ہے
اور تحریر کرتا ہے کہ نعمان بن منذر نے ۳۵ پینتیس برس حیرہ پر حکمرانی کی

(یہہ وہ ہے جس نے خورنق آباد کیا تہا) اور اسود بن نعمان نے بیس[٢٠] برس اور
اس کے لڑکے منذر نے چالیس[٤٠] برس حکومت کی اسکی مان ماء السماء۔ نمر بن
قاسط (بطن ربیعہ) سے ہے اور یہہ اسی کے طرف منسوب ہوتا ہے پہر اسکا
لڑکا عمرو ابن المنذر جو بیس[٢٤] برس ملک بعد ازان اسکا بہائی نعمان بادشاہ ہوا اس کی
مان کا نام یامہ تہا اسی کو کسرے نے قتل کیا ہے اور یہی ملوک حیرہ کا آخری
بادشاہ ہے سہیلی کہتا ہے کہ منذر بن ماء السماء کے دو لڑکے۔ عمرو[ملک] و نعمان[٢] تہے
عمرو۔ ہند بنت الحرث آکل المرار کے بطن سے ہے یہہ اعظم ترین ملوک حیرہ سے تہا
اسکو محرق کے لقب سے بہی یاد کرتے ہین اسوجہ سے کہ اس نے شہر طہم کو یمامہ
کے قریب جلا دیا تہا یہہ کسرے النوشیروان کیجانب سے حکومت کرتا تہا بعد
اس کے اسکا بہائی نعمان بن منذر حاکم ہوا اسکی مان یامہ تہی اسکو کسرے
ابرویز بن ہرمز بن النوشیروان بوجہ سازش زید بن عدی بن زید عنادی نے
قتل کر ڈالا اس کے بعد اس نے اس کے مارے جانیکا قصہ اور ایاس بن
قبیصہ طائی کی حکومت کا حال لکہا ہے اور اس کے بعد حرب ذی قار کا حال
تحریر کیا ہے جسمین عرب عجم پر غالب آئے تہے۔

ابن سعید انکی حکومت کی ابتدا یون بیان کرتا ہے کہ بنو نمارہ۔ عمالقہ
کے لشکریون مین سے تہے اور یہہ شام و حیرہ مین انکے طرف سے الزباء کے ساتہہ
حکمرانی کرتے تہے جب الزباء نے جذیمہ کو تہ تیغ کیا تو عمرو بن عدی جو جذیمہ کے
بہن کا لڑکا تہا اپنے ماموں کے خون کا بدلہ لینے کو اوٹہہ کہڑا ہوا اور الزباء کو
گرفتار کرکے قتل کر ڈالا اور برلب فرات ارض عراق مین حیرہ کو آباد کیا صاحب
تواریخ الامم کا یہہ بیان ہے کہ عمرو بن عدی نے زمانہ ملوک الطوایف مین
ایکسو اٹہائیس[١٢٨] برس حکومت کی اس کے بعد امرء القیس بن عمرو حاکم ہوا جب

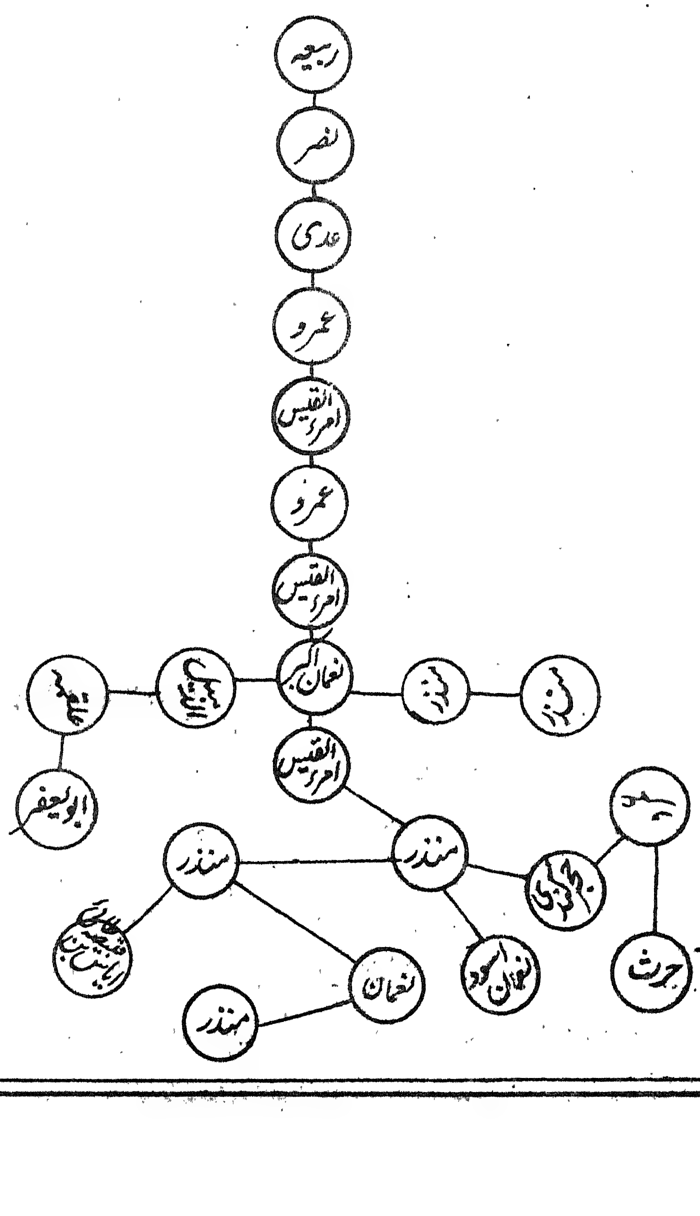
یہہ مرگیا تو اردشیر بن سابور نے حیرہ پر اوس بن قلام عملقی کو حکمران مقرر کیا بعد اس کے امرء القیس بن عمرو بن امرء القیس معروف بہ محرق پہر اسکا لڑکا نعمان بن شقیقہ (جس نے شیبان آباد کیا اور خورنق کی بنا ڈالی اور جو آخر عمر مین تارک الدنیا ہوگیا) تیس ٣٠ برس بعد اس کے اسکا لڑکا منذر (جس نے بہرام گور کی مدد کی تہی) چوالیس ۴۴ برس بعد اسکا لڑکا اسود پہر اسکا بہائی منذر بن منذر پہر نعمان بن اسود حاکم ہوا کسرے نے ناراض ہوکر اسکو معزول کردیا اور بجاے اس کے الذمیل بن لخم کو بادشاہ بنایا یہہ شاہی خاندان سے نہ تہا بعد اس کے پہر اسی خاندان مین حکومت آگئی چنانچہ امرء القیس بن نعمان اکبر (جو ابن شقیقہ کے نام سے معروف ہے) حکمران ہوا یہہ بکر بن وایل سے ہم نبرد ہوا اس کے بعد اسکا لڑکا منذر بن ماء السماء حاکم ہوا ماء السماء کلیب کی بہن ہے قباد نے مردک زندیق کی اتباع پر اسکو مجبور کرنا چاہا جب اس نے انکار کیا تو اسکو معزول کرکے بجائے اس کے حرث بن عمرو بن حجر کندی کو حاکم بنایا پہر اسکو انوشیروان نے حاکم بنایا تا آنکہ حرث اعرج غسانی نے یوم حلیمہ اسکو قتل کیا جیسا کہ آیندہ بیان کیا جائیگا بعد ازان عمرو بن ہند بادشاہ ہوا ہند کا نام یا نہ تہا یہہ امرء القیس بن حجر کی پہوپہی تہی عمرو بن ہند کو محرق ثانی بہی کہتے ہین اس لحاظ سے کہ اس نے بنو دارم کو قبیلہ تمیم سے جلادیا تہا کیونکہ انہون نے اوس کے بہائی کو قتل کر ڈالا تہا جب اسکی خبر عمرو بن ہند کو ہوئی تو اس نے قسم کہالی کہ بعوض ایک خون کے بنی اون مین سے سو آدمیون کو جلادون گا چنانچہ ایسا ہی کیا سولہ ١٦ برس اس نے زمانہ حکومت انوشیروان مین حکمرانی کی بعد ازان اسکا بہائی قابوس بن ہند حاکم ہوا یہہ اعرج تہا اسکو بنو یشکر مین سے کسی نے مار ڈالا تہا پس بجاے اس کے انوشیروان نے حیرہ پر اپنے کسی مرزبان کو مقرر کیا جب عرب نے اس کی

اطاعت نہ کی تو مجبور ہو کر منذر بن منذر بن ماء السماء کو حاکم بنایا منذر تخت حکومت پر بیٹھتے ہی شام کیطرف اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کو بڑھا حرث اعرج غسانی نے اسکو بھی مار ڈالا تب بجائے اس کے اسکا لڑکا نعمان بن منذر حاکم ہوا یہہ ملوک حیرہ مین سے زیادہ مشہور ہے عرب کے وفود اس کے پاس بکثرت آئے اس نے بنو جفنہ سے بہت آدمیون کو گرفتار کرلیا یہہ عدی بن زید کی تحریک سے نصرانی ہوگیا اور اپنے آبائی دین کو چھوڑ دیا پھر عدی بن زید کو کسی شبہہ سے قید کر دیا جب کسرے نے عدی کے بھائی کے سفارش سے عدی کی سفارش کی تو نعمان نے اسکو حالت قید ہی مین مار ڈالا عدی کا لڑکا زید جب بڑا ہوا تو کسرے نے اسکو اپنا ترجمان مقرر کیا اس نے کسرے اپرویز کو نعمان سے بدظن کر دیا اور اس کے ساتھہ جنگ فارس و روم مین شامل ہوا فارس کو ہزیمت ہوئی اور نعمان ایک گھوڑے پر سوار ہو کر میدان جنگ سے بھاگا کسرے نے اس سے گھوڑا طلب کیا اس نے گھوڑا دینے سے اعراض کیا اور ایاس بن قبیصہ نے اپنا گھوڑا دیدیا بعد اس واقعہ کے نعمان وفد ہو کر کسرے کے پاس آیا کسرے نے اس کو مار ڈالا اور بجائے اس کے حیرہ پر ایاس بن قبیصہ کو حاکم بنایا لیکن عرب نے نعمان کے مارے جانے سے اسکی اطاعت نہ کی اور نہ اسکی حکومت مستقل طور پر رہی پھر ایاس کے مرنے کے بعد حیرہ پر فارس کیطرف سے آل منذر زیر نگرانی مرزبان فارس حکومت کرنے لگے تا آنکہ مسلمانون کی عالمگیر فتوحات نے حیرہ کو اپنے جھنڈے کے نیچے لیلیا۔

بیہقی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ بنو نصر بتون کی عبادت کرتے تھے سب سے پہلے نعمان بن شقیقہ نصرانی ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ نعمان ثانی عیسائی ہوا اس کے بعد عرب نے ان سب اطراف وجوانب کا اس کے لڑکے منذر کو

حاکم بنایا تہا جسکو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لشکر نے مار ڈالا۔ تواریخ الامم مین لکہا ہے کہ بنو نصر وغیرہ سے حیرہ کے ملوک چھبیس ۲۵ نفر چہہ سو ۶۰۰ برس کی مدت مین ہوئے ہین واللہ اعلم۔ یہہ ترتیب طبری وجرجانی کی ترتیب سے بہت ملتی ہے۔ واللہ وارث الارض ومن علیہا وہو خیر الوارثین۔

شجرہ ملوک حیرہ



ملوک کندہ

طبری بروایت ہشام تحریر کرتا ہے کہ شرفا حمیر ملوک حمیر کی کارپردازی کرتے تھے ازانجملہ حسان بن تبع کا کارپرداز عمرو بن حجر سردار کندہ تھا اسکا باپ حجر وہ ہے جسکو عرب آکل المرار کہتا ہے اور یہہ حجر لڑکا ہے عمرو بن معاویہ بن حرث اصغر ابن معاویہ بن حرث اکبر ابن معاویہ بن کندہ کا اور مادری بھائی ہے حسان تبع کا جب حسان نے بلاد عرب پر چڑھائی کی اور حجاز کیطرف گیا تو بوقت واپسی معد ابن عدنان پر اپنے بھائی حجر بن عمرو کو والی مقرر کیا اس نے نہایت نیک سیرتی سے امن مین بسر کی اس کے مرنے کے بعد اسکا لڑکا عمرو مقصور حاکم ہوا پھر آگے چلکر ہشام سے روایت کرتا ہے کہ جب حسان نے جدیس پر فوج کشی کی تو حمیر مین اسکو اپنا نایب کر گیا پس جبکہ وہ مارا گیا اور اوس کے بعد اوسکا بھائی عمرو بن تبع حکمران ہوا تو اس نے اپنے بھائی حسان بن تبع کی لڑکی سے عمرو بن حجر کا عقد کر دیا۔ بنو حمیر نے اس عقد کرنے سے بہت شور و غل مچایا لیکن اونکی ایک نہ سنی گئی بعد چندے بطن بنت حسان اور صلب عمرو بن حجر سے حرث بن عمرو پیدا ہوا اور عمرو بن تبع کے بعد عبد کلال بن مثوب اصغر (حسان کی اولاد سے) حاکم بنایا گیا اسوجہ سے کہ تبع بن حسان کی عقل زایل ہو گئی تھی عبد کلال نصرانی مذہب رکھتا تھا اور اپنی قوم کے ساتھ برائی سے پیش آتا تھا لوگ اسکی کج خلقی سے آزردہ تھے غالبًا اسی سبب سے بنو حمیر نے اس حیلہ سے کہ اس نے ایک غسانی کو اپنا مشیر بنا لیا تھا مار ڈالا اس کے بعد تبع بن حسان اچھا ہو گیا لوگوں نے اسکو حاکم بنا لیا بنو حمیر اور عرب اس سے دب گئے اس نے اپنے ہمشیرزادہ حرث بن عمرو بن حجر کندی کو بسرگروہی ایک عظیم الشان لشکر کے بلاد معد مین حیرہ کیطرف روانہ کیا نعمان بن امرء القیس بن شقیقہ سے لڑائی ہوئی اثناء لڑائی

نعمان معہ چند اپنے اہل بیت کے مارا گیا اس کے ہمراہی میدان جنگ سے بہاگ نکلے اور منذر بن نعمان اکبر اور اسکی مان ماء السماء بہاگ گئی اسیوقت سے آل نعمان کی حکومت جاتی رہی اور حرث بن عمرو کل اون بلاد کا حکمران ہو گیا جنپر آل نعمان حکومت کرتے تہے۔

عام مورخین کا یہہ بیان ہے کہ جب حرث بن عمرو بعد اپنے باپ کے عرب کا حکمران ہوا اور اسکی سطوت و غلبہ نے ایک طرح کی شہرت حاصل کر لی اوسنے ملوک حیرہ سے چہیڑ چہاڑ شروع کر دیا (حیرہ مین اندنون منذر بن امرء القیس حکومت کرتا تہا) اسی اثناء مین کسرے قباد بعد اپنے باپ فیروز بن یزدجرد کے تخت فارس پر بیٹہا یہہ مانی زندیق کے مقلدین مین سے تہا اس نے منذر کو اپنے مذہب کی دعوت دی منذر نے انکار کیا اور حرث بن عمرو نے اوس کے مذہب کو اختیار کر لیا اسیوجہ سے کسرے قباد نے اسکو عرب کا حاکم بنا دیا اور حیرہ مین اسکو رہنے کا حکم دیا اس کے بعد قباد مر گیا بجاے اس کے اسکا لڑکا انوشیروان تخت نشین ہوا اس نے حیرہ کی حکومت پہر منذر کو دیدی اور حرث بن عمرو کو نہر سواد دیکر راضی کر دیا پہر حرث نے ملک عرب کو اپنے لڑکون مین اس طرحپر تقسیم کیا کہ حجر کو بنو اسد پر اور شرحبیل کو بنو سعد و رباب پر اور سلمہ کو بکر و تغلب پر اور معدیکرب کو قیس و کنانہ پر حکمران کر دیا بعض کہتے ہین کہ سلمہ حنظلہ و تغلب پر اور شرحبیل بنی سعد و رباب و بکر پر حاکم بنا یا گیا اور قیس بن الحرث بعد چندے انمین آملے تہے کتاب الاغانی مین لکہا ہے کہ اسکا لڑکا شرحبیل۔ بکر وایل پر اور حنظلہ بنو اسد اور بنو عمرو بن تمیم کی ایک گروہ اور رباب پر اور علفا یعنی معدیکرب قیس پر سلمہ بن الحرث بنو تغلب و نمر بن قاسط و نمر بن زید مناث پر حکمران ہوا۔ انتہی کلام الاغانی۔

شرحبیل اوراس کے بہائی سلمہ مین ناصافی ہوگئی مابین بصرہ وکوفہ۔ یمامہ
سے سات منزل پر کلاب سے لڑے کلاب کے طرف سفیان بن مجاشع بن دارم
(سلمہ کا دوست) اپنے برادران مادری کو لیکر بڑہا بعد اس کے سلمہ معہ اپنے ہمراہیون
کے آپہونچا بڑی گہمسان لڑائی ہوئی بنوحنظلہ۔ عمرو بن تمیم۔ رباب بکر بن وایل کو
ہزیمت ہوئی اور بنوسعد معہ اپنے ہمراہیون کے واپس ہوئے اس اثناء مین
سلمہ کیطرف سے کسی نے باآواز بلند کہا "جو شخص شرحبیل کو مارڈالیگا اسکو سو اونٹ
دیئے جائینگے" اس آواز کے سُنتے ہی بنوسعد پہر لوٹ پڑے اور پہلے سے زیادہ
مستعد ہوکر لڑے اس لڑائی مین عصیم بن النعمان بن مالک بن غیاث بن سعد
بن زہیر بن بکر بن حبیب تغلبی نے شرحبیل کو مارڈالا۔ شرحبیل کے مارے جانے سے
لڑائی کا خاتمہ ہوگیا جب اسکی خبر اس کے بہائی معدیکرب کو پہونچی تو وہ صدمۂ رنج
والم سے مجنون ہوگیا اور اوسی حالت جنون مین مرگیا بنوسعد نے کامیابی کے بعد
شرحبیل کے اہل وعیال کو قید کرنا چاہا تہا لیکن عوف بن شجنہ بن الحرث بن
عطارد بن عوف بن سعد بن کعب نے انکو بحفاظت تمام اون کی قوم کے پاس
پہیجدیا اس کے بعد سلمہ پر فالج گرا اور اسی صدمہ سے وہ مرگیا۔ حجر بن الحرث
ایک مدت تک بنواسد پر حکمران رہا تا آنکہ اوسنے بضرورت بنواسد کے پاس
بطلب رسد وغلہ اپنا سفیر روانہ کیا بنواسد نے رسد وغلہ دینے کے عوض اسکے
سفیر کو مارا اوس کے خط کی اہانت کی حجر ان دنون تہامہ مین تہا جب اسکو اس
واقعہ سے آگاہی ہوئی تو وہ ربیعہ وقیس وکنانہ کو لیکر انپر چڑہ آیا ان کے
خون کو مباح کردیا رؤسا ان کے گرفتار کرلیا ازانجملہ عبید ابن الابرص کو
معہ ایک جماعت کے گرفتار کیا بعد چند سے عبید ابن الابرص نے ایک شعر لکہکر
حجر کے پاس بہیجا جس سے خوش ہوکر حجر نے اسکو آزاد کردیا تہوڑے دنون کے بعد

بنواسد نے وفود (ڈیپوٹیشن) حجر کے پاس روانہ کیے جب یہہ حجر کے پاس پہونچگئے تو ایک موقع دیکہہ کر دفعۃً حجر پر حملہ کرکے اسکو مارڈالا اس قتل کا بانی مبانی علبا ابن الحرث کاہلی تہا جس کے باپ کو حجر نے مارڈالا تہا جب اسکی خبر امرء القیس کو پہونچی تو اوس نے یہہ قسم کہائی کہ "جب تک بنواسد سے معاوضہ نہ لونگا کسی دنیاوی چیز سے متمتع نہونگا" امرء القیس چونکہ تنہا بنواسد کا مقابلہ نکرسکتا تہا اسوجہ سے اوس نے بنوبکر و تغلب سے اعانت چاہی چنانچہ بنوبکر و تغلب نے اسکا ساتہہ دیا بنواسد میدان جنگ سے بعجلت تمام بہاگ کر منذر بن امرء القیس والی حیرہ کے پاس جاکر پناہ گزین ہوے اور امرء القیس بنوکنانہ پر جاپڑا نہایت سختی سے انکو قتل کیا بعد اس کے بنواسد کے تعاقب کو چلا لیکن بلا کسی کامیابی کے درماندہ ہوکر واپس آیا اور بنوبکر و تغلب کے چلے جانیکے بعد مرثد الخیر بن ذی جدن (بادشاہ حمیر) کے پاس گیا اور اس سے مدد کا خواستگار ہوا اوس نے پانچسو حمیری اور اوس کے علاوہ ایک گروہ عرب کا اسکے ساتہہ کردیا منذر نے اپنی قوم کو مجتمع کرلیا اور کسرے انوشیروان نے ایک لشکر اس کے مدد پر روانہ کیا دونون فریق مین سخت لڑائی ہوئی انجام کار امرء القیس کو ہزیمت ہوئی حمیری اور جو اس کے ہمراہ تہے وہ میدان جنگ سے جان بچاکر بہاگے امرء القیس ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ مین چہپتا پہرتا تہا اور منذر اسکی جستجو کررہا تہا تاآنکہ امرء القیس قیصر کے پاس گیا اور اس سے مدد کا خواستگار ہوا قیصر نے اسکی امداد کی لیکن طماح[1] نے اسکی ساری امیدون کا خاتمہ کردیا

---

[1] طماح ایک شخص کا نام ہے بنواسد سے۔ یہہ قیصر کی خدمت مین رہتا تہا۔

یعنی بحکمت عملی اسکو زہر دلادیا۔ واللہ اعلم۔

جرجانی کہتا ہے کہ ان ملوک کے بعد یہہ نہین معلوم ہوا کہ پہر ملوک کندہ کو حکومت و سلطنت نصیب ہوئی یا نہین بہرکیف عرب انکو کندۃ الملوک کہتا ہے حسان بن عمرو بن جور۔ تمیم پر اور معاویہ بن شرحبیل بن حصن۔ بنو عامر پر یوم جبلہ حکمران تہے اور جور۔ معاویہ بن حجر آکل المرار پر اور ملک مقصو عمرو بن حجر کو کہتے ہین ابن سعید کہتا ہے کہ ثور بن عفیر بن حرث بن مرۃ بن ادد بن یشجب ابن عبید اللہ بن زید بن کہلان کا لقب کندہ تہا یمن کے بلاد شرقی مین رہتا تہا اسکا دار الحکومت دمون تہا حکومت انمین سے بنو معاویہ بن عنزہ کے خاندان مین تہی ملوک تبابعہ سے انکو مصاہرت[۱] کا تعلق تہا وہ انکو بنو معد بن عدنان پر حجاز مین اپنے طرف سے حکمرانی کرتے رہتے تہے پس اول جو شخص ان مین سے حکمران ہوا وہ حجر آکل المرار ابن عمرو بن معاویہ اکبر ہے اسکو تبع بن کرب نے (جس نے کعبہ پر غلاف چڑہایا) حکومت کی کرسی پر بیٹہایا بعد اس کے عمرو بن حجر پہر اسکا لڑکا حرث مقصو بادشاہ ہوا (جس نے قباد بادشاہ فارس کے کہنے سے مانی زندیق کی اتباع نہ کی اور اسی وجہ سے بنو کلب مین مارا گیا مال و اسباب اسکا لوٹ لیا گیا اس کے لڑکے جو بنو معد پر حکمرانی کرتے تہے وہ بہی اکثر مارے گئے از انجملہ حجر بن حرث بہی مارا گیا جو بنو اسد کا حاکم تہا پہر اسکا لڑکا امرء القیس اپنے باپ کے خون کا بدلہ لینے کو اوٹہا اور قیصر کے پاس گیا لیکن طماح اسدی کے سازش سے مسموم مارا گیا طماح اسدی نے اس کے نسبت یہہ غلط مشہور کر دیا تہا (۱)

[۱] مصاہرت کے لئے اُردو زبان مین کوئی لفظ نہین پایا جاتا سسرالی رشتہ دار کو خواہ وہ زوج کے طرف سے ہو یا زوجہ کیطرف سے صحر کہا کرتے ہین۔

کہ امرء القیس قیصر کی لڑکی شیفتہ ہے اسیوجہ سے اسکو زہر آلود کپڑا بنا دیا گیا اور اس ذریعہ سے اوس کے ساری امیدون اور ارمان زندگی کا خاتمہ کر دیا گیا۔ صاحب التواریخ تحریر کرتا ہے کہ بعد اسکے حکومت بنو جبلہ بن عدی بن ربیعہ بن معاویہ مین منتقل ہو آئی ان مین سے قیس بن معدیکرب بن جبلہ کی بڑی شہرت ہوئی اہنین مین سے اعشی اور اسکی لڑکی عمرہ ہے جس کی لڑائیون اور غزوات کے اخبار مشہور ہین اسکا بہائی اشعث مسلمان ہو گیا لیکن بعد حضرت سرور کائنات صلعم مرتد ہو گیا تہا جسکو ابو بکر رضی اللہ عنہ کا لشکر گرفتار کر لایا تہا جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرین گے۔ اسی کے نسل سے بنو اشعث ہین جنکا ذکر دولت امویہ مین آئیگا۔

کندہ کے بطون سے سکون اور سکاسک ہین سکاسک اسوقت تک شرقی یمن مین ایک ممتاز حالت سے سحر و کہانت مین معروف و مشہور ہین اہنین مین سے تجیب کا بہت بڑا قبیلہ ہے جنین سے اندلس مین بنو صمادح بنو ذی النون۔ بنو الافطس ملوک الطوایف سے ہین۔ واللہ تعالی وارث الارض و من علیہا۔

اخبار ابنا جفنہ ملوک غسان شام

اس سے پیشتر ہم تحریر کر چکے ہین کہ شام مین سب سے پہلے عرب مین سے جس نے حکمرانی کی ہے وہ عمالقہ ہین بعد ازان بنو ارم بن شام۔ جو ارمانین کے نام سے مشہور ہین اور ہم نے اس اختلاف کا ذکر کر دیا ہے جو لوگون نے عمالقہ شام مین کیا ہے کہ آیا وہ عمیلق بن لاوذ بن شام سے ہین یا عمالین بن الیفاز بن عیصو سے۔ مشہور و متعارف یہہ ہے کہ وہ عملیق بہی لاوذ سے ہین بنو ارم اندلون اطراف شام و عراق مین رہتے تہے۔ ملوک الطوائف سے اور ان سے اکثر معرکہ آرائیان رہین جیسا کہ اس سے پیشتر اسکا ذکر اشارۃً ہو چکا ہے ان عمالقہ کا آخری بادشاہ سمیدع بن ہوبر تہا جسکو یوشع بن نون نے قتل کیا ہے جس زمانہ مین بنی اسرائیل شام پر غالب آئے ہین۔ بعد اس کے بنو ظرب بن حسان (قبیلہ عاملہ عمالیق) مین حکومت چلی آئی انکا آخری حکمران الزباء بنت عمرو بن سمیدع تہی قضاعہ دیار جزیرہ مین ان کے ہمسائگی مین رہتے اور جب انکی ہو بگڑی تو عمالقہ غالب آئے پہر الزباء کے مرنے کے بعد بنو الظرب بن حسان کی حکومت جاتی رہی اوسوقت عرب کی زمام حکومت تنوخ (قبیلہ قضاعہ) نے اپنے ہاتہہ مین لیلی اور وہ تنوخ لڑکا ہے مالک بن فہم بن تیم اللہ بن اسود بن وبرہ بن تغلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ کا۔ انکے حیرہ اور انبار مین جانے اور رہنے اور ارمانیون کے مجاورت مین رہنے کا حال اس سے پیشتر ہم بیان کر چکے ہین بروایت مسعودی تنوخ سے تین شخصون نے حکومت کی (۱) نعمان بن عمرو (۲) اسکا لڑکا عمرو ابن نعمان (۳) اسکا بہائی حوار بن عمرو۔ یہہ لوگ روم کیطرف سے حکمران تہے بعد اسکے

تنوخ کے قوائے حکومت مضمحل ہو گئے او نپر سلیح (بطون قضاعہ سے) پہر ضجاعم (ضجعم بن سعد بن سلیح کے اولاد سے) غالب آیا اسکا نام عمرو بن حلوان بن عمران بن الحاف تہا تہوڑے دلون کے بعد یہہ لوگ نصرانی ہو گئے روم نے ان کو عرب کی حکومت دیدی ایک مدت تک حکومت انکے قبضہ مین رہی یہہ بلاد سواب (ارض بلقاء) مین رہتے تہے بیان کیا جاتا ہے کہ جس نے سلیح کو اطراف شام کا حکمران بنایا تہا وہ قیصر طیطش ابن قیصر ماہان تہا۔

ابن سعید کہتا ہے کہ بنو سلیح کی دو حکومتین تہین ایک بنو ضجعم کی دوسری بنو عبید کی۔ بنو ضجعم کا دور حکومت ایک زمانہ تک رہا تا آنکہ غسان کو اون پر استیلا و غلبہ حاصل ہو گیا انہون نے اون کے ملک کو اون سے چہین لیا انکا آخری بادشاہ زیاد بن ہبولہ تہا یہ اپنے بقیۃ السیف قوم کو لیکر حجاز کیطرف چلا گیا جنکو حجر آکل المرار والی حجاز نے قتل کر ڈالا بعض علما النسب بنو ضجعم اور دوس پر تنوخ کا اطلاق کرتے ہین جنہون نے بحرین مین قیام کیا بعد ازان ضجاعم ۔ بریہ شام کیطرف اور دوس ۔ بریہ عراق کیطرف چلا گیا اور بنو عبید بن الابرص بن عمرو ابن اشجع بن سلیح ۔ حضر پر حکمرانی کرتے رہے جس کے آثار اسوقت تک بریہ سنجار مین باقی ہین انہین مین سے ضیزن بن معاویہ بن عبید مشہور حکمران گزرا ہے جسکو جرامقہ ساطرون کے نام سے مشہور کرتے ہین اسکا قصہ جو سابور کے ساتہہ گزرا ہے مشہور و معروف ہے ۔ انتہی کلام ابن سعید

پہر عرب کی ریاست حمیر سے منتقل ہو کر کہلان کے قبضہ مین آگئی اور وہ بلاد حجاز پر حکمران ہوئے اور ازد ۔ یمن سے نکلکر بلاد عک مین مابین زبید و زمع مقیم ہوئے اہل عک سے لڑے اون کے بادشاہ کو ثعلبہ بن عمرو مزیقیا نے قتل کر ڈالا بعض اہل یمن کہتے ہین کہ عک ۔ عدنان ۔ بن عبد اللہ بن ادد کا

لڑکا ہے اور دار قطنی کہتا ہے کہ یہہ عبد اللہ بن عدثان (بالثاء المثلثۃ و ضم العین) کے نسل سے ہے الغرض پہر وہ ظہران مین آئے اور بنو جرہم سے مکہ مین لڑے بعد اس کے وہ اطراف و جوانب بلاد مین منتشر ہو گئے پس بنو نصر بن الازد شراۃ و عمان مین اور بنو ثعلبہ بن عمرو مزیقیا یثرب مین اور بنو حارثہ بن عمرو مر الظہران (مکہ) مین قیام پذیر ہوئے انہین خزاعہ بہی کہتے ہین۔ مسعودی کہتا ہے کہ عمرو مزیقیا جسوقت اثناء سفر مین مقام مکہ پر وارد ہوا تو بنو نصر بن الازد اور عمران الکاہن اور سعد بن حارثہ بن عمرو وہین ٹہر گئے اور بقیہ لوگ اس کے ہمراہ روانہ ہوئے تاآنکہ مابین بلاد اشعرین و عک دو وادیون زبید و زمع کے درمیان ایک نہر پر ٹہرے جسکو غسان کہتے تہے پس اون لوگون نے اوس سے پانی پیا اور وہ اسی نام سے موسوم ہوئے پہر ان سے اور سعد سے لڑائیان ہوئین جنمین سعد کو کامیابی ہوئی اور اوس نے انکو شراۃ کیطرف نکال دیا شراۃ ہی کو جبل الازد کہتے ہین یہہ پہاڑ سر زمین شام مین اون پہاڑیون سے ملا ہوا ہے جو مضافات دمشق اور اردن سے ملی ہوئی ہین۔ ابن کلبی کہتا ہے کہ عمرو بن عامر مزیقیا کے اولاد سے جفنہ (جنمین ملوک ہوئے ہین) اور حرث "محرق" (جس نے سب سے پہلے لوگون کو آگ مین جلایا تہا) اور ثعلبہ (یعنی عنقاء) اور حارثہ اور ابو حارثہ و مالک و کعب و وداعہ و عوف و ذہل و وایل ہوئے۔ ذہل۔ نجران کیطرف چلا گیا اسی سے اسقف و عبیدہ ہین چونکہ یہہ پچہلے تین اور عمران بن عمرو اور ابو حارثہ نے آب غسان نہین پیا اسیوجہ سے غسان نہین کہے جاتے اور اولاد مزیقیا سے (۱) جفنہ (۲) حارثہ (۳) ثعلبہ (۴) مالک (۵) کعب (۶) عوف نے آب غسان استعمال کرنے سے غسان کہلائے گئے۔ بعضے کہتے کہ ثعلبہ اور عوف نے ہی آب غسان

جولائی ۹۹ (۲)

ہنین استعمال کیا تہا الغرض غسان شام مین پہونچکر ضجاعم اور اون کے قوم سلیح کے قریب مقیم ہوئے غسان کی سرداری ان دلون ثعلبہ بن عمرو بن المجالد بن حرث بن عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن ابن الازد اور ضجاعم کی حکومت داود اللثق بن ہبولہ بن عمرو بن عوف بن ضجعم کے قبضہ مین ہتی یہہ بنو ضجاعم۔ روم کیطرف سے عرب کے حکمران تہے جیسا کہ ہمنے بیان کیا غسان نے جو کچھہ عرب کی ریاست بنو ضجاعم کے قبضہ مین تہی اون سے چہین لیا۔ یہہ وہ زمانہ تہا کہ روم اور فارس مین چہیڑ چہاڑ ہو رہی ہتی روم نے اس خیال سے کہ مبادا یہہ گروہ فارس سے نہ ملجائے اسکے سردار ثعلبہ بن عمرو (برادر جذع بن عمرو) سے نامہ و پیام کرکے یہہ معاہدہ کرلیا کہ "اگر کسیوقت عرب بنو غسان سے سرکشی کرے گا تو روم چالیس ہزار رومیون سے اوسکی امداد کرے گا اور اگر کسیوقت روم کو ضرورت پیش آئیگی تو غسان بیس ہزار جنگ آورون سے مدد کرے" بعد تکمیل معاہدہ روم نے اونکو اپنی طرف سے حکمران مقرر کیا اور اونکی حکومت تسلیم کرلی سب سے پہلے جس نے ان مین سے حکومت کی وہ ثعلبہ بن عمرو بن المجالد ہے بعد اس کے ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ حکمران ہوا جرجانی لکہتا ہے کہ "بعد ثعلبہ بن عمرو اوسکا لڑکا حرث بن ثعلبہ (جسکو ابن ماریہ بہی کہتے ہین) بعد ازان منذر بن الحرث پہر نعمان بن منذر بن الحرث بعدہ ابو بشر (یا ابو شمر) بن الحرث بن جبلہ ابن الحرث بن ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ حکمران ہوا (بعض نسابین نے اسکا نسب ایسا ہی بیان کیا ہے لیکن صحیح یہہ ہے کہ وہ لڑکا ہے عوف ابن الحرث بن عوف بن عمرو بن عدی بن عمرو بن مازن کا) پہر بعد ابو بشر کے حرث الاعرج ابن ابی شمر پہر عمرو ابن الحرث الاعرج بعد اس کے منذر بن الحرث الاعرج بعدہ الایہم

بن جبلہ بن الحرث بن جبلہ بن الحرث بن ثعلبہ بن عمرو بن جفنہ پہر بعد اسکے اسکا لڑکا جبلہ تخت حکومت پر بیٹہا"۔

مسعودی کہتا ہے کہ پہلے جس نے ان مین سے حکمرانی کی وہ حرث بن عمرو مزیقیا ہے بعد ازان حرث بن ثعلبہ بن جفنہ (یعنی ابن ماریہ ذات القرطین) بعدہ نعمان بن الحرث بن جفنہ بن الحرث پہر ابو شمر بن الحارث بن ثعلبہ بن جفنہ بن الحارث پہر اسکا بہائی منذر بن الحارث بعدہ اسکا بہائی جبلہ بن الحارث بعد ازان عوف بن ابی شمر بعدہ حارث بن ابی شمر حکمران ہوا اسی کے عہد حکومت مین جناب رسول مقبول صلعم مبعوث ہوئے اور اس کے طرف بہی شجاع بن وہب اسدیؓ کو نامہ نامی لیکر روانہ فرمایا تہا جسمین اُسکو اسلام کی دعوت دی تہی ایسا ہی ابن اسحاق نے بہی روایت کی ہے نعمان بن منذر اور حارث بن ابی شمر کا ایک زمانہ تہا دونون ریاست و حکومت کیوجہ سے باہم لڑتے رہتے شعراء عرب مثل اعشی اور حسان بن ثابتؓ وغیرہما ان کے پاس قصاید مدحیہ لیکر جاتے تہے۔ پہر بعد حارث بن ابی شمر کے اسکا لڑکا نعمان پہر بعد اس کے جبلہ بن الایہم بن جبلہ حکمران ہوا یہ جبلہ دادا ہے اوس جبلہ کا اس نے اپنے دونون بہائیون شمر و منذر کے بعد حکومت کی۔

اور ابن سعید کہتا ہے کہ پہلے جس نے غسان سے شام پر حکمرانی کی اور بنو ضجاعم کی حکومت چہین لی وہ جفنہ بن مزیقیا ہے صاحب تواریخ الامم سے نقل کرتا ہے کہ جب جفنہ حکمرانی کی کرسی پر بیٹہا تو اوس نے جلق (یعنی دمشق) کی بنا ڈالی پینتالیس برس اسکی حکومت رہی بعد اس کے حکومت نسلاً بعد نسلٍ اس کے لڑکے کرتے رہے تا آنکہ حارث الاعرج ابن ابی شمر کا ظہور ہوا

اسکی ماں ماریہ ذات القرطین (بنو جفنہ سے) تھی۔ ابن قتیبہ کہتا ہے کہ منذر
بن ماء السماء بادشاہ حیرہ نے ایک لاکھہ لشکر لیکر اسی حارث پر حملہ کیا تھا جسکا
مقابلہ حارث نے ایک سو قبایل عرب سے کیا تھا جسمین لبید شاعر بہی تھا لبید
نے منذر کے قلب پر حملہ کرکے اون مین سے اکثر کو قتل کر ڈالا بعضے جو بچگئے وہ
بہاگ نکلے بعد اس کے غسان نے منذر کے بقیہ فوج پر حملہ کرکے میدان جنگ
سے بہگا دیا چونکہ حلیمہ بنت الحارث لوگون کو جدال وقتال پر اوبہار رہی
تھی جبکہ وہ لڑائی سے جی چراتے نظر آتے تھے اسیوجہ سے یہہ لڑائی یوم حلیمہ
کے نام سے موسوم ہوئی اس کے بعد حکومت حارث اعرج ہی کی اولاد مین
رہی تاآنکہ اون مین سے جفنہ بن المنذر حکمران ہوا اسکو محرق اسوجہ سے
کہتے ہین کہ اس نے حیرہ دار السلطنت آل نعمان کو جلادیا تہا تیس برس
اسکی حکومت رہی پہر نعمان بن عمرو بن منذر حکمران ہوا جسنے قصر سوید اور
قصر حارث صیدا کے قریب بنوایا جسکا ذکر نابغہ کے شعر مین ہے اسکا باپ
بادشاہ نہ تہا بلکہ فوج کا سپہ سالار تہا بعد اس کے جبلہ بن نعمان بادشاہ ہوا
اسکا قیام صفین مین تہا اسکو اولاً منذر بن منذر ابن ماء السماء نے ہزیمت
دی تہی لیکن انجام کار اسی روز منذر مارا گیا پہر بعد اس کے انہین مین
نو حکمران یکے بعد دیگرے ہوئے دسوان ابوکرب نعمان بن حارث تہا جسکا
مرثیہ نابغہ نے لکہا ہے اسکا مقام دمشق کے جانب مقام جولان مین تہا بعد اسکے
ابہم بن جبلہ بن حارث بادشاہ ہوا اسکو ایک قبیلہ سے دوسریکو لڑا دینے کا
بہت بڑا ملکہ حاصل تہا چنانچہ اسکی انہین حرکات سے بعض قبایل عرب
فنا ہوگئے یہی فعل اس نے جسر و عاملہ وغیرہ کے ساتہہ کیا یہہ تدمر مین رہتا تہا
اس کے بعد پہر پانچ بادشاہون نے انہین سے حکومت کی چہٹا ایمنین کا

جبلہ بن ایہم تہا جو اسکا آخری بادشاہ ہوا ہے۔ انتہی کلام ابن سعید۔

جبلہ بن ایہم ہی کے عہد حکومت مین اللہ جلشانہ نے اسلام کی روشنی سے دنیا کو منور فرمایا تہا چنانچہ جب شام کی سرزمین بہی آفتاب اسلام سے منور ہوئی اور اسلامی حکومت نے اپنے سطوت کے پہریرے اوڑائے تو جبلہ بن ایہم مسلمان ہوگیا اور اپنا آبائی ملک وطن چہوڑ کر مدینہ منورہ چلا آیا اہل مدینہ نے اسکی سخاوت و دریادلی سے اس کے آنے پر خوشی و مسرت ظاہر کی عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) نے کمال عزت سے اسکو ٹہیرایا مہاجرین و انصار توقیر کی نگاہون سے دیکہتے تہے بعد چندے اس نے ایک مسلمانکو مارا اور اوس کے پاؤن پکڑ کر زمین پر گہسیٹا عمر فاروق (رضی اللہ عنہ) کے روبرو یہہ مقدمہ پیش کیا گیا۔

عمرؓ (جبلہ سے) تم نے اس شخص کو طمانچہ مارا ہے اور پاؤن پکڑکے گہسیٹا ہے؟

جبلہ۔ ہان مین نے ایسا ہی کیا ہے۔

عمرؓ۔ کیون؟ اس نے کوئی تمہارا قصور کیا تہا؟

جبلہ۔ ایک بازاری معمولی آدمی کے مارنے کے لئے کسی قصور کی ضرورت نہین ہے ان لوگون کو گناہ اور بیگناہ مارنا چاہئے۔

عمرؓ۔ اولاً اسلام نے اسکو جایز نہین رکہا ثانیاً اگر اس نے کچہہ قصور بہی کیا ہوتا تو اسکو میرے روبرو پیش کرتے تمکو خود سزا دینے کا مجاز نہ تہا۔

جبلہ۔ مجاز کیسا؟ جسکو مین خود سزا دیسکون اوسکو امیر المومنین کے روبرو کیون پیش کرون۔

عمرؓ۔ یہہ تقریر تمہاری قابل پذیرائی نہین ہے تمکو یا کسی کو کسی مجرم کے سزا دینے کا اختیار نہین ہے تم سے اسکے عوض مین قصاص لیا جائیگا۔

(۳) جولائی ۹۶

جبلہ۔ مجھکو آپ اس امر کی اجازت دیجئے کہ مین ایسے دین کو چھوڑ دون جسمین ایک بازاری کے مقابلہ مین ملوک سزا پاتے ہین۔

عمرؓ۔ دیکھو ایسے کلمات زبان سے نہ نکالو یہہ خیالات تمہاری بربادی کے باعث ہونگے۔

جبلہ۔ مجھکو اسکی پروا نہین ہے اور نہ ایسے دین کی حاجت ہے جس مین بازاری اور ملوک ایک درجہ مین شمار کئے جائین۔

عمرؓ۔ دیکھہ اس جرم کی سزا مین گردن ماری جائیگی اسلام مین مرتد ہونے کی یہی سزا ہے۔

جبلہ۔ تو کیا میری بہی گردن ماری جائیگی؟ مجھکو حکم دیجئے کہ مین اس دین کے قیود سے آزاد ہو جاؤن مین آج سے اس دین کیطرف مڑکر بہی نہ دیکھونگا۔

عمرؓ۔ مین تجھسے پہلے اس مسلمان کے مارنیکا قصاص لیتا ہون بعد اسکے مرتد ہونے کی وجہ سے تیری گردن زنی کا حکم دیتا ہون۔

جبلہ۔ مجھکو ایک شب کی مہلت دیجئے تاکہ مین اپنے بارہ مین غور کرلون۔

عمرؓ۔ اچھا مین تجھے ایک شب کی مہلت دیتا ہون۔

عمر فاروقؓ نے یہہ کہکر جبلہ کی حفاظت اور نگہبانی کا حکم دیا جبلہ اوٹھکر اپنے مکان پر آیا اور نگہبانون کی آنکھہ بچا کر قسطنطنیہ چلا گیا اور وہین تا بقاء حیات رہا تا آنکہ سنہ ٢٠ ہجری مین مرگیا۔

بروایت ثقات جبلہ اپنے اس فعل پر نادم ہوا اور تا عمر خود کردہ پشیمان اور روتا رہا بیان کیا جاتا ہے کہ حسان بن ثابتؓ کے پاس اکثر تحایف بھیجتا تھا اسوجہ سے کہ انہون نے زمانہ جاہلیت مین اسکی اور اوسکی قوم کی مدح لکھی تھی

بروایت ابن ہشام شجاع بن وہبؓ کو جناب رسول صلعم نے جبلہ کیطرف روانہ کیا

مسعودی کہتا ہے کہ کل ملوک غسان شام مین گیارہ نفر ہوئے - نعمان اور منذر و جبلہ و ابوشمر کے بہائی ہین - علاوہ آل جفنہ کے شام پر اور لوگون نے بہی حکومت کی تہی مثلاً حارث اعرج یعنی ابوشمر بن عمرو بن حارث بن عوف اور یہہ عوف دادا ہے ثعلبہ بن عامر قاتل داود اللثق کا اور ابوجبیلہ بن عبد اللہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج بن ثعلبہ بن مزیقیا نے بہی حکمرانی کی ہے یہہ ابوجبیلہ وہ ہے جس سے مالک بن عجلان نے یہود یثرب کی شکایت کی تہی جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے -

ابن سعید بروایت صاحب تاریخ الامم تحریر کرتا ہے کہ چھہ سو برس کے عرصہ مین کل ملوک بنو جفنہ بتیس ۳۲ نفر ہوئے غسان کی حکومت شام سے جاتی رہی اونکے ممالک کے مالک بنو طے ہو گئے اور غسان بعد انقراض حکومتِ شام قسطنطنیہ مین رہے پہر جب حکومت قیاصرہ کی بہی منقرض ہو گئی تو بنو غسان جبل سرکش یعنی مابین بحر طبرستان و بحر نیطش مین (جو خلیج قسطنطنیہ سے نکلا ہے) جا کر مقیم ہوئے اسی پہاڑ مین باب الابواب ہے یہین ترک متنصرہ شرکس و ارکس و لاص و کسا کی شاخین ہین اوہنین کے مشابہ فارس و یونان کی بعض نسلین بہی رہتی ہین لیکن ان کل پر شرکس غالب ہین پس قبایل غسان بعد انقراض حکومت قیاصرہ ان پہاڑون مین چلے آئے اور ایک دوسرے مین مل جلکر اپنے انساب کو ضایع کر دیا ہے بعض کا یہہ خیال ہے کہ شرکس غسان کی نسل سے ہین - واللہ حکمۃ بالغۃ فی حکمہ -

اخبار اوس و خزرج ابناء قیلہ

ملوک یثرب

اس سے پیشتر کسیقدر اجمالی کیفیت یثرب[1] کی ہم بیان کر چکے ہین کہ یہہ (شہر یثرب) یثرب بن فانیۃ بن مہلہل بن ارم بن عبیل ابن عوص کا آباد کیا ہوا ہے اور عبیل بہائی ہے عاد کا۔ اور بروایت سہیلی یثرب بیٹا ہے قاید بن عبیل بن مہلائیل ابن عوص بن عملیق بن لاوذ بن ارم کا اور یہہ روایت بہ نسبت اول کے صحیح تر ہے اور ہمارے بیان سے جاسم کا (گروہ عمالقہ سے) حکمران ہوئے

یثرب کی تحقیق [1] یثرب۔ مدینہ منورہ کا قدیمی نام ہے جس کے کہنے کی جناب رسول مقبول صلعم نے ممانعت فرمائی ہے قال ابن الاثیر یثرب اسم مدینۃ النبی صلعم قدیمۃ فغیرہا طیبۃ وطابۃ کراھۃ التثریب وھو اللوم والتغیر (ابن اثیر نے کہا ہے کہ یثرب مدینہ نبوتہ (صلعم) کا قدیمی نام ہے پس جناب موصوف نے اسکو طیبہ اور طابہ سے بدل دیا بوجہ کراہت تثریب یعنی لوم اور تغیر کے) تاج العروس مین لکھا ہے (یثرب کیضرب واثرب) بابدال الیاء ہمزۃ کذا فی معجم البلدان اسم للناحیۃ اللتی منہا المدینۃ وقیل للناحیۃ منہا وقیل ھی (مدینہ النبی صلعم) سمیت باول مرسکانہا من ولد سام بن نوح وقیل باسم رجل من العمالقۃ و قیل ھو اسم ارضہا (یثرب مثل یضرب (یعنی بروزن یضرب) ہے اور اثرب یائے کو ہمزہ سے بدل کر بہی آیا ہے ایسا ہی معجم البلدان مین ہے (یثرب) نام ہے اوس سمت کا جس سمت مین مدینہ ہے اور کہا گیا ہے کہ یہہ اسطرف کے ایک سمت کا نام ہے اور کہا گیا ہے کہ یہی مدینۃ النبی صلعم ہے جو کہ موسوم ہوا ہے اون کے نام سے جو اس مین پہلے اولاد سام بن نوح سے رہتے تہے اور کہا گیا ہے کہ یہہ ایک شخص کے نام سے موسوم ہوا ہے جو عمالقہ سے تہا اور کہا گیا ہے کہ یہہ نام اوس سرزمین کا ہے) وروی عن النبی صلعم انہ نہی ان یقال للمدینۃ یثرب وسماھا طیبۃ وطابۃ کانہ کرہ الثرب لانہ (باقی صفحہ ۲۳۷ مین)

اوران کے بادشاہ ارقم کی حکومت اور پھر بنی اسرائیل کا اُنپر غالب آنے اور ان کو قتل کرنے اور حجاز کو عمالقہ کے قبضہ سے نکال لینے کا حال کسیقدر معلوم ہو چکا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حجاز اس زمانہ مین آباد اور قابل سکونت تھا۔ ہمارے اس بیان کی تائید یہہ واقعہ کررہا ہے کہ جسوقت بنی اسرائیل نے داؤد علیہ السلام کی اطاعت سے انحراف کیا اور اون کے لڑکے اشبوشت کے ہمراہ ہوکر خروج کیا داؤد علیہ السلام معہ سبط یہودا خیبر کیطرف چلے گئے اور انکا لڑکا شام کا مالک بن بیٹھا سات برس تک معہ سبط یہودا خیبر مین رہے تا آنکہ اونکا لڑکا مارا گیا اور داؤد علیہ السلام شام کو واپس آئے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُسکی آبادی یثرب سے ملی ہوئی تھی بلکہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۲۳۶ کا) فساد فی کلام العرب (اور روایت کی گئی ہے جناب نبی صلعم سے بے شک آپنے منع فرمایا ہے یہہ کہ مدینہ کو یثرب کہا جائے اور نام رکھا ہے آپ نے اسکا طیبہ اور طابہ گویا آپ نے مکروہ جانا یثرب کو کیونکہ وہ کلام عرب مین فساد ہے) اس تقریر سے معلوم ہوگیا کہ یثرب کو یثرب کہنا ناجایز ہے بلکہ اوسکو طیبہ اور طابہ باعتبار حدیث نبوی کہنا چاہیے اور باین ہمہ جو شخص یثرب کہے گا وہ بیشک مرتکب منہی عنہ کا ہوگا محبت کے معنی یہہ نہین ہین کہ محبوب جس نام کے لینے کی ممانعت کرے عاشق اُسیکو پیار سے کہے یہہ محبت نہین ہے بلکہ مخالفت ہے مسلمانونکو اس سے بچنا چاہیے باقی رہا یہہ شبہہ کہ یثرب کو بجائے طیبہ یا طابہ کے مدینہ کیون کہتے ہین اوس کا جواب یہہ ہے کہ لوگ بنظر سہولیت یثرب کو مدینۃ الرسول کہنے لگے پھر رفتہ رفتہ بخیال تخفیف حسب قاعدہ عرب بجائے مدینۃ الرسول کے المدینہ زبان زد ہوگیا جب عجمیون کے ہاتھہ یہہ نام پڑا تو اونہون نے الف ولام کو حذف کردیا اور مدینہ کہنے لگے ان کو شاید اسکی اطلاع ہی نہ تھی کہ عرب نے اس الف ولام کو بعوض مضاف الیہ کے قایم کیا ہے۔ میرے خیال مین یثرب کو مدینہ کہنے مین کوئی ہرج نہین ہے برعکس یثرب کہنے کے کیونکہ اوسکی ممانعت آگئی ہے۔

خیبر سے بھی متجاوز رہی ہمنے اوسی مقام پر اون بنی اسرائیل کے ٹھہرنے کا حال جو کہ حجاز مین سکونت پذیر ہوگئے تھے اور یہود خیبر اور بنو قریظہ کے اتباع کی کیفیت تحریر کردی ہے۔

حارثہ مدینہ مین مسعودی کہتا ہے کہ حجاز سیرابی اور تروتازگی مین عمدہ ترین بلاد سے تھا چنانچہ وہ لوگ بلاد یثرب مین مقیم ہوئے وہین اونھون نے اپنے ٹھہرنے اور قابل گزران مکانات بناکے آپ ہی اپنی حکمرانی کرنے لگے بعد چندے قبایل عرب بھی آکر اون مین شامل ہوگئے اور ان کے ساتھ رہنے لگے انکی زمام حکومت ملوک بیت المقدس کے قبضہ مین تھی جو بعد سلیمان علیہ السلام کے یروشلیم کے حکمران ہوئے ہین پس جب مزیقیا ابتداءً یمن سے نکلا اور غسان نے شام پر قبضہ کرلیا پھر وہ مرگیا اور اسکا لڑکا ثعلبہ عنقا حکمران ہوا اسکے مرنے کے بعد ثعلبہ بن جفنہ حاکم ہوا اس نے اپنے لڑکے حارثہ پر سختی کی تب حارثہ چند لوگون کو ہمراہ لیکر یثرب کی طرف چلا آیا اور بنو جفنہ شام مین ٹھہرے رہے حارثہ نے یثرب مین پہونچکر یہود خیبر سے عہد و پیمان لیکر وہین سکونت اختیار کرلی ابن سعید کہتا ہے کہ ان دنون یمن کا بادشاہ شرحبیل بن کعب تھا یہی اس ملک و وادی کے حکمران تھا تا آنکہ بوجہ کثرت و غلبہ اونکی حکومت منعکس ہوگئی۔

ابوالفرج اصفہانی کتاب الاغانی مین تحریر کرتا ہے کہ بنو قریظہ اور بنو نضیر کاہن اولاد کوہن بن ہارون (علیہ السلام) سے تھے یہہ لوگ اس سے پیشتر کہ ازد سیل عرم کیوجہ سے یمن جدا ہو اور اوس و خزرج یثرب مین آئین موسیٰ (علیہ السلام) کے بعد ہی یثرب مین آگئے تھے یثرب مین یہود کے آنے سے پہلے عمالیق کی نسل سکونت پذیر تھی اور وہی اس کے قدیم باشندہ ہین انمین بغاوت و شرارت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اطراف یثرب مین بھی پھیلے ہوئے تھے

چنانچہ مدینہ مین انہین مین سے بنو لغیف اور بنو سعد اور بنو الارزق اور بنو
نظرون رہتے تہے حجاز کی حکومت انہین سے ارقم کے ہاتہہ مین تہی اسکی حکومت کا
دایرہ تیما سے فدک تک پہیلا ہوا تہا مدینہ ایک سرسبز اور اون کے کہیتون اور
باغات کا مقام تہا۔ جس زمانہ مین موسی (علیہ السلام) نے بغرض جہاد جبابرہ پر
فوجین بہیجی تہین تو عمالقہ کیطرف بہی ایک لشکر بنی اسرائیل کا روانہ کیا اور یہہ حکم
دیا تہا کہ اون مین سے کوئی باقی و زندہ نرہنا جائے لیکن بنی اسرائیل نے
برخلاف اس حکم کے ارقم کے لڑکون کو قتل نکیا پس جب وہ بعد وفات موسی
(علیہ السلام) شام مین گئے اور بنی اسرائیل سے ارقم کے لڑکون کے قتل نکرنے کا
حال بیان کیا تو بنی اسرائیل نے اونکو شام مین داخل ہونے دیا اور اس
معصیت کیوجہ سے بلاد عمالقہ کیطرف اونکو واپس کر دیا چنانچہ وہ واپس ہو کر
مدینہ مین آ ٹہرے یہہ اولا یہود کے یثرب مین ٹہرنیکا ماجرا ہے بعد اسکے وہ لوگ
اطراف مدینہ مین منتشر ہو گئے اپنے حسب حاجت قلعہ۔ باغات۔ مکانات۔
بنائے غرضکہ ایک زمانہ تک ایسی حالت پر رہے۔ تا آنکہ روم۔ شام مین
بنی اسرائیل پر غالب آیا اور اوس نے انکو قتل و گرفتار کرنا شروع کیا بنو نضیر
بنو قریظہ۔ بنو بہدل حجاز کیطرف بہاگے روم نے انکا تعاقب کیا اثناء راہ
مین روم مابین شام و حجاز شدت تشنگی سے ہلاک ہو گئے اور یہہ مقام ثمر الروم
کے نام سے موسوم ہوا۔ جب یہہ تینون قبایل مدینہ مین پہونچے تو انہون نے عالی مدینہ
مین قیام اختیار کیا۔ بنو نضیر قریب بہجان اور بنو قریظہ و بنو بہدل نہر یوزیر
مقیم ہوئے اور جس زمانہ مین اوس و خزرج مدینہ مین آئے ہین اس وقت
وہان یہود کے ساتہہ بنو شقمہ۔ بنو ثعلبہ۔ بنو زرعہ۔ بنو قینقاع۔ بنو زید۔ بنو نغیف
بنو نضیر۔ بنو قریظہ۔ بنو بہدل۔ بنو عوف۔ بنو عصص مقیم تہے بنو زید اور بنو

بلی سے اور بنو شقمہ۔ غسان سے ہے بنو قریظہ اور بنو نضیر کے نسبت بعض لوگون کا یہہ خیال ہے کہ یہہ کاہنون (یعنی بیت المقدس کے مجاورون) مین سے ہین جیسا کہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا پس جبکہ سیل عرم ہوا اور ازد مین سے نکلا تو ازد شنوءہ شام (سراۃ) مین اور خزاعہ طوی مین اور غسان بصرے وارض شام مین اور ازد عمان طایف مین اور اوس وخزرج یثرب مین ٹھہرے بعض الکفین سے کھلے ہوے میدانون مین اور بعض دیہاتون مین اپنے اہل وعیال کے ساتھہ مقیم ہوے اوس وخزرج نہایت تنگی ومصیبت مین پڑگئے اسوجہ سے کہ مدینہ مین نہ تو انکے باغات تہے اور اون کے قبضہ مین کاشتکاری اور چراگاہین تہین حکومت یہود کے قبضہ مین تہی ایک زمانہ تک رعایا خوش باشون کیطرح گذران اوقات کرتے رہے بعد مدت مالک بن عجلان وفود (ڈیپوٹیشن) لیکر ابو جبیلہ غسانی حکمران غسان کے پاس گیا اور اپنے ہمقوم کی تنگی معیشت اور ضیق معاشرت سے اسکو آگاہ کیا ابو جبیلہ نے کہا "تم بہی عجیب آدمی ہو تم نے اوس زمانہ مین اپنے ہمسائون پر کیون نہ قبضہ کر لیا جسوقت ہمنے اپنے اہل شہر کو مغلوب کیا تہا خیر جو کچھہ ہوا اچھا ہوا اب تم جاؤ ہم تمہارے امداد کو آئینگے" مالک بن عجلان یہہ خوشخبری لیکر اپنی قوم مین آیا اور ابو جبیلہ کے آمد کا منتظر رہا تا آنکہ ابو جبیلہ چند کار آزمودہ آدمیون کو لیکر ذی حرض مین آ اوترا اور اوس وخزرج کو اپنی آمد سے آگاہ کیا اور اس خیال سے کہ مبادا یہود اسکی آمد سے مطلع ہو کر قلعہ مین پناہ گزین نہ ہو جاوین اس نے مدینہ کے باہر ایک حوض پر تکلف اور ایک خوشنما مکان بنایا اور یہودیون کی وہین دعوت کی جب یہود اس مکان مین داخل ہوئے تو انکو چن چن کر قتل کر ڈالا بعد اس کے اوس نے اوس وخزرج سے متوجہ ہو کر کہا کہ "ان یہودیون کے قتل کے بعد بہی اگر شہر پر قبضہ نہ کر لیا تو

ہین تملوگون کو جلاؤن گا" ابو جبیلہ یہہ کہکر شام کو واپس آیا اور یہود اور مالک بن عجلان مین آتش عداوت بہڑک اوٹہی بعد چندے جب وہ اس واقعہ کو بہول گئے تو مالک بن عجلان نے بصلاح و مشورہ یہود کی دعوت کی یہود نے دعوت مین آنے سے انکار کیا اور ابو جبیلہ کے غداری اور دہوکہ دینے کا عذر بیان کیا مالک بن عجلان نے کہا کہ مین ابو جبیلہ کیطرح غدار اور کینہ ور نہین ہون اور نہ مین اسکی طرح تمہارے ساتھہ بدعہدی کرسکتا ہون یہود اسکے کہنے مین آگئے جب وہ لوگ مکان دعوت مین آنے لگے تو مالک نے ان مین سے ستاسی رئیسون کو قتل کیا کچہہ لوگ جو باقی رہ گئے وہ کسیطرح سے اپنی جان بچاکر بہاگ گئے اس واقعہ کے بعد یہود نے جہلّا کر مالک بن عجلان کی صورت اپنے کنائس (گرجے) اور بازارون مین بنائی اور اسپر لعنت و نفرین کرنے لگے الغرض جب مالک نے ابو جبیلہ کے بقیۃ السیف کو اس حیلہ سے ختم کیا تو جو باقی رہ گئے وہ بخوف جان دب گئے اور اوس فتنہ پردازی سے جو اس سے پیشتر کرتے تہے باز آئے اور اوس و خزرج کے بطون سے امداد چاہنے اور ان کے زیر سایہ امن رہنے لگے انتہی کلام الاغانی۔

اوس و خزرج کے بطون

حارثہ بن ثعلبہ کے دو لڑکے تہے (۱) اوس (۲) خزرج۔ ان دونون کی مان قیلہ بنت الارقم بن عمرو ابن جفنہ تہی بعضے کہتے ہین کہ قیلہ۔ کاہن بن عذرہ کی لڑکی (قبیلہ قضاعہ سے) تہی ایک مدت تک یہہ ایسی حالت مین رہے تاآنکہ انکی نسلی شاخین بڑہین اور ان مین ایک گونہ توانائی اور اپنے دشمنون سے مقاومت کرنے کی طاقت آگئی۔ بنو الاوس کی کل نسلی شاخین مالک بن اوس سے نکلی ہین منجملہ اون کے خطمہ بن جشم بن مالک اور ثعلبہ اور لوذان (یہہ دونون عمرو بن عوف بن مالک کے

(۵) عرب/۹۹

نسل سے ہین) اور بنو عوف بن عمرو سے ضنش و مالک و کلفہ (یہہ سب بنو عوف
بن مالک سے ہین) اور مالک بن عوف سے معاویہ و زید اور زید سے عبید و ضبیعہ
و امیہ اور کلفہ بن عوف سے جحجب بن کلفہ اور مالک ابن الاوس ہی سے حارث
و کعب پسران خزرج بن عمرو بن مالک اور کعب سے بنو ظفر اور حارث بن الخزرج[1] سے
حارثہ و جشم اور جشم[2] سے بنو عبد الاشہل اور اسی (مالک بن الاوس) سے بنو سعد
و بنو عامر پسران مرۃ بن مالک ہین پس بنو سعد جعادرہ اور بنو عامر سے عطیہ
و امیہ و وایل ہین اور یہہ سب زید بن قیس بن عامر کے نسل سے ہین اور نیز
مالک بن الاوس سے بنو اسلم و بنو واقف پسران امرء القیس بن مالک ہین۔
قبیلہ اوس کے یہی بطون ہین اور خزرج بن حارثہ کے کعب و عمرو و عوف و جشم
و حارث سے پانچ بطون ہوے پس کعب بن الخزرج سے بنو ساعدۃ بن کعب
اور عمرو بن الخزرج سے بنو نجار (یعنی تیم اللہ بن ثعلبہ بن عمرو) ہین نجاری قبیلہ کی
بہت سی شاخین ہین از انجملہ بنو مالک۔ بنو عدی۔ بنو مازن۔ بنو دینار ہین اور
مالک بن نجار سے مبدول (جسکو عامر کہتے ہین) اور غانم و عمرو اور عمرو سے
عدی و معاویہ ہین اور عوف بن الخزرج سے بنو سالم و قواقل اور قواقل سے
ثعلبہ و مرضخہ اور سالم بن عوف سے بنو عجلان بن زید بن عصم بن سالم ہین اور
جشم بن الخزرج سے بنو غضب بن جشم و تزید بن جشم ہین پس غضب بن جشم سے
بنو بیاضہ اور بنو زریق پسران عامر بن زریق بن عبد حارثہ ابن مالک بن
غضب اور تزید بن جشم سے بنو سلمہ بن سعد بن علی بن راشد بن ساردہ

[1] صاحب سبائک الذہب فی معرفۃ قبایل نے جشم کو حارثہ کا اور حارث کو خزرج کا لڑکا
لکھا ہے حالانکہ حارثہ اور جشم دونون حارث بن الخزرج کے لڑکے ہین۔ واللہ اعلم۔
[2] جشم سے علاوہ بنو عبد الاشہل کے بنو حارثہ اور بنو زعورا اور عبد الاشہل سے بنو زغبہ ہین۔

بن تزید اور حارث بن الخزرج سے بنو خدرہ و بنو حرام پسران عوف بن الحارث
بن الخزرج ہین ۔ بطون خزرج یہی ہین واللہ اعلم ۔

الغرض جسوقت مدینہ مین ان دونون قبیلون اوس و خزرج کی نسل کی ترقی آے دن ہوتی گئی اور ان کے نفوس کی کثرت ہو چلی یہود نے انکی قوت توڑنے اور انکی طاقت کے پریشان کرنے کے غرض سے نقض عہد کرلیا اور اوس عہد و پیمان کا لحاظ چہوڑ دیا جو اُن کے بزرگون نے اوس و خزرج کے مورث اعلیٰ سے کیا تہا اور اسوقت تک مدینہ مین یہود ہی کو عزت و ثروت حاصل تہی بعد چندے مالک بن عجلان کا ظہور ہوا جسکا نسب بہی مذکور ہو چکا ہے اس کے ظاہر ہونے سے قبایل مالک و سودہ کی کسیقدر عزت بڑہ گئی پس جب یہود نے بدعہدی کی اور اُس سے بنو اوس و خزرج کو مصیبتون مین گرفتار ہونا پڑا اُسوقت مالک بن عجلان ۔ ابو جبیلہ والی غسان کے پاس شام مین گیا اور ابو جبیلہ اسکی مدد کو نکلا (ابو جبیلہ لڑکا ہے عبداللہ بن حبیب بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن الخزرج کا ۔ حبیب بن عبد حارثہ اور اسکا بہائی غانم ۔ غسان کے ساتہہ شام کیطرف چلے گئے خزرج کا ساتہہ چہوڑ دیا تہا) جب ابو جبیلہ کے آنے کی خبر پسران قیلہ (یعنی اوس و خزرج) کو ہوئی تو وہ اس کے استقبال کو آئے اور اسکو اس واقعہ سے آگاہ کر دیا کہ یہود تمہارے آنیکی خبر سنکر اپنے قلعات مین پناہ گزین ہو گئے ہین ابو جبیلہ نے یہہ سُنتے ہی بظاہر یمن کا قصد کر دیا جب یہود کو یہہ معلوم ہوا تو وہ اپنے قلعہ سے نکلے ابو جبیلہ نے بمشورہ اوس و خزرج روساء یہود کی دعوت کی اور جب وہ کہانیمین مصروف ہوئے تو اون مین سے ایک کو بہی زندہ نہ چہوڑا اس واقعہ کے بعد اوس و خزرج کی حکومت کا پہریرہ کامیابی کے ہوا مین لہرانے لگا اور انکے قدم اعالی اور اسافل مدینہ پر جم گیا یہود کو نکی

تعداد کم ہوگئی وہ جسقدر رذلت وخواری۔ تباہی ورسوائی مین پڑگئے اسی قدر ابناء قیلہ کو توانائی وعزت وثروت حاصل ہوگئی غرضکہ یہود کے قبضہ مین سوائے دو ایک قلعہ کے اورکچہہ نہ رہ گیا باقی اطراف یثرب مین جوکچہہ تہا اس کے مالک ابناء قیلہ بن بیٹھے۔

اسلام مدینہ مین

پہر یہہ دونون قبیلہ بعد مغلوبی یہود یثرب مین بکمال عزت و احترام سے بسر کرنے لگے ان کے ہمسایہ (مثل قبایل مضر) ان دونون قبایل کے اخلاف ہوتے اکثر ان دونون قبیلون مین لڑائیان ہوتین ہر ایک کے حلیف ان کے ساتہہ ہوکر اپنے مدمقابل سے لڑتے تہے اس کے مشہور ترین وقایع سے جسمین گہمسان لڑائی ہوئی تہی یوم بعاث ہے جو قبل بعثت جناب رسول صلعم واقع ہوا ہے ان دونون خزرج مین عمرو بن نعمان بن صدقۃ بن عمرو بن امیہ بن عامر بن بیاضہ اور اوس مین حضیر الکتائب ابن سماک بن عتیک بن امرء القیس بن نزید بن عبد الاشہل حکمران تہا اور حلفاء خزرج مین اشجع (غطفان سے) جہنیہ (قضاعہ سے) اور اوس کے خلفاء مین مزنیہ (احیاء طلحہ بن ایاس سے) قریظہ ونضیر (یہود سے) داخل تہے لڑائی کا عنوان نہایت خطرناک تہا عرب کے دو نہایت عظیم الشان قبیلہ لڑنے کو میدان جنگ مین شمشیر بکف نکلے ہوئے تہے ابتداء خزرج کی کامیابی کی صورت دکہائی دیتی تہی بعد دو پہر حضیر نے اثناء جنگ مین اپنے گہوڑے کو میدان جنگ سے پہیر دیا جس سے اوس اور اوس کے حلفاء کسیقدر پیچہے کو ہٹے خزرج نے یہہ سمجہکر کہ اوس کو ہزیمت ہوئی قدم آگے بڑہائے اور اس مغلطہ مین انکو ہزیمت اوٹہانی پڑی اونکا سردار عمرو بن النعمان مارا گیا اس کے بعد وہ لڑائیون سے تہک کر یا یہہ کہ ہر ایک اپنی اپنی کامیابی سے ناامید ہوکر بیٹہہ گئے اور اسلام نے انکو اس خستہ وتباہ

حالت مین دیکھہ لیا جبکہ وہ فتنہ وفساد سے کنارہ کش اور لڑائی سے جی چرا رہے تہے
پہر اون مین اہل عقبہ جناب رسول صلعم کے پاس مکّہ مین حاضر ہوئے آپ نے اون کو
دعوتِ اسلام دی اور نصرۃ اسلام کے لئے کہا وہ لوگ لوٹ کر اپنی قوم مین آئے اور
کل حالات سے آگاہ کیا (جیسا کہ ہم آیندہ بیان کرینگے) اہل مدینہ (اونکی قوم)
نے جناب رسول صلعم کی دعوت کرنے سے آپ کی مدد پر متفق الرائے ہوگئے اندنون
خزرج کی سرداری سعد بن عبادۃ اور اوس کی حکومت سعد بن معاذ کے قبضہ مین تہی

خلاصہ اس کلام کا یہہ ہے کہ جب انکو جناب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مکہ مین
مبعوث ہونے اور دین اسلام کے لانے اور اہل مکہ کے اعراض کرنے اور جہٹلانے
اور تکلیف وایذا دینے کے حالات سے آگاہی ہوئی چونکہ اون مین اور قریش مین
بہائی چارا اور مصاہرت کا تعلق تہا اسوجہ سے ابو قیس بن الاسلت کو بنی حرہ
بن مالک بن الاوس سے روانہ کیا اس نے اہل مکہ کیطرف ایک بڑا قصیدہ لکہکر
بہیجدیا جسمین جناب رسول صلعم کی عزت واحترام کرنے اور اونکو آپ سے لڑنے
سے ممانعت کرنے اور آپکو ایذائین نہ دینے کا ذکر تہا اور اُس مین اصحاب فیل کے
حملہ سے آپ کی بدولت بچنے کا بہی حال مذکور تہا یہہ قصیدہ پینتیس ۳۵ بیتون کا تہا
ابن اسحاق نے اسکو کتاب السیر مین تحریر کیا ہے اور پہر جبکہ جناب رسول ممدوح صلعم
اپنی قوم کے ایمان لانے سے ناامید ہوئے اُسوقت آپ وفود عرب اور حجاج عرب کو
ایام موسم مین دین اسلام اور اسکی نصرت کی دعوت دینے لگے قریش کو یہہ بہی
گوارا نہوا اور انہون نے آپکو تبلیغ احکام الہی سے روکنا شروع کیا اور یہہ مشہور
کرنے لگے کہ (عیاذاً باللہ) آپ کو جنون ہوگیا ہے آپ کاہن ہین آپکو سحر آتا ہے
جیسا کہ اسکا تذکرہ قرآن مجید مین آگیا ہے لیکن آپ بحکم الہی دین اسلام کی دعوت
دیتے رہے چنانچہ ایک موسم حج مین عقبہ کے قریب بنو خزرج کے

چهه[1] سو جوانون سے ملاقات ہوئی دو انمین کے بنو نجار بنو غانم بن مالک سے یعنی اسعد بن زرارة بن عدی بن عبید اللہ بن ثعلبہ بن غانم اور عوف[2] بن الحرث بن رفاعہ بن سواد بن مالک بن غانم اور بنو زریق بن عامر سے رافع[3] بن مالک بن عجلان بن عمرو بن عامر بن زریق اور بنو غانم بن کعب بن سلمہ بن سعد بن عبد اللہ بن عمرو بن الحرث بن ثعلبہ بن الحرث بن حرام بن کعب بن غانم سے کعب[4] بن رئاب بن غانم اور قطبہ[5] بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن غانم بن سواد بن غانم بنو سلمہ سے اور اور عقبہ[6] بن عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب غانم بنو عبیدہ سے تھے۔ آپ نے ان لوگون سے دریافت فرمایا من انتم (تم لوگ کون ہو؟) ان لوگون نے جواب دیا کہ ہملوگ بنو الخزرج ہین پھر آپنے فرمایا من موالی یہود (کیا تم موالی یہود سے ہو؟) انہون نے اسکا اقبال کرلیا تب آپ نے ارشاد کیا الا تجلسون اکلمکم (کیا تم نہین بیٹھ سکتے ہو کہ مین تمسے باتین کرون) وہ لوگ یہہ سُنکر آپکے روبرو بیٹھہ گئے آپ نے اون کو توحید کی تعلیم دی اسلام کو پیش کیا قرآن کے نورانی آیتین پڑہین۔ وہ لوگ آپسمین سرگوشیان کرنے لگے ایک دوسرے کے کان مین جہک کے کہنے لگے "جو یہہ کہہ رہے ہین یہہ لو بخدا یہہ وہی نبی ہین جنکے مبعوث ہونیکا یہود وعدہ کر رہے تہے دیکہو تاخیر نہ کرو ایسا نہو کہ وہ ایمان لانے مین تمسے آگے بڑھ جائین" یہہ باتین کرکے انلوگون نے ہاتہہ بڑھایا اور آپ پر ایمان لائے اور یہہ وعدہ کیا کہ جسوقت ہم اپنی قوم مین پہنچینگے اون کو آپ کی امداد پر اوبھارینگے۔ آپنے اونکو دعاے خیر و برکت دی اور یہہ آپ کی خدمت سے رخصت ہوکر جسوقت مدینہ مین پہونچے اور اپنی قوم سے

[1] ابن اثیر نے سات آدمیونکا نام لکھا ہے جو عقبہ اولی مین ایمان لائے تہے دو بنو نجار سے اسعد بن زرارہ و عوف بن الحرث اور دو بنو زریق سے رافع بن عجلان و عامر بن عبد حارثہ ایک بنو سلمہ سے قطبہ بن عامر اور دو بنو عبیدہ سے عقبہ بن عامر و جابر بن عبد اللہ تہے۔

جناب رسول مقبول صلعم کے حالات بیان کئے اور اونکو اسلام کیطرف بلایا رفتہ رفتہ
آپ کا ذکر خیر مدینہ مین اس قدر ہونے لگا کہ کوئی مکان اور کوئی جلسہ انصار کا
آپکے تذکرہ سے خالی نہ تہا انصار کا کوئی شخص ایسا نہ تہا جس کے زبان پر آپ کا
ذکر نہ رہا ہو پہر جب سال آئندہ کا موسم آیا تو بارہ آدمیون نے عقبہ پر آکر آپ کی بیعت کی
یہہ بیعت عقبہ اولی کے نام سے موسوم ہے ان مین چہہ پہلے والے یعنی اسعد بن زرارہ
عوف بن الحرث ومعاذ ابن الحرث (یہہ دونون عفراء کے بیٹے ہین) رافع بن مالک
عقبہ بن عامر وغیرہم (رضی اللہ عنہم) اور چہہ دوسرے تین اون مین سے خزرج
کے (یعنی بنو غانم بن عوف سے عبادۃ بن الصامت بن قیس بن احرم بن فہر بن ثعلبہ
بن غانم اور بنو زریق سے ذکوان بن عبد القیس بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن
زریق اور بنو سالم سے عباس بن عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان) اور ایک
بلی بطون قضاعہ سے ابو عبد الرحمن بن زید ابن ثعلبہ بن خزیمہ بن احرم بن
عمرو بن عمارہ حلیف خزرج اور دو اوس کے تہے (یعنی الہیثم بن التیہان انکا
نام مالک ہے بن مالک بن عتیک بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل اور
عویم بن ساعدہ از بنو عمرو ابن عوف) ان بزرگون نے آپکے مبارک ہاتہہ
فقط اسلام کی بیعت کی اسوجہ سے کہ اوسوقت تک جہاد فرض نہین ہوا تہا
وہ بیعت یہہ تہی کہ اللہ جل شانہ کا کسی کو شریک نہ کرین۔ چوری نکرین۔ زنا
نکرین۔ قتل نکرین اپنی اولاد کو نہ قتل کرین۔ بعد بیعت لینے کے جناب رسول صلعم
نے اون لوگون سے مخاطب ہوکر فرمایا فان وفیتم فلکم الجنۃ وان
غشیتم من ذلک شیئاً فاخذ تم بحدہ فی الدنیا فہو کفارۃ
لہ وان سترتم علیہا فی الدنیا الی یوم القیامۃ فامرکم الی اللہ

[1] ہندوستان کیطرح عرب مین بہی بعض لوگ عار کیوجہ سے اپنی لڑکیون کو مار ڈالتے تہے۔

۲ن شاءعذب و۲ن شاءغفر(پس اگر تم نے اس (عہد) کو پورا کیا تو تمہارے لئے جنت ہے اور اگر ان مین سے تم کسی کے مرتکب ہو گئے اور بعوض اوس کے دنیا مین تمپر حد جاری کی گئی تو وہ اس گناہ کا کفارہ ہو گا اور اگر وہ گناہ دنیا مین قیامت پوشیدہ رہ گیا تو تمہارا معاملہ اللہ تعالی کے ساتھہ ہے اگر اسکی مرضی ہوگی تمکو عذاب دیگا اور اگر چاہے گا تو بخشدیگا)۔

جناب رسول (صلعم) نے یہہ فرماکر مصعب ابن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی کو اون کے ہمراہ کردیا یہہ اونکو قرآن پڑہاتے اور دین اسلام کی تعلیم دیتے اور نماز پڑہاتے اسعد بن زرارہ کے مکان پر رہتے تھے رفتہ رفتہ بنو خزرج مین اسلام کا اسقدر چرچا ہو گیا کہ تہوڑی مدت مین مدینہ کے چالیس آدمی مشرف باسلام ہوئے بعد اس کے اوس کے قبیلہ سے سعد بن معاذ بن نعمان بن امرء القیس بن زید بن عبد الاشہل اور اون کے چچا کے لڑکے اسید بن حضیر الکتائب ایمان لائے یہہ دونون بنو عبد الاشہل کے سردار تھے پہران دونون بزرگون کے ایمان لانے کے بعد اوس کے ہر بطن مین اسلام نہایت تیزی سے پہیلنے لگا تقریبًا ابناء قیلہ مین کوئی ایسا مکان نہ تہا جس مین دو ایک شخص (خواہ عورت ہون یا مرد) مسلمان نہ ہے ہون سوائے بطون بنی امیہ بن زید و خطمہ و وایل و واقف کے کہ انہون نے ابو قیس بن الاسلت کے رائے سے اتفاق کیا تا آنکہ ابتدائے زمانہ اسلام کا گزر گیا۔

اس کے بعد مصعب بن عمیر معہ اون چند اہل مدینہ کے جو مسلمان ہو چکے تھے مکہ مین واپس آئے اور سال آیندہ مین آنیکا وعدہ کیا چنانچہ وسط ایام التشریق مین اہل مدینہ تقریبًا تین سو ستر (۳۷۰) (جنمین عورتین بہی تہین) رسول مقبول (صلعم) کی خدمت مین آئے اور اسلام کی آپ کے مبارک ہاتہہ پر بیعت کی

اور اس امر کا اقرار کیا کہ جو شخص جناب موصوف کو اذیت دینے کا قصد کریگا اسکو
وہ مانع ہون گے اگرچہ نوبت بقتال آجائے بعد اس کے آپ نے بارہ[۱۲] نقیب انکے
لئے منتخب کئے نو[۹] نقیب خزرج سے اور تین[۳] اوس سے سب سے پہلے اس عقبہ
ثانیہ مین برار بن معرور بطن بنو تزید بن جشم خزرجی نے بیعت کے لئے ہاتھ
بڑہایا بعد انکے اور لوگ ایمان لائے بیعت کی۔ بعد تکمیل بیعت شیطان نے سر عقبہ سے
چلا کے کہا وارے اہل مکہ تم کس غفلت مین ہو یہان تمہارے خلاف بیعت لی
جا رہی ہے" قریش یہہ سنتے ہی دوڑ پڑے لیکن یہان بیعت تمام ہو چکی تہی
مجبور ہو کر اپنی قوم کی جستجو مین چلے اثنار راہ مین سعد بن عبادہ سے ملاقات
ہو گئی تنہا پا کر انکو گرفتار کر کے باندہ دیا۔ تا آنکہ جبیر بن مطعم بن عدی بن نوفل
اور حرث بن حرب بن امیہ بن عبد شمس نے کہول دیا اسوجہ سے کہ ان دونون
سے اور سعد بن عبادہ سے سابق مراسم تہے پہر جب مسلمان مدینہ مین واپس آئے
اور اپنے اسلام کو ظاہر کیا تب اس کے بعد بیعت حرب ہوئی جبکہ جناب رسول (صلعم)
جہاد کا حکم دیا گیا انصار نے نہایت خوشی سے عسرت و عشرت تنگی و فراخی
رنج و راحت مین لڑنے ساتہہ دینے کا وعدہ کیا اور بکمال طیب خاطر سے اس امر کی
بیعت کی کہ آپسمین ایکدوسرے سے نہ لڑینگے۔ ہمیشہ جہان رہینگے حق پر رہین گے
اللہ تعالی کے بارے مین کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرین گے
پس جب بیعت عقبہ تمام ہوئی اور اللہ جل شانہ نے اپنے نبی کو جہاد کا حکم دیا
تو اون لوگون کو (جو مکہ مین مشرکین کے ہاتہہ تکلیفین اوٹہاتے تہے) یہہ حکم
دیا گیا کہ وہ مکہ چہوڑ کر مدینہ مین اپنے بہائیون انصار سے جاملین چنانچہ اصحاب
رسول (صلعم) مکہ سے ہجرت کرنے لگے اور جناب موصوف (صلعم) بانتظار حکم
ربانی مکہ مین ٹہرے رہے ابن اسحاق نے مہاجرین کے اسماء مبارک بالتوضیح

تحریر کیا ہے منجملہ اون لوگون کے جنہون نے ہجرت کی عمرؓ ابن الخطاب اور اون کے
بہائی زید اور طلحہ بن عبید اللہ و حمزہ ابن عبد المطلب و زید بن حارثہ و
انیسہ و ابو کبشہ (موالی رسول اللہ صلعم) و عبد الرحمن بن عوف و زبیر بن العوام
و عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین تہے بعد اسکے جناب رسول صلعم کو
حکم ہجرت ہوا پس آپ نے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو اپنے ہمراہ لیا اور اپنے خوابگاہ
مین علی (کرم اللہ وجہہ) کو سولا کر مدینہ کو روانہ ہوئے جسوقت آپ مدینہ مین
رونق افروز ہوئے بنو الاوس مین کلثوم بن سطعم بن امرء القیس بن الحرث ابن
زید بن عبید بن مالک بن عوف کے مکان پر فروکش ہوئے ان دنون خزرج
کی سرداری عبد اللہ بن ابی ابن سلول کے قبضہ مین تہی (ابی بیٹا ہے مالک بن
الحرث بن عبید کا اور مادر عبید کا نام سلول تہا اور عبید لڑکا ہے مالک بن
سالم بن غانم ابن عوف بن غانم بن مالک بن نجار کا) اور بنو الاوس کی حکومت
ابو عامر بن عبد عمرو ابن صیفی بن نعمان (ضبیعہ بن زید کے ایک لڑکے کی اولاد) کے
ہاتہہ مین تہی جسوقت اس نے نبی صلعم کے خدمت مین اپنی قوم کو مجتمع ہوتے دیکہا تو وہ
بغض سے مکہ کو بہاگ گیا اور جب مکہ مفتوح ہوا تو طایف چلا گیا اور پہر جب طایف بہی
فتح ہو گیا تو شام کیطرف چلا گیا اور وہین مر گیا۔ پہر حضرت صلعم ابو ایوب انصاری
کے یہان رونق افروز ہوئے تا آنکہ آپکا حجرہ اور مسجد تیار ہو گئی اور آپ وہان سے
اوٹہہ کر اپنے حجرہ مبارک مین آرہے اور مہاجرین بہی رفتہ رفتہ آپ سے آملے اور
اسلام تقریباً کل اوس اور خزرج مین پہیل گیا اور اسی روز سے اہل مدینہ انصار
کہلائے جانے لگے اسوجہ سے کہ انہون نے دین محمدی کی مدد کی جناب رسول صلعم کو
اپنے یہان ٹہیرایا جناب موصوف نے ایک خطبہ مین انصار کے فضائل اور اونکی
جمعیت کو بیان فرما کے مہاجرین اور انصار کے لئے ایک کتاب تحریر کرائی اور یہود سے بہی

عہد و پیمان کیا گیا اور وہ اپنے دین وملت اور اموال پر قایم رکہے گئے جیسا کہ
ابن اسحاق نے اسکی تصریح کی ہے بعد اس کے جناب رسول صلعم سے اور ان کی
قوم سے لڑائیان شروع ہوئین آپ اون پر متعدد حملے بغرض اعلاء کلمۃ اللہ کرنے لگے
اور آپ کو اسمین غلبہ اور استیلاء حاصل ہوتا گیا جیسا کہ ہم سیرۃ النبی صلعم مین مفصل
بیان کرین گے ۔ ان سب معرکون مین انصار نے آپ کا ساتہہ دیا جان و مال
سے آپ کے ہمرکاب رہے انہین کے اکثر رؤساء و شرفاء بعض بعض لڑائیون مین شہید ہوگئے
اسی اثناء مین اون یہود نے مہاجرین اور انصار سے عہد شکنی کی جو یثرب مین
رہتے تہے اور اوس عہد نامہ کا پاس نہ کیا جو رسول اللہ صلعم نے اونکو لکہد یا تہا
اسیوجہ سے اللہ جل شانہ نے اپنے نبی برحق (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اون یہود سے
لڑنے کا حکم دیا آپ نے اون کا یکے بعد دیگرے محاصرہ کرنا شروع کردیا۔ بہرکیف
بنو قینقاع نے بدعہدی کی مسلمانون سے بحالت غفلت بہڑ گئے اور ایک مسلمان کو
شہید کر ڈالا اسوجہ سے ان کا محاصرہ کیا گیا خزرج کی سفارش سے یہہ جلاء وطن
کئے گئے اور بنو نضیر اور قریظہ کا یہہ واقعہ ہوا کہ ان مین سے بعض مارڈالے گئے
اور بعضے جلاء وطن کردیئے گئے بنو نضیر کا واقعہ بعد جنگ اُحد و بیر معونہ کے
ہوا ہے جناب رسول مقبول صلعم بنو نضیر کے پاس اون دولون عامریون کے
خونبہا کے بارے مین گفتگو کرنے کو تشریف لیگئے تہے جسکو عمرو بن امیہ نے
مارڈالا تہا جیسا کہ آیندہ ہم بیان کرین گے پس بنو نضیر نے مکر و حیلہ سے آپ کے
قتل کرنے کا مشورہ کرلیا جناب رسول اللہ صلعم کو وحی کے ذریعہ سے اسکی اطلاع
ہوئی آپ نے بحکم الہی انکا محاصرہ کیا انجام کار جلاوطن ہوکر نکل گئے بعض اونمین
کے خیبر اور بعض بنو قریظہ مین جا کر مل گئے اور بنو نضیر نے خلاف عہد یہہ کیا
کہ انہون نے غزوہ خندق مین قریش کی مدد کی تہی پس جب جناب رسول اللہ صلعم

اوس غزوہ سے فارغ ہوئے تو بحکم الہی آپنے انکا محاصرہ کیا پچیس ۲۵ شبانہ روز انکو محاصرہ مین رکھا اوس نے انکی شفاعت وسفارش کی اور یہہ عرض کیا کہ بنو نضیر کو ہم کو اوسی طرح مرحمت فرمائے جیسا کہ آپ نے بنو قینقاع کی بابت خزرج کی سفارش قبول فرمائی ہے پہر اس کے لئے سعد بن معاذؓ حکم مقرر کئے گئے یہہ غزوہ خندق سے زخمی ہوکر آئے تہے مسجد مین رکہے گئے تہے غرضکہ مسجد سے حکم کے لئے بلائے گئے جناب رسول اللہ صلعم نے سعد سے متوجہ ہوکر ارشاد کیا بم تحکم فی ھولاء (ان کے بارے مین تو کیا حکم دیتا ہے) سعد نے عرض کیا کہ انکی گردنین ماری جائین ان کے مال واسباب لوٹ لئے جائین عورتین گرفتار کرلیجائین جناب رسول اللہ صلعم نے یہہ سنکر فرمایا حکمت بحکم اللہ (تونے وہی فیصلہ کیا جو اللہ تعالی کا حکم تہا) پس اونکی گردنین ماری گئین وہ لوگ چہہ ۶۰۰ سو سے لیکر نو ۹۰۰ سو کے اندر تہے۔ پہر ۷ھ مین بعد حدیبیہ کے آپ نے خیبر کیطرف رخ فرمایا انکا آپ نے محاصرہ کیا اور بزور تیغ خیبر کو فتح کرکے یہودیون کو قتل کیا انکی عورتونکو قید کرلیا منجملہ اون کے صفیہ بنت حی بن اخطب (رضی اللہ عنہا) بہی تہین انکا باپ بنو قریظہ کے ساتہہ مارا گیا اور یہہ کنانہ بن الربیع بن ابی الحقیق کے عقد مین تہین اسکو محمد بن مسلمہ نے مار ڈالا تہا جبکہ انہون نے بحکم رسول اللہ صلعم چہہ آدمیون کو لیکر غزا کیا تہا پس جب خیبر مفتوح ہوا تو صفیہ (رضی اللہ عنہا) بوقت تقسیم مال غنائم و قیدی عورتین آپ کے حصہ مین آئین اس لڑائی مین آپکے ہمراہ ایکہزار چار سو پیادے اور دو ۲۰۰ سو سوار تہے انہین مین خیبر کا مال غنیمت تقسیم کیا گیا بعد اس کے یہود سے اس امر پر عہد کیا گیا کہ وہ نصف زراعت و باغات خراج مین دیا کرین اور نصف وہ لین چنانچہ یہود تا زمانہ خلافت عمرؓ خیبر مین رہے جب آپکا دور خلافت آیا تو انہون نے اونکو جلاء وطن کردیا۔

اور جب ۸ھ ہجری مین مکہ فتح ہوا اور اس کے بعد غزوہ حنین ہوا
اور جناب رسول اللہ (صلعم) اہل اسلام قریش وغیرہم پر اموال غنیمت
تقسیم فرمانے لگے اوسوقت بعض منافقین کے کہنے سننے سے انصار (رضی اللہ عنہم)
کو یہہ خیال پیدا ہوا کہ اب چونکہ مکہ فتح ہو گیا ہے اور آپکی قوم نے آپ کے دین پر
اتفاق کر لیا ہے تو رسول اللہ (صلعم) اپنے ہی شہر و ملک مین قیام
فرمائینگے اور اسی صدمہ سے آپس مین یہہ کہنے لگے کہ "ہماری تلواروں سے
اون کے خون ٹپک رہے ہین اور ہمارے غنایم اون مین تقسیم کئے جاتے
ہین" جب اسکی خبر جناب موصوف (صلعم) کو پہونچی تو آپنے ان کو ایک
جلسہ مین جمع کر کے ارشاد فرمایا یا معشر الانصار ما الذی بلغکم
عنی (اے گروہ انصار تمکو میری طرف سے کیا خبر پہونچی ہے) انصار نے
واقعہ بیان کیا آپنے فرمایا الم تکونوا ضلالا فہداکم اللہ
بی و عالۃ فاغناکم اللہ ومتفرقین فجمعکم اللہ (کیا تم گمراہ
نہ تھے؟ کہ اللہ تعالی نے میرے ذریعہ سے تمکو ہدایت کی! اور
کیا محتاج نہ تھے؟ پس اللہ تعالی نے تمکو غنی کر دیا! اور کیا متفرق نہ تھے؟
پس اللہ تعالی نے تمکو ایکجا کر دیا) فقالوا اللہ ورسولہ امن
(انصار نے کہا اللہ اور اوس کے رسول کو ہم چاہتے ہین) فقال لو شئتم
لقلتم جئتنا طریدا فآویناک ومخذولا فنصرناک و
لکن واللہ انی لاعطی رجالا استالفہم علی الدین وغیرہم
احب الی۔ الا ترضون ان ینقلب الناس بالشاء والبعیر
وتنقلبون برسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) الی رحالکم
اما والذی نفسی بیدہ لولا الہجرۃ لکنت امرأ من

الانصار الناس دثار وانتم شعار ولو سلک الناس شعبا و سلکت الانصار شعبا لسلکت شعب الانصار (جناب رسول اللہ صلعم نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو کہہ سکتے ہو کہ تم بھگائے ہوئے آئے پس ہم نے تم کو جگہہ دی اور آئے تم جھٹلائے ہوئے پس ہمنے تمہاری تصدیق کی لیکن خدا کی قسم ہے کہ مین انلوگون کو اسوجہ سے دیتا ہون کہ انکو دین کیطرف مالوف کرون نہ اسوجہ سے کہ وہ مجھے اورون سے محبوب ترہین کیا تم اس سے راضی نہوگے کہ اور لوگ تو بکریان اور اونٹ لیکر واپس جائین اور تملوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے ہمراہ لیکر اپنے جائے قیام کو واپس جاؤ۔ آگاہ ہو جاؤ قسم ہے اسکی جس کے قبضہ مین میری جان ہے کہ اگر ہجرت نہوتی تو مین بھی ایک شخص انصار مین سے ہوتا اور لوگ باہر کے کپڑے ہین اور تم اندر کے کپڑے ہوتے یعنی اور لوگ عام ہین اور تم لوگ خاص ہو اور اگر اور لوگ ایک راہ اختیار کرتے اور انصار دوسرا راستہ چلتے تو مین بے شک انصار کے راستہ کو اختیار کرتا) انصار (رضی اللہ عنہم) یہہ کلمات تشفی آمیز سنکر خوش ہو گئے اور رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے ہمراہ لئے ہوئے مدینہ منورہ کو واپس آئے پس جناب موصوف (صلعم) انہین مین رہے تا آنکہ اللہ تعالی نے انکو دنیا سے اپنے جوار رحمت مین بُلا لیا۔

اور پھر جب جناب رسول اللہ (صلعم) کا یوم وفات آیا تو انصار سقیفہ بنی ساعدہ بن کعب مین مجتمع ہوئے اور خزرج سعد بن عبادہ کے بیعت کو بلائے گئے پس وہ لوگ قریش سے کہنے لگے منا امیر و منکم امیر (ایک ہم مین سے امیر ہو اور ایک تم مین سے امیر ہو) لیکن مہاجرین (رضی اللہ عنہم) نے اس سے انکار کیا اس استدلال سے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو تمہارے ساتھ

جس سلوک کی وصیت کی تھی پس اگر امارت تمہارے لئے ہوتی تو تمکو وصیت کیجاتی نہ کی مہاجرین کو اور اس وصیت کو رسول اللہ (صلعم) نے خطبہ میں بیان فرمایا تھا جس کے بعد پھر خطبہ پڑہنے کی نوبت نہین آئی"! انصار یہہ سنکر خاموش ہو رہے اور بشیر بن سعد بن ثعلبہ بن خلاش بن زید بن مالک بن الاغر بن ثعلبہ بن کعب بن الخزرج بن الحرث بن الخزرج رض اوٹھے اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھہ پر بیعت کی اس کے بعد لوگون نے بیعت کرنی شروع کر دی حباب بن منذر بن الجموح بن حرام بن کعب بن غانم بن سلمہ بن سعد نے کہا اے بشیر تمنے امارت کے لئے اپنے ابن عم کو منتخب کیا" بشیر رض نے جواب دیا نہین! بلکہ مین نے یہہ نازیبا سمجھا کہ مین اوس امر کے لئے ایسے لوگون سے منازعت کرون جسکو اللہ تعالیٰ نے اون کے لئے بنایا ہے" الغرض جب اوس نے بشیر رض بن سعد کا یہہ فعل دیکھا اور وہ خزرج کی امارت پر راضی نہ تھے پس اونہون نے بھی ابو بکر رض کی بیعت کر لی اور سعد نے بیعت سے انکار کیا اور شام کیطرف چلے گئے تا آنکہ وہین انتقال کیا۔ لوگون کا یہہ زعم ہے کہ انکو جن نے مار ڈالا ہے اور اسکی سند مین یہہ شعر پڑھا کرتے ہیں

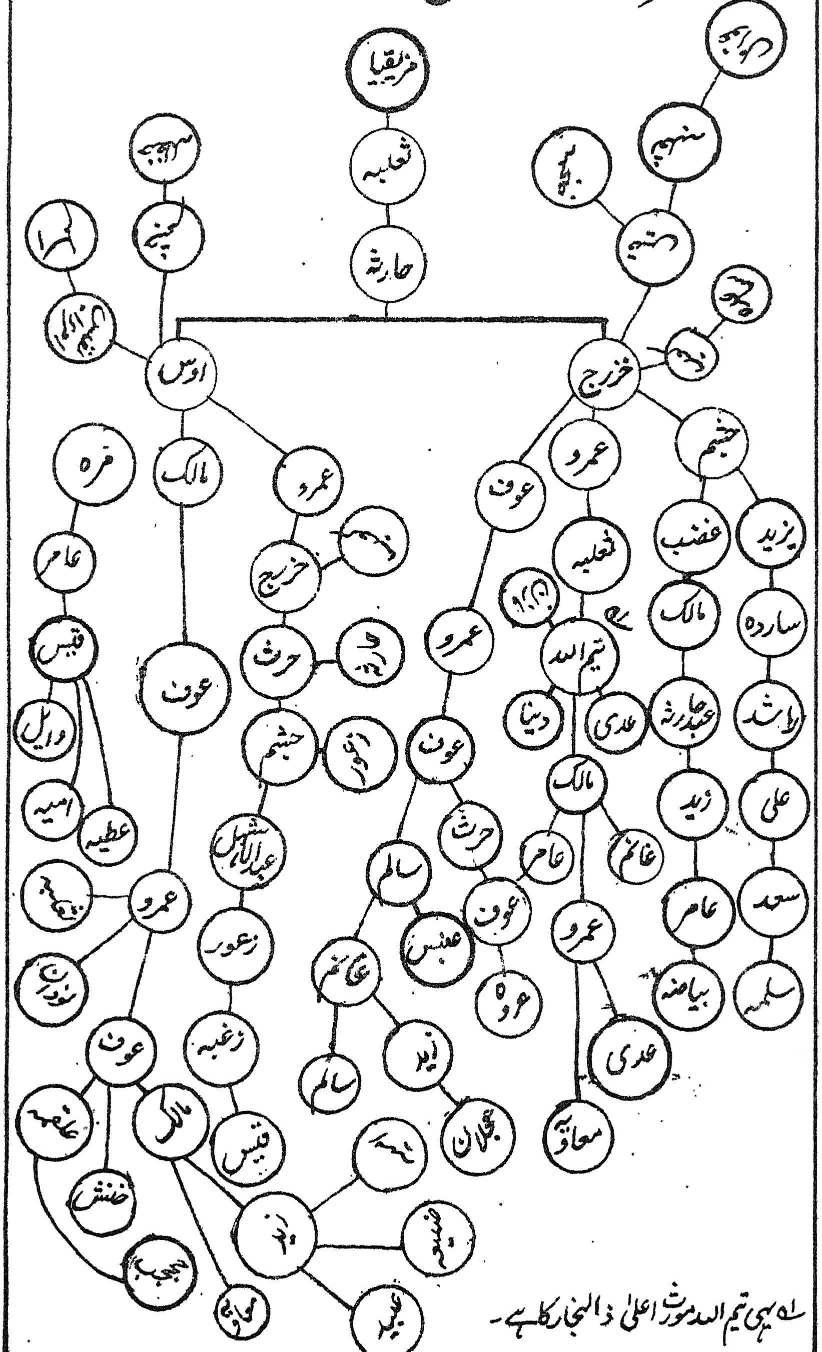
نحن قتلنا سید الخزرج سعد بن عبادہ

فرمیناہ بسہمین فلم نخط فوادہ

اس کے بعد اس کے لڑکے قیس کو ایک گونہ عنا حاصل ہو گیا اور فتوحات اسلام مین اس نے بھی معقول حصہ لیا۔ جس زمانہ مین جناب امیر (علیہ السلام) اور معاویہ رض سے لڑائیان ہو رہی تھین اوس وقت یہہ جناب امیر کے متعلقین سے تھے اور جب یزید بن معاویہ حکمران ہوا اور اسکی بدعات اور ظلم اور ناحق کوشی حق پوشی کا عالم مین ظہور ہوا تو انہون نے دینی جوش سے عبد اللہ بن الزبیر کی بیعت کی عبد اللہ ابن الزبیر اور یزید سے لڑائی ہوئی جسمین انصار رض کو

پسپا ہونا پڑا لشکریان یزید نے بہت بڑے بڑے ظلم کئے بیان کیا جاتا ہے کہ اس دن مہاجرین اور انصار (رضی اللہ عنہم) سے ستر بدری شہید ہوئے اور عبداللہ بن حنظلہ بھی (جو عبداللہ ابن الزبیر کیطرف سے امیر لشکر تھے (اس معرکہ میں مرتبہ شہادت کو پہونچے یہہ منجملہ اون ظلمون کے تھا جو یزید سے سرزد ہوئے۔ ان واقعات کے بعد حکومت اسلامیہ کو ایک گونہ مضبوطی ہوگئی اور دولت عرب اطراف وجوانب ممالک مین پھیل گئی اور قبائل مہاجرین وانصار (رضی اللہ عنہم) اعراق وشام واندلس وافریقہ ومغرب مین متفرق ہوگئے پس بنابرین ابناء قیلہ بھی ادہر اودہر نکل گئے اور سرزمین مدینہ اون سے خالی ہوگئی اور وہان سے ان کے نشانات بھی ایسا ہی فنا ہوگئے جیسا کہ اور امتون کے آثار محو ہو چکے تہے وتلك امة قد خلت لها ماكسبت ولكم ماكسبتم والله وارث الارض ومن عليها وهو خير الوارثين لاخالق سواه ولامعبود الا اياه۔

شجرۂ انساب بنو خزرج واوس ابناء قیلہ



سلہ یہی تیم اللہ مورث اعلیٰ ذالنجار کا ہے۔

(۱) اگست ۹۹

اخبار حکومت و انساب بنو عدنان

اس سے پیشتر ہم تحریر کر چکے ہین کہ باتفاق نسابین۔ عدنان۔ اسماعیل (علیہ السلام) کے نسل سے ہے اور یہہ کہ عدنان اور اسماعیلؑ کے درمیانی پشتین معروف و غیر مشہور ہین اور نیز ان کی تعداد مین بہی اختلاف ہے جیساکہ ہم آیندہ بیان کرینگے اور جس طرح عدنان کی نسبت اسماعیل علیہ السلام کیطرف نسبتاً صحیح تسلیم کر لی گئی ہے اوسیطرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت نسباً عدنان کیطرف مسلمہ امر ہے لیکن عدنان اور اسماعیلؑ کی نسبت مین لوگون نے اختلاف کیا ہے بعضے کہتے ہین کہ وہ ثابت بن اسماعیلؑ کی اولاد سے ہے اسطرح پر کہ عدنان بیٹا ہے ادد بن المقدم ابن ناحور (یا باحور) بن تنوخ بن یعرب بن یشجب بن نابت یہہ قول بیہقی کا ہے اور جرجانی تحریر کرتا ہے کہ عدنان قیذار بن اسماعیلؑ کے نسل سے ہے اس نے پشتون کی ترتیب یون تحریر کی ہے کہ عدنان بیٹا ہے آدد بن الیسع بن الہمیسع بن سلامان بن نبت بن حمل بن قیذار بعضے نسابہ اس سے اتفاق کرتے ہین کہ عدنان۔ قیذار کے نسل سے ہے لیکن پشتون کی ترتیب یون ہے عدنان بن آدد بن یشجب بن ایوب بن قیذار بیان کیا جاتا ہے کہ قصی بن کلاب کا شعر اسی امر کی تائید کرتا ہے کہ عدنان قیذار کے اولاد سے ہے۔۔

معد ابن عدنان (مترجم) کا نسب

تحقیق کرنے سے معلوم ہوا ہے کہ جنہون نے عدنان سے لیکر اسماعیلؑ تک کے پشتون کا بیان کیا ہے وہ پانچ شخص ہین (۱) بیہقی (۲) ابن ہشام (۳) ابن الاعرابی (۴) برخیا کاتب لوحی ارمیا نبی علیہ السلام (۵) الجرانی ان مین سے بیہقی نے عدنان سے اسماعیلؑ تک نو پشتین شمار کی ہین جسکا

ذکر خود علامہ مورخ نے کیا ہے اور ابن ہشام نے کتاب المغازی والسیر مین آٹھ پشتین
اس طرح لکھی ہین " عدنان ابن عدد ابن ناحور ابن سود ابن یعرب ابن یشجب ابن
نابت بن اسماعیل اور اسی کتاب کے دوسرے نسخہ مین دس پشتین اسطرح تحریر ہین
" عدنان بن آدد بن سنام بن یشجب بن یعرب بن الہمیسع بن سالامن بن نابت بن قیدار
بن اسماعیل اور ابن الاعرابی نے آٹھ پشتین نسب نامہ مین مندرج کی ہین اسطرح سے "
عدنان بن آد بن آدد بن الہمیسع بن نابت بن سلامان بن قیدار بن اسماعیل "
ان سب نامون کو یہہ خیال کرنا کہ یہہ پورے ہین اور اسکو اسماعیلؑ تک سمجھنا
سخت غلطی ہے کیونکہ ان کے لکھنے والون نے جہان تک اُن کو نام یاد تہے درمیانتک
لکھکر اس کے مشہور و معروف شخص قیدار و اسماعیلؑ کا نام لکھہ دیا جیساکہ عرب
اور شام کے لوگون کا دستور تہا۔ دیکھو انجیل متی حواری کہ اونہون نے حضرت
عیسیٰ علیہ السلام کے نسب مین لکھا ہے " کتاب نسب نامہ عیسیٰؑ ابن داؤد ابن ابراہیم "
حالانکہ مسیح سے داؤدؑ تک اور داؤدؑ سے ابراہیمؑ تک بہت سی پشتین گذری ہین
لیکن داؤدؑ اور ابراہیم کے معروف و مشہور ہونے کی وجہ سے مسیح کو داؤدؑ کا اور
داؤد کو ابراہیمؑ کا بیٹا بتا دیا ہے جس سے نسلی سلسلہ چلا ہے۔ اس مین کچھہ شک نہین
کہ محمدؐ رسول اللہ (صلعم) قبیلہ قریش سے اور قریش معد ابن عدنان کے اولاد
مین ہے اس امر کے ثبوت کے لئے قومی اور ملکی روایات عرب کافی ہے اور جیساکہ آپکے
زمانہ مین اور نہ بعد آپکے کسی شخص کو یہہ شبہہ پیدا ہوا ہے کہ آپ قبیلہ قریش سے
اور قریش معد بن عدنان کے اولاد سے نہین ہین ویساہی متیقن اور قومی و ملکی
اعتبار سے مسلم امر ہونے کی وجہ سے کسیکو آپکی موجودگی مین نسب نامہ لکھنے کا
خیال نہین پیدا ہوا ورنہ یہہ دقتین پیش نہ آتین جو بعد آپکے نسب نامہ لکھنے
والون کو پیش آئین ہین آپ اعلم الناس تہے آپنے بہدایت باری تعالیٰ نسب نامہ کو

مرتب بتلایا اور لکھا دیتے برعکس جناب عیسیٰ ابن مریم کے کہ آپ کی حالت حیات ہی مین خلاف عادت انسانی پیدا ہونے کی وجہ سے بنی اسرائیل کو یہہ شبہہ پیدا ہوا تھا کہ آپ بنی اسرائیل سے ہین یا نہین ۔ اسیوجہ سے مقدس متی حواری نے اپنی انجیل مین سب سے پہلے آپ کا نسب نامہ لکھا ہے ۔

میرے نزدیک بلحاظ اصول درایت اس روایت کی کوئی اصل نہین معلوم ہوتی جو کاتب الواقدی نے آنحضرت (صلعم) کے طرف منسوب کرکے لکھا ہے کہ وہ کذب النسابون یعنی نسب بیان کرنے والے جھوٹے ہین مسعودی نے مروج الذہب مین اس سے ملتی ہوئی ایک یہہ روایت بیان کی ہے " ولذلك اي لتنازع الناس في النسب نهى النبي صلعم عن تجاوز معد لعلمه من تباعد الانساب وكثرة الآراء في طول هذه الاعصار " اور اختلاف کیوجہ سے جو کہ نسب نامہ مین لوگ کرتے تھے آپ نے معد سے آگے نسب بیان کرنے کو منع فرمایا ہے اسوجہ سے کہ آنحضرت (صلعم) نسب نامہ کے بڑے دور تک ہونے سے اور اس کے زمانہ دراز مین متعدد رائین ہونے سے بخوبی واقف تھے ۔

یہہ روایت ایسی ہے کہ جس کے بے سند و ناقابل اعتبار ہونے مین کچھ شبہہ نہین ہوسکتا ۔ آنحضرت (صلعم) کے روبرو کبھی نسب کے نسبت کوئی تذکرہ نہین پیش آیا تمام عرب کے دلون پر یہہ امر مسلم تھا کہ آنحضرت (صلعم) قریش سے ہین اور قریش معد بن عدنان کے نسل سے ہین ظاہرا کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ اوس زمانہ مین آنحضرت (صلعم) کے روبرو نسب نامہ پر کچھ بحث و گفتگو ہوئی ہو ۔ ہان کئی صدیون کے بعد جب تالیف و تصنیف کا رواج اسلام شروع ہوا تو مورخین نے نسب نامہ مرتب کرنے کی فکر کی اور جسکو جہان تک نام یاد تھے لکھہ کر مشہور و معروف شخص کا نام لے دیا یہی وجہ ہے کہ معد ابن عدنان اور اسمعیل مین بعضے دس پشتین اور بعضے بیس اور بعضے نوہی

پشتین لکھکر قیذار بن اسماعیلؑ کا نام لکھہ دیتے ہین۔ پس اب بعد تنقیح کے دو نسب نامہ باقی رہ گئے ایک برخیا کاتب الوحی ارمیا نبیؑ کا اور دوسرا الجرا کا۔ اس پچھلے نسب کے نسبت ابو الفدا نے لکھا ہے کہ وہ نہایت درست اور قابل اعتبار و لایق اختیار کرنے کے ہے اگرچہ درحقیقت یہہ نسب نامہ بہی اسماعیلؑ بن ابراہیمؑ تک نہین ہے اور اس نے بہی جہانتک اسکو نام یاد تہے لکھہ کر حسب دستور عرب و شام قیذار بن اسماعیلؑ کا نام لکھہ دیا ہے غور کرنے سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ نسب نامہ حمل ابن معد ابن عدنان تک ہے یعنی جہانتک برخیا کاتب الوحی نے لکھا تہا۔ اسکی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ ہم برخیا کے لکھے ہوئے نسب نامہ کا اعتبار نہ کرین جو انہون نے حضرت اسماعیلؑ کی اولاد کا سلسلۂ نسب اپنے وقت تک کا لکھا ہے علی الخصوص اسوجہ سے کہ معد ابن عدنان حضرت ارمیاؑ کے زمانہ مین تہے اور بخت نصر کے ہنگامہ مین حضرت یرمیاؑ نے معد بن عدنان کو بچایا تہا جیسا کہ علامہ ابن خلدون اور مسعودی نے مروج الذہب مین اسکا اعتراف کیا ہے اسپر بعض نافہم انگریزی مورخون نے یہہ اعتراض کیا ہے کہ معد ابن عدنان اور ارمیا نبیؑ کی روایت صحیح نہین ہے اسوجہ سے کہ آنحضرت (صلعم) سے عدنان تک اٹھارہ پشتین ہوتی ہین اس حساب سے باعتبار نسل عدنان کی پیدایش سنہ [illegible] قبل مسیحؑ سے پہلے نہین ہو سکتی حالانکہ ارمیا نبی اور بخت نصر کے حملون کا زمانہ سنہ [illegible] قبل مسیحؑ مین پایا جاتا ہے۔ یقیناً ان مورخون کو اس نسب نامہ مین نامون کے متحد ہونے سے اس روایت کے صحت کا شبہہ ہو گیا ہے کیونکہ عدنان بہی دو ہین اور معد بہی دو ہین اور لطف یہہ ہے کہ دونون عدنان کے بیٹون کا نام معد ہے لیکن وہ معد جو ہمعصر ارمیا نبیؑ ہے وہ عک کا بہائی ہے اور اسکا باپ عدنان سنہ [illegible] قبل مسیحؑ مین گزرا ہے اور اس کے باپ کا نام ادد اول ہے اور یہہ معد۔ عدنان (دوم) کا لڑکا ہے اور اس کے باپ کا نام اد ہے۔ پس وہ روایت پہلے معد کے نسبت ہے

نہ کہ دوسرے معد کی نسبت جیسا کہ بعض انگریزی مورخ نے خیال کرلیا ہے ۔ عرب کے
ضلع حضرموت مین حصن الغراب نامی ایک قلعہ جو قوم عاد کا تہا جس مین سے ایک کتبہ نکلا
اوس مین ہود پیغمبر کا ذکر اور نیز ملک کا بہی نام ہے غالباً یہہ ملک شعدا اون کا بہائی ہوگا ۔
یہہ کتبہ سنہ ١٨٣٤ء مین ایسٹ انڈیا کمپنی کے جہاز مسمی پالی نورس کے افسرن نے
نکالا تہا پس جبکہ برخیا کاتب الوحی کے نسب نامہ کے نیچے ابجرا کا نسب نامہ بطور
تتمہ کے ہم لگا دیتے ہین تو آنحضرت کا نسب عدنان تک اور پہر عدنان سے اسمٰعیل تک
بلا کسی کے اختلاف کے ثابت ہوجاتا ہے اور از روے حساب علوم طبعی کے (جو
عام طور سے اختیار کیا جاتا ہے) صحیح بہی ہوجاتا ہے کیونکہ اسماعیل سنہ ١٩١٠ قبل مسیح
اور محمد رسول اللہ (صلعم) سنہ ٥٧٠ بعد مسیح کے پیدا ہوئے تہے ان دونون لاولون
مین چوبیس سو اسی ٢٤٨٠ برس کا عرصہ ہوتا ہے اور اسماعیل سے آنحضرت تک ستر
پشتین گذرتی ہین ۔ ہمکو اس امر کے تسلیم کرلینے مین کوئی عذر نہین ہے کہ ہم نے
یہہ پشت نامہ آنحضرت سے عدنان اول تک عرب کی ملکی روایتون سے اور پہر عدنان
اول کے اوپر یہود کی روایتون سے صحیح کیا ہے اس لئے کہ ہمارے بہائی بنی اسرائیل
پڑہے لکہے تہے جنکے یہان تاریخ لکہنے اور نسب کے محفوظ رکہنے کا عمدہ طریقہ تہا اور
عرب ان پڑہ اُمّی تہے گو اُنکا بے نظیر حافظہ اپنے انساب اور نسلون کے یاد رکہنے کا
مشتاق تہا لیکن تمام پشتون کا بترتیب یاد رکہنا نہایت مشکل امر تہا عجب
نہین کہ اوجہ سے جسوقت معد ابن عدنان کو ارمیا نبی بچا کرلے گئے تہے اسوقت اپنے
کاتب الوحی برخیا سے معد بن عدنان کے نسب نامہ بترتیب لکہنے کا حکم دیا ہو اب ہم
حسب تحقیق بالا بنو عدنان کے اخبار ختم ہونے پر عدنان اول کا فوقانی سلسلہ
نسب برخیا کاتب الوحی ارمیا کے لکہے ہوئے نسب نامہ سے لکہینگے اور اس کے
تحتانی سلسلہ مین ابجرا کا نسب نامہ بطور تتمہ لگا دینگے ۔ (انتہی کلام المترجم)

قرطبی بروایت ہشام ابن محمد تحریر کرتا ہے کہ عدنان و قیدار مین تقریباً چالیس پشتین ہین وہ کہتا ہے کہ مین نے اہل تدمر کے ایک شخص کی زبانی سنا ہے (جو کہ ترک یہودیت کر کے مسلمان ہو گیا تھا اور وہ کتب یہود کو پڑھے تھا) کہ "وہ معد بن عدنان کے نسب کو اسماعیل تک کتاب ارمیا نبی علیہ السلام سے بیان کرتا تھا" یہہ نسب نامہ باعتبار عدد اور اسمار کے اوس نسب نامہ سے بہت ہی قریب ہے جسکو قرطبی نے نقل کیا ہے اور جو کچھہ ان دونون مین اختلاف ہے وہ زبان کیوجہ سے۔ کیونکہ یہہ اسمار زبان عبرانی سے نقل کئے گئے ہین۔ قرطبی نے زبیر ابن بکار سے بسند ابن شہاب بہی نقل کیا ہے کہ مابین عدنان و قیدار اسیقدر پشتین ہین اور بعض نسابین نے اون پشتون کو ضبط کیا ہے جو مابین معد بن عدنان اور اسماعیلؑ کے ہین ان دونون بزرگون مین چالیس پشتون کا فرق ہے یہہ نسب نامہ اوس نسب نامہ سے موافق ہے جو اہل کتاب کے پاس ہے اور جو کچھہ ان مین اختلاف ہے وہ بوجہ مغایرت زبان صرف اسمار مین ہے۔ فلی نے اوسکو لکہا ہے اور طبری نے اسکو الی آخرہ نقل کیا ہے۔

اور بعض نسابین عدنان اور اسماعیل مین بیس یا پچیس[۲۰][۲۵] پشتون کا فرق بتلاتے ہین و فی الصحیح عن ام سلمہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال معد بن عدنان بن ادد بن زید بن برا بن اعراق الثرے قالت ام سلمۃ و زید ھو الھمیسع و برا ھو نبت و نابت و اعراق الثرے ھو اسمعیل (اور حدیث مین بروایت ام سلمہ آیا ہے وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ معد بیٹا ہے عدنان کا اور وہ بیٹا ہے ادد کا اور وہ بیٹا ہے زید کا اور وہ بیٹا ہے برا کا اور وہ بیٹا ہے اعراق الثرے کا ام سلمہ کہتی ہین کہ زید اور ہمیسع ایک ہین اور برا اور بنت ایک ہین

اور نابت و اعراق الثرے اور اسماعیلؑ ایک ہین لیکن سہیلی نے ام سلمہ کی اس تفسیر سے انکار کیا ہے وہ کہتا ہے کہ اس حدیث مین بر تقدیر تسلیم صحت پشتون کا گنا اور شمار کرنا مقصود نہین ہے کیونکہ محققین نسابین نے اس امر پر اتفاق کرلیا ہے کہ عدنان اور اسماعیلؑ مین باوجود انقضائے مدت طول یہہ امر عادتاً محال ہے کہ ان دونون مین چار یا پانچ یا دس پشتون کا فرق ہے ہو۔

طبری کہتا ہے کہ عدنان کے علاوہ معد کے چہہ لڑکے تہے (۱) ربب یعنی عک (۲) عرق جسکے نام سے عرق الیمن موسوم ہوا (۳) آد (۴) ابی (۵) ضحاک (۶) عبق ان کے سب کی مان ایک ہی تہی اور اسکا نام مہدد ہے ہشام بن محمد کا یہہ خیال ہے کہ مہدد قبیلہ جدیس سے تہی اور بعضے کہتے ہین کہ طسم سے اور بعضے طواسیم (نسل لقشان ابن ابراہیم) سے بتلاتے ہین۔ الغرض طبری کا یہہ بیان ہے کہ جب اہل حضور نے اپنے نبی شعیبؑ (علیہ السلام) کو شہید کیا اسوقت اللہ جلشانہ نے ارمیا و ابرخیا (انبیاء بنی اسرائیل) کو بذریعہ وحی اس امر سے مطلع کیا کہ وہ بخت نصر کو عرب پر حملہ کرنیکا حکم دین اور اونکو یہہ دونون بزرگ اس سے آگاہ کردین کہ اللہ جلشانہ نے اسکو اُنپر مسلط کیا ہے اور یہہ کہ وہ دونون بزرگ معد بن عدنان کو اس ہنگامہ سے بچا کر اپنے ملک مین لے آئین یہہ اس غرض سے حکم دیا گیا تہا کہ اسکی نسل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہونیوالے تہے جیسا کہ اس سے پیشتر بیان کیا گیا ہے پس اون دونون بزرگون نے معد بن عدنان کو اوس ہنگامہ سے بچایا اور اپنے ساتہہ حران مین لے آئے اوس وقت معد کی عمر بارہ برس کی تہی معد بن عدنان نے آپ ہی دونون بزرگون کے سایۂ عاطفت مین پرورش پائی اور انکی کتابون کی اوس سے تعلیم پائی۔ باقی رہا بخت نصر۔ وہ عرب کیطرف گیا عدنان نے اہل حضور کو لیکر

ذات عرق مین اوسکا مقابلہ کیا بخت نصر نے انکو ہزیمت دی) اور اون مین سے اکثر کو قتل کیا جو بچگئے انکو گرفتار کرکے بابل کیطرف واپس ہوا اور راستہ مین انکو ٹہیرایا اسکے بعد عدنان مرگیا اور بلاد عرب ایک زمانہ تک ویران وخراب پڑا رہا پہر جب بخت نصر ہلاک ہوگیا تو معد ابن عدنان۔ انبار بنی اسرائیل کے ہمراہ مکہ کو آئے اور انکے ساتہ حج بیت اللہ کیا اوس ہنگامہ کے بعد معد کے بہائی اور چچا وغیرہ یمن مین جا رہے تہے اور انہین مین بیاہ شادی کرلی تہی لیکن بعد چندے جرہم کے ساتہ مکہ کو لوٹا دیئے گئے معد بن عدنان نے حج سے فارغ ہوکر اولاد حرث مضاض جرہمی کے حالات دریافت کئے معلوم ہوا کہ انمین سے جرہم بن جلہمہ باقی رہ گیا ہے پس معد بن عدنان نے اسکی لڑکی معانہ سے عقد کرلیا جس کے بطن سے نزار بن معد پیدا ہوا

کل بنو عدنان کا جائے قیام نجد تہا اور یہہ سب باستثنار قریش بادیہ نشین تہے کیونکہ وہ مکہ مین رہتے تہے۔ نجد۔ حجاز کے کل بلاد سے مرتفع ہے اس کے اعلیٰ مین تہامہ و یمن اور اسفل مین عراق و شام ہے سہیلی کہتا ہے کہ عرب مین سے بنو عدنان نے نجد کو اپنے رہنے کے لئے پسند کیا جس مین بنو قحطان نے سوائے طی کے کچہہ مزاحمت نہ کی اور نیز بنو عدنان تہامہ و حجاز بعد ازان عراق و جزیرہ مین پہیلے پہر یہہ سب بعد اسلام کے مختلف ممالک مین جا بسے۔

عدنان کے شعوب عک اور معد سے نکلے ہین عک کا اطراف زبید مین قیام تہا بعضے کہتے ہین کہ عک ابن الدیث ابن عدنان ہے اور بروایت بعض یہہ عک۔ عدثان ابن عبد اللہ (البطون ازد سے) ہے اور عک بن عدثان سے بنو عابق بن شاہد بن علقمہ بن عک ایک بطن وسیع ہے جسمین سے زمانہ اسلام مین بہت رؤسا و امرا ہوئے ہین اور معد کا ایک بہت بڑا وسیع قبیلہ ہے اس سے عدنان کی کل پچہلی نسلین منسوب ہوتی ہین یہہ وہی شخص ہین کہ جنکا یہہ ذکر خیر بیان

(۳۲) اگست ۹۹

ہو چکا ہے کہ انکو اسمٰعیل نے بحکم الٰہی ہنگامہ بخت نصر سے بچا کر اپنے ہمراہ حران مین لائے تھے انکے اولاد سے ایاد اور نزار پیدا ہوئے بعضے کہتے ہین کہ قنص اور انمار بھی اسی کے صلب سے ہین پس قنص بعد اپنے باپ کے عرب کا حکمران ہوا اور اس نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی اپنے بھائی نزار کو حرم سے نکالدینے کا قصد کیا اسوجہ سے اہل مکہ نے خود اسکو نکالکر بجائے اس کے نزار کو مقرر کیا اور جب اسکا زمانہ وفات قریب آیا تو اس نے اپنی ملکیت کو اپنے چار لڑکون مین اسطرح تقسیم کیا کہ ربیعہ کو فرس اور مضر کو قبہ حمراء اور انمار کو حمار اور ایاد کو جلبہ وعصا دیا - ان مین سے ایاد کا بہت بڑا خاندان گزرا اسی سے بنو اسمٰعیل کی نسلی ترقی ہوئی اور بنو نضر بن نزار بالانفراد ریاست پر قایم رہے اور بنو ایاد عراق کیطرف چلے گئے اور انمار سروات مین جا ٹھہرا اسکی اولاد (خثعم وبجیلہ) یمانیہ مین شمار کئے جاتے ہین بلاد اکاسرہ مین ان کے بڑے بڑے آثار مشہور ہین انہون نے وہان خوب نام پیدا کیا اور نہایت عزت سے رہے تاآنکہ اکاسرہ نے پیہم حملون سے انکو تباہ وپریشان کردیا سب سے زیادہ انکی خانہ ویرانی اور خانہ بدوشی سابور ذوالاکتاف کے زمانہ مین ہوئی اُس نے انکو فنا کیا ان کے بچون کو قتل کیا۔

بطون ربیعہ نزار سے دو بڑے بطن (۱) ربیعہ (۲) مضر ہوئے بیان کیا جاتا ہے کہ ایاد وانمار اسی کے طرف منسوب ہوتے ہین بہر کیف ربیعہ کا ملک مابین جزیرہ و عراق تھا اور وہی ضبیعہ واسد پسران ربیعہ اور اسد سے عنزہ وجدیلہ ہین عنزہ کا ملک انبار سے تین منزل کے فاصلہ پر بریہ العراق مقام عین التمر مین تھا پھر وہان سے منتقل ہوکر اطراف خیبر مین چلے آئے اور انکے بلاد کے وہ طی مالک ہوئے جنکو باعتبار نفوس کثرت اور امارت اسوقت تک عراق مین حاصل ہے اور انہین عنزہ سے افریقیہ مین ایک چھوٹا قبیلہ ریاح (بنو ہلال بن عامر) کے ساتھ ہے اور انہین مین

کچھہ لوگ طیسون کے ساتھہ بریہ نجد مین بہی ہین۔

باقی رہا جدیلہ پس اس سے عبد قیس وہنب پسران افصی ابن دعمی بن جدیلہ ہین عبد قیس کا وطن تہامہ مین تہا پہر وہان سے وہ نکلکر بحرین مین چلے آئے۔

بحرین۔ بحر فارس کے غربی جانب ایک وسیع ملک ہے اس کے شرقی سمت یمامہ اور شمالی طرف بصرہ اور عمان جانب جنوب ہے اسکو بلاد ہجر کہتے ہین اسی بحرین مین قطیف۔ عسیر۔ جزیرہ اوال۔ احسا ہے ہجر ہی عراق کیطرف سے دروازہ یمن ہے عہد حکومت اکاسرہ مین یہہ اعمال فارس سے تہا اس کے بیابانون مین ایک گروہ کثیر بکر بن وایل اور تمیم کا رہتا تہا پس جب بنو عبد القیس ان کے جوار مین آئے انہون نے اون سے مزاحمت شروع کر دی اور اون کے اصلی و قدیمی وطن کو باہم تقسیم کر لیا انہین مین سے کچھہ لوگ بطور وفود آنحضرت (صلعم) کی خدمت مین حاضر ہوئے از انجملہ منذر بن عائذ بن منذر بن حارث بن نعمان بن زیاد بن نصر ابن عمرو بن عوف بن جذیمہ بن عوف بن انمار بن عمرو بن ودیعہ بن بکر تہے۔ مورخین بیان کرتے ہین کہ یہہ اوس قوم کے جاہلیت اور اسلام مین سردار تہے ان کو آنحضرت (صلعم) کی صحبت بہی نصیب ہوئی تہی اور سنہ ۹ھ مین منذر بن ساوی (بنو تمیم) کے ہمراہ جارود بن عمرو بن حنش بن معلی بن زید بن حارثہ بن معاویہ بن ثعلبہ بن جذیمہ (یہہ ثعلبہ عوف بن جذیمہ کا بہائی ہے) کچھہ لوگ عبد القیس کے لیکر حاضر خدمت اقدس ہوئے انکو بہی صحبت نبوی (صلعم) نصیب ہوئی یہہ پہلے مذہب عیسوی کے پابند تہے پہر اسلام لائے بعد وفات سرور کائنات بہی عبد القیس مرتد ہوگئے اور منذر بن نعمان (جسکے باپ کو کسرے نے قتل کر ڈالا تہا) اوسکو اپنا حکمران بنا لیا پس انکی سرکوبی کو ابو بکر بن العلاء بن الحضرمی روانہ کیے گئے انہون نے بحرین کو فتح کیا اور منذر کو مار ڈالا۔ ابتدائے

عبد القیس کی ریاست بنو جارود مین بھی پھر اس کے لڑکے منذر کے قبضہ مین آئی اور اوسکو عمرؓ نے بحرین کا پھر اصطخر کا گورنر مقرر کیا پھر عبد اللہ بن زیاد نے اس کو ہند کیطرف مامور کیا بعد اس کے اسکا لڑکا حکم بن منذر ہوا اور یہہ قبل حکومت عراق - ولایت بحرین پر واپس بھیجا گیا -

ہنب بن افصی سے نمر و وائل پسران قاسط بن ہنب ہین بنو نمر بن قاسط راس العین مین رہتے تھے اسی قبیلہ سے صہیب بن سنان بن مالک بن عبد عمرو بن عقیل بن عامر بن جندلہ بن جذیمہ بن کعب بن سعد بن اسلم بن اوس مناة بن النمر بن قاسط - آنحضرت (صلعم) کے مشہور صحابی (رضی اللہ عنہ) ہین یہہ روم کیطرف منسوب کئے جاتے ہین اسوجہ سے کہ ان کے باپ (سنان) کو کسریٰ نے ایلہ کا گورنر مقرر کیا تھا بنو نمر بن قاسط نے بھی اوروں کی دیکھا دیکھی ردّت کیطرف قدم نکالے تھے جو آئندہ مذکور ہوگا اسی قبیلہ سے ابن القریہ (جو زمانہ حجاج مین مشہور فصحا سے تھا) اور منصور بن النمر شاعر مادح الرشید ہے -

بنو وائل کا بھی بہت بڑا قبیلہ ہے ان مین سے بنو تغلب اور بنو بکر بن وائل زیادہ مشہور ہین یہہ دونون قبیلہ وہی ہین جنمین ایک زمانہ دراز تک لڑائی جاری ہتی یہہ جزیرہ فراتیہ مین سنجار ونصیبین کیطرف رہتے تھے اور یہہ بلاد دیار ربیعہ کے نام سے معروف تھے رومیون کی ہمسائیگی کیوجہ سے ان مین نصرانیت زیادہ پھیلی ہوئی تھی عمرو بن کلثوم مشہور شاعر بنو تغلب سے ہے نسب اسکا اسطرحپر ہے -

"عمرو بن کلثوم بن مالک بن عتاب ابن سعد بن زہیر بن جشم بن بکر بن
حبیب بن عمرو بن غانم بن تغلب"

اسکی مان کا نام ہند بنت مہلہل ہے اور اسکی اولاد سے مالک بن طوق بن عتاب بن زافر بن شریح بن عبد اللہ بن عمرو بن کلثوم ہے اسی کے طرف

رحبہ مالک بن طوق (فرات پر) اور عاصم بن نعمان عم عمرو بن کلثوم منسوب ہوتا ہے یہہ وہی شخص ہے جس نے شرحبیل بن الحرث بادشاہ اکل المرار کو یوم کلاب قتل کیا تہا اور نیز بنو تغلب سے کلیب و مہلہل پسران ربیعہ بن الحرث بن زہیر بن جشم ہین کلیب بنو تغلب کا سردار تہا اسیکو جساس بن مرہ بن ذہل بن شیبان نے قتل کیا تہا یہہ اوس کے بہن کا شوہر تہا ایک روز اتفاق سے بسوس کا ناقہ کلیب کے چراگاہ مین چلا گیا کلیب نے اسکو ایک تیر مارا جس سے وہ مر گیا جساس نے بسوس کا طرفدار ہوکر اس کے عوض کلیب کو مار ڈالا اسکا بہائی مہلہل بنو تغلب کو جمع کرکے بنو بکر سے بدلہ لینے کو اوٹہہ کہڑا ہوا چالیس برس تک ان مین لڑائی جاری رہی جسکے واقعات اور اخبار معروف و مشہور ہین اور بنو شعبہ جو اسوقت تک طایف مین موجود ہین وہ شعبہ بن مہلہل کے اولاد سے ہین اور اسی قبیلہ تغلب سے ولید بن ظریف بن عامر خارجی (بنو صیفی بن حی بن عمرو ابن بکر بن حبیب سے) اور بنو حمدان ملوک موصل و جزیرہ عہد حکومت المتقی اور اس کے بعد زمانہ خلافت خلفاء عباسیہ مین گزرے ہین جنکا ذکر اخبار بنی عباس مین آئیگا اور یہہ بنو حمدان عدی بن اسامہ بن غانم بن تغلب کے نسل سے ہین انہین مین سیف الدولہ ایک مشہور اور نامور حکمران گزرا ہے۔

بکر بن وایل نے بہی ایک حد تک اعلیٰ درجہ کی شہرت اور ناموری حاصل کی اس مین سے یشکر بن بکر بن وایل اور بنو عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وایل ہین اور نیز انہین مین بنو حنیفہ و بنو عجل پسران لجیم بن صعب شمار کئے جاتے ہین پہر بنو حنیفہ کی بہت سی شاخین ہین اور اس کے متعدد بطون ہین زیادہ تر او نہین بنو الدول بن حنیفہ ہین وطن انکا یمامہ (ارض حجاز) مین ہے جس کے شرق مین بحرین اور بنی تمیم ہین اور عرب ہین آکی سرحد اطراف یمن و حجاز سے ملتی ہے

(۴) اگست ۵۹

اور جنوب مین نجران اور شمال مین نجد ہے یمامہ کا طول بیس منزلون کا مکہ سے چار دن کے رستہ پر ہے باعتبار باغات وکاشتکاری کے عمدہ ترین بلاد عرب سے شمار کیا جاتا ہے اسکا دار الحکومت حجر (بالفتح) ہے اس مین ایک شہر یمامہ کے نام سے مشہور ہے یہی شہر قبل حکومت بنو حنیفہ بادشاہان سلف کا دار الحکومت تھا بعد ان کے بنو حنیفہ نے اپنے عہد حکومت مین مقام حجر کو اپنا دار القیام بنایا اور یہہ ایسا ہی حالت اسلام مین باقی رہا۔ پہلے اسی یمامہ مین بنو ہمدان بن یعفر بن السکسک بن وائل بن حمیر آئے اور اس مین جو لوگ قبیلہ طسم وجدیس سے رہتے تھے اون پر استیلا وغلبہ حاصل کر لیا انکا آخری بادشاہ جیسا کہ طبری نے ذکر کیا ہے قرط بن یعفر تھا پھر جب یہہ ہلاک ہو گیا تو اس کے بعد طسم وجدیس نے پھر یورش کر کے حکومت چھین لی انہین مین زرقا ہمشیرہ ریاح بن مرہ ابن طسم تھی جیسا کہ ان کے حالات واخبار مین بیان کیا گیا پھر یمامہ پر انجام کار بنو حنیفہ غالب آئے اور طسم وجدیس کو مغلوب کر دیا بنو حنیفہ مین سے ہنوذ مرہ بن علی بن یمامہ بن عمرو بن عبد العزیٰ بن سحیم بن مرہ ابن الدول بن حنیفہ حکمرانی کرتا تھا اور زمانہ بعثت مین یمامہ کی حکمرانی ثمامہ بن اثال بن النعمان ابن مسلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ کے قبضہ مین تھی اسی قبیلہ سے نافع بن ازرق بن قیس بن صبرہ بن ذہل بن الدول بن حنیفہ خارجی ہے اسی کے طرف ازارقہ منسوب کئے جاتے ہین اور انہین مین سے محکم بن سبیع بن سلمہ بن عبید بن ثعلبہ بن الدول بن حنیفہ مسیلمہ کذاب کا مصاحب خاص تھا مسیلمہ بنو عدی بن حنیفہ سے ہے اور اسکا نسب اس طرح ہے "مسیلمہ بن ثمامہ بن کثیر بن حبیب بن الحرث بن عبد الحرث بن عدی" اس کے واقعات اور اخبار نہایت شہرت پذیر ہین اور عنقریب اس کے حالات لکھے جائینگے۔

بنو عجل بن لجیم بن صعب وہ ہین جنہون نے مقام سوتہ جنگ ذی قار مین فارس کو ہزیمت دی تھی یہہ لوگ یمامہ سے بصرہ تک پھیلے ہوئے تھے مگراب اون کے آثار باقی نرہے ہان ان کے اخلاف سے اس بلاد مین بنو عامر (یعنی المنتفق بن عقیل بن عامر) پائے جاتے ہین انہین مین سے بنو ابی دلف عجلی ہین انکی حکومت عراق عجم مین تھی جسکا ذکر آیندہ آئیگا۔

عکابہ بن صعب بن علی بن بکر بن وائل سے تیم اللہ و قیس پسران ثعلبہ بن عکابہ اور شیبان بن ذہل بن ثعلبہ تین بڑے عظیم الشان قبایل ہین جنمین سے باعتبار نسلی ترقی کے بنو شیبان کو زیادہ شہرت حاصل ہوئی ابتدا اسلام مین شرقی دجلہ جانب موصل مین انکی بہت کثرت تھی اور اکثر ائمہ خوارج ربیعہ کے انہین مین سے ہین ایام جاہلیت مین انکا سردار مرہ بن ذہل بن شیبان تھا اس کے دس لڑکے تھے جن سے دس قبایل نکلے مشہور تر انمین سے ہمام و جساس ہین ابن حزم کہتا ہے کہ ایک ہمام سے اٹھارہ بطن نکلے ہین۔ واللہ اعلم۔

یہہ جساس وہی ہے جس نے کلیب اپنے بہن کے شوہر (سردار بنو تغلب) کو اسوجہ سے مار ڈالا تھا کہ اوس نے بسوس کے ناقہ کو مارا تھا کلیب کا لڑکا اپنے باپ کے مارے جانے کے بعد بنو شیبان مین پرورش پاتا رہا تا آنکہ سن شعور کو پہونچا اور اسکو یہہ معلوم ہوا کہ جساس میرا ماموں ہے اور اسی نے کلیب کو قتل کیا ہے ابن کلیب ایکروز موقع پاکر جساس کو قتل کرکے بنو تغلب مین بھاگ آیا جساس کے لڑکون مین سے بنو الشیخ ہین جنکی حکومت آمد مین تھی جس کو خلیفہ المعتضد نے نیست و نابود کیا۔

اور بنو شیبان سے ہانی بن مسعود ہے جس نے یوم ذی قار نامی کا بہت بڑا حصہ لیا تھا یہہ ہانی مسعود بن عامر بن ابی ربیعہ بن ذہل بن شیبان کا

لڑکا ہے اور اسی قبیلہ سے ضحاک بن قیس خارجی ہے جس نے زمانہ مروان بن محمد مین مذہب صفریہ پر بیعت کی تہی اور کوفہ وغیرہ کا حکمران ہوا تہا اور آخر کار مروان ہی نے اسکو قتل کیا۔ اسکی خلافت کی بیعت بنو امیہ مین سے ایک گروہ نے بہی کی از انجملہ سلیمان بن ہشام بن عبد الملک و عبد اللہ بن عمر بن عبد العزیز تہا۔ ضحاک کا سلسلہ نسب یون بیان کیا جاتا ہے "ضحاک بن قیس بن الحصین بن عبد اللہ بن ثعلبہ بن زید مناۃ بن ابی عمرو بن عوف بن ربیعہ بن محلم بن ذہل بن شیبان" ہم اپنی کتاب کے پڑہنے والون کو اس کے واقعات آیندہ سنائینگے۔ الغرض مثنی حارثہ اسی قبیلہ سے ہے جسنے سواد عراق کو زمانہ خلافت خلیفہ اول و دوم (رضی اللہ تعالی عنہما) مین فتح کیا تہا اسکا بہائی معنی بن حارثہ ہے عمران بن خطان سردار خوارج بہی اسی قبیلہ سے ہے وھذا انقضاء الکلام فی ربیعۃ بن نزار واللہ المعین۔

(مترجم) بنظر مناسبت کلام اس مقام پر مناسب یہہ ہے کہ پہلے ہم حضرت اسمٰعیل کے بارہون بیٹون کے نام اور ان کی جائے سکونت کو مختصر طور پر بیان کردین جنکے اولاد سے تمام سرزمین عرب معمور ہے بعد اس کے عدنان کے پشت نامہ کو جس طرح ہمنے تحقیق کیا ہے ہدیہ ناظرین کرین۔

حضرت اسمٰعیل کے بارہ[12] بیٹے تہے۔ نبایوت[1]۔ قیدار[2]۔ ادبئیل[3]۔ مبسام[4]۔ مشماع[5]۔ دوماہ[6]۔ مساء[7]۔ حدد[8]۔ تیما[9]۔ یطور[10]۔ نافیش[11]۔ قیدماہ[12]۔ نبایوت شمالی مغربی حصہ عرب مین آباد ہوا۔ رونڈ فاسٹر کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہہ قوم عرب الحجر کے وسط سے لیکر مشرق کے جانب اور وادی القرے کے اندر تک اور جنوب کے طرف کم از کم منتہائے خلیج عیلام اور حدود حجاز تک پہیلی ہوئی تہی۔ قیدار بنو نبت کے جنوب کیطرف گیا اور حجاز مین آباد ہوا اس قوم کی عظمت و جلال زبور داود۔ کتاب اشعیاہ۔

ارسیاہ۔ حزقیل کے کتابون سے ظاہر ہوتی ہے اسی قوم مین آنحضرت (صلعم)
پیدا ہوئے یہہ امر تسلیم شدہ اور مستند ہے کہ قیدار سے عدنان اور عدنان
سے قریش اور قریس سے آنحضرت (صلعم) ہین ادبیل اس شخص کا کچھہ پتہ
ونشان نہین ملتا صرف اسقدر معلوم ہوتا ہے اس کا ابتدائی مقام
سکونت اس کے بہائیون کے قرب وجوار مین تہا مبسام اور مشماع دونون
معدوم الآثار ہین نہ ان کا پتہ عرب کے قدیم جغرافیہ مین ہے اور نہ جدید
مین۔ دوماہ پہلے اسکی اولاد تہامہ کے جنوب مین مدینہ کے قرب وجوار
مین آباد ہوئی پہر جب اسکی اولاد بڑہی تو یہہ قوم اُس مقام پر آباد
ہوئی جہان بر بالفعل دومۃ الجندل واقع ہے مسّا تاریخون سے معلوم
ہوتا ہے کہ پہلے اسکی قوم نواح حجاز مین سکونت پذیر ہوئی تہی بعد ازان
وہان سے منتقل ہوکر یمن مین چلی آئی حدر تواریخ الایام مین اسکو حدد لکہا ہے
اس نے اپنی سکونت کو جنوبی سمت اختیار کیا اور حجاز مین آ بسا تیما
اسکا ابتدائی مقام صوبہ حجاز مین تہا معلوم نہین کس زمانہ مین اسکی
اولاد تمام وسط نجد مین پہیل گئی اور کچھہ لوگ ان مین سے خلیج فارس کے
برابر جا بسے یطور اسکی قوم جبل قاسیون کے جنوب اور جبل الشیخ کے
مشرق اور شاہراہ حجاج کے مغرب مین مقام ضلع "جدور" مین آباد ہوئی
نافیش اسکا کچھہ پتہ نہین معلوم ہوتا کہ اس نے کہان سکونت اختیار کی
قیدماہ غالباً یہہ شخص ملک یمن مین آباد ہوا مسعودی لکہتا ہے "اصحاب الرس
کانوا من ولد اسماعیل وہم قبیلتان یقال لاحدہما قدمان ولاخرے یامین
وقیل رعویل وذلک بالیمن" (اصحاب رس۔ اسماعیلؑ کی اولاد سے
تہے اور وہ دو قبیلہ تہے ایک کو قدمان اور دوسرے کو یامین اور

(۵) اگست ۱۹۰۹ء

بعضے رعیل کہتے ہین اور یہہ یمن مین تھے)

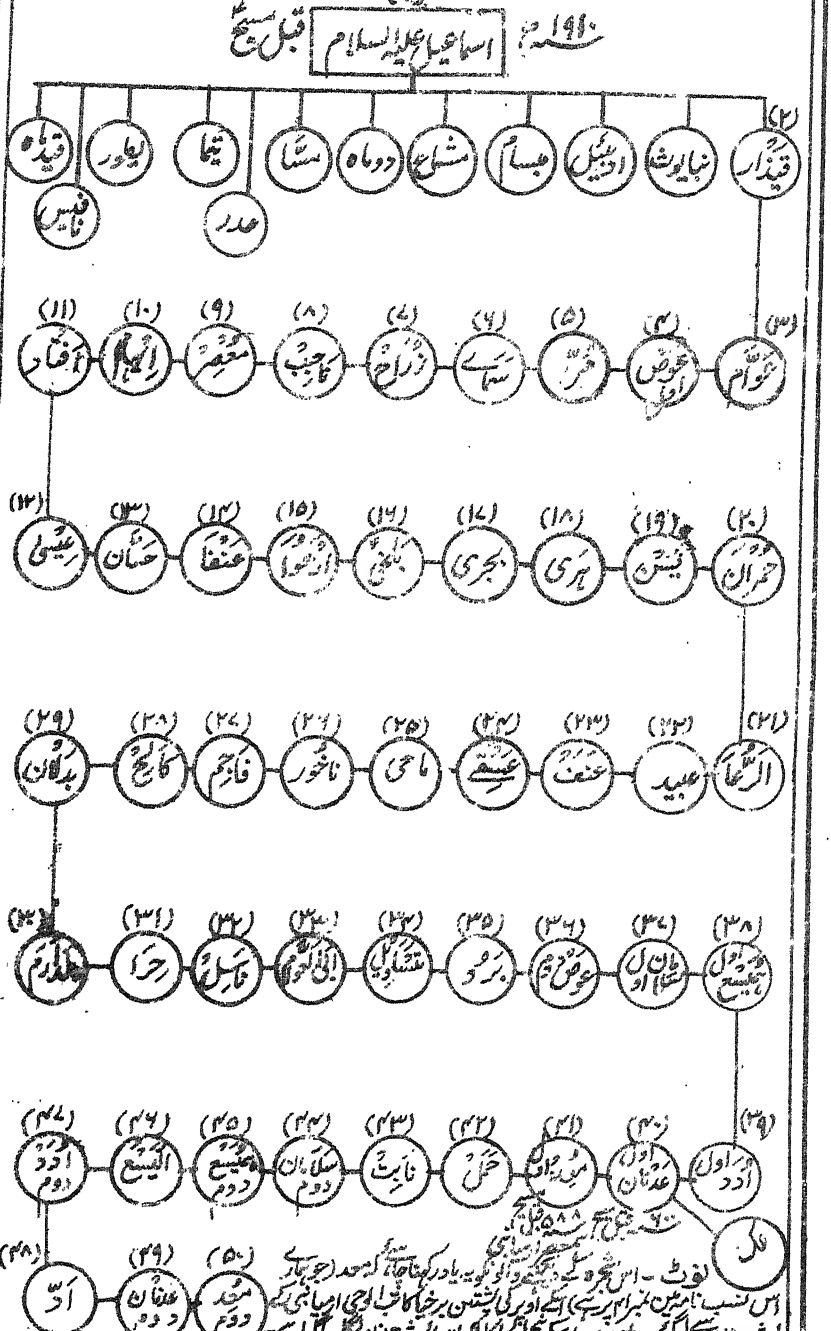
حضرت اسماعیلؑ کے ان بارہ بیٹون نے کوئی بڑی شہرت حاصل نہین کی سوا اس کے کہ یہہ عرب کے بارہ مختلف قومون کے مورث اعلی ہوئے ہان ایک مدت دراز کے بعد عدنان کی اولاد (جو قیدار ابن اسماعیلؑ کی نسل سے تہا) مختلف شاخون مین متفرق ہوگئی۔ سب سے بڑی ناموری اوسکی اس مین ہوئی کہ آنحضرت (صلعم) اسکی اولاد میں ہوئے جنکے ذات بابرکات سے تمام سرزمین عرب پر رحمت الہی پہیل گئی اور رفتہ رفتہ تمام عالم پر اللہ جل شانہ کی برکات اور اوسکی عبادات پہیلتی جاتی ہے۔

واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

———— ○○○ ————

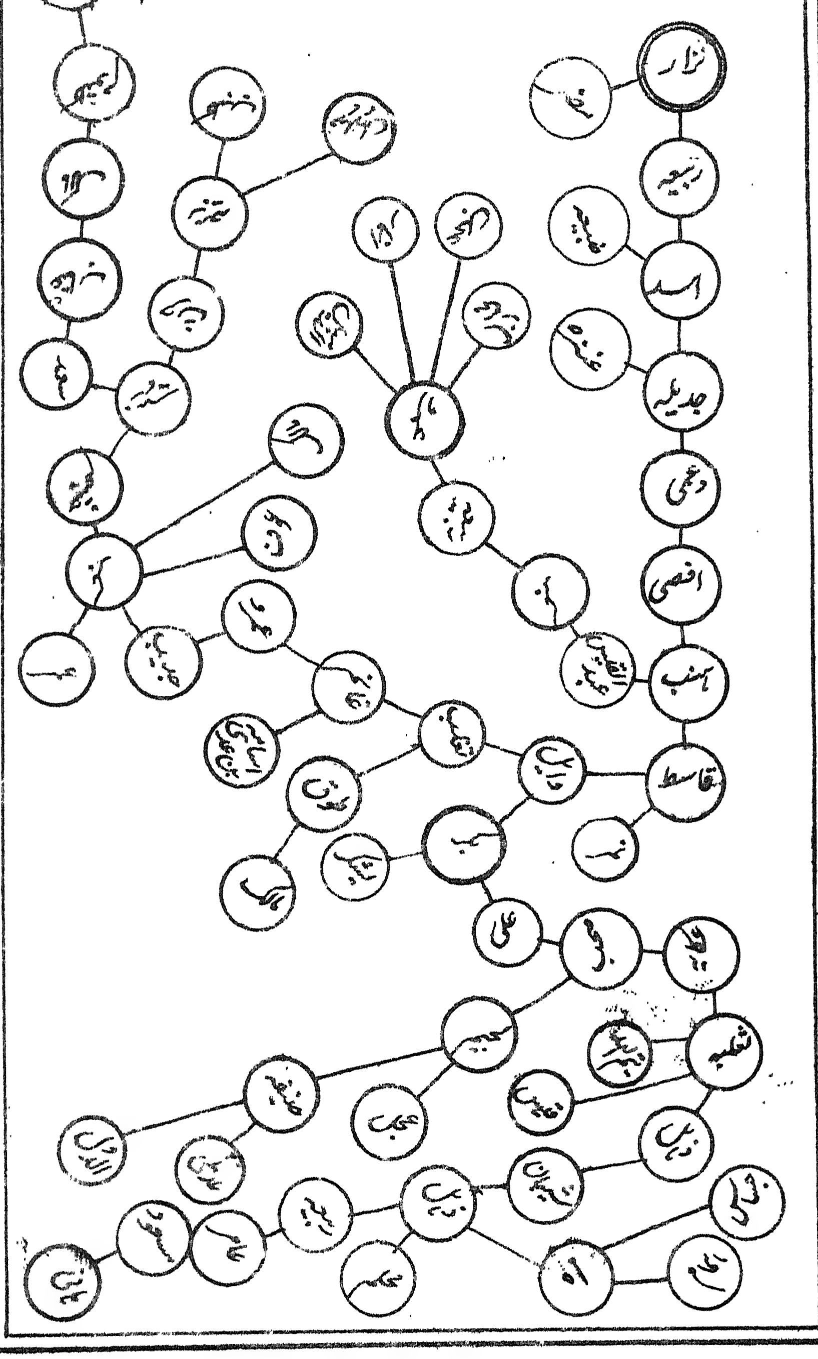
شجرہ نسب بنو قیدار بن اسماعیل علیہ السلام

(۱)



نوٹ - اس شجرہ کے متعلق یہ یاد رکھنا چاہئے کہ معد (جو ہمارے اس نسب نامہ میں نمبر ۴۱ پر ہے) اسکے اوپر کی پشتیں برخیا کاتب ارمیا نبی کے پشت نامہ سے لی گئی ہیں اور اوس کے نیچے ابن اسحاق کا لکھا ہوا پشت نامہ لگا دیا گیا ہے۔

شجرہ النسب بنو نزار بن معد دوم



قبایل مضر بن نزار حجاز مین یہہ فخر و اعزاز بنو مضر بن نزار ہی کو حاصل تہا کہ وہ کل بنو عدنان سے باعتبار کثرت و غلبہ کے زیادہ تہے ان کی ریاست و حکومت مکّہ مین تہی اس سے دو بڑے عظیم الشان قبیلہ (۱) خندف (۲) قیس نکلے کیونکہ مضر کے دو لڑکے تہے ایک الیاس دوسرا قیس (عیلان) الیاس کے تین لڑکے تہے (۱) مدرکہ (۲) طابخہ (۳) قمعہ۔ الیاس کی بی بی قبیلہ قضاعہ سے تہی اصلی نام اوسکا لیلیٰ بنت حلوان (ابن عمران بن الحافی ابن قضاعہ) تہا لیکن خندف کے نام سے مشہور رہی چونکہ اسیکے طرف کل بنو الیاس منسوب ہو گئے اسیوجہ سے قبیلہ مضر۔ بطون خندف و قیس عیلان کیطرف منقسم ہو گیا۔ قیس عیلان کے تین بیٹون کعب۱۔ عمرو۲ سعد۳ سے تین شاخین نکلین۔

بطون قیس عمرو بن قیس سے بنو فہم و بنو عدوان پسران قیس ہین اور عدوان ایک وسیع بطن ہے یہہ لوگ طایف (ارض نجد) مین رہتے تہے عمالقہ کے بعد آباد یہان آئے پہر ان کو ثقیف نے مغلوب کر کے تہامہ کیطرف نکال دیا اسی قبیلہ سے عامر بن الظرب بن عمرو ابن عباد بن یشکر بن عدوان زمانہ جاہلیت مین عرب کا حَکَم تہا اور نیز اہنین مین سے ابو سیارہ او رعمیلہ بن الاعزل بن خالد بن سعد بن الحرث بن رایش بن زید بن عدوان اور کچہہ لوگ اندلون افریقہ مین گاہے بنو سلیم اور گاہے ریاح بن ہلال بن عامر کے ساتہہ رہتے ہین اور بنو فہم بن عمرو سے بروایت بیہقی بنو طرود بن فہم ایک بڑا خاندان ارض نجد مین تہا جن مین سے اعشی تہا لیکن فی الحال وہان اب کوئی ان مین سے باقی نہ رہا ان افریقہ مین کچہہ لوگ سلیم و ریاح کے ساتہہ موجود ہین۔

سعد بن قیس سے غنی و باہلہ و غطفان و فزارہ ہین غنی بنو عمرو بن اعصر
بن سعد ہے اور باہلہ سے بنو مالک بن اعصر بن سعد۔ خراسان کا مشہور حاکم
اور اسی قبیلہ سے اصمعی (عرب کا مشہور شاعر) ہے اسکا نام عبد الملک ہے اور
علی بن قریب بن عبد الملک ابن علی بن اصمع بن مطر بن رباح بن عمرو بن
عبد شمس بن اعیا بن سعد بن عبد غانم بن قتیبہ ابن معن بن مالک بیٹا ہے ۔
بنو غطفان بن سعد ایک وسیع بطن ہے جس سے بہت سی شاخین نکلی ہین یہہ
قوم نجد کے اوس حصہ مین آباد تہی جو وادی القرے اور طی کے دونون پہاڑون
سے ملا ہوا تہا پہر یہہ لوگ زمانہ فتوحات اسلامیہ مین متفرق و منتشر ہو گئے اور
اسپر قبایل طے مستولی ہو گئے اس وقت انمین سے اس مقام پر کوئی باقی نرہا
بنو غطفان کے تین بطن تہے از انجملہ اشجع بن ریث بن غطفان اور عبس بن
بغیض بن ریث بن غطفان اور ذبیان ہین بنو اشجع مدینہ (نبویہ صلعم) مین رہتے
تہے انکی سرداری معقل بن سنان مشہور صحابی کے قبضہ مین تہی اسی قبیلہ سے نعیم
بن مسعود بن انیف بن ثعلبہ بن قند بن خلاوہ بن شبیع بن اشجع ہے جس کے
اخلاف آنحضرت کے زمانہ مین منتشر ہو گئے اسوقت نجد مین اون مین سے
کوئی باقی نہ رہا سوائے اس کے کہ اطراف مدینہ مین کچہہ لوگ باقی ہین۔ اور
مغرب اقصی مین اب بہی ایک بڑا قبیلہ ہے جو عرب معقل کے ساتہہ اطراف
سجلماسہ اور وادی ملویہ مین پہیلا ہوا ہے۔ بنو عبس کا قبیلہ بنو عدہ بن قطیعہ
مین منحصر ہے اسی قبیلہ سے ربیع بن زیاد وزیر نعمان تہا اور اس کے بہائی
بنو الحرث بن قطیعہ سے اسکا سردار زہیر بن جذیمہ ابن رواحہ بن ربیعہ بن
آزر بن الحرث ہے اسکو کل بنو غطفان پر سرداری حاصل تہی اسکے چار لڑکے
تہے از انجملہ قیس ہے جو بعد اپنے باپ کے عبس کا سردار ہوا اور اسکا لڑکا زہیر

وہ ہے جو صاحب حرب داحس وغبرا ہے داحس قیس کا اور غبرا حذیفہ ابن بدر سردار فزارہ کا لڑکا ہے قیس و حذیفہ دونون تیر اندازی کر رہے تھے باتون باتون مشاجرت کی نوبت آگئی ایک دوسرے سے بھڑ گئے قیس نے حذیفہ کو مار ڈالا جس سے عبس و فزارہ اور برادران قیس بن زہیر الحرث و شاس و مالک مین ایک زمانہ تک لڑائی جاری رہی مالک اسی لڑائی مین مارا گیا اسی قبیلہ سے مشہور صحابی حذیفہ رضی بن الیمانی بن حسل ابن جابر بن ربیعہ بن جروہ بن الحرث بن قطیعہ ہین اور عبس بن جابر سے بنو غالب بن قطیعہ ہے اسی قبیلہ سے عنترہ ابن معاویہ بن شداد بن مراد بن مخزوم بن مالک بن غالب مشہور شہسوار ہے جو شعراے ستہ جاہلیت مین شمار کیا جاتا ہے اس کے بعد اس کے اخلاف سے حطیئہ مشہور شاعر ہے اسکا نام جرول بن اوس بن جویہ بن مخزوم ہے اسوقت نجد مین بنو عبس سے کوئی باقی نہین رہا ہان قبیلہ زغبہ (بنو ہلال) مین اب بھی ایک گروہ ہے جو عبس کیطرف منسوب ہوتا ہے لیکن یہہ نہین معلوم ہوا کہ یہہ عبس وہی یا کہ دوسرا عبس ہے جس کے طرف زغبہ مین سے یہہ گروہ منسوب کیا گیا۔ ذبیان بن بغیض کے تین بطن مرہ ثعلبہ فزارہ ہین۔ فزارہ کی پانچ شاخین ہین (۱) عدی (۲) سعد (۳) شمخ (۴) مازن (۵) ظالم۔ جاہلیت مین یہہ بدر بن عدی پر سرداری کرتے تھے اسکی اولاد سے عیینہ بن حصن بن حذیفہ ہے جس نے ابتدا بیعت خلیفہ رضی اول مین مدینہ منورہ پر شبخون مارا تھا آنحضرت صلعم اسکو احمق مطاع سے موسوم فرماتے تھے اسی قبیلہ سے مشہور صحابی سمرہ رضی بن جندب بن ہلال بن خدیج بن مرہ بن خرق بن عمرو بن جابر بن خشین ذی الراسین ابن لای بن عصیم بن شمخ بن فزارہ ہین اور بنو سعد بن فزارہ سے یزید بن عمرو بن ہبیرہ بن معیہ بن

سکین بن خدیج بن بغیض بن مالک بن سعد ابن عدی بن فزارہ حاکم عراقین
زمانہ حکومت یزید بن عبدالملک اور مروان بن محمد مین تہا یہہ وہی شخص ہے
جسکو المنصور نے بعد تکمیل معاہدہ قتل کیا ہے اور بنو مازن بن فزارہ سے ہرم
بن قطیعہ ہین جنہون نے زمانہ اسلام کا پایا اور اسلام لائے ان مین سے بہی
اب نجد مین کوئی باقی نرہا لیکن اسوقت تک ایک گروہ کثیر افریقہ اور مغرب مین
موجود ہے بعض اون مین کے مغرب اقصیٰ مین معقل کے ساتہہ مل جل گئے
ہین اور ان کو ایک گونہ قوت اور کثرت حاصل ہوگئی ہے اور بعض اون مین کے
بنو سلیم بن منصور کے ساتہہ افریقہ مین شامل ہوگئے ہین اور وہ لوگ اولاد
ابو اللیل (شعوب بنی سلیم) کے اخلاف مین ہین اون کے ساتہہ لڑائیون
مین نکلتے ہین سلطنت کے امور اہم مین شریک ہوتے ہین بعض اون مین سے
رتبہ وزارت تک پہونچ گئے ہین منجملہ اون کے معن بن معاطن وزیر حمزہ بن
عمر بن ابی اللیل (امیر کعوب) مشہور تر ہے جیسا کہ ہم آیندہ اون کے حالات مین
بیان کرین گے بعضے یہہ خیال کرتے ہین کہ بنو مرین (جو اسوقت زاب کے امیر ہین)
اسی قبیلہ سے ہین اور وہ مازن بن فزارہ کیطرف نسباً منسوب ہوتے ہین
حالانکہ یہہ صحیح نہین ہے کیونکہ وہ ایک محفوظ نسب ہے جسکی طرف بعض بدویان
فزارہ منسوب ہوتے ہین اور امراء زاب اپنے کو اس نسب کیطرف اس نسب کے
عالی ہونے کی وجہ سے منسوب کرتے ہین اور وہ لوگ بوجہ رعایا ہونیکے امراء زاب کو
اس نسبت سے نہین منع کرسکتے۔

بنو مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان سے ہرم بن سنان بن غیظ بن
مرہ ہے اس قوم کا زمانہ جاہلیت مین یہی سردار تہا جسکی مدح زہیر بن ابی سلمی
نے کی تہی اور نیز اسی قبیلہ سے فاتک (یعنی حرث بن ظالم بن جذیمہ بن یربوع

بن غیظ) اور مسلم بن عقبہ بن رباح بن اسعد بن ربیعہ بن عامر بن مالک بن یربوع
سپہ سالار یزید بن معاویہ ہے جو یوم حرہ اہل مدینہ پر چڑھ کر آیا تہا۔ یہہ قوم نجد کے
اوس حصہ مین رہتی تہی جو وادی القری سے ملا ہوا ہے زمانہ فتوحات اسلام
مین یہہ لوگ بہی منتشر ہوگئے اور ان بلاد مین انکا نام ونشان تک نہ رہا ان کے
چلے جانے کے بعد قبایل طے نے یہان سے اپنا عمل و دخل کر لیا تہا اور ان کے
منقضی ہونے سے بنو سعد بن قیس بہی معدوم الآثار ہوگئے۔

خصفہ بن قیس سے دو بڑے بطن نکلے (۱) بنو سلیم بن منصور (۲) ہوازن
بن منصور۔ ہوازن کی نسلی شاخین بہت ہین جنکا ذکر آیندہ آئیگا۔ انہین دونون
کے ساتہہ بنو مازن بن منصور اور بنو محارب بن حصفہ بہی ملحق ہوتے ہین لیکن
یہہ عدداً قلیل ہین اسی قبیلہ سے عتبہ بن غزوان بن جابر بن وہب بن نسیب
بن وہب بن زید بن مالک بن عبد عوف بن الحرث بن مازن مشہور صحابی رضؓ
تہے جنہون نے زمانہ خلافت عمر ابن الخطابؓ مین بصرہ آباد کیا تہا انہین کیطرف
عتبی منسوب کئے جاتے ہین جو ایک زمانہ مین خراسان کے گورنر تہے

بنو سلیم کی بہت سی شاخین ہین از انجملہ بنو ذکوان بن رفاعہ بن الحرث
بن رجا بن الحارث بن بہثہ بن سلیم اور اون کے نسبی بہائی بنو عبس بن فاحہ
ہین جس مین سے عباس بن مرداس بن ابی عامر بن حارثہ بن عبد قیس مشہور
صحابی رضؓ ہین جو جنگ حنین مین آنحضرت (صلعم) کے ہمراہ رکاب تہے ان کے باپ
مرداس نے خنساء سے عقد کیا تہا جس کے بطن سے عباس پیدا ہوئے اور نیز
بنو سلیم سے بنو ثعلبہ بن بہثہ ابن سلیم ہین اسی قبیلہ سے عبید بن عبد الرحمن (۷)
بن عبد اللہ بن ابی الاعور والی افریقہ ہے اسکا دادا ابو الاعور۔ معاویہ کا سپہ سالار تہا
اسکا نام عمرو بن سفیان بن عبد شمس بن سعد بن قائف بن الاوقص بن مرہ

بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ تہا اور الرد بن خالد بن حذیفہ بن عمر ابن خلف بن مازن بن مالک ثعلبہ یوم فتح بنو سلیم کا سردار تہا اور عمرو بن عتبہ بن منقذ ابن عامر بن خالد زمانہ جاہلیت مین آنحضرت (صلعم) کے دوست تھے ابوبکر و بلال (رضی اللہ عنہما) کے ساتھہ اسلام لائے یہہ اکثر کہا کرتے تھے کہ مین اسلام کا چوتھا شخص ہون اور بنو سلیم ہی سے بنو علی ابن مالک بن امرء القیس بن بہثہ اور بنو عصیہ بن خفاف بن امرء القیس ہے یہہ دونون وہی ہین جنپر آنحضرت (صلعم) نے لعنت کی ہے اور شعوب عصیہ سے الشرید ہے اسکا نام عمرو بن یقظہ بن عصیہ ہے ابن سعید کہتا ہے کہ الشرید بن ریاح بن ثعلبہ ابن عصیہ وہ ہے جسمین سے خنساء اور اوس کے دونون بہائی صخر و معاویہ پسران عمرو بن الحرث بن الشرید ہین خنساء شاعرہ ہتی اسکا ذکر اس سے پیشتر ہو چکا ہے یہہ اپنی اولاد کے جنگ قادسیہ مین آئی ہتی اور فی الحال افریقیہ مین کچہہ لوگ بنو الشرید کے بنو سلیم مین رہتے ہین اور ایک گونہ انکو ثروت و شوکت حاصل ہے انہین مین سے عصیہ بن خفاف کے اور نسبی بہائی ہین جنمین سے ایاس بن عبداللہ بن الیل بن سلمہ بن عمیرہ سردار اہل ردۃ تہا جسکو ابوبکرؓ نے جلا کر مار ڈالا۔ نیز بنو سلیم سے بنو بہز بن امرء القیس بن بہثہ ہے جن مین سے حجاج بن علاط بن خالد بن ندیرہ بن حجتر بن ہلال بن عبید ظفر ابن سعد بن عمرو بن تمیم بن بہز مشہور صحابی ہین انکے لڑکے نصر بن حجاج کو عمر فاروقؓ نے مدینہ سے نکلوا دیا تہا ابن سعید کہتا ہے کہ بنو سلیم ہی سے بنو زعبہ بن مالک بن بہثہ مابین حرمین رہتے تہے پہر وہ مغرب کی طرف چلے گئے اور افریقیہ مین زیر سایہ بنو ذباب بن مالک (اپنے بہائی کی) ٹہرے پہر یہان سے بردا شتہ خاطر ہو کر بنو کعب کے جوار مین چلے بنو ذیاب بن مالک قبیلہ بنو سلیم سے ہین مابین قابس و برقہ

سکونت پذیر تھے ایک گروہ انکا مدینہ کیطرف رہتا ہے جو حجاج کو تکلیف دیتا اور
رہزنی کرتا ہے اور بنو سلیمان بن ذیاب - جہت فزان و ودان مین اور رؤسا
ذیاب فی زماننا مابین طرابلس و قابس کے رہتے ہین اصلی خاندان انکا (بنو صابر
و محامد) اطراف فاس مین ہے جیسا کہ آئندہ انکا ذکر آئیگا - بنو عوف بن بہثہ (از
قبیلہ بنو سلیم) افریقیہ مین مابین قابس و عناب رہتے تھے اسکی دو شاخین تھین
(۱) مرداس (۲) علاق - مرداس کی ریاست کے آثار اسوقت تک بنو جابر
مین پائے جاتے ہین اور علاق کا سردار افریقیہ مین داخل ہونے کے وقت رافع
ابن حماد تھا اسی کے اعقاب سے افریقیہ مین اسوقت رؤسا سلیم بنو کعب ہین
اور بنو یعہب ابن بہثہ برادر نسبی بنو عوف بن بہثہ (از قبیلہ بنو سلیم) ابتدا ً
مابین سدرہ - برقہ سے عدوہ کبیرہ تک پہیلے ہوئے تھے پہر عدوہ صغیرہ سے
حدود اسکندریہ تک بڑہ گئے ان مین سے بنو احمد عزبی حصہ مین رہتے تھے اور وہ
حاجیون کو لوٹ لیتے تھے انکا تعلق شماخ سے ہے شماخ ایک بڑا قبیلہ ہے جو
باعتبار کثرت و غلبہ و عزت کے اپنے دوسرے بہائیون سے زیادہ ہے کیونکہ
ان کے قبضہ مین سرسبز بلاد برقہ مثل مرج و طلمیثا و ورنا وغیرہ ہین اور مشرق
مین عقبہ کبیرہ تک پہیلے ہوئے ہین ان قبیلون مین بنو عزاز اور رہیب حکومت
کر رہے تھے بخلاف اور بنو سلیم کے اسوجہ سے کہ وہ بڑے بڑے ملکون پر مستولی
ہوئے جنکو وہ سنبہال نہ سکے اور وہ ویران و خراب ہوگئے اون ممالک مین
نہ تو سلطنت باقی رہی اور نہ حکومت کا نام و نشان رہا جز اس کے کہ
وہان کے شیوخ حکمرانی کر رہے ہین اور اون کے قبضہ مین ایک گروہ تجارت
پیشہ اور کاشتکاران یہود اور بربریون کا ہے رواحہ و فزارہ جو بلاد ہیب
مین رہتے تھے وہ بہی قبیلہ غطفان سے ہین یہہ قوم عالیہ نجد مین خیبر کیجانب

رہتی تہی ان مین سے یہی اب ان بلاد مین کوئی باقی نرہا سوائے اس کے کہ افریقہ مین ایک گروہ انکا رہتا ہے جیساکہ ذکر طبقہ رابعہ عرب مین ہم بیان کرینگے

ہوازن بن منصور ایک کثیر البطون قبیلہ ہے جس سے تین شاخین نکلی ہین اور وہ کل بکر بن ہوازن سے متعلق ومنسوب ہوتے ہین (۱) بنو سعد بن بکر (۲) بنو معاویہ بن بکر (۳) بنو منبّہ بن بکر بنو سعد بن بکر وہ ہین جن مین آنحضرت (صلعم) نے پرورش پائی رضاعت کے لئے ہے آپکو اسی قبیلہ مین سے حلیمہؓ بنت ابی ذؤیب ابن عبد اللہ بن الحرث بن سحنہ بن ناصرہ بن عصیبہ بن نصر بن اسعد نے دودہ پلایا تہا انکی تین اولادین تہین (۱) عبد اللہ (۲) انیسہ (۳) شیما شیما قیدیان ہوازن کے ساتہہ گرفتار ہو آئی تہین آنحضرت (صلعم) نے انکی عزت کی اور ان کے قوم کیطرف انکو واپس کردیا۔ بنو منبّہ بن بکر سے ثقیف ہین اور یہہ قسی بن منبّہ کے نسل سے ہین منجملہ ان کے بنو جبیر بن ثقیف ہین عثمان ابن عبد اللہ بن ربیعہ بن حبیب بن الحرث بن مالک بن خطیط جنگ حنین مین دشمنان اسلام کا علم بردار تہا حالت کفر ہین اوسی دن مارا گیا اس کے اولاد سے سلیمان بن عبد الملک کے عہد مین حر بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن عثمان امیر اندلس گذرا ہے۔ بنو ثقیف سے بنو عوف اور بنو عوف سے بنو سعد ہین انہین مین سے عتاب بن مالک بن کعب بن عمرو بن سعد بن عوف ہے جسکو ثقیف نے ابو مکسورہ کے پاس ضمانتاً رکہا تہا اسی کے لڑکے عروہ بن مسعود بن معتب کے اولاد سے معتبؓ ہین جنکو آنحضرتؐ نے دعوت اسلام کے لئے اس قوم کیطرف بہیجا تہا اور اس قوم نے انکو شہید کرڈالا تہا اور نیز اسی کے اولاد سے حجاج بن یوسف بن الحکم بن ابی عقیل بن مسعود بن عامر بن معتب والی عراقین عبد الملک اور اس کے لڑکے ولید کیطرف سے تہا اور اسی

خاندان سے یوسف بن عمر بن محمد بن عبد الحکم والی عراقین ہشام بن عبد الملک اور ولید ابن یزید کیطرف سے تہا غرضکہ اس قوم کے ایک گروہ کثیر نے عراق و شام و یمن و مکہ کی حکمرانی کی ہے بنو معتب ہی سے غیلان بن سلمہ ابن معتب ہے جو کسرےٰ کے پاس وفود ہو کر گیا تہا اور بنو غیرہ بن عوف بہی اسی قبیلہ سے ہین جس مین سے اخنس بن شریق بن عمرو بن وہب بن علاج بن ابی سلمہ بن عبد العزیٰ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف اور حرث بن کلدہ بن عمرو بن علاج (طبیب عرب) اور ابو عبید بن مسعود بن عمرو بن عمیر بن عوف بن غیرہ صحابیؓ (جو یوم جسر جنگ قادسیہ مین شہید ہوئے ہین) اور انکا لڑکا مختار بن ابی عبید (جس نے کوفہ مین دعوائے نبوت کیا تہا یہہ پہلے عبد اللہ بن زبیر کیطرف سے کوفہ کا عامل تہا) اور ابو محجن بن حبیب بن عمرو بن عمیر ہے الغرض بنو ثقیف طایف مین رہتے تہے طایف ایک شہر قریب مکہ سر زمین نجد مین واقع ہے پہر ثقیف اس کے شرق و شمال مین قبہ جبل پر (جو واج دلوج کے نام سے موسوم ہے) آباد ہوئے ایام جاہلیت مین یہہ مقام عمالقہ کے قبضہ مین تہے بعد ان کے ثمود۔ وادی القرے مین آباد ہونے کے پہلے اس مقام پر سکونت پذیر ہوئے یہی سبب ہے کہ ثقیف کے بابت یہہ کہا جاتا ہے کہ یہہ یادگار ثمود ہین اور بعضے کہتے ہین کہ عمالقہ کے بعد اس مقام پر عدوان آکر آباد ہوئے اور ان پر ثقیف غالب آئے سہیلی نے ایسا ہی ذکر کیا ہے اور بعضون کا یہہ خیال ہے کہ ثقیف ہوازن کے متبعین سے ہین اور بعضے انکو ایاد سے شمار کرتے ہین۔ مضافات طایف سے سوق عکاظ و عرج و عکاظ حجر مابین یمن و حجاز ہے ایام جاہلیت مین اسکا بازار ایکسال مین ایکبار ہوتا تہا جسمین عرب اطراف و جوانب سے آتے تہے۔ بنو معاویہ بن بکر ابن ہوازن کے بہی بہت سے بطون ہین از انجملہ بنو نصر بن معاویہ (اسی قبیلہ سے مالک بن سعد

(۱) ماہ ستمبر ۹۹

بن عوف ابن سعد بن ربیعہ بن یربوع بن واثلہ بن دہمان بن نصر تہے جو جنگ
حنین مین مشرکون کے سپہ سالار تہے اور اس کے بعد یہہ ایمان لائے اور اچہے
مسلمان مین شمار کئے گئے) اور بنو جشم بن معاویہ اور بنو سلول اور بنو مرہ بن صعصعہ
بن معاویہ اور بنو عامر بن صعصعہ بن معاویہ ہین بنو جشم سے غزیہ (قبیلہ دریدبن
الصمہ سے) ہین جو تہامہ و نجد کے درمیان یمن سے شام تک آباد تہے اس قبیلہ
کے رؤساء مغرب کیطرف چلے گئے اور اسوقت تک وہان موجود ہین جیسا کہ
طبقہ رابعہ عرب مین ہم بیان کرین گے فی الحال اس مقام پر اس قبیلہ کے وہی
لوگ آباد ہین جنکو صولت وحکومت سے کچہہ تعلق نہین ہے۔ بنو سلول اپنی مان
سلول کیطرف منسوب ہوئے یہہ قوم عرب مین زیادہ آباد تہی اور اب بہی یہہ
قوم وہان زیادہ ہے۔ بنو عامر بن صعصعہ عرب کے بڑے قبایل سے ہے اس کے
چار شعوب ہین (۱) نمیر (۲) ربیعہ (۳) ہلال (۴) سواۃ۔ نمیر بن عامر جمرات
عرب سے شمار کیا جاتا ہے اسکی قوم کو جاہلیت اور اسلام مین کثرت وسطوت
وعزت حاصل تہی یہہ لوگ جزیرہ فراتیہ مین جاکر آباد ہوئے اور اس کے بلاد پر
متصرف ہوگئے جنکو بنو عباس نے زمانۂ حکومت المعتضد مین قتل و قید کیا اب
ان کے آثار تک معدوم ہوگئے۔ سواۃ بن عامر کی کل شاخین رباب ابن سواۃ
سے ملتی ہین اسی قبیلہ سے جابر بن سمرہ بن جنادہ بن جندب بن رباب مشہور
صحابی ہین اور اسی رباب کے بطن سے افریقہ مین ایک قبیلہ ہے جو ریاح بن ہلال
کے ساتہہ رہتا ہے اور اوسی نسب سے معروف ہے جیسا کہ ہلال کے حالات مین
ہم بیان کرین گے۔ ہلال بن عامر بہی کثیر البطون قبیلہ ہے جاہلیت مین یہہ
قوم نجد مین رہتی تہی پہر دیار مصریہ مین زمانہ جنگ قرامطہ مین جارہے بعد چندے
افریقہ کیطرف چلے گئے پہر بنو سلیم کی چہیڑ چہاڑ سے تنگ ہوکر مغرب مین جا ہین

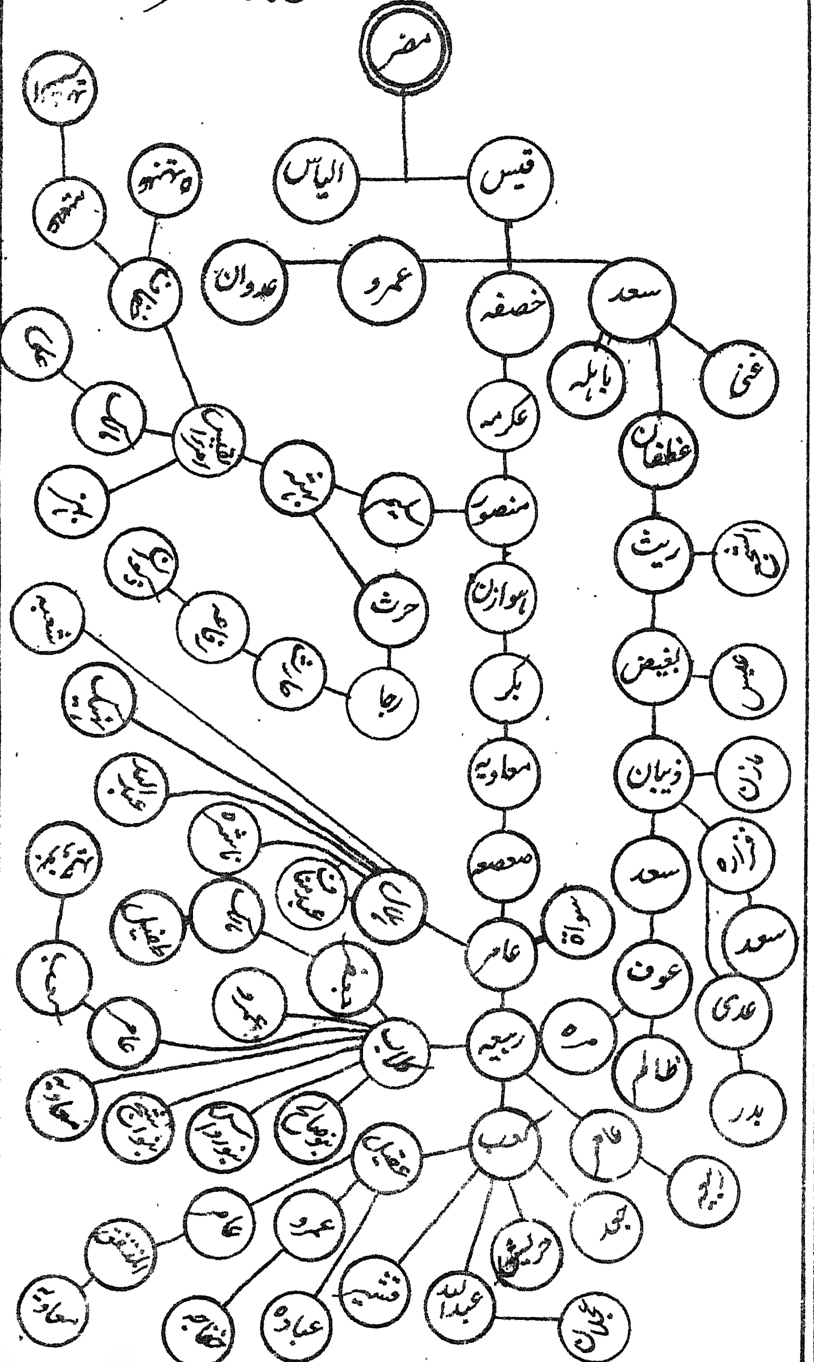
نوبہ و قسطنطنیہ بحر محیط تک آباد ہوگئے ہلال کے پانچ لڑکے شعبہ۔ ناشرہ۔ نہیک۔ عبد مناف۔ عبد اللہ تہے ہلالی بطون انہین پانچ کیطرف مربوط اور رجوع ہوتے ہین بنو عبد مناف سے جنابہ زینب ام المومنین بنت خزیمہ بن الحرث ابن عبد اللہ بن عمرو بن عبد اللہ بن عبد مناف اور بنو عبد اللہ سے جنابہ میمونہ ام المومنین بنت الحرث بن حزن بن بجیر بن ہرم بن رویبہ بن عبد اللہ ہین ابن حزم لکھتا ہے کہ بطون بنو ہلال سے بنو قرہ اور بنو نجبہ (جو مصر و افریقہ کے درمیان ہین رہتے ہین) اور بنو حرب (جو حجاز مین ہین) اور بنو ریاح ہین (جنہون نے افریقہ مین فساد و فتنہ برپا کیا تہا) بنو ربیعہ بن عامر بہی کثیر البطون قبیلہ ہے اس کے تین لڑکے عامر۔ کلاب۔ کعب تہے انہین تین لڑکون سے کل بنو ربیعہ بن عامر کی شاخین نکلی ہین یہہ پہلے نجد مین رہتے تہے پہر شام کیطرف چلے گئے نور اسلام کے پہیلتے ہی ممالک بعیدہ و قریبہ مین یہہ بہی منتشر ہوگئے چنانچہ اب نجد مین کوئی اس قبیلہ کا باقی نرہا۔ عامر بن ربیعہ سے بنو البکا یعنی ربیعہ بن عامر بن ربیعہ (جسکا لڑکا حندج زہیر بن جذیمہ عبسی کے قتل مین خالد بن جعفر بن کلاب کا شریک تہا) اور بنو ذی السہمین معاویہ بن عامر بن ربیعہ (یعنی ذو الجد عوف بن عامر بن ربیعہ) اور بنو فارس الضحیا عمرو بن عامر ابن ربیعہ ہین) جس سے خداش بن زہیر بن عمرو (جو شہسواران و شاعران جاہلیت مین مشہور رہا) بنو کلاب ابن ربیعہ سے بنو وحید بن کعب بن عامر بن کلاب اور بنو ربیعۃ المجنون ابن عبد اللہ بن ابی بکر بن کلاب اور بنو عمرو بن کلاب ہین ابن حزم لکھتا ہے کہ اسی قبیلہ سے بنو صالح ابن مرداس امراء حلب اور بنو کلاب سے بنو رواس (انکا نام حرث بن کلاب تہا) اور بنو جناب (انکا نام معاویہ بن کلاب تہا اسی خاندان سے شمر بن ذی الجوشن بن اعور بن معاویہ قاتل جناب حسین ابن علی علیہما السلام ہے

اور اسی کے اعقاب سے صمیل بن حاتم بن شمر وزیر عبد الرحمن بن یوسف فہری امیر اندلس تہا) اور بنو جعفر بن کلاب ہین (جس سے عامر بن طفیل بن مالک بن جعفر اور اسکا چچا ابو عامر بن مالک اور ربیعہ بن مالک اور ربیع المعتبرین اور اسکا باپ لبید بن ربیعہ شاعر مشہور ہے) یہہ قوم پہلے جہات مدینہ و فدک مقام زبدہ مین رہتی تہی پہر وہان سے منتقل ہوکر شام کیطرف چلی آئی اور جزیرہ فراتیہ پر قبضہ کرلیا حلب اور اکثر بلاد شام پر متصرف ہوگئی بنو صالح بن مرداس انہین مین سے اس بلاد کے حکمران رہے بعد چندے جب ان کے قوا ے حکمرانی ضعیف ہوگئے تو یہہ اون عرب کے سایہ امن مین قیام پذیر ہوے جو شام مین حکمرانی کے لئے منتخب کئے گئے تہے ابن سعید کہتا ہے کہ اسلام مین انکی حکومت یمامہ مین تہی۔ بنو کعب بن ربیعہ کے بہت سے بطون ہین چنانچہ اس سے حریش بن کعب (جس سے مطرف ابن عبد اللہ بن شخیر بن عوف بن وقدان بن حریش مشہور صحابی ہین اور بروایت بعض لیلی ہی ہے جسکا ذکر تشبیب مین قیس بن عبد اللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ شاعر و مادح آنحضرت (صلعم) اور رعبد اللہ بن الحشرج بن اشہب بن ورد بن عمرو بن ربیعہ ابن جعدہ جو فارس پر زمانہ زبیر مین غالب آیا تہا اور اسکی مان کا چچا زیاد بن اشہب جو جناب علیؓ کے خدمت مین آیا تہا اس غرض سے کہ آپ سے اور معاویہ سے صلح ہوجائے اور مالک بن عبد اللہ بن جعدہ ہین) اور بنو قشیر بن کعب ہین (جس سے مرہ بن ہبیرہ بن عامر بن سلمۃ الخیر بن قشیر جو آنحضرت صلعم کیخدمت مین حاضر ہوئے تہے اور آپ نے اون کو انکی قوم سے صدقات وصول کرنے کا متولی مقرر کیا تہا اور کلثوم بن عیاض بن رصوح بن اعور ابن قشیر والی افریقہ اور اسکا برادر زادہ بلج بن بشر ہے) اور بنو قشیر سے خراسان مین بعض بعض عمایدین منسوب کئے جاتے ہین چنانچہ

ابو القاسم قشیری صاحب سالہ اور بنو رشیق (جس سے عبد الرحمن بن رشیق
والی اندلس ہے) اور اسی سے صمۃ بن عبد اللہ (از شعراء حماسہ) ہے اور نیز کعب
بن ربیعہ سے بنو عجلان بن عبد اللہ بن کعب اور انکا شاعر تمیم بن مقبل اور بنو عقیل
بن کعب ہین بنو عقیل بن کعب خود بہی کثیر البطون ہے از انجملہ بنو المنتفق بن
عامر بن عقیل اور اعقاب بن المنتفق سے یہ عرب ہین جو غرب مین غلط کے
نام سے معروف ہین علی بن عبد العزیز جرجانی تحریر کرتا ہے کہ خلط بنو عوف و
بنو معاویہ پسران منتفق بن عامر بن عقیل ہین - ابن سعید کہتا ہے کہ بنو منتفق
مابین بصرہ و کوفہ رہتے تہے امارت و حکومت ان مین سے بنو معروف کے قبضہ مین
تہی میرا خیال یہہ ہے کہ مغرب مین اندلون خلط اعداد جشم مین شمار کئے جاتے ہین
اور بنو عقیل بن کعب سے بنو عبادہ بن عقیل ہین (جس سے اخیل یعنی کعب بن
الرحال بن معاویہ بن عبادہ ہے اور اسی کے اعقاب سے لیلی اخیلیہ بنت حذیفہ
بن سداد بن الاخیل ہے) ابن قتیبہ نے لکہا ہے کہ قیس بن الملوح المجنون اسی قبیلہ سے
ہے - بنو عبادہ اسوقت بروایت ابن سعید جزیرہ فراتیہ کے اُس حصہ مین آباد ہین
جو عراق سے ملا ہوا ہے اس قوم کو ایک گونہ قوت و غلبہ زمانہ سابق مین حاصل
رہا ہے اور پانچوین صدی کے وسط مین اس قوم سے قریش بن بدران بن مقلد
موصل و حلب پر مستولی ہو گیا تہا اس کے بعد اسکا لڑکا مسلم بن قریش طقب بہ
شرف الدولہ حکمران ہوا اور حکومت و دولت اسی مسلم بن قریش کے اعقاب
مین رہی تا آنکہ اس خاندان سے حکومت و دولت جاتی رہی - ابن سعید کہتا ہے
کہ فی الحال اس خاندان کے کچہہ لوگ مابین الحاز او رزاب کے قیام پذیر ہین جنکو
عرب شرف الدولہ کے لقب سے یاد کرتا ہے والی موصل انکی عزت کرتا ہے
لیکن انکی تعداد نہایت کم ہے تقریباً ایکسو سواروں سے زیادہ نہونگے اور نیز

بنو عقیل بن کعب سے بنو خفاجہ بن عمرو بن عقیل ہین جو فی زماننا عراق و جزیرہ کیطرف چلے گئے ہین اور بادیہ عراق مین آزادانہ زندگی بسر کر رہے ہین اور بنو عامر بن عقیل سے بنو عامر بن عوف بن مالک بن عوف ہین یہہ قوم بنو المنتفق کی نسبی بہائی ہے اطراف بصرہ مین رہتی تہی بحرین پر بعد بنو ابو الحسن کے انہون نے بزور و قوت غلبہ قبضہ کر لیا ابن سعید کہتا ہے کہ اس قوم نے بنو کلاب سے ارض یمامہ بہی چہین لیا تہا ان کی حکومت و دولت ساتوین صدی کے وسط مین تہی - واللہ اعلم بالصواب -

شجرہ انساب بنو قیس بن مضر



بطون الیاس بن مضر

الیاس بن مضر کے تین لڑکے مدرکہ۔ طابخہ۔ قمعہ تھے انکی ماں بنو قضاعہ کی ایک عورت خندف نامی تھی اسی کے طرف کل اولاد الیاس منسوب ہوئے۔ بطون قمعہ سے اسلم و خزاعہ ہین اسلم بنو افصی بن عامر بن قمعہ اور خزاعہ ابن عمرو بن عامر بن یحیی الیعنی ربیعہ ابن عامر بن قمعہ کو کہتے ہین عمرو بن یحیی پہلا وہ شخص ہے جس نے دین اسمعیلؑ کو ترک کرکے بت پرستی کی بنا ڈالی اور عرب کو بت پرستی کیطرف مایل کیا اسی کے حق مین آنحضرت (صلعم) نے فرمایا ہے رایت عمرو بن یحیے یجر قصبتہ فی النار یعنی (خشائہ مین نے دیکھا ہے کہ عمرو بن یحیی کی آنتین آگ مین گھسیٹی جاتی تھین) یہہ قوم اطراف مکہ مقام مرالظہران مین رہتی تھی اور قریش کے حلفا مین تھی عام حدیبیہ زمانہ آنحضرت (صلعم) مین یہہ لوگ داخل کئے گئے پس یہہ لوگ اون مین سے تھے جنپر قریش نے مصالحت کی تھی پھر ان لوگون نے بدعہدی کی آپنے قریش پر حملہ کرکے ان کو مغلوب کر دیا اور مکہ کو فتح کر لیا یہی سال عام الفتح کے نام سے موسوم ہے بعضے کہتے ہین کہ یہہ خزاعہ بنو غسان سے بنو حارثہ بن عمرو بن مزیقیا کے اولاد مین ہین جسوقت غسان شام کیطرف جا رہے تھے یہہ لوگ اون سے علیحدہ ہو کر مرالظہران مین ٹھہر گئے حالانکہ یہہ صحیح نہین ہے۔ قریش کے پہلے بیت الحرام کی تولیت قبیلہ خزاعہ مین بنو کعب بن عمرو بن لحی کے قبضہ مین تھی تا آنکہ حلیل بن حبشیہ بن سلول متولی ہوا یہہ وہی شخص ہے جس نے تولیت بیت الحرام کی وصیت قصی بن کلاب کے حق مین کی تھی بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی کنیت ابو غبشان تھی حلیل کا بیٹا او رمحترش نام تھا اس نے کعبہ کو بعوض ایک مشک شراب کے فروخت کیا تھا واللہ اعلم اسی حلیل بن حبشیہ کے اولاد سے کرز بن علقمہ بن ہلال بن حریبہ بن عبد نہم بن حلیل تھا جسنے آنحضرت (صلعم) کا

بوقت ہجرت تعاقب کیا تہا اور غار تک آپ کے تعاقب مین گیا تہا لیکن مکڑیون کے جالے اور کبوترون کو انڈے دیئے ہوئے دیکھہ کر اپنا سا موُنہہ لیکر رہ گیا۔

خزاعہ کے بہت سے بطون ہین از انجملہ بنو مصطلق بن سعد بن عمرو بن لحی اور بنو کعب بن عمرو (جسمین سے عمران بن الحصین (صحابیؓ) اور سلیمان بن جرد اور مالک بن ہیثم نقیب بنو عباس ہین) اور بنو عدی بن عمرو (جسمین سے جویرہ بنت الحارث ام المومنینؓ) اور بنو ملیح بن عمرو (جسمین سے طلحہ الطلحات یعنی ابن عبد الرحمن بن الاسود ابن عامر بن عویمر بن مخلد بن سبیع بن خثعمہ بن سعد بن ملیح ہے) اور بنو عوف بن عمرو ہین اور برادران خزاعہ سے بنو افصی بن عامر ابن قمعہ اور بنو مالک بن افصی اور ماثان بن افصی ہے۔ اسلم سے سلمہ بن الاکوع صحابیؓ اور دعبل اور بنو شیص شاعر اور محمد ابن الاشعث سلسلہ دار بنو عباس ہے۔ اسی قبیلہ سے مالک بن سلیمان ابن کثیر۔ دعات بنو عباس سے تہا جسکو ابو مسلم نے قتل کیا ہے۔

طابخہ کے بہت سے بطون ہین مشہور ترا دن مین سے ضبہ۔ رباب۔ مزینہ۔ تمیم ہین علاوہ ان کے اور بطون مثل صوفہ و محارب کے وہ تمیم ہی کے نسبی بہائی کہے جاتے ہین بنو تمیم بن مر۔ ادبن طابخہ کے نسل سے ہین یہہ لوگ سرزمین نجد مین بصرہ سے یمامہ تک دایرہ کی صورت آباد تہے پہر یہہ پہیل کر عذیب تک ارض کوفہ مین پہونچ گئے فی زماننا اس قوم کا بہی نشان نہین پایا جاتا انکے مقبوضات ان دلون مشرق مین غزیہ (طے سے) اور خفاجہ (بنو عقیل بن کعب سے) متصرف ہین۔ بنو تمیم کثیر البطون قبیلہ ہے اسی سے (۱) حارث بن تمیم (جس کے طرف سیف بن شریک فقیہ منسوب کئے جاتے ہین) (۲) بنو عنبر جسمین فقیہ زفرؒ ابن ذہیل بن قیس بن مسلم بن قیس بن مکمل بن ذہل بن ذوئب بن جذیمہ بن عمرو بن جحجور بن جندب بن عنبر تلمیذ امام ابو حنیفہؒ اور فاضل عامر بن عبد قیس بن ثابت

بن بشامہ بن حذیفہ بن معاویہ بن الجون بن کعب بن جندب اور ربیعہ بن
رفیع بن سلمہ بن محلم بن صلاۃ بن عبدہ بن عدی بن جندب ہین) (۳) بنو ہجیج
بن عمرو بن تمیم (۴) بنو اسید بن عمیر (حسمین ابو ہالہ ہند بن زرارہ ابن نباش
بن عدی بن نمیر بن اسید مشہور صحابیؓ اور حنظلہؓ بن ربیع بن صیفی بن ریاح
ابن الحرث بن مخاشن بن معاویہ بن شریف بن جروہ بن اسید کاتب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور اکثم بن صیفی بن ریاح اور یحییٰ بن اکثم مامون الرشید کا
قاضی صیفی بن ریاح کے نسل سے ہے) (۵) بنو مالک بن عمرو بن تمیم (حسمین نضر
بن شمیل بن خرشہ بن یزید بن کلثوم ابن عبدہ بن زہیر بن عمروہ بن جمیل بن
حجر بن خزاعی بن مازن بن مالک نحوی محدث اور سلم ابن احوز بن ارید بن محرز
بن لای بن سہل بن خباب بن حجبہ بن کابیہ بن حرقوص ابن مازن بن مالک
قاتل یحییٰ بن زید بن زین العابدین و قاتل آل مہلب ہے) (۶) بنو عمرو بن العلاء
بن عمار بن عدنان بن عبید اللہ بن حصے بن الحرث جلہم بن خزاعی بن مازن بن
مالک (۷) بنو الحرث بن عمرو بن تمیم (۸) بنو امرء القیس بن زید مناۃ بن تمیم (اسی
قبیلہ سے زید بن عدی بن زید بن ایوب بن محروف بن عامر بن عطیہ بن امرء القیس
وزیر نعمان بن منذر والی حیرہ تھا) (۹) بنو سعد بن زید مناۃ بن تمیم (۱۰) بنو منقر
بن عبید بن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعد بن زید مناۃ (اسی قبیلہ سے قیس
بن عاصم ابن سنان بن خالد بن منقر تھے جنکو آنحضرت صلعم نے خود انکی قوم سے صدقات
وصول کرنے کو مقرر فرمایا تھا) (۱۱) بنو عوف بن کعب بن سعد بن زید مناۃ (اس سے
بنو بہدلہ بن عوف ہین) (۱۲) بنو حرث اعرج بن کعب بن سعد بن زید مناۃ (۱۳)
بنو مالک بن سعد بن زید مناۃ (۱۴) بنو ربیعہ بن مالک بن سعد بن زید مناۃ (اسی
قبیلہ سے عروہ بن جریر بن عامر بن عبید ابن کعب بن ربیعہ پہلا خارجی ہے جس نے

یوم صفین کہا تہا لاحکم الا اللہ) (۱۵) بنو حنظلہ بن مالک بن کعب بن سعد بن
زید مناۃ ہین بنو حنظلہ سے بنو عمرو - ظلم - غالب - کلیبہ قیس ہین اور رقیس ہی سے
حنابی بن الحرث بن ارطاۃ بن شہاب بن عبید بن جناول بن قیس اور ابن
عمیر بن حنابی ہے جس نے حجاج کو قتل کیا تہا بنو حنظلہ ہی سے بنو ثعلبہ بن یربوع
بن حنظلہ اور یربوع بن حنظلہ سے بنو الحرث ہین اسی قوم سے زبیر بن ناحور سردار
خوارج اور اس کے بہائی عثمان وعلی ہین - یہہ لوگ بنو کشیر بن یزید ملقب بہ
ناحور بن الحرث بن ساحق بن الحرث بن سلیط بن یربوع کے نام سے پکارے
جاتے ہین اور یہہ سب امرار ازارقہ ہین بنو کلیب - یربوع - بن حنظلہ مین شمار کئے
جاتے ہین اسی قبیلہ سے جریر شاعر ابن عطیہ بن خطفی ہے اسکا نام حذیفہ بن بدر
بن سلم بن عوف بن کلیب ہے بنو عنبر اور بنو ریاح بہی یربوع بن حنظلہ کیطرف
منسوب ہین - اور مالک بن حنظلہ کیطرف بنو دارم کی نسبت کی جاتی ہے
بنو نہشل بن دارم بن حازم بن جزیمہ بن عبد اللہ بن حنظلہ سے نضلہ بن جلد ثانی
بن مطلق بن صخر بن نہشل - بنو عباس کا کوتوال اور بنو مجاشع بن دارم سے
اقرع بن حابس ابن عقال بن محمد بن سفیان بن مجاشع اور فرزدق بن غالب
بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال اور حتات بن یزید بن علقمہ ہین جس سے آنحضرت
صلعم نے معاویہ بن ابی سفیان کا بہائی چارہ کرادیا تہا اور بنو عبد اللہ بن دارم
سے منذر بن ساوی بن عبد اللہ بن زید بن عبد مناۃ ابن دارم اور بنو عرس
بن زید بن عبد اللہ بن دارم سے حاجب بن زرارہ بن عرس اور اسکا لڑکا
عطارد اور اسکی اولاد ہے اس قوم مین نسلی ترقی کی امارت و دولت بہی تہی -

بنو مزینہ - مر بن اد بن طابخہ بن الیاس کے نسل سے ہین اس کے
ایک لڑکے کا نام عثمان اور دوسرے کا اوس ہے چونکہ انکی مان کا نام مزینہ تہا

اسوجہ سے مرکے دولون لڑکے مزینہ کیطرف منسوب کردیئے گئے اس قوم سے زہیر
بن ابی سلمی (یعنی ربیعہ بن ابی ریاح بن قرہ بن الحرث بن مازن بن خلاوہ بن ثعلبہ
بن ثور بن ہرمہ بن لاظم بن عثمان یکے از شعراء ستہ جاہلیہ) اور اسکے دولون
لڑکے بجیر و کعب (جس نے آنحضرت صلعم کی مدح کی تہی) اور نعمان بن مقرن ابن
عامر بن صیح بن ہجیم بن نصر بن حبشیہ بن کعب بن غفراء بن ثور بن ہرمہ اور
اسکا بہائی سوید (جو جنگ نہاوند مین مارا گیا) اور محقل بن یسار بن عبد اللہ
بن معیر بن حراق بن لابی بن کعب ابن عبد ثور مشہور صحابی ہین۔
رباب۔ عبد مناۃ بن اد بن طابخہ کیطرف نسبا منسوب ہوتے ہین تیم۔
عدی۔ عوف۔ ثور۔ اسکی اولاد سے ہین یہہ قوم رباب اسوجہ سے کہلائی
جاتی ہے کہ یہہ لوگ بنوضبہ کے حلف مین شریک جماعت ہوئے تہے مقام دہنا
جوار بنو تیم مین رہتے تہے لیکن فی زماننا یہہ بہی معدوم الآثار ہو گئے بنو تیم بن عبد مناۃ
سے مستورد بن علقمہ بن قریش بن صباری بن نشبہ بن ربیع بن عمرو بن عبد اللہ
بن لوی بن عمرو بن الحرث ابن تیم خارجی (جسکو معقل بن قیس ریاحی نے
اہل امارت مغیرہ بن شعبہ مین قتل کیا ہے) اور ابن باخمہ وردو بن مجالد
بن علقمہ (جو عبد الرحمن بن ملجم کے ساتہہ شریک شہادت جناب علی کرم اللہ وجہہ تہا)
اور قطام بنت بجنہ بن عدی ابن عامر بن عوف بن ثعلبہ بن سعد بن ذہل
بن تیم خارجیہ ہے جسکا عقد عبد الرحمن بن ملجم کے ساتہہ ہوا تہا اور جیسا کہ
بیان کیا جاتا ہے اسکا مہر جناب امیر علیہ السلام کا شہید کرنا تہا۔ واللہ اعلم
قطام کو خود اس کے باپ اور چچا نے یوم نہروان قتل کیا تہا اور بنو عدی
بن عبد مناۃ سے ذوالرمہ شاعر (یعنی غیلان بن عقبہ بن بہس بن مسعود بن حارثہ
بن عمر بن ربیعہ بن ساعدہ بن کعب بن عوف بن ثعلبہ بن ربیعہ بن ملکان بن عدی

اور بنو ثور ابن عبد مناۃ سے سفیان ثوری (یعنی سفیان بن سعید بن مسروق بن حبیب بن رافع بن عبد اللہ بن منقذ بن نصر بن الحارث بن ثعلبہ بن عامر بن ملکان بن ثور) اور ان کے بھائی عمرو و مبارک و ربیع بن خثیم فقیہہ ہین-

ضبّہ- آد بن طابخہ کے نسل سے ہین سرزمین نجد مین تہامہ کے شمالی جانب جوار بنو تمیم مین رہتے تہے عہد حکومت اسلامیہ مین عراق مین چلے آئے اسی مقام پر متنبی شاعر مارا گیا اسی قوم سے ضرار بن عمرو ابن مالک بن زید بن کعب بن بجالہ بن ذہل بن مالک بن بکر بن اسعد بن ضبہ ہے جو جاہلیت مین بنو ضبہ کا سردار تہا اس کے بعد سرداری اسی کے خاندان مین رہی اس کے اٹھارہ لڑکے تہے جو اس کے ساتھہ جنگ قادسیہ مین لڑنے کو آئے تہے اور حصین ابن ضرار عایشہ (رضی اللہ عنہا) کے ہمراہ جنگ جمل مین تہے اسی کے نسل سے قاضی ابو شبرمہ عبد اللہ ابن شبرمہ بن طفیل بن حسان بن منذر بن ضرار بن عنبسہ بن اسحاق بن شمر بن عبس ابن عنبسہ بن شعبہ بن مختبر بن عامر بن عباب بن حسل بن بجالہ ہے جسکا ذکر سلسلہ لاران بنو عباس مین آئیگا عہد حکومت خلیفہ متوکل مین نصر کا گورنر ہوا تہا بیان کیا جاتا ہے کہ دیلم- بنو باسل بن ضبہ بن آد کے اعقاب سے ہین واللہ اعلم-

صوفہ- غوث بن مر بن آد کے سلسلہ مین ہین انکا زمانہ اقبال جاہلیت ہی مین منقضی اور منقرض ہوگیا بجائے ان کے آل صفوان بن شجنہ بنو سعد بن زید مناۃ بن تمیم حکمران ہوئے-

مدرکہ ابن الیاس نہایت عظیم الشان کثیر البطون قبیلہ ہے اس کے اعظم ترین قبایل سے ہذیل- قارہ- اسد- کنانہ- قریش ہین- بنو ہذیل- ہذیل بن مدرکہ بن الیاس کی نسل سے ہین طایف کے قریب جبل غزوان مین رہتے تہے

(۴) ۹۹

اس کے اسفل مین نجد کیطرف اور مقام تہامہ مابین مکہ و مدینہ اور اکثر مقامات ان کے قبضہ مین تہے از انجملہ رجیع و بیر معونہ ہین اس سے دو شاخین نکلی ہین (۱) سعد بن ہذیل (۲) لحیان بن ہذیل۔ پس سعد بن ہذیل سے ابو بکر شاعر اور حطیہ (جیسا کہ بیان کیا جاتا ہے) اور عبد اللہ بن مسعود بن غافل بن حبیب بن شمخ بن فار ابن مخزوم بن صاہلہ بن الحارث بن تمیم بن سعد (مشہور صحابیؓ) اور ان کے دونون بہائی عتبہ و عمیس اور ان کے لڑکے عبد الرحمن و عتبہ و مسعودی (مشہور مورخ) ابن عتبہ ہین مسعودی کا نام علی ہے حسین بن علی بن عبد اللہ بن زید بن عتبہ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن مسعود سب کے لڑکے ہین اور ان کے بہائی عتبہ سے عتبہ بن عبید اللہ بن زید بن عتبہ مدینہ منورہ کے مشہور فقیہہ ہین۔ یہہ لوگ عہد اسلام مین ممالک اسلامیہ مین منتشر ہو گئے اب اس قوم کا کوئی بطن باقی نرہا ہان افریقہ مین ان مین کا ایک قبیلہ ہے جو اطراف باجہ مین شاہی لشکر مین عہدہ ہاے جلیلہ سے ممتاز ہین۔

بنو اسد۔ اسد بن خزیمہ بن مدرکہ سے ایک وسیع بطن اور کثیر الشعوب ہے سرزمین نجد مین متصل کرخ۔ طے کے ہمسایگی مین رہتے تہے اور بعض مورخ کا یہہ خیال ہے کہ پہلے بلاد طے بنو اسد کے قبضہ و تصرف مین تہے پس جب یمن سے نکلے تو انہون نے اونکو مغلوب کرکے اجا و سلمی پر قبضہ کر لیا اور اون کی مجاورت مین آباد ہو گئے بعد اس کے بنو اسد اقطار ممالک مین ایسے متفرق و منتشر ہو گئے کہ اب ان مین کا کوئی قبیلہ باقی نہ رہ گیا۔ ابن سعید کہتا ہے کہ ان کے بلاد اب طے کے قبضہ مین ہین اس کثیر البطون قبیلہ سے بنو کاہل (قاتل حجر بن عمرو بادشاہ۔ پدر امرء القیس) اور بنو غنم بن دودان بن اسد (اسی قبیلہ سے عبید اللہ بن جحش بن رئاب بن یعمر

بن صبرہ بن مرہ بن کثیر بن غنم جو مسلمان ہوا تہا پہر نصرانی ہو گیا اور حالت نصرانیت ہی مین مر گیا اور اسکی بہن زینب ام المومنین رضی اللہ عنہا اور عکاشہ بن محصن بن حدثان بن قیس بن مرہ بن کثیر مشہور صحابی رض ہین) اور بنو ثعلبہ بن دودان بن اسد (جس سے کمیت شاعر ابن زید بن الاخنس بن ربیعہ بن امرء القیس بن الحرث بن عمرو بن مالک بن سعد بن ثعلبہ اور ضرار بن الازور یعنی مالک بن اوس بن خزیمہ بن ربیعہ بن مالک بن ثعلبہ قاتل مالک بن نویرہ اور حضرمی بن عامر بن مجمع بن موالۃ بن ہمام بن صحب بن القیس بن مالک وغیرہ ہین) اور بنو عمرو بن قعین (قعین) بن الحارث بن ثعلبہ بن دودان ہین (اسی قبیلہ سے طماح بن قیس بن طریف بن عمرو بن قعین جو قیصر کے پاس امرء القیس کے قتل کا ساعی ہوا تہا اور طلیحہ بن خویلد بن نوفل بن نضلۃ بن الاشتر بن حجران بن فقعس بن طریف بن عمرو ہے جو پہلے کاہن تہا اور نبوت کا دعوے کیا تہا پہر بعد اسکے ایمان لایا۔ علاوہ ان بطون کے بنو اسد مین اور بطون بہی ہین جنکو بخیال اطالت مقال ہم ذکر نہین کرتے۔

قارہ وعضل۔ ہون بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس کے نسل سے بنو اسد کے بہائی ہین بنو زہرہ قریشی کے خلفاء مین تہے۔

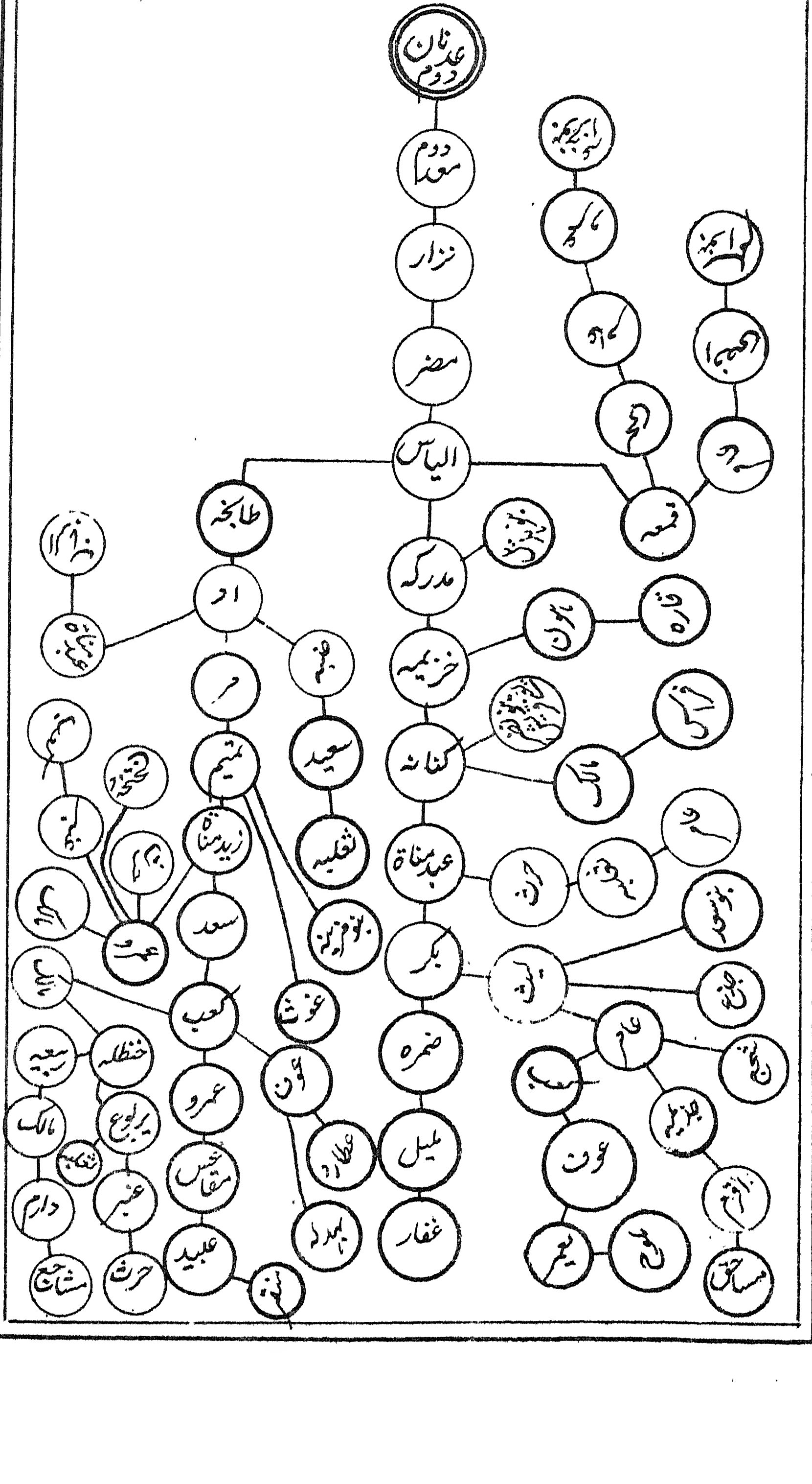
بنو کنانہ۔ کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ کے نسل سے بنو اسد کے نسبی بہائی ہین اطراف مکہ مین یہہ رہتے تہے یہہ قبیلہ بہی کثیر البطون ہے مشہور ومعروف تر ان مین قریش ہے اور وہ نضر بن کنانہ کی اولاد سے ہین جیسا کہ آیندہ مذکور ہوگا بعد اسکے بنو عبد مناۃ بن کنانہ اور بنو مالک بن کنانہ ہے۔ بنو عبد مناۃ سے بنو بکر و بنو مرۃ و بنو الحرث اور بنو عامر ہین بنو بکر سے بنو لیث اسمین بنو شجع بن یعمر (یعنی شداخ) بنو عوف بن کعب بن عامر بن لیث

اور اسی سے صعب بن جثامہ بن قیس بن شداخ مشہور صحابیؓ اور شاعر
عروۃ بن اذینہ بن یحییٰ بن مالک بن الحرث بن عبد اللہ بن شداخ ہے) اور
بنو شجع بن عامر بن لیث بن بکر (اسی قبیلہ سے ابو واقد لیثی صحابی یعنی حرث
بن عوف بن اسید بن جابر بن عدیدہ بن عبد مناۃ بن شجع ہین) اور بنو سعد
بن لیث بن بکر (جس سے ابو طفیل عامر بن واثلہ بن عبد اللہ بن عمرو بن
جابر بن خمیس بن عدی ابن سعد اور واثلہ بن الاسقع بن عبد العزی بن
عبد یالیل بن ناشب بن عبدہ بن سعد مشہور صحابیؓ ہین ابو الطفیل عامر
وہ ہین جو آنحضرت (صلعم) کے دیکھنے والون مین سے آخر مین رہ گئے تھے
١٠٧ھ مین انکا انتقال ہوا) اور بنو جندع بن بکر بن لیث بن بکر ہین (اسی
قبیلہ سے امیر خراسان نصر بن سیار بن رافع بن عدی بن ربیعہ بن عامر
بن عوف بن جندع اور رافع بن لیث بن نصر ہے جو زمانۂ الرشید مین بنو امیہ کا
ہوا خواہ سمرقند مین تہا) اور بنو عبد مناۃ سے بنو عریج بن بکر بن عبد مناۃ
اور بنو الدیل بن بکر (اسی قبیلہ سے اسود بن رزق بن یعمر بن نافثہ بن عدی
بن الدیل جس کے سبب سے مکہ فتح ہوا تہا اور ساریہ بن زنیم بن عمرو بن عبد اللہ
بن جابر بن محیہ بن عبد بن عدی ابن الدیل جو عراق مین کفار سے لڑ رہے تھے
اور ان کو عمرؓ نے مدینہ سے آواز دی تھی جیسا کہ مشہور ہے اور ابو الاسود
واضع علم نحو یعنی ظالم بن عمرو بن سفیان بن عمرو بن جندب بن یعمر بن حلیس
بن نافثہ بن عدی وغیرہم ہین) اور بنو ضمرہ بن بکر ہین اور ضمرہ سے غفار
بن ملیل بن ضمرہ بجاے خود ایک بطن عظیم ہے (اسی قبیلہ سے ابو ذر غفاری
صحابیؓ یعنی جندب بن جنادہ بن سفیان بن عبید بن حرام بن غفار اور
کلثوم بن الحصین بن خالد بن معیسیر بن بدر بن خمیس بن غفار ہین جنکو

بوقت غزوہ فتح آنحضرت (صلعم) نے اپنا خلیفہ و نائب مقرر فرمایا تھا) اور بنو مدلج
بن مرہ بن عبد مناۃ سے سراقہ بن مالک بن حبشمہ بن مالک بن عمرو بن مالک
بن تیم بن مدلج ہے جو قریش کے تحریک سے آنحضرت کے تعاقب مین وقت ہجرت
روانہ ہوا تھا اس غرض سے کہ آپ کو وہ واپس لائے لیکن اللہ جلشانہ کے افضال
سے خائب و خاسر واپس ہوا اور بنو عامر بن عبد مناۃ سے بنو مساحق بن الاقرم
بن جذیمہ بن عامر ہین جنکو مقام عمیصا مین خالدؓ بن الولید نے قتل کیا ہے اور
بنو الحارث بن عبد مناۃ سے حلیس بن علقمہ بن عمرو بن الاقح بن عامر بن جذیمہ
بن عوف بن الحارث ہے جس نے قریش کے ساتھہ حلف احابیش منعقد کیا تھا
اور اسکا بھائی تیم وہ ہے جس نے اونہین کے ساتھہ حلف قارہ کا عقد کیا تھا
اور بنو فراس بن مالک بن کنانہ سے فارس العرب ربیعہ بن المکدم بن عامر بن
خویلد بن جذیمہ بن علقمہ بن جنذل الطعان بن فارس ہے اور بنو عامر بن ثعلبہ
بن الحارث بن مالک ابن کنانہ سے وہ لوگ ہین جنہون نے جاہلیت مین نسئے
شہور کا رواج دیا پس اول جس شخص نے نسئی شہور کو رایج اور ایجاد کیا وہ سمیر بن
ثعلبہ بن الحارث ہے اسی قبیلہ سے رماحس بن عبد العزیز بن رماحس ابن
الرسارس بن واقد بن وہب بن ماجر بن عر بن وائلہ بن الفاکہ بن عمرو بن
الحرث ہے جسکو خلیفہ عبد الرحمن نے جسوقت اندلس مین داخل ہوا تھا جزیرہ
وشدونہ کا گورنر مقرر کیا تھا پھر جب اس نے خلیفہ عبد الرحمن سے بغاوت کی
تو خلیفہ نے اسپر حملہ کیا یہہ بھاگ کر عدوہ کیطرف گیا اور وہین مرگیا اندلس مین
اس کے بہت اخلاف تھے دولت امویہ مین ان کے نمایان کارنامون کے
آثار بکثرت پائے جاتے ہین سواحل افریقیہ مین بھی عبیدیون سے اکثر یہہ لڑتے
رہے واللہ وارث الارض ومن علیہا وھو خیر الوارثین۔

(۵) جلد اول

شجرہ انساب بنو الیاس بن مضر



قریش فہر بن مالک بن نضر کی اولاد کو قریش[1] کہتے ہین اور نضر ہی پہلے قریش کے نام سے موسوم ہوا ہے بعضے اسکی وجہ التسمیہ یہہ بیان کرتے ہین کہ نضر تقرش (یعنی تجارۃ) کیوجہ سے قریش کے لقب سے معروف ہوا اور بعضے کہتے ہین کہ قریش۔ قرش کا مصغر ہے اور قرش کے معنی ہین دابۃ فی البحر لاتدع دابۃ الا اکلتہا (ایک جانور دریائی ہے جو دوسرے جانورون کو کہا ڈالتا ہے) چونکہ نضر نے اور قبایل کو دبالیا تہا اور مغلوب کر دیا تہا اسوجہ سے قریش کے لقب سے ملقب ہوا بہرکیف اولاد نضر۔ فہر کیطرف اسوجہ سے منسوب ہوئین کہ اعقاب نضر فہر کی اولاد مین منحصر ہین بنو نضر مین سے سواے فہر کے اور کسی کا نسلی سلسلہ نہین چلا یہی وجہ ہے کہ بنو فہر بن مالک ہی کو قریش کہتے ہین اور پہلا جو قریش کے لقب سے مشہور ہوا وہ نضر بن کنانہ ہے۔

فہر کے تین لڑکے غالب۔ حارث۔ محارب تہے پس بنو محارب بن فہر اور حارث بن فہر قریش ظواہر سے ہین بنو محارب سے ضحاک بن قیس بن خالد بن وہب بن ثعلبہ بن واثلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب صاحب مرج راہط اور ضرار بن الخطاب بن مرداس بن کثیر بن عمرو آکل السقف ابن حبیب بن عمرو بن شیبان (یہہ صحابہ مین مشہور سوارون سے تہے انکا باپ خطاب بن مرداس زمانہ جاہلیت مین قریش ظواہر کا سردار تہا) اور عبد الملک بن قطن بن نہشل بن عمرو بن عبد اللہ بن وہب بن سعد بن عمرو آکل السقف (یہہ یوم حرہ مین موجود تہے اور اس قدر انہون نے عمر پائی کہ اندلس کے گورنر مقرر کئے گئے تہے انکو اصحاب بلج بن بشر

---

[1] قریش کی دو قسمین ہین ایک قریش بطاح دوسرے قریش ظواہر قصی بن کلاب اور بنو کعب ابن لوی کی اولاد قریش بطاح کہلائی جاتی ہے علاوہ انکے سب قریش ظواہر مین شمار کئے جاتے ہین ۔ سبائک الذہب۔

قشیری نے صلیب دی)) اور کز بن جابر بن حسل بن لاحب بن حبیب بن عمرو بن شیبان وغیرہم ہین اور بنو حارث بن فہر سے ابو عبیدہ عامر بن عبد اللہ بن الجراح بن ہلال بن وہب بن ضبّہ بن الحرث امین الامۃ و وقت فتح شام امیر مسلمانان شام اور عقبہ بن نافع بن عبد قیس بن لقیط بن عامر بن اُمیّہ ابن ضرب بن الحرث فاتح افریقیہ و قیروان ہین اسی کے اعقاب سے عبد الرحمن بن حبیب بن ابی عبیدہ بن عقبہ والی افریقہ ہے اسکا باپ حبیب بن عقبہ ۔ عبد العزیز ابن موسیٰ بن نصیر اور یوسف بن عبد الرحمن بن ابی عبیدہ والی اندلس سے جنگ آزما ہوا تہا اسی کے زمانہ مین عبد الرحمن بن معاویہ بن ہشام بن عبد الملک اندلس مین داخل ہوا تہا پس اس نے اوسکو قتل کیا اور خود مالک بن بیٹہا پہر بعد اس کے اسی کے خاندان مین حکومت وسلطنت رہی ۔

غالب بن فہر آنحضرت (صلعم) کے عمود نسب مین ہے اس کے دو لڑکے تیم الادرم اور لوی تہے بنو تیم الادرم قریش ظواہر سے ہین اسی قبیلہ سے ہلال بن عبد اللہ بن عبد مناۃ بن اسعد بن جابر بن کبیر بن تیم الادرم تہا جسکا خون آنحضرت صلعم نے یوم فتح مکّہ مباح فرما دیا تہا یہہ اسوقت مارا گیا ہے جبکہ مکّہ فتح ہو گیا تہا اور یہہ پردہ ہائے کعبہ کو پکڑے ہوئے تہا ۔

لوی بن غالب آنحضرت (صلعم) کے عمود نسب مقدس مین ہے اس کے لڑکون مین سے کعب اور عامر ہین علاوہ انکے اس کے اعقاب سے اور بطون بہی ہین جو مختلف طور سے اس کے منسوب ہوتے ہین از انجملہ بنو خزیمہ بن لوی اور بنو سامہ ابن لوی اور سعد و جشم وغیرہم ہین بنو سامہ کے بابت یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ قریش سے نہین ہین اور یہہ بہی روایت کی جاتی ہے کہ بنو سامان ملوک ماوراء النہر اسی قبیلہ سے ہین ۔ واللہ اعلم ۔ بنو عامر بن لوی کے بنو حسل

بن عامر اور بنو معیص بن عامر ہین - بنو معیص سے بشر بن ارطاۃ یعنی عویمر
بن عمران بن الحلیس بن یسار بن نزار بن معیص بن عامر (یکے از سرداران معاویہ)
اور مکرز بن حفص بن احنف بن علقمہ بن عبد الحارث ابن منقذ بن عمرو بن معیص ہے
اور بنو حسل سے عامر بن عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح ابن الحارث بن حبیب
بن خزیمہ بن مالک بن حسل بن عامر (جو وقت فتح افریقہ لشکر اسلام کے سردار
اور گورنر مصر تہے انہون نے پہلے آنحضرت (صلعم) کی خدمت اقدس مین
کچہہ گستاخانہ لکہا تہا پہر انہون نے توبہ کیا مسلمان ہوئے اور بقیہ زندگی نہایت
سادگی اور عمدگی سے تمام کی) اور حویطب بن عبد العزی بن ابی قیس بن عبد ود
بن نصر بن مالک بن حسل (انکو صحبت رسول نصیب ہوئی تہی) اور عبد عمرو
بن عبد شمس بن عبد ود بن نصر بن مالک بن حسل والی حدیبیہ اور اسکا بہائی
سکران اور اسکا لڑکا ابو جندل سہیل (اسکا نام عاصی تہا یہی یوم صلح حدیبیہ
گرفتار ہوکر آیا آنحضرت (صلعم) نے اسکو چہوڑ دیا تہا اسکا قصہ معروف ہے) اور
زمعہ بن قیس بن عبد شمس اور اسکا لڑکا عبد بن زمعہ ہے اسی زمعہ بن قیس
کی لڑکی جنابہ سودہ ام المومنین (رضی اللہ عنہا) ہین جو پہلے سکران اپنے
ابن عم کے عقد مین تہین بعدہ آنحضرت (صلعم) کے ازواج مطہرات مین داخل ہوئین
کعب ابن لوی عمود نسب کریم آنحضرت مین ہے اس کے تین لڑکے مرۃ -
ہصیص - عدی تہے یہہ سب قریش بطاح ہین پس ابن کعب سے ہصیص بن
کعب بن لوی بن سہم بن عمرو بن ہصیص ابن کعب ہے اور اسی قبیلہ سے عاصی
بن وایل بن ہشام بن سعید بن سہم اور عاصی کے دونون لڑکے عمرو و ہشام
اور عبد الرحمن بن معیص بن ابی وداعہ (یعنی حارث) بن سعید بن سعد بن سہم
قاری اہل مکہ اور اسماعیل بن جامع بن عبد المطلب بن ابی وداعہ مفتی مکہ

نمبر ۹۹ (۲)

اور رقیبہ و منبہ پسران حجاج بن عامر بن حذیفہ بن سعد بن سہم (یہہ دونون جنگ بدر مین بحالت کفر مارے گئے اور قلیب مین پہینک دیئے گئے اسی جنگ مین عاصی بن منبہ مارا گیا اسیکی ذوالفقار سیف آنحضرت صلعم تہی) اور عبد اللہ ابن الزبعری بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم (یہہ پہلے آنحضرت صلعم کو اپنے شعر سے ایذا پہونچاتے تہے پہر مسلمان ہوگئے اور اچہے مسلمانون مین ہوئے) اور حذافہ بن قیس ابو الاخنس اور خنیس وغیرہم ہین اور عبد اللہ بن حذافہ مہاجرین حبشہ سے ہین یہی آنحضرت (صلعم) کا نامہ نامی کسرےٰ کے پاس لیکر گئے تہے - بنو جمح بن عمرو بن ہصیص بن کعب سے امیہ بن خلف ابن وہب بن حذافہ جنگ بدر مین مارا گیا اور اسکا بہائی ابی جنگ اُحد مین مارا گیا (اسکو آنحضرت صلعم نے خود اپنے دست مبارک سے مارا تہا) اور اسکا لڑکا صفوان بن امیہ یوم فتح مکہ مسلمان ہوا اور اسکا لڑکا عبد اللہ بن صفوان - زبیر و عثمان ابن مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ کے ساتہہ مارا گیا اور ان کے بہائی قدامہ و سائب و عبد اللہ مہاجرین بدریین سے ہین اور انکی بہن زینب بنت مظعون مادر ام حفصہ ہین - بنو عدی بن کعب سے زید بن عمرو بن نفیل بن عبد العزی بن ریاح بن عبد اللہ بن قرط بن رزاح بن عدی (اس نے جاہلیت مین بت پرستی چہوڑکر ملت ابراہیمی اختیار کر لی تہی اور اوسی پر رہا تا آنکہ بلقاء کے ایک قریہ مین لخم یا جذام کے ہاتہون مارا گیا) اور سعیدؓ بن زید بن عمرو (یکے از عشرہ مبشرہ) اور عمرؓ ابن الخطاب امیر المومنین اور ان کے لڑکے عبد اللہ و عاصم و عبید اللہ وغیرہم اور خارجہؓ بن حذافہ بن غانم بن عامر بن عبید اللہ بن عویج بن عدی بن کعب (جسکو مصر مین عمرو بن العاصی کے شبہہ سے ایک حروری نے شہید کیا اور رجب یہہ

قاتل گرفتار کیا گیا تو اس نے ظاہر کیا کہ اردت عمرؤا واراد اللہ خارجہ" مین نے عمرو کے مارے جانے کا قصد کیا تہا اور اللہ نے خارجہ کے قتل کا) اور ابو الجہم بن حذیفہ بن غانم صاحب النفل یوم حنین اور مطیع بن الاسود بن حارثہ بن نضلہ بن عوف بن عبید بن عویج (صحابیؓ) اور ان کے لڑکے عبد اللہ بن مطیع ہین (جو یوم الحرہ مہاجرین کے سردار تہے اور ابن الزبیرؓ کے ساتہہ مکہ مین شہید کیئے گئے)

مرۃ ابن کعب نسب اقدس کے عمود سے ہے اس کے تین لڑکے کلاب[1] تیم[2] یقظہ[3] تہے بنو تیم بن مرہ سے عبد اللہ بن جدعان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم (یہہ جاہلیت مین قریش کا سردار رہتا) اور ابو بکر الصدیقؓ (خلیفہ رسول صلعم) یعنی عبد اللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم اور ان کے دونون لڑکے عبد الرحمن ومحمد اور طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب (جو جنگ جمل مین شہید ہوئے) اور انکے اخلاف محمد السجاد ہین انکے اعقاب بکثرت مختلف دیار و امصار مین پائے جاتے ہین یقظہ بن مرہ سے بنو مخزوم بن یقظہ بن مرہ ہین اسی قبیلہ سے صیفی بن ابی رفاعہ امیہ بن عائذ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم (یہہ اور اسکا بہائی بحالت کفر بدر مین مارا گیا) اور ارقمؓ بن ابی الارقم عبد مناف بن ابی جندب اسد بن عبد اللہ بن عمرو ابن مخزوم (صحابی بدری انہین کے مکان مین قبل افشاء اسلام آنحضرت صلعم کے خدمت مین صحابہ حاضر ہوتے تہے) اور ابو سلمہ عبد اللہ بن عبد الاسد بن ہلال بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم (یہہ قدماء مہاجرین سے ہین قبل نکاح آنحضرت صلعم کے ام المومنین ام سلمہؓ کے شوہر بہی تہے) اور الفاکہ بن المغیرہ ابن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم (اسکا نام ابو قیس تہا بحالت کفر بدر مین مارا گیا) اور ابو جہل عمر ابن ہشام بن المغیرہ

(یہہ بہی بدر ہی مین کافر مارا گیا) اور عکرمہ بن ابی جہل (صحابیؓ) اور حارث
بن ہشام بن المغیرہ (یہہ مسلمان ہوگئے تہے اور انکا اچہا اسلام تہا آنکے
اعقاب بکثرت اور مشہور ہین) اور ابو امیہ ابن ابی حذیفہ بن المغیرہ (بحالت
کفر بدر مین مارا گیا اسی کی لڑکی ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا ہین) اور
ہشام بن ابی حذیفہ (از مہاجرین حبشہ) اور عبد اللہ ابن ابی ربیعہ عمرو بن
المغیرہ (صحابیؓ) اور حارث بن عبد اللہ بن ابی ربیعہ معروف بقباع اور
ولید بن المغیرہ (یہہ بحالت کفر مکہ مین مرا) اور اسی کے لڑکے خالد بن الولیدؓ
سیف اللہ صاحب فتوحات اسلامیہ اور سعید بن المسیب بن حزن بن
ابی وہب بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم تابعی اور ان کے باپ
مسیب صحابی اہل بیعت الرضوان سے ہین۔

کلاب بن مرہ آنحضرت صلعم کے عمود نسب اقدس مین ہے کلاب کے
دو لڑکے قصی۔ زہرہ تہے بنو زہرہ بن کلاب سے آمنہ بنت وہب بن عبد مناف
بن زہرہ مادر نبی (صلعم) اور ان کے بہائی کا لڑکا عبد اللہ بن ارقم ابن
عبد یغوث بن وہب اور سعد بن ابی وقاصؓ مالک بن وہیب بن عبد مناف
فاتح عراق اور ہاشم بن عتبہ اور انکا لڑکا عمرو بن سعد (جسکو عبید اللہ بن زیاد
نے جناب امام حسین علیہ السلام کی لڑائی کو بہیجا تہا اسکو مختار بن ابی عبید
نے اور اس کے بہائی محمد بن سعد کو حجاج بن ابی الاشعث نے قتل کیا ہے)
اور مسور بن مخرمہ بن نوفل بن وہب (صحابیؓ) اور عبد اللہ بن عوف بن عبد عوف
بن عبد الحرث بن زہرہ اور انکا لڑکا سلمہ وغیرہم ہین انکے اعقاب بکثرت ہین۔
قصی ابن کلاب حضور کے عمود نسب اقدس مین ہے یہہ وہی شخص ہے جسنے قریش کے
قوائے مضمحل کو از سر نو مضبوط اور درست کیا اس نے دوبارہ قریش کو

حکومت وعزت کی کرسی پر بیٹھایا ہے اس کے تین لڑکے عبد مناف۔ عبد الدار
عبد العزیٰ تھے بنو عبد الدار ی) نضر بن الحارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف
بن عبد الدار (یہہ جنگ بدر مین مشرکین کے ساتھہ قید ہو کر آیا تھا وقت مراجعت
آنحضرت صلعم نے مقام صفراء مین اسکی گردن مارے جانے کا حکم دیا تھا) اور
مصعب رضی بن عمرو بن ہاشم بن عبد مناف بن عبد الدار (یہہ صحابی بدری ہین
جنگ احد مین شہید ہوئے اس لڑائی مین اسلامی پھریرہ انہین کے ہاتھہ مین تھا)
اور ان کے اعقاب سے عامر بن وہب (جو سرقسطہ مضافات اندلس مین ابو جعفر
المنصور کی دعوت دیتا تھا اسکو یوسف بن عبد الرحمن فہری امیر اندلس نے قبل ورود
عبد الرحمن اموی کے قتل کیا ہے) اور ابو السنابل بن بعکک بن السباق بن
عبد الدار (مشہور صحابی رض) اور عثمان ابن طلحہ بن عبد العزیٰ بن عثمان بن عبد الدار
وغیرہم ہین (جسکو یوم فتح مکہ آنحضرت صلعم نے مفتاح کعبہ عنایت فرمایا تھا بعضے
یہہ کہتے ہین کہ آنحضرت نے مفتاح کعبہ یوم فتح مکہ انکے بھائی شیبہ کو مرحمت
فرمایا تھا اور اسیوقت سے بنو شیبہ بن طلحہ بیت اللہ کے کلید بردار
ہوئے) بنو عبد العزیٰ بن قصی سے ابو البختری عاصی بن ہاشم بن الحارث بن
اسد بن عبد العزیٰ ہے اس نے قیصر کیطرف سے قریش پر حکمرانی کرنیکا قصد کیا تھا
لیکن قریش نے اسکو اس فعل سے باز رکھا اسوقت یہہ مجبور ہو کر شام کیجانب
لوٹ گیا اور وہان پر جسقدر قریش اس کو مل سکے سبھون کو قید کر دیا اسی
قبیلہ سے ابو احیحہ سعید بن العاصی اور ہبار ابن الاسود بن المطلب بن اسد
بن عبد العزیٰ ہے اسی کے اخلاف سے عمر بن عبد العزیز بن المنذر بن الزبیر
بن الزبیر بن عبد الرحمن بن ہبار والی سندھ ہے بعد قتل المتوکل شروع
زمانہ فساد مین یہہ سندھ کا حکمران ہو گیا تھا بعد اس کے اسکی اولاد حکمران رہی

ستمبر ۹۹ (۴)

تا آنکہ محمود بن سبکتگین والی غزنہ کے ہاتھون انکی حکومت کا خاتمہ ہو گیا اسکا (یعنی عمر کا) دادا منذر ابن الربیع عہد حکومت سفاح مین مقام قرقیسیا مین تھا وہین یہہ گرفتار کیا گیا اور صلیب پر لٹکایا گیا اور اسماعیل بن ہبار کو مصعب ابن عبد الرحمن نے قتل کیا ہے اسوجہ سے یہہ آنحضرت (صلعم) کی ہجو کرتا تھا بعد اس کے اسکا لڑکا عوف مسلمان ہوا اور آنجناب (صلعم) کی مدح مین قصاید لکھے اور اچھے مسلمانون مین شمار کیا گیا اور عبد اللہ بن زمعہ بن الاسود کو بھی شرف صحبت نبوی نصیب ہوئی ہے اسی قبیلہ اسد بن عبد العزی سے ام المومنین حضرت خدیجہ (رضی اللہ عنہا) بنت الخویلد بن اسد بن عبد العزی اور زبیر ابن العوام رض بن خویلد (یکے از عشرہ مبشرہ) اور ان کے دو لون لڑکے عبد اللہ و مصعب اور حکیم بن حزام رض بن خویلد (صحابی) اور ان کے لڑکے ہشام بن الحکیم ہین حکیم بن حزام بحالت اسلام ساٹھہ برس زندہ رہے انہون ہی نے اپنا دار الندوہ معاویہ کے ہاتھہ ایک لاکھہ درہم کو فروخت کیا تھا۔

عبد مناف بن قصے قبیلہ قریش مین ایک نامور شخص تھا لوگ اسکی عزت کرتے تھے یہہ بھی عمود نسب اقدس مین ہے۔ اس کے چار لڑکے عبد شمس۔ ہاشم۔ مطلب۔ نوفل تھے۔ بنو عبد شمس اور بنو ہاشم حکومت و ریاست عبد مناف کی باہم تقسیم کئے ہوئے تھے باقی رہے بنو مطلب اور بنو نوفل وہ ان کے احلاف مین تھے چنانچہ بنو مطلب بنو ہاشم کے اور بنو نوفل بنو عبد شمس کے احلاف مین تھے بنو عبد شمس سے عبلات یعنی بنو امیہ اصغر اور اسکی لڑکی ثریا ہے (یہہ عمرو ابن ابی ربیعہ کی معشوقہ تھی) اور بنو ربیعہ بن عبد شمس سے عتبہ و شیبہ پسران ربیعہ اور عتبہ سے ولید ابن عتبہ (جو جنگ بدر مین بحالت کفر مارا گیا) اور ابو حذیفہ رض (صحابی) اور ہند بنت عتبہ مادر معاویہ ہے اور بنو عبد العزی بن عبد شمس سے ابو العاصی بن

الربیع بن عبد العزیٰ صہر نبی صلعم ہین ان کی ایک لونڈی تہی جس سے علی (کرم اللہ وجہہ)
نے بعد فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے عقد کیا تہا اور بنو امیۃ اکبر ابن عبد شمس سے سعید
بن ابو احیحۃ العاصی ابن امیہ (یہہ بحالت کفر ہلاک ہوا) اور اسکا لڑکا خالد بن
سعید (جنگ یرموک مین مارا گیا) اور سعید بن العاصی ابن سعید (یہہ سابقین
اسلام سے ہین صنعاء کے گورنر ہوئے تہے وقت فتح شام شہید ہوئے) اور سعید
بن العاصی بن سعید بن العاصی بن امیہ کوفہ کے گورنر عثمان ابن عفان
(رضی اللہ عنہ) کیطرف سے تہے اور امیر المومنین عثمان ابن عفان بن العاصی
بن امیہ اور مروان ابن الحکم بن ابی العاصی بن امیۃ اور ان کے اعقاب خلفاء
اول اسلام اور ملوک اندلس ہوئے ہین جنکا ذکر آیندہ اخبار دولت بنو امیہ
مین آئیگا اور ابو سفیان بن حرب بن امیہ اور ان کے لڑکے معاویہ امیر شام
اور یزید و حنظلہ و عتبہ و ام حبیبہ ام المومنین (رضی اللہ عنہا) بہی اسی قبیلہ سے
ہین عتاب ابن اسید بن ابی العاص بن امیہ کو مکہ کا عامل آنحضرت (صلعم)
نے وقت فتح مکہ مقرر کیا تہا یہہ اسی عہدہ پر رہے تا آنکہ وقت انتقال سیدنا
ابو بکر صدیق رضی انکا بہی انتقال ہو گیا نیز اسی قبیلہ سے بنو ابی الشوارب ہین (جو زمانہ
المتوکل سے عہد حکومت المقتدر تک بغداد کے قاضی رہے تہے) یہہ لوگ ابو عثمان
بن عبد اللہ بن خالد بن اسید بن ابی العاصی کے نسل سے ہین اور بنو نوفل
بن عبد مناف سے جبیر ابن مطعم بن عدی بن نوفل (مشہور صحابی رض) اور طعیمہ بن
عدی ہیہ (جو جنگ بدر مین بحالت کفر مارا گیا اسی کے غلام آزاد وحشی ہین جنہون
جنگ احد مین حمزہ بن عبد المطلب رض کو شہید کیا ہے) بنو المطلب بن عبد مناف سے
قیس بن مخرمہ بن المطلب (صحابی رض) اور ان کے لڑکے عبد اللہ بن قیس مولی الیسار
جد محمد ابن اسحاق بن یسار صاحب مغازی اور مسطح یعنی عوف بن اثاثہ بن

عباد بن المطلب ہین (یہہ منجملہ اون لوگون کے ہین جو افک مین شریک تہے اور نیز یہہ سیدنا ابوبکر الصدیق کے خالہ زاد بہائی ہین) رکانہ بن عبد یزید بن ہاشم بن عبد المطلب سخت ترین آدمیون سے تہا اسکو آنحضرت صلعم کے دعاے بد سے عارضہ صرع (مرگی) ہو گیا اور سائب بن عبد یزید وغیرہم ہین (یہہ آنحضرت صلعم مشابہ تہا جنگ بدر مین گرفتار کیا گیا) اسی کے اعقاب سے امام شافعی محمد ابن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع بن سائب ہین۔

بنو ہاشم ابن عبد مناف سے عبد المطلب بن ہاشم ہین یہہ آنحضرت کے دادا ہین یہی بنو ہاشم کے سردار ہین مورخین نے ہاشم کے اعقاب سے سوائے عبد المطلب کے اور کسیکا ذکر نہین کیا ان کے دس لڑکے تہے (۱) عبد اللہ (آنحضرت صلعم کے باپ یہہ سب سے چہوٹے تہے) (۲) حمزہ (۳) عباس (۴) ابو طالب (۵) زبیر (۶) مقوم (بیان کیا جاتا ہے کہ ان کا اصلی نام غیداق تہا) (۷) ضرار (۸) حجل (۹) ابو لہب (۱۰) قثم۔ زبیر و قثم و حمزہ کے اعقاب باقی نرہ گئے جیسا کہ ابن حزم نے تحریر کیا ہے اور ابو لہب کے اعقاب سے عتبہ صحابی ہین باقی رہے اعقاب عباس و ابو طالب کے وہ نہایت کثرت سے ہین جنکا حصر و شمار امکان سے خارج ہے عظمت و شرافت بنو عباس کی عبد اللہ بن عباس کی اولاد مین اور بنو ابی طالب کی عزت و جلالت امیر المومنین علی کی اولاد مین ہے ان دونون بزرگون کے بعد جعفر ابن ابی طالب کو شرف و عزت حاصل ہے۔ انشاء العزیز ہم ان کے مشاہیر کا ذکر ان کے تذکرہ حکومت و دولت مین بفصل بیان کرین گے ھذا آخر الکلام فی انساب قریش وانقضی بتمامھا الکلام فی انساب مضر وعدنان واللہ المستعان۔

مکہ مین قریش کی حکومت

ہم نے اس سے پیشتر عرب کے طبقہ اولی کے تذکرہ مین بیان کیا ہے کہ حجاز اور کل ممالک عرب مین عمالقہ (اولاد عملیق بن لاوذ) پھیلے ہوئے تھے اور وہی اس سرزمین کے مالک تھے۔ جرہم بھی اسی طبقہ مین یقطن بن شالخ بن ارفخشد کی اولاد سے تھے اور معہ اپنے بھائیون حضرموت کے یمن مین رہتے تھے۔ اتفاق زمانہ سے یمن مین قحط پڑا اسوجہ سے بنو جرہم۔ تہامہ کیطرف اپنے ایحتاج الیہ کے تلاش مین نکلے اثناء راہ مین اسماعیلؑ اور انکی مان بی بی ہاجرہ (علیہما السلام) سے زمزم کے قریب ملاقات ہوگئی بقیہ واقعہ انکا اور جرہم کا ابراہیمؑ کے حالات مین ہم بیان کرچکے ہین الغرض جرہم اسفل مکہ مین قطورا (بقیہ عمالقہ) کے پاس اوترے اند لوگون بنو قطورا مین سمیدع بن ہوثر ابن لاوی ابن قطورا ابن ذکر بن عملاق یا عملیق حکمرانی کر رہا تھا جسوقت جرہم کی خبر اسکی بقیہ قوم کو پہونچی جو یمن مین بلاء قحط مین گرفتار تھی اور اونکو یہہ معلوم ہوا کہ جرہم کو حجاز مین تنگی معیشت سے نجات ملگئی ہے تو وہ بھی اپنے قدیمی وطن یمن کو خیرآباد کہہ کر ان مین آملے ان دلوگون ان مین مضاض بن عمرو بن سعید بن رقیب بن ہمن بن نبت بن جرہم حکومت کر رہا تھا پس جسوقت بقایا بنو جرہم مکہ مین آئے تو انہون نے اپنے قیام کے لئے قعیقعان کو انتخاب کیا چونکہ بنو قطورا اسفل مکہ مین رہتے تھے اور مضاض نے آکر اعلی مکہ مین قیام اختیار کیا اسوجہ سے جو شخص اسفل مکہ کیطرف سے مکہ مین داخل ہوتا تھا اوس سے سمیدع بن ہوثر عشر (چنگی یا محصول) لیتا تھا اور جو شخص اعلی مکہ کیطرف سے مکہ مین آتا تھا اوس سے مضاض عشر وصول کرتا تھا هكذا عند ابن اسحاق والمسعودي (ابن اسحاق اور مسعودی کا یہی خیال ہے) بعضے کہتے ہین کہ بنو قطورا بطون جرہم سے ہین

عمالقہ سے اونکو کچھہ تعلق نہین ہے۔ واللہ اعلم۔

بعد چندے بنو قطورا اور ابنا جرہم مین ملکداری کیوجہ سے مناقشہ پیدا ہوگیا دونون مین گھمسان لڑائی ہوئی اثنا لڑائی مین سمیدع مارا گیا سمیدع کے مارے جانے سے عرب عاربہ کا زمانہ منقضی ہوگیا اور مضاض کو پورے طور سے غلبہ و تصرف حاصل ہوگیا۔ اسماعیلؑ نے انہین بنو جرہم مین پرورش پائی اونہین کی زبان سیکھی وہین مین سے پہلے حرا بنت سعد بن عوف بن ہمس بن نبت بن جرہم کے ساتھہ عقد کیا یہہ وہی بی بی ہے جس کے طلاق دینے کا ابراہیمؑ نے اشارہ فرمایا تھا جبکہ بحالت غیر موجودگی اسماعیلؑ کے مکہ مین آئے تھے بعدہ حرا کی برادر زادی عامہ بنت مہلہل بن سعد ابن عوف سے نکاح کیا (واقدی نے انہین دو عورتونکو کتاب انتقال النور مین ذکر کیا ہے) پھر ان دونون بیویون کے بعد سیدہ بنت الحرث بن مضاض بن عمرو بن جرہم سے عقد کیا جسوقت اسماعیلؑ تیس برس کے ہوئے ابراہیمؑ شام سے حجاز مین آئے اور بحکم باری بناء کعبہ کی بنا ڈالی دونون باپ بیٹے نے ملکر بیت الحرام بنالیا اور اوسکو ابراہیمؑ نے خلوت عبادت اسماعیلؑ کا مقرر کیا اور جیسا کہ اللہ جل شانہ نے ارشاد فرمایا تھا اسکو لوگون کا حج گاہ معین کرکے شام کیطرف واپس آئے شام مین ابراہیم کا انتقال ہوا جیسا کہ سابق مین بیان کیا گیا اسماعیل علیہ السلام عمالقہ اور جرہم اور اہل یمن کیطرف مبعوث ہوئے بعضے اون مین سے ایمان لائے اور بعضے اوسی حالت کفر مین مبتلا رہے تا آنکہ ایک سو تیس [۱۳۰] برس کی عمر مین آپ کا بھی انتقال ہوگیا اور اپنی مان ہاجرہ کے قریب مقام حجر مین مدفون ہوئے آپ کے بعد حسب وصیت آپ کے قیذار[۱] بن اسماعیل (علیہ السلام) بیت اللہ کے متولی ہوئے

۱؎ قیذار کے معنی ہین "مالک شتران" یہہ اسوجہ سے کہ یہہ اپنے باپ اسماعیلؑ کے اونٹون کے مالک تھے اور بعضون نے اسکے معنی بادشاہ کے بتلائے ہین۔

لیکن قرابت قریبہ ہونے کی وجہ سے حرث بن مضاض یا خود ہی مضاض بن عمرو
بن سعد بن رقیب بن ہنی ابن نبت بن جرہم نے بیت اللہ کی تولیت اپنے قبضہ مین لیلیا
اور بنو اسماعیلؑ نے ارض حرم ہونے کے سبب سے یا بوجہ عزیزداری کے کچھہ دم نہ مارا

بنو خزاعہ کی تولیت

بعد چندے بنو جرہم نے ارض حرم کا پاس نہ کیا بیت اللہ کی ہتک
حرمت کرنے لگے آپس مین آے دن لڑنے لگے یہہ زمانہ وہ تہا
جبکہ بنو حارثہ بن ثعلبہ بن عمرو بن عامر مزیقیا یمن سے جلاء وطن ہو کر نکلے تہے ان
لوگون نے مکہ مین پہونچکر بنو جرہم کے ساتہہ رہنے کا قصد کیا بنو جرہم نے بنو حارثہ کو
قیام سے روکا دونون قبیلون مین اسی امر پر لڑائی ہوئی اس لڑائی مین بنو جرہم
مغلوب اور بنو حارثہ غالب ہوے انہون نے ان کو مکہ سے نکالدیا اور بیت اللہ کا
متولی بنو خزاعہ (جو انہین کے قبیلہ سے تہا) کو مقرر کیا ابن اسحاق کہتا ہے کہ بنو جرہم کو
تنہا خزاعہ نے نہین نکالا بلکہ بنو بکر بن عبد مناۃ بن کنانہ اور بنو غبشان بن عبد عمرو
بن لوی بن ملکان بن افصی بن حارثہ اور خزاعہ نے مجتمع ہو کر بنو جرہم سے لڑائی
چہیڑی چونکہ بنو جرہم کا آفتاب اقبال اون کی بداعمالی کیوجہ سے لب بام آگیا تہا
بنو کنانہ اور بنو حارثہ اور خزاعہ کو بنو جرہم پر فتح حاصل ہوئی انہون نے بنو جرہم کے
سردار عمرو یا عامر بن الحرث بن مضاض اصغر کو معہ بنو جرہم کے مکہ سے نکال دیا
چنانچہ عمرو بن الحرث حجر اسود اور جمیع اموال کعبہ کو چاہ زمزم مین ڈالکر یمن کو معہ
اپنے قبایل کے چلا گیا عمرو بن الحرث کو مکہ کی مفارقت اور کعبہ کی تولیت چہوٹنے پر
سخت صدمہ ہوا لیکن اس سے کیا حاصل تہا۔ زہیر کا یہہ بیان ہے کہ جنہون اولاد
اسماعیلؑ سے جرہم کو مکہ سے نکالا ہے وہ ایاد بن نزار ہے بعد اس کے ایاد و مضر مین مناقشہ
پیدا ہو گیا مضر نے ایاد کو نکال باہر کیا اور ایاد جسوقت مکہ سے نکلنے لگے تو اونہون نے
حجر اسود کو اوکہاڑ کر بیت اللہ کے کسی مقام مین دفن کر دیا یہہ واقعہ بنو خزاعہ کی

ایک عورت دیکھہ رہی تھی اوس نے اپنی قوم کو اس سے آگاہ کر دیا جسوقت بنو مضر نے حجر اسود کی جستجو شروع کی اسوقت بنو خزاعہ نے حجر اسود کا پتہ اس شرط سے بتایا کہ وہ اِن کو بیت اللہ کا متولی بنائین چنانچہ اس بنا پر بنو خزاعہ کو بیت اللہ کی تولیت ملی اور وہی اس کے متولی رہے تا آنکہ ابو غبشان نے قصی بن کلاب کے ہاتھہ فروخت کیا علاوہ تولیت کعبہ کے کہ وہ بنو خزاعہ کے قبضہ مین تھی باقی یہہ تین امور کے مالک بنو مضر تھے (۱) یوم عرفہ لوگون کو اجازت دینا یہہ کام بنو غوث بن مرہ کے سپرد تھا (۲) منا مین جو لوگ یوم النحر کے صبح کو جمع ہوتے تھے اون کو کھلانا پلانا یہہ کام بنو زید بن عدی کے متعلق تھا (۳) نسی شہور حرام اس کام کے منصرم بنو مالک بن کنانہ تھے ابن اسحاق کہتا ہے کہ اسی حالت پر بنو خزاعہ اور بنو کنانہ نے ایکمدت تک بسر کی اس اثنا مین بطون کنانہ کی کثرت ہوئی مختلف اور متعدد قبیلے اس سے منفرع و متشعب ہوئے بنو مضر مین شرافت و عظمت بنو کنانہ کو اور بنو کنانہ مین عزت و جلالت قریش کو اور قریش مین سطوت و ثروت بنو لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر کو حاصل تھی انکا سردار قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی ہے اسکو ابًا عن جدٍ عزت ہی حاصل تھی اور لوگ کثرت سے اسکے قرابت دار بھی تھے لیکن جسوقت اسکا باپ کلاب اس دار فنا سے راہی ملک بقا ہوا تھا اسوقت اس نے آغوش مادر سے فرش زمین پر قدم تک نرکہا تھا رضاعت کی حالت مین تھا اسکی مان فاطمہ بنت سعد بن باسل بن خثعمہ اسدی نے بعد بیوگی ربیعہ بن حزام بن عذرہ سے عقد کر کے اپنے بڑے لڑکے زہرہ کو (جو کہ بالغ تھا) مکہ مین چھوڑ کر معہ اپنے بچہ شیر خوار قصی کے بلاد عذرہ کیطرف چلی گئی جب قصی جوان ہوا اور اسکو اپنے نسب و آباو اجداد کی کیفیت سے آگاہی ہوئی تو وہ اپنی قوم کیطرف مکہ مین چلا آیا اسوقت بیت اللہ کی تولیت حلیل ابن حبشیہ بن سلول

بن کعب بن عمرو خزاعی کے قبضہ مین تہی قصی نے اسکی لڑکی حبی سے عقد کرلیا جس کے بطن سے عبدالدار۔ عبد مناف۔ عبد العزے۔ عبد قصی چار لڑکے پیدا ہوئے۔

قریش کی تولیت

بعد چندے جب قصی کو ایک گونہ ثروت حاصل ہوگئی اور ایک قابل اطمینان حالت مین اوس نے اپنے کو دیکھہ لیا اور اس اثناء مین حلیل مرگیا تو اس نے اپنے کو بنوخزاعہ اور بنوبکر سے تولیت کعبہ کا زیادہ مستحق سمجھکر قریش کو جمع کرلیا اور اپنے بہائی اخیافی زراح بن ربیعہ کو اپنے امداد کے لئے بلا لیا جب یہہ کل قبایل مجتمع ہوگئے تو قصی نے بنوخزاعہ سے کعبہ کی تولیت چہین لی بعضے کہتے ہین کہ حلیل نے بوقت انتقال تولیت کعبہ کی وصیت قصی کے حق مین کی تہی سہیلی کہتا ہے کہ ابن اسحاق کے سوا اور مورخین کا یہہ بیان ہے کہ حلیل نے اپنے عالم ضعیفی مین مفتاح کعبہ اپنی لڑکی حبی کو دیدیا تہا وہی کعبہ کو کہولتی اور بند کرتی تہی اور گاہے گاہے حبی کے ہاتہہ سے قصی مفتاح کعبہ لے لیتا تہا پس جب حلیل کے مرنے کا زمانہ قریب آیا تو اوس نے تولیت کعبہ کی وصیت بحق قصی کی لیکن بعد انتقال حلیل بنوخزاعہ نے اس وصیت سے انکار کیا اسوجہ سے بنوخزاعہ اور قصی مین لڑائی ہوئی قصی نے اپنے بہائی اخیافی زراح کو اپنی امداد کے لئے بُلا بہیجا بنوکنانہ کو جمع کرکے بنوخزاعہ سے لڑا بنوخزاعہ کو ان کی شامت اعمال سے شکست ہوئی اور کعبہ کی تولیت قصی کے قبضہ مین آگئی۔ طبری کہتا ہے کہ جس وقت حلیل ضعیف ہوا اور وہ کلید کعبہ اپنی لڑکی حبی کو دینے لگا تو اوس نے عورت ہونے کے وجہ سے کلید کعبہ لینے سے عذر کیا اور یہہ کہا کہ کلید کعبہ کسی ایسے شخص کے سپرد کرو جو تمہارا قایم مقام ہو پس حلیل نے کلید کعبہ ابوغبشان سلیمان بن عمرو بن لوی بن ملکان بن قصی کو دیدیا بیان کیا جاتا ہے کہ ابوغبشان۔ حلیل کا بیٹا ہے بہرکیف اسی ابوغبشان نے

ایک زق[۱] خمر کے عوض کلید کعبہ قصی کے ہاتھہ فروخت کرڈالا- القصہ جب موسم
حج آیا اور قصی نے تنہا کعبہ کی تولیت پر تصرف کرنا چاہا اور اسکی امداد کو بنو عذرہ
(اس کے اخیافی بھائی) آگئے اور اطراف وجوانب سے قریش (بنو کنانہ) جمع
ہوگئے اسوقت خزاعہ اور بنو بکر کو یہہ معلوم ہوا کہ قصی انکو تولیت کعبہ و انصرام
امور حج سے مانع ہوگا جیسا کہ بنو سعد کو رمی جمارہ اور اجازت حج سے روکدیا تہا
پس یہہ خیال کرکے بنو خزاعہ اور بنو بکر قصی سے آمادہ بجنگ ہوگئے دونون
فریقون مین کثرت سے کشت وخون ہوا آخر الامر یہہ امر ثالثی پر منحصر کیا گیا
یعمر ابن عوف بن کعب بن عمرو بن عامر بن لیث بن بکر بن عبد مناۃ بن
کنانہ فریقین کی رضامندی سے منحصر علیہ مقرر ہوا یعمر ابن عوف نے قصی کو
کعبہ کا متولی قرار دیا پس اسیوقت سے قصی کعبہ کا متولی ہوا اور قریش کو
اطراف وجوانب سے مجتمع کرکے ہر قبیلہ اور ہر بطن کو اوس سرزمین مخصوص
مین ٹھہرایا جہان پر کہ وہ عہد اسلام مین پائے گئے -

قصی - بنو لوی بن غالب سے پہلا وہ شخص ہے جسکی اطاعت اس کی
کل قوم نے کی اور وہی لوا و حرب کا مالک اور کعبہ کا متولی ہوا قریش کل
کام اسکی رائے سے کرتے تہے ہر چہوٹے بڑے کام مین اس سے مشورہ لیتے تہے
چنانچہ اسی غرض کے لئے کعبہ کے سامنے ایک مکان بنوایا اور اسکا نام دار الندوہ رکہا

---

۱ الزق اسم عام للظرف فان کان فیہ لبن فہو وطب ان کان فیہ سمن فہو نحی وان کان فیہ
عسل فہو علقۃ وان کان فیہ ماء فہو شکوۃ وان کان فیہ زیت فہو حمیت ترجمہ زق عام طور سے
ہر برتن کو کہتے ہین پس اگر اسمین دودہ ہو تو وہ وطب ہے اور اگر اس مین روغن ہو تو وہ
نحی ہے اور اگر اسمین شہد ہے تو وہ علقہ ہے اور اگر اسمین پانی ہے تو وہ شکوہ کہلاتا ہے اور
اگر اسمین زیت ہے تو وہ حمیت کے نام سے موسوم ہوتا ہے-

اسکا دروازہ مسجد حرام کے طرف تہا قریش اس مین جمع ہوتے اور یہین بیٹھ کر مشورہ کرتے تہے پہر اس کے بعد قصی نے اس خیال سے کہ حجاج - خدا کے مہمان اور اس کے گہر کے زایر ہین ان کے کہانے اور پینے کا انتظام کیا اور اس مصارف کے لئے قریش پر سالانہ خراج مقرر کیا جسکو وہ بخوشی خاطر ادا کرتے تہے یہی امور ایسے تہے جن سے قریش کا اعزاز اور قبایل بنو عدنان سے بڑہ گیا اور قصی مجاورت وسقایہ ورفادہ وندوہ ولوا، حرب، کا متولی اور مالک ہو گیا جب یہہ ضعیف ہوا اور یہہ اپنے فرایض منصبی کے ادا کرنے سے مجبور نظر آیا تو اس نے اپنے لڑکے عبد الدار کو کل اون اُمور مین جنکو وہ خود کرتا تہا بجائے اپنے مقرر کیا اسوجہ سے کہ عبد مناف کی عزت وعظمت اوس کے حالت حیات ہی مین قریش کرنے لگے تھے۔

بنو عبد مناف کی سرداری

قصی کے بعد عبد الدار کعبہ کا متولی ہوا بعد اس کے اسکا لڑکا بجائے اس کے مامور ہوا اور ایک زمانہ تک اسی حالت رہی تا آنکہ بنو عبد مناف نے بنو عبد الدار سے کعبہ کی تولیت وغیرہ چہین لینے کا قصد کیا اور اسی بنا پر فریقین مین نزاع پیدا ہو گئی اسوقت قبیلہ قریش کے یہہ بارہ بطون مکہ مین موجود تہے - بنو الحرث بن فہر - بنو محارب بن فہر - بنو عامر بن لوی - بنو عدی بن کعب - بنو سہم بن عمرو بن ہصیص بن کعب - بنو جمح بن عمرو بن ہصیص - بنو تیم بن مرہ - بنو مخزوم بن یقظہ بن مرہ - بنو زہرہ ابن کلاب - بنو اسد بن عبد العزی بن قصی - بنو عبد الدار - بنو عبد مناف - پس بنو عبد مناف نے بنو عبد الدار سے بقصد انتزاع حکومت مکہ اپنے ہوا خواہون کو جمع کیا اور اس اہم کام کے انصرام کو عبد شمس - عبد مناف کا بڑا لڑکا منتخب کیا گیا - بنو اسد بن عبد العزی - اور بنو زہرہ بن کلاب اور بنو تیم اور بنو الحرث نے عبد شمس کی شرکت اختیار کی اور بنو عامر و بنو محارب نے فریقین سے کچہہ تعلق نرکہا باقی بطون قریش یعنی بنو سہم - بنو جمح -

بنوعدی۔ بنومخزوم بنوعبدالدار کے ہمراہ ہوئے فریقین مع اپنے ہمراہیون
اور احلاف کے میدان مین نکلے مرنے اور مارنے پر مستعد ہوگئے ایک دوسرے پر
آوازے کسنے لگے۔ بنوعبدالدار بنواسد کے مقابلہ پر آئے اور بنوجمح بنوزہرہ سے
مڈبھیر ہوئی اور بنومخزوم نے بنوتیم سے صف آرائی کی اور بنوعدی بنوحرث کے
مقابلہ پر تلے پھر فریقین کچھہ سوچ سمجھکر مصالحت پر آمادہ ہوئے چنانچہ بعد دوکد
فریقین اس امر پر راضی ہوگئے کہ بنوعبدمناف سقایہ اور رفادہ کے متولی
رہین اور بنوعبدالدار مجاورت اور لواء حرب کے مالک ہون۔

ہاشم کی حکومت

چونکہ عبدشمس کا تجارت کیوجہ سے مکہ مین کم قیام رہتا تھا اکثر اوقات
شام کیطرف چلاجاتا تھا اسوجہ سے بنوعبدمناف کی سرداری
اور سقایہ و رفادہ کا اہتمام ہاشم ابن عبدمناف کے سپرد کیا گیا ہاشم نے حاجیون
کے کھانا کھلانے اور اون کے وفود کی تعظیم و اکرام مین بہت بڑی سرگرمی ظاہر کی
لوگون کا یہہ خیال ہے کہ سب سے پہلے ہاشم ہی نے ثرید[١] کو ایجاد کیا اور اکثر یہہ حجاج کو
ثرید ہی کھلایا کرتے تھے ابن اسحاق تحریر کرتا ہے کہ ابتداءً ہاشم ہی نے ایام سرما
و گرما مین قیام و سفر کا طریقہ عرب کے لئے اختیار کیا تھا میرے نزدیک یہہ روایت
صحیح نہین ہے کیونکہ فصلین مین عرب کا ہر گروہ رحلتین کا عادی تھا اسوجہ سے کہ
انکی ضروریات اور اونٹون کے چرانے کی حاجتین انکو رحلتین پر فصلین مین مجبور
کرتی تہین واقعی امر یہہ ہے کہ جس گروہ کی معاشرت اونٹون اور دنبون پر موقوف ہو
وہ خواہ مخواہ فصل سرما مین بوجہ ان کے تولید کے چٹیل میدانون کیطرف نکل جائیگا
اور موسم گرما مین ٹھنڈی ہواؤن اور جنوب کی تلاش مین ٹیلون اور پہاڑونکی

[١] ثرید اوس کھانے کو کہتے ہین جو پہلے خمیر کرکے روٹی پکائی جاے بعد ازان آب گوشت مین
ترکردی جائے اس طرح پر کہ کوئی جزء ممتاز اوسکا نہ رہ جاے۔

چوٹیون پر جا کر مقیم ہوگا نظر برین طبایع عرب کی تکوین اور تخلیق اسیطرح پر
ہوئی ہے یہی معنی عز و بیتہ کے ہین اور یہہ امر اُن کے شعار و خصایص مین
داخل ہے۔ الغرض بعد چندے ہاشم کا مقام غزہ (ارض شام) مین انتقال
ہوگیا اُسوقت اگرچہ عبدالمطلب کی عمر کم تہی اور وہ یثرب (مدینہ منورہ) مین
رہتے تہے لیکن یہی اپنے باپ کے قایم مقام مقرر کئے گئے۔

عبدالمطلب کا اصلی نام

عبدالمطلب کا اصلی نام شیبہ تہا۔ انکی مان سلمی عدی بنو
(نجار) سے تہین یہہ اپنے مان کے پاس مدینہ مین رہتے
تہے جسوقت ہاشم کا انتقال ہوگیا تو ان کے بہائی مطلب اپنے بہتیجے کے
لینے کو مدینہ گئے اور وہان سے اونٹ پر اپنے پیچھے سوار کرکے لائے شیبہ
کے کپڑے میلے کچیلے گرد آلود تہے چہرہ سے یتیمی برس رہی تہی اثناء راہ مین جو
کوئی مطلب سے پوچھتا تہا یہہ صاف کہہ دیتا تہا ہذا عبدی (یہہ میرا
غلام ہے) اسیوجہ سے قریش نے بہی ان کو عبدالمطلب کہنا شروع کردیا
اور یہی نام مشہور ہوگیا جب تک عبدالمطلب کی کمسنی رہی اسوقت تک
مطلب سقایہ اور رفادہ کا اہتمام کرتے رہے جب انکا سن شعور آگیا اور
مطلب کا مقام ردمان (یمن) مین انتقال ہوگیا تو بنو ہاشم کی سرداری
عبدالمطلب کے قبضہ مین آئی اور وہی حجاج کو مکہ مین ٹہراتے اور اُنکو
نہایت عمدگی سے کہانا کہلاتے تہے ملوک یمن حمیری سے ان کے مراسم و
اتحاد تہے جسوقت ابرہہ مکہ پر چڑہ آیا تہا اوسوقت یہہ اوس کے پاس
گئے تہے جسکو ہم اس سے پیشتر بیان کرچکے ہین اور پہر یہی ابن ذی یزن کو
مبارکباد دینے گئے تہے جبکہ اسکو بمقابلہ حبشہ فتح نصیب ہوئی تہی پہر جب (٤)
عبدالمطلب نے چاہ زمزم کہودنے کا قصد کیا تو قریش نے مخالفت کی

اور یہہ مخالفت اسدرجہ بڑہی کہ عبد المطلب نے یہہ نذر کرلیا کہ اگر میرے دس لڑکے ہون گے اور یہہ اسوقت بہی مخالفت کرین گے تو ایک لڑکے کو اللہ تعالیٰ کے تقرب کے غرض سے قربان کرڈالون گا پس جب ان کے دس لڑکے ہوگئے تو انہون نے بخیال ایفاء نذر ہبل (بت) کے جاکر قرعہ ڈالا اتفاق سے وہ قرعہ عبد اللہ (پدر نبی صلعم) کے نام پر نکلا عبد المطلب خود بہی کسیقدر متحیر ہوئے اور ان کی قوم نے بہی عبد اللہ کے قربان کرنے سے روکا مغیرہ بن عبد اللہ بن مخزوم نے کہا کہ کاہنون سے دریافت کرو جو وہ کہین اسپر عمل کرو عبد المطلب نے مجبور ہو کر ایک کاہنہ عورت سے استفسار کیا اوس نے عبد المطلب کو یہہ تدبیر بتائی کہ دس اونٹون پر بمقابلہ عبد اللہ کے قرعہ ڈالو پس اگر اونٹون پر قرعہ آگیا تو بہتر ورنہ دس دس بڑہاتے جاؤ تاآنکہ اونٹون پر قرعہ آئے جو تعداد قرعہ مین نکلے وہی عبد اللہ کا فدیہ ہے انہین کو ذبح کرنا چنانچہ عبد المطلب نے ایسا ہی کیا رفتہ رفتہ اونٹون کی تعداد سو تک پہونچگئی اوسوقت قرعہ اونٹون پر نکلا اور عبد المطلب نے انکو بنظر تقرب الی اللہ ذبح کیا اسی وجہ سے آنحضرت (صلعم) نے فرمایا ہے انا ابن الذبیحین (مین بیٹا ہون دو ذبیحون کا) یعنی عبد اللہ (پدر نبی صلعم) اور اسماعیل (علیہ السلام) (جد نبی صلعم) یہہ دونون اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کیلئے منتخب ہوئے پہر انکا فدیہ اونٹون اور دُنبے کے ذبح کرنے سے ادا کیا گیا۔

بعد اس کے عبد المطلب نے اپنے لڑکے عبد اللہ کا عقد بی بی آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ کے ساتہہ کردیا آپ اون سے حاملہ ہوئین اس اثناء مین عبد المطلب نے عبد اللہ کو کسی طرف کہجورون کے خریدنے کو بہیجدیا اور وہین ان کا انتقال ہوگیا۔ طبری بروایت واقدی تحریر کرتا ہے کہ عبد اللہ ایک

قبیلہ قریش کے ساتھہ شام سے واپس ہو کر مدینہ مین آئے اور وہین اتفاق وقت سے بیمار ہو کر انتقال کر گئے عبد المطلب کو اس واقعہ جانکاہ سے سخت رنج ہوا لیکن یہہ رنج بہت جلد آنحضرت (صلعم) کے پیدا ہونے سے خوشی وخورمی سے بدل گیا۔ جل جلالہ جسکی تشریف آوری کا ایک عالم مین شور تہا جس نے ایک زمانہ سے کفر کی ظلمت مٹا دی جس کے نور کرامت ظہور نے بت پرستی والحاد کو جزیرہ نمائے عرب سے دور کر کے نور توحید سے اسکو معمور کیا جسکی ذات بابرکات سے قبایل مضر اور جمیع عرب کو عزت وعظمت حاصل ہوئی وہی دعا خلیل اور نوید مسیح (یعنی محمد[۱]) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم تہے ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

عبد المطلب کی عمر بوقت انتقال ایک سو چالیس برس کی تہی۔ سہیلی کہتا ہے کہ چاہ زمزم کے کہودنے کے زمانہ مین عبد المطلب نے سونے کے دو ہرن اور چند تلوارین چاہ زمزم سے نکلوایا جنکو ساسان بادشاہ فارس نے بطور ہدیہ کعبہ کو بہیجا تہا اور انکو حرث بن مضاض نے جسوقت بنو جرہم مکہ سے نکلکر جارہے تہے چاہ زمزم ڈالدیا تہا عبد المطلب نے ہرنون کو توڑ واکر کعبہ کا حلیہ اور تلوارون کو توڑ پہوڑ کر لوہے کا دروازہ بنوا دیا پس عبد المطلب ہی نے

---

[۱] بروایت یہود چار ہزار چار سو چالیس برس بعد ہبوط آدم آنحضرت صلعم پیدا ہوئے اور ترسایونکا یہہ خیال ہے کہ پانچہزار نو سو بہتر برس بعد ہبوط آدم آنحضرت صلعم کا زمانہ ہوا اور عبد اللہ ابن عباس رض روایت کرتے ہین کہ زمانہ ہبوط آدم سے زمانہ بعثت نبی صلعم تک سات ہزار تین سو برس ہوتے ہین اور زمانۂ عیسی ابن مریم سے زمانہ آنحضرت تک چار سو چونتیس برس کی مدت گزری ہے اسی اثناء مین کوئی نبی مبعوث نہین ہوا اسیکو زمانۂ فترت کہتے ہین واللہ اعلم۔

سب سے پہلے کعبہ کا حلیہ اور اوسکا لوہے کا دروازہ بنوایا تہا اور بعضے کہتے ہین پہلے
جس نے کعبہ کا غلاف بنوایا اور اوس مین دروازہ لگوایا وہ تبع حمیری ہے
تا آنکہ عبد المطلب نے یہہ دروازے بنوائے بعد اسکے عبد المطلب نے
چاہ زمزم کے قریب ایک چھوٹا سا حوض بنوا دیا جسکی وجہ سے لوگون کو پانی
پینے اور لینے مین آسانی ہوتی تہی قریش نے ازراہ حسد اسکو خراب کرنا شروع
کر دیا لیکن بعد چندے قدرتی طور سے وہ خود اس فعل قبیح سے باز رہے ابن
اسحاق تحریر کرتا ہے کہ سب سے پہلے بیت اللہ پر دیبا کا غلاف حجاج نے چڑہایا ہے
اور زبیر بن بکار کا یہہ بیان ہے کہ عبد اللہ بن زبیر نے یہہ پوشش کعبہ کی بنوائی
تہی اور ایک گروہ مورخین کا تحریر کرتا ہے کہ از انجملہ دار قطنی بہی ہے کہ چونکہ
عباس رض کم سنی مین گم ہو گئے تہے اسوجہ سے نتیلہ بنت جناب مادر عباس بن
عبد المطلب نے نذر کی تہی کہ اگر عباس ملجائینگے تو کعبہ پر غلاف دیبا کا چڑہا وُنگی
چنانچہ جب وہ ملگئے تو نتیلہ نے ایفا نذر کیا۔ واللہ اعلم۔

قریش کے حالات یہی تہے انکی حکومت مکہ مین تہی بنو ثقیف ان کے
ہمسایہ طایف مین رہتے تہے اعزاز و شرف کے لئے آپس مین ان دونون کے
جھگڑا ہوا کرتا تہا یہہ قبایل ہوازن مین سب سے زیادہ اور قوی تہے کیونکہ قسی بن منبہ بن
بکر بن ہوازن کو ثقیف کے نام سے یاد کرتے ہین ان سے پہلے طائف مین بنو عدوان کا زور شور تہا
جسمین حکم عرب عامر بن الظرب بن عمرو بن عباد بن یشکر بن بکر بن عدوان تہا اسی قبیلہ کی کثرت نفوس
اسدرجہ بڑہ گئی تہی کہ یہہ لوگ تعداد مین ستر ہزار ہوگئے تہے بعد چندے آپسمین لڑ جھگڑ کر تباہ و ہلاک
ہو گئے معدودے چند جو باقی رہگئے اُنپر ثقیف مسلط ہو گئے اور انکو طایف سے نکالکر خود اسکے مالک
بنگئے تا آنکہ انہون نے اسلام کو اسی حالت پر پایا واللہ وارث الارض ومن علیہا وہو خیر الوارثین
والبقاء للہ وحدہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد وعلی آلہ واصحابہ وسلم۔ فقط

مترجم۔ علی العموم عرب جاہلیت کی کل قومین نہایت سادہ مزاج تہین ان کا طریقہ معاشرت بیحد سادہ اور بے تکلف ہتا ایک گروہ اُنکا وہ تہا جو پانی اور چراگاہ کی جستجو مین پہرا کرتا تہا خیمون مین رہنا دشت بدشت کوہ بکوہ پہرنا اونکا کام تہا اُنکی معاشرت ایک چرواہے کی حیثیت سے کچھہ بہی زیادہ نہ تہی اور دوسرا گروہ انکا جو بہ نسبت اُنکے تمدّن پسند تہا وہ اپنے خیمون کو باقاعدہ ترتیب و انتظام سے دیہات اور دیہات سے قصبات اور قصبات سے شہر بنا لیتا تہا۔ اُنکا وقت کاشتکاری اور تجارت مین صرف ہوتا تہا انکی زندگانی کسیقدر مہذب طریقہ سے بسر ہوتی تہی لیکن ان دونون گروہون کا قومی اور رواجی چال چلن ایک سا تہا۔ کہانے پینے مین کفایت شعاری تہوڑی سی آمدنی پر قناعت اور معتدل النوم ہونا۔ علی الصباح اوٹہنا۔ فیاضی مہمان نوازی اعلی درجہ کی صفت اور قومی خاصہ شمار کیا جاتا تہا جو شخص ان کامون کے کرنے مین غفلت یا کوتاہی کرتا تہا اُسکو لوگ دل سے بُرا جانتے اور مذموم سمجہتے تہے۔ ہمسایہ کے حال پر مہربانی اور اسکی خبر گیری۔ مکان اور خاندان و مال کی نگرانی۔ قیدیون کو چہوڑانا محتاجون بیکسونکی مدد کرنا اوصاف حمیدہ و خصایل پسندیدہ مین شامل تہا ہر عرب کو اپنی عزت اور وعدہ کا خیال ایسا ہی ضروری تہا جیسا کہ مذکورہ بالا اوصاف ضروری سمجہے جاتے تہے۔ بالون کو مشک سے معطّر کرنا خوشبودار چمڑونکی جوتیان پہننی شان امارت مین داخل تہا۔ فصاحت و بلاغت۔ لطافت وظرافت دایرہ کمال کے تکمیل کے لئے ضروری تہین۔ شعر و شاعری کا بہت چرچا تہا۔ گہوڑے کی سواری۔ بہیڑیے کا شکار کرنا بہادری جوانمردی کا عمدہ ترین ثبوت تہا۔ ایک مٹہی ریت کے سونگھہ لینے سے ریگستان کے طول وعرض کا

اندازہ کر لیتے تھے جہان اُن مین یہہ خوبیان تھین اوسکے ساتھہ اُنمین جہالت بہی کوٹ کوٹ کر بہری ہوئی تہی۔ ہر شخص کے مرنے کے بعد اوس کے قبر پر اوس کے اونٹ کو بے آب و دانہ باندہ دیتے تھے تا آنکہ وہ مرجاتا تہا میت کا سوگ ایک برس تک رکہتے تھے عورتین کسی جانور کا دودہ نہین دوہتی تہین۔ مردہ جانور کا گوشت عمدہ اور لذیذ ترین غذا سے تہا۔ اونٹنی۔ بہیڑ۔ بکری دس بچہ جننے کے بعد چہوڑدی جاتی تہی اور اور جب وہ مرجاتی تو اسکا گوشت نہایت شوق سے صرف مرد کہایا کرتے تھے الغرض اسی قسم کی قبیح رسمین اور عادتین ان نیم وحشی لیکن عالی دماغ اور آزاد منش قوم مین بہت سی رواج پذیر ہوگئی تہین جسکے دور کرنے اور نور توحید پہیلانے کے لئے اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلعم کو اپنا خاص برگزیدہ رسول کرکے بہیجا۔ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

تمت

تم الجزء الثانی من ترجمۃ تاریخ ابن خلدون ویلیہ الجزء الثالث انشاء اللہ تعالے واولہ اخبار النبوۃ والہجرۃ والغزواۃ